# فهم سلف کی

شرکی حقیت



دُاكْرُ مرتضى بن بخش (حفظه الله)

(دروس کی ٹرانسکر پیٹ)

# فهرست

3	01: مقدمه- تاریخی پس منظر- فهم سلف کی انهمیت ـ
12	02: فنهم اور سلف كالمعنى
22	03: فهم سلف كامعنى ـ
36	04: فہم سلف کے منہج کے بعض اصول اور ضوابط کابیان۔
46	
60	<b>A. A.</b>
68	
	08:الیے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف ججت ہے (شبت دلا
	09:الیے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف ججت ہے (شبت دلا
	10: ایسے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف ججت ہے ( مثبت دلا
ئل 17-17)	11:الیے دلائل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جمت ہے (شبت دلا
	12:الیے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جمت ہے (مثبت دلا
ئل20-26)(20-26	13: ایسے ولا کل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جمت ہے (مثبت ولا
104	
مراول	
ىد دوم118	16: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔ ھ
يه سوم	17: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔حصر
ي چيار م	18: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔ حصر
144	19: فہم سلف کے انکار میں کیا خرابی ہے؟
152	20: كيالىپنے آپ كوسلفى كہناجائزہے؟

### ينْ \_\_\_\_نِالْبَالِحَالِقَةِ

ٱلْحَمْدُ لِللهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسلامُ عَلَى خَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلينِ، نَبِيِّنَا هُحَيَّ وَعَلَى الْؤُوصَى بُولِيَ أَمَّا بَعْدُ.

## 01: مقدمه- تاریخی پس منظر- فنم سلف کی اہمیت۔

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنُتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَكَوُ ا ... ١٤٥٠ (البقرة: 137)

اور نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں:

ارشاد باری تعالی ہے:

يَلِ: "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"-

دوسری روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پینمبرﷺ فرماتے ہیں (میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی سارے کے سارے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے )۔ صحابہ کرام ﷺ نئی نے عرض کی اے اللہ کے پیارے پینمبرﷺ یہ کون سافرقہ ہے؟۔اللہ تعالیٰ کے پیارے پینمبرﷺ فرماتے ہیں" میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پینمبرﷺ فرماتے ہیں" المجامّاة"۔ وَاَصْعَابِی " (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔اور دوسری روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پینمبرﷺ فرماتے ہیں" المجامّاة"۔

ایک اور مشہور اور معروف حدیث میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں ''من پُردِ اللهُ به خیرًا پُفقِهٔ فی الدِین '' (جس کی اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطافر ماتا ہے ، دین کی فہم عطافر ماتا ہے )۔

آج ہم ایک بھیب و غریب اور خطر ناک غلط فہی کا ازالہ کرتے ہیں اور یہ غلط فہی آج کل بہت عام ہوتی ہوئی نظر آر ہی ہے۔ کثرت سے یہ سوال آناشر وع ہوئی اور یہ غلط فہی آج کی نظر آر ہی ہے۔ کثرت سے یہ سوال آناشر وع ہوئی اور یہ غلط فہی آج کے زبانے کی نہیں ہے، یہ پر اپنی غلط فہی ہی ہے۔ کہ است کی ہوئی کا تعلق ہمیشہ سے اہلی ہدعت سے رہا ہے۔ اہلی سنت میں سے بہت کم او گول نے اس کے تعلق سے بات کی ہے اور جنہوں نے بھی بات کی ہے اور کا بنیوں ہے مختصراً اگہ بحض اہل حدیث علاء یہ فرماتے ہیں کہ صرف قر آن اور سنت کافی ہے فہم سلف ضروری نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قر آن اور سنت کافی ہے فہم سلف ضروری نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قر آن اور صدیث کے ساتھ فہم سلف کو نتھی کرنا ہدعت ہے۔ اور ہیں سب سے خطر ناک قول ہے کہ فہم سلف ہدعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ و آن اور صدیث کے ساتھ فہم سلف کو نتھی کرنا ہدعت ہے۔ اور ہیں سب سے خطر ناک قول ہے کہ فہم سلف ہدعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انہیں اقوال کے لیے لئے سبی اور اسے بی سلف کی بات کو لے لیتے ہیں اسے دین نا گور کے کہتے ہیں انہیں اقوال کی بنیاد پر الولاء والبراء کا مسئلہ ہوا کہ دیتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فہم سلف میں فرق ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک فہم سلف اور منبج سلف دونوں جبت نہیں ہیں گیا تہیں الیک کین ہیں اور کہتے ہیں فہم سلف اور منبج سلف اور منبج سلف دونوں جبت نہیں ہیں گئی تہیں کہ منبع سلف اور منبج سلف اور منبج بیلی کہ منبع سلف اور منبع بیلی کہ منبع سلف علاء کو تم کیا حدیث میں فرق ہے۔ اور کی ساتھ ایک ہے ہی کہا خطور پر میں فہم سلف کے تعلق سے تاریکی میں منظ ہیاں کرتا ہوں کہ:

فہم سلف کی اہمیت کیا ہے؟ فہم سلف کیا ہے؟ فہم سلف کا انکار کسنے کیا، کس اعتبار سے کیا؟ فہم سلف کو منہج سلف سے الگ کیا جاسکتا ہے یا نہیں کیا سکتا؟ جب فرقے نکلے امت میں ان فرقوں کے نکلنے کی بنیادی وجہ کیا تھی؟ اہل سنت والجماعت کے علمائے سلف الصالحین نے ان کار دکیسے کیا؟ اس دین کی حفاظت کیسے کی؟ آج کی نشست میں اس موضوع کی تعلق سے چند ہائیں کرتے ہیں چند بنیادی ہائیں نوٹ کرلیں:

1۔ دین اسلام کی بنیاد قرآن اور سنت ہی ہے کسی کوشک وشبہ نہیں ہے۔

Page 3 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿ أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُولَ ﴾ (النساء: 59)

کی بنیاد پر اللّٰد تعالٰی کی اطاعت اور الله تعالٰی کے پیارے پیغمبر محریک کی اطاعت قر آن اور صحیح حدیث ہے، ہی ہوتی ہے۔

2۔ دوسری بات کہ صحابہ کرام اللہ ہما انہیں کر آن و حدیث اور سیر ت رسول ﷺ کابنیادی حصہ ہیں۔ ان سے الگ کوئی بھی ان کو نہیں کر سکتا۔ انہی کے زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا، انہی کاذکر قرآن مجید میں ہے اور انہیں کے حالات احادیث میں محفوظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار ہے پیغیر ﷺ کی سیر ت کابنیادی حصہ سمجھے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ رشکا لُنڈم کی عظمت بیان کرتے ہوئے اپنی پیاری کتاب قرآن مجید میں عمومی طور پر اور خصوصی طور پر بھی صحابہ کرام الله الله عنه کہ وَدَ ضُوْا عَنْهُ (الدوبه: 100)

اور نام لے كر بھى الله تعالى فرماتے بيس ﴿ فَلَهَا قَضِى زَيْكُ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّ جُنْكَهَا ﴾ (الاحزاب:37)-

تو ﴿ زَيْنٌ ﴾ کون ہیں یہ ؟ صحابی ہیں۔ گویا کہ کوئی بھی شخص صحابہ کرام اللہ ﷺ کی اور آن وسنت سے جدا نہیں کر سکتاکسی بھی صورت میں۔

3۔ تیسری بات کہ قرآن اور حدیث سے مراد قرآن اور حدیث کی صحیح سمجھ ہے صرف لفظ مراد نہیں ہے۔ قرآن مجید کااعتبار، صحیح احادیث کااعتبار لفظلی طور پر نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی کو صحیح جاننا، پھراس پر عمل کرنا۔ جسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مراد اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی مراد کو جان لینا، پالینا۔ اور یہ بغیر اجتہاد اور استنباط اور فنہم کے ممکن نہیں ہے اور اس کو فنہم کہا جاتا ہے۔

4۔ صحابہ کرام النَّانَّ اُمْنَانُ اور سلف الصالحین قرآن اور حدیث کوسب سے زیادہ بہتر سیحفے والے لوگ ہیں۔امت میں سب سے زیادہ قرآن اور حدیث کا اہتمام کرنے والے، سیحفے والے صحابہ کرام النَّانَ اُمْنَانِیں، پھران کے جانشین ،ان کے شاگرد تابعین پھران کے جانشین شاگرد تابعین۔ پہلے تین زمانے جن کے تعلق سے اللہ تعالی کے بیارے پیغیبر فرماتے ہیں'' خیرُ الگاس قرنی، اُمُّ الَّذِینَ مِلُونَہُمْ، اُمُّ الَّذِینَ مِلُونَہُمْ، مُمُّ الَّذِینَ مِلُونَہُمْ، مُ

ذراغورسے سنیں اب ان کے فہم پر میں نے بات کرلی ہے ،اب ان کے فہم کا اعتبار کیا ہے؟

5۔ان کے فہم کا عتبار کیا ہے قرآن وسنت میں ؟اللہ تعالی کے نزدیک اوراللہ تعالی کے پیارے پیغیبر ﷺ کے نزدیک فہم سلف کا مقام کیا ہے؟ کوئی حیثیت رکھتا ہے کہ نہیں رکھتا؟اوریہی ہماراموضوع ہے کہ فہم سلف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ہم یہ جانناچاہتے ہیں۔

الله تعالی فرماتے ہیں ﴿فَإِنْ الْمَنُوا بِمِثْلِ مَا الْمَنْوَا بِمِثْلِ مَا الْمَنْوَا بِمِثْنِ الْمُتَابِّ بِ ہیں کہ ہدایت یافتہ ہے کہ نہیں ہے،اس ترازوپر تولیں۔کوئی بھی لوگ ہوں، صحابہ کرام ﷺ مُنْ کے زمانے کے ہوں،ان کے بعد میں آنے والے زمانے کے،

Page 4 of 164 www.AshabulHadith.com

تا قیامت۔جو بھی یہ کہتا ہے کہ ''میں ایمان لا یا ہوں اپنے رب پہ ، میں مومن ہوں ''قہم اس کے ایمان کو تو لتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کا ایمان صحابہ کرام الحقاق المنظم کے ایمان جیسا ہے کہ نہیں ؟اور یہاں پر ہم یہ نہیں کہ رہے کہ ان کے ایمان کی مضبو طی تحابہ کرام الحقاق ہے کہ ان کے ایمان کی مضبو طی صحابہ کرام الحقاق ہے کہ ان کے ایمان صحابہ کرام الحقاق ہے کہ اللہ تعالی پر ایمان صحابہ کرام الحقاق ہے کہ اللہ تعالی پر ایمان صحابہ کرام الحقاق ہے کہ ان کا کیسا تھا؟ آپ لو گوں کا کیسا ہے؟ اگران جیسا ہے تب تو تم ہم ہدایت یافتہ ہو۔ رسولوں پر ایمان ان کا کیسا تھا؟ آپ لو گوں کا کیسا ہے؟ اگران جیسا ہے تب تو تم ہم ہدایت یافتہ ہو۔ رسولوں پر ایمان ان کا کیسا تھا؟ آپ لو گوں کا کیسا ہے؟ اگران جیسا ہے تب تو تم ہم ہدایت یافتہ ہو۔ رسولوں پر ایمان ان کا کیسا تھا؟ آپ لو گوں کا کیسا ہے؟ اگران جیسا ہے تب فلاں شخص یا اپنے ہو۔ تقدیر پر ایمان اور جتنی بھی ایمانیات کے مسائل ہیں سارے کے سارے من غیر استثناء سارے مسائل ہیں اگر کوئی یہ دیکھتا ہے بہ فلال شخص یا ہے۔ آپ کو پر کھنا چاہتا ہے کہ ہیں ہدایت یافتہ ہوں کہ نہیں ہوں؟ آپ تراز و پر تول کر دیکھ لے آئ آس وقت اس کا عقیدہ اللہ تعالی کے تعلق ہے کیا ہو میتا ہم اللہ تعالی ہم اللہ تعالی ہم جگہ موجود ہے اور وحد ت الوجود کا معتقد ہے تو پھر یہ بدعقید گی ہے ، یہ کفر رہے عقیدہ ہے اور ہود ت الوجود کا معتقد ہے تو پھر یہ بدعقید گی ہے ، یہ کفر رہے عقیدہ ہدایت یافتہ یہ شخص ہو نہیں سکا۔

دوسرى آيت پرغور كرين ذراالله تعالى نے جہاں پر ہدايت كاذكركيا ہے وہاں پر سلف كاس فنهم كوجوڙ ديا ہے: ﴿ فَاعْتَبِرُوْا يَالُولِي الْاَبْصَارِ ﴾ العشر: ٤) ايمان كى بات آئى ﴿ فَإِنُ اَمْنُواْ بِمِيْ فَلَى مَا اَمْنُهُمْ بِهِ فَقَدِ اَهْتَدَوُا ﴾ ہدايت اورايمان اور پھر سلف اور صحابہ نُكالَّتُهُمُ كاذكر ہے۔ سورة الفاتحہ ميں ہم كياد عاكرتے ہيں الله تعالى سے؟ ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيمٌ ﴾ پركون ہيں چلئے والله تعالى سے؟ ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيمٌ ﴾ پركون ہيں چلئے والے؟ متعين بھى فرمادياتاكه كسى كے پاس كوئى جمت باقى ندر ہے ﴿ الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيمٌ ﴾ ذكر توكيا ہے، پية نہيں كه راسته كس كا ہے؟

﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (ان کاراستہ جن پر تو نے انعام فرمایا)۔ دیکھیں صحابہ نہیں فرمایا، سلف نہیں فرمایا ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولَيِكَ مَعَ لُولِكَ مِن كَ تَعَارَفَ سِي اللّٰه تعالَى فرماتے ہيں گواہی دیتے ہيں ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولِيكَ مَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولِيكَ مَعَ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ وَن ہِيں ؟ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولِيكَ مَعْ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ﴾ وَن ہِيں ؟ ﴿ وَمِنَ النَّيْدِيِّنَ وَ الصِّيْدِيْقِينَ وَ الصَّلَةِ وَ السَّلَةِ وَ السَّلَةُ وَ السَّلَةُ وَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَ مِن النَّذِيقِينَ وَ الصَّلَةِ وَ الصَّلَةِ وَ السَلَامَ بِيں۔ پھر ان کے بعد ان کی اتباع کرنے والے ان کے عاد ان است ان سے عظم حاصل کیا۔ ﴿ الصِّيِّيْقِيْنَ وَ الشَّهَدَآءِ وَ الصَّلِيدِيْنَ ﴾ کون ہیں یہ لوگ ؟ دنیا میں انبیاء علیہ الصلاق والسلام کے بعد کوئی اور ہو سکتا ہے ؟ صحابہ کرام النَّوْنَ النَّائِينَ کَ علاوہ بعد نہیں علاوہ۔ انبیاء علیہ الصلاق والسلام کے بعد کوئی اور ہو سکتا ہے ؟ صحابہ کرام النَّائِيَّ النَّائِيُ مَالَةُ اللّٰهُ عَلَيْ مَالَةُ وَ السَّلَةُ وَ السَّلَةُ وَ السَّلَةُ وَ السَّلَةُ وَالسَلَامُ کَ بعد کوئی اور ہو سکتا ہے ؟ صحابہ کرام النَّائِيَّ الْمَائِيْ کَ عَلَيْ وَ السَّلَةُ وَ السَّلَةُ وَالسَلَامُ وَ السَّلَةُ وَالسَلَامُ وَ السَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَلَّةُ وَالسَّلَةُ وَالسَلَّةُ وَالسَلَامُ وَ السَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالْمَالِيَةُ السَّلَةُ وَالْمَالِقُونَ وَالْمَالَةُ وَالسَّلَةُ وَالْمَالِيَ وَالْمَالَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالسَّلَةُ وَالْمَالُمُ وَالْمَالُ وَالْمَالُونَ وَالْمَالُونَ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَعُولَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالُونَ وَالْمَالَةُ وَالْمَالُونَ وَالْمَالُ وَالْمَالِقُ وَالْمَالُونَ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَعُونَ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِقُونَ وَالَالَامُ وَالَامُ وَا

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ باقى راستان كے علاوہ جو ہیں ﴿الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ﴾ كاراستہ ہے۔ مختلف راستے ملیں گے آپ کو، صراط متنقیم ایک ہی نجات كاراستہ ہے۔قرآن مجید كاذ كر ہوا۔ ہدایت قرآن مجید میں ہے ناں؟

﴿ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ ۚ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (البقده: 2-1) ہدایت کس کے لیے ہے؟ قرآن مجید متقین کے لیے کیوں ہے متقین کون ہیں؟۔ سجان الله۔
کسی نے کبھی سوچاہے صحابہ کرام الله تعالیٰ نے کس طریقے سے ہدایت کوجوڑویا
ہے۔

6۔ صحابہ کرام النظائی نے قرآن مجید کواوراحادیث کو بہترین طریقے سے سمجھاہے اوراس کا ثبوت کہ اکثر مسائل میں خاموشی اختیار کر لیتے تھے یعنی سمجھ لیتے سے بہت کم، آپ انگلیوں پر گن سکتے ہیں ایسے مسائل جن میں انہوں نے سوال کیا اور وضاحت اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ سے طلب فرمائی۔ میں ایکچر دیتا ہوں، بات کرتاہوں، جس کو سمجھ نہیں آتی وہ پوچھے گا نہیں پوچھے گا؟ا گرسب خاموش ہیں، کیا مطلب ہے اس کا؟سب کو سمجھ آگیا کہ نہیں؟ اگر کوئی شرم کرتا ہے اور سوال نہیں کرتا تو وہ جانے اس کی شرم جانے ۔وہ کبھی پھر آگے نہیں بڑھ سکتا علم میں۔ دہ تکبر اور شرم " پید دو بہت بڑی دیواریں ہیں علم کے راستے میں۔

Page 5 of 164 www.AshabulHadith.com

دوسری مثال لے لیں آپ۔ اگر کوئی شخص کوئی فیس پے کرتا ہے کسی بھی چیز کی ٹریننگ کے لیے تو پھر وہ سمجھے گا کہ نہیں سمجھے گا؟ فیس نظر آرہی ہے نا اسے۔ اگر خاموشی اختیار کرے گا تو مطلب کیا ہے اس کا کہ اس نے سمجھا کہ نہیں سمجھا؟ جہاں انسان بیسہ دیتا ہے تو پھر ایک ایک لفظ کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ صحابہ کرام اللّٰ نُحْنَیٰ نَے جن مسائل کی وضاحت طلب کی آپ انگلیوں پر گن سکتے ہیں ورندان کی فہم بالکل سید ھی تھی، معروف تھی، واضح تھی۔ مثال کے طور پر ﴿ الْخَیْنُ نَے بُن مسائل کی وضاحت طلب کی آپ انگلیوں پر گن سکتے ہیں ورندان کی فہم بالکل سید ھی تھی، معروف تھی، واضح تھی۔ مثال کے طور پر ﴿ الْخَیْنُ مِنَ الْخَیْفُ مِنَ الْخَیْفُ مِنَ الْخَیْفُ مِنَ الْخَیْفُ مِنَ الْفَیْفُ نَہِ اللّٰ اللّٰہ سفید دھاگا کے کر رسی لے کر دیکھتے رہے رات کو کھاتے پیتے رہے لیکن اطبینان نہیں تھا، کہیں غلطی تو نہیں کر رہا میں سمجھنے میں؟ صبح ہوتے ہی سوال کیا اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے بعد، آیت نازل ہوتی ہے: تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے بعد، آیت نازل ہوتی ہے: تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے بعد، آیت نازل ہوتی ہے: قالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے بعد، آیت نازل ہوتی ہے: ﴿ اللّٰ مَنْ وَ هُدُ مُّ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ کَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ هُدُ مُّ اللّٰ مَنْ وَ وَ اللّٰ کَ اللّٰ اللّٰ اللّٰ مَنْ وَ هُدُ مُّ اللّٰ مَنْ وَ الْمَانُ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مِنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَنْ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ اللّٰ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَنْ مُنْ وَانَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَانُ وَ اللّٰ مَانُ وَانَ اللّٰ مَانُ وَان

آیت نازل ہوتی ہے، سنتے ہیں،روناشر وع کر دیتے ہیں، گھنے کے بل گرجاتے ہیں کہ ''اللہ کے پیارے پیغیبرﷺ! ہم میں سے کون سااییا شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں ظلم نہیں کیا،اس کامطلب ہے ہماراا یمان اکارت ہو گیا؟''۔اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبرﷺ فرماتے ہیں (یہاں پر ظلم سے مراد ﴿إِنَّ الشِّمُ كَ لَظُلُمُ عَظِیْمُ ﴾ یہ مراد ہے )۔ تو بہترین سمجھ صحابہ رُثَ اَلْتُنْمُ اور سلف کی سمجھ ہے۔

7۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ﴿ اللّٰہ تعالیٰ کے بیارے بیغیبر ﷺ نے کہاں یہ علمی بات ہے سمجھیں ذرا ۔ نہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، نہ اللہ تعالیٰ کے بیارے بیغیبر ﷺ نے کیا ہے اور نہ ہی سلف صحابہ نے ان کے فہم کار دکیا ہے۔ جہاں پر فہم میں غلطی ہوئی، کیوں کہ بشر ہیں، معصوم نہیں ہیں، جہاں پر غلطی ہے فہم میں، ان کی نشان دہی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی کی ہے، اللہ تعالیٰ کے بیارے بیغیبر ﷺ نے بھی کی ہے اور صحابہ رخی اللہ اُس کے اور صحابہ کرام ﴿ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہ تعالیٰ کے بیارے بیغیبر ﷺ نے بھی قبول فرمائی ہے اور صحابہ کرام ﴿ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰہُ اللّٰہ نے بھی قبول فرمائی ہے۔ مثال لے لیں۔ حجاب کو علم سے پہلے سید ناعمر بن خطاب رخی اللّٰہُ اللّٰہ کے بیارے کے بھی حجاب کا علم نازل نہیں ہوا، ان کی اب سمجھا اور فہم دیکھیں آپ کہ امہات المو منین خاص ہیں، حجاب ہونا چاہے ور دیگر عور توں کے لیے ان کے فہم کے مطابق آیت نازل ہوئی کہ نہ ہوئی؟ حکم نازل ہوا کہ نہ ہوا؟ کس کا فہم ہے یہ ؟ جنگ بدر کے نصار کی کا قصہ لے لیں آپ۔

سید ناعمر بن خطاب رہ النفی نے جے ہے فہم تھی ان کی، کہ ان کو قتل کیا جائے، جنگی قیدیوں کو لیکن سید ناابو بکر صدیق رہ النفی کا یہ مشورہ تھا کہ انہیں قتل نہ کیا جائے، آپ ﷺ نے بھی یہی مشورہ لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سید ناعمر بن خطاب رہ النفی کے فہم کو قبول فرمایا کہ نہیں ؟اور اس کے مطابق آیت نازل ہوئی کہ نہیں ؟اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیر ﷺ فرماتے ہیں ؟اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیر ﷺ فرماتے ہیں کہ (تم میں سے کوئی شخص بھی عصر کی نماز نہ پڑھے الاکہ ہنو قریظہ میں )۔

صحابہ کرام النظافی اللہ میں نہ پڑھی۔ ایک گروہ نے بنو قریظ نے عصر کی نماز قضایڑھی دیر سے پڑھی، دوسرے گروہ نے عصر کی نماز وقت میں پڑھی اور راست میں پڑھی بنو قریظ میں نہ پڑھی۔ پہلے گروہ نے حدیث پر عمل کیا یادوسرے گروہ نے حدیث پر عمل کیا کا وونوں نے کیا۔ حدیث کا ظاہر سے کیا مراد ہے؟ پہلے گروہ نے کیا ناد حدیث پر عمل دونوں صحابہ ڈکا لٹی اللہ صحیح جواب ہے، دونوں گروہوں نے کیا لیکن پہلے گروہ نے حدیث کو لیا ہے، دونوں گروہوں نے کیا ناد حدیث پر عمل دونوں صحابہ ڈکا لٹی آئے گئے ہوا ہے سارے نصوص جمع کیے صرف ایک نص کو نہیں لیا، سارے نصوص کو دیکھا، جس میں نماز کو وقت پر پڑھنے کا حکم ہے ﴿إِنَّ الصَّلَو قَ کَانَتْ عَلَى الْهُؤُ مِنِیْنَ کِتُبًا مَدُو قُودًا ﴾ (النساء: 103)۔

دوسرے دیگر نصوص کو بھی دیکھااور بیان کی سمجھ میں آیا، بیہ فہم تھیان کی کہ اللہ کے پیارے پینمبرﷺ نے کبھی بھی نمازسے دیر ہونے کا تھم نہیں دیا آج تک، نماز کو وقت پہپڑھنے کا تھم دیاہے۔ یہاں پراس سے مراد بیہ ہے کہ ''جلدی کر و پہنچنے میں، بنو قریظہ اور نماز کا وقت اگر آ جائے تو وقت پر نماز پڑھ لو''۔ بیالفاظ حدیث میں تو نہیں ہیں۔ جن صحابہ ڈکا گنڈ نے راستے میں نماز پڑھی وقت میں، وہ بیہ فہم کہاں سے لے کر آئے؟ بیہ فہم ہے کہ نہیں؟

Page 6 of 164 www.AshabulHadith.com

تو فہم سلف یہاں پر جت ہے کہ نہیں ؟واضح دلیل ہے ناں۔دوسری دلیل دیکھیں۔

### مدیث کسے کہتے ہیں؟

حدیث کی تعریف،آپی کا قول، فعل، تقریر،وصف-آپی کی تقریریااقرارجو ہے کس چیز کااقرارہے؟جو کچھ آپی کے سامنے کہا گیایا کیا گیا۔ کس نے کہایا کس نے کیا؟ صحابہ کرام اللہ بھٹی نے ۔آپ کی خاموشی،اقرار بن گئی۔ فہم سلف کیابنا یہاں پر؟ حدیث بن گئی۔ فہم سلف حدیث بنی کہ نہیں؟ حدیث جست ہے کہ نہیں۔ گویا کہ فہم سلف کا انکار ماز کار حدیث تک پہنچادیتا ہے اور ایک تہائی احادیث کا انکار ہے۔ انکار حدیث تک پہنچادیتا ہے اور ایک تہائی احادیث کا انکار ہے۔

صحابہ کرام النظام النظ

صحابہ سلف کا منہج کیا تھا؟ دین پر عمل کرنا، کیے کرنا، عقائد میں ، عبادات میں ، معاملات میں ، سیاست میں ، اخلاق میں ، رد علی مخالف میں ، اہل بدعت کے ردمیں ،
الولاء والبراء کے مسئلے میں سید کی بنیاد پر قائم ہیں ؟ بغیر فہم کے ممکن ہے کیا؟ تو پورا منہج فہم پر ہی قائم ہے اور جوان کو جدا کرتا ہے اس اعتبار سے اس کے فہم اور عقل میں خلل ہے اس کو درست کرنا چاہیے ، علاج کر وانا چاہیے ۔ آپ فہم کو نکال دیں منہج باقی نہیں رہتا ہے اور جیتے بھی منابع باطلہ ہیں سارے کے سارے کسی نہ کسی فہم پر قائم ہیں وہ فہم باطل ہے اسے رد کر دیتے ہیں ، یہ فہم حق ہے اس کو اپنا لیتے ہیں۔

8۔ سلف کے فہم کا انکار کس نے کیاسب سے پہلے ؟ ابھی تک آپ نے دیکھا ہے فہم سلف کا ایک مقام ہے۔ سب متفق ہیں۔ جہاں پر سلف کا قول یا عمل، قرآن یا حدیث سے صحیح حدیث سے فیج عدیث سے فیج حدیث میں کو چھوڑ دیاجاتا ہے، قرآن اور احادیث کا آگے کیاجاتا ہے۔ یہ بھی فہم کی بنیاد پر ہر دکیا نا۔ اس کا بھی تو فہم ہی کام آیا کے حروف کی بنیاد پر یاحدیث کے حروف کی بنیاد پر نہیں اور جس صحابی نے جس صحابی کار دکیا اس نے بھی فہم کی بنیاد پر ردکیا نا۔ اس کا بھی تو فہم ہی کام آیا ناد ہوا نا۔ سب سے پہلے کس نے ردکیا؟ یہ دیکھیں، اب ذرایہ قصہ سنیں آپ اور تاری گواہ ہے کتب احادیث گواہ ہیں، سید ناعثمان غنی کے زمانے میں فتنوں کا آغاز ہوا رضی الله عنہم عن الصحابة اجمعین۔ عبداللہ بن سبا یہود کی ابن سوداء یہ فتنہ لے کر آیا یمن سے۔

﴿ وَكُنْ تَرُّ طَیٰی عَنْكَ الْیَهُوْ دُوَلَا النَّصٰری حَتی تَدَّیعَ مِلَّتَهُمْ ﴾ (البغرة، 120)۔ نہیں چوڑیں گے کبھی یہود و نصاریٰ۔ آیااس نے دیکھا کہ مسلمانوں میں فتنہ کیے قائم کروں میں ؟ آپس میں کیسے لڑواؤں ؟ دیکھا کہ بعض لوگ سید ناعثان غنی ڈاٹنٹؤ سے خفاہیں، بساور ہمیشہ اہل کفر اور اہل باطل کمزوریاں دیکھتے ہیں مسلمانوں کی، بس کہیں سے کوئی کمزوری مل جائے۔ واللہ ، چیوڑتے نہیں ہیں وہ، اس لیے اپنے گھر کو خود مضبوط رکھو۔ جواپنے گھر کی حفاظت نہیں کر سکتا تو پھر دو سرے بھی اس کہیں سے کوئی کمزوری مل جائے۔ واللہ ، چیوڑتے نہیں ہیں وہ، اس لیے اپنے گھر کو خود مضبوط رکھو۔ جواپنے گھر کی حفاظت نہیں کر سکتا تو پھر دو سرے بھی اس کے گھر کی حفاظت نہیں کر سکتا تو پھر دو سے بھی اس سے ، وہ اٹھ کر سید ناعثان بھی تھے۔ بات بڑھتی گئی، کچھر و کتے بھی سے سلف میں سے ، وہ اٹھ کر چلے جاتے سے اور کیا خاموش بھی رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے کہاسید ناانس بن مالک ڈاٹٹٹؤ سے صحیح مسلم کی روایت ہے ''آلا فکلم عُلفان ؟ آلا قدُهُلُ عَلَی عُلفان ؟ '' کو عاموش بھی رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے کہاسید ناانس بن مالک ڈاٹٹٹؤ سے حوارج کی کہ لوگوں کے سامنے علی الاعلان نصیحت کر وجا کر۔ ہم نے تو ادرج کی کہ لوگوں کے سامنے علی الاعلان نصیحت کر وجا کر۔ ہم نے تو دیکھا نہیں وہ بھی صحیحت کر و سید ناانس ڈاٹٹٹؤ کیا فرماتے ہیں ؟ واللہ! میں نے نصیحت کی ہے ان کو لیکن ''فیکا نئینی ویئٹٹ '' رازدار ، مکمل رازدار کی کے ساتھ نصیحت کی ہے میں نے ان کو اور میں نے یہ نہیں چاہا کہ میں شرکا دروازہ کھولوں۔ لیکن ''فیکا نئینی ویئٹٹ '' رازدار ، مکمل رازدار کی کے ساتھ نصیحت کی ہے میں نے ان کو اور میں نے یہ نہیں چاہا کہ میں شرکا دروازہ کھولوں۔

کیوں کہ علی الاعلان نصیحت سلف کے فہم کے مطابق نہیں ہے، سلف کاراستہ نہیں ہے، یہ اہل بدعت کاراستہ ہے اور خوارج یہ چاہتے تھے اگر چیہ ظہور بعد میں ہوا، سید ناعلی رٹیاٹنڈ کے زمانے میں ہوالیکن ابتداء یہاں سے ہوئی۔ ہم نے تو نہیں سنا۔ تو فہم سلف کیاہے یہاں پر ؟ کہ حکمران کوراز داری میں نصیحت کی جاتی ہے

Page 7 of 164 www.AshabulHadith.com

اور جو فہم سلف کا مخالف فہم ہے، خوارج کا کیا فہم ہے؟ ''ہم نے تو سا نہیں ہے ، ہم نے تودیکھا نہیں ہے ''۔ آخر کیا ہوا؟ شرکادروازہ کھلا ؟ جو سلف نے نہیں کھولا ، میں شرکادروازہ نہیں کھولنا چاہتا ہوں کہ علانااً گر کسی حکمران نصیحت کرتے ہیں تو فساد ہر پاہوتا ہے اور جو مصلحت سمجھی جاتی تھی یا مصلحت پانے کے لیے نصیحت کی گئی ،اس سے زیادہ فساد ہر پاہوتا ہے۔ بات کہاں تک پہنچی ۔ خوارج نے سلف کاراستہ اپنایا ، فہم اپنائی ؟ کیا ہوا؟ سیدنا عثان غنی ڈٹائٹیڈ کا قتل ہوا ،وہ شہید کردیئے گئے۔ یہاں تک معاملہ ختم ہوا؟ نہیں ،یہ مصیبتوں کی ابتداء تھی امت پر سیدنا عثان ڈٹائٹیڈ کا قتل ،ان کی شوچ کے مطابق شہادت ،یہ مصیبتوں کی ابتداء تھی۔ ایک اور مصیبت پھر آئی ،انہی خوارج نے مل کر ساز شیں کیں۔ سردار عبداللہ بن سبا یہودی ہے ،اس کی سوچ کے مطابق بعض اعراب لوگ جمع کر لیے اور بعض وہ جو ذاتی د شمنیاں رکھتے تھے ،سب اکھے ہو گئے۔ سیدنا علی ڈٹائٹیڈ کے گروہ میں شامل ہو گئے۔

کیوں شامل ہوئے ؟ محبت تھی سیدنا علی ڈٹائٹیڈ سے ؟ سلف سے نفرت کرنے والے ، جو سلف کے فہم کو نہیں اپناتے ،ان سے محبت بھی نہیں کر سکتے ، یادر کھیں میں بوتی ہے اور اتباع فیم کے ساتھ ہوتی ہے۔

فہم کو نکال دیں، اتباع بھی نہیں ہے، اتباع نہیں ہے تو محت کہاں ہے آگئ پھر؟ یہی لوگ جوسید ناعلی ڈاٹٹؤئے کے ساتھ ملے اپنی جان بچانے کے لیے، ذاتی مفادات کے لیے پھر انہوں نے تلوار اٹھائی سید ناعلی ڈاٹٹؤئے کے خلاف۔ کس چیز کو بنیاد بنایا؟ قرآن مجید کو بنیاد بنایا۔ ﴿إِنِ الْحُکُمُ اِلَّا لِلّٰہِ ﴾ یہ نعرہ لگایا، اے علی ! آپ نے فیصلہ ٹھیک نہیں کیا، قرآن کے مطابق فیصلہ کیا نہیں ہے تم نے، اس لیے تم کافر ہو چکے ہوا گرآپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ملیں دوبارہ، توبہ کرو، کفر کا پہلے اقرار کرو، پھر توبہ کرو، پھر کلمہ پڑھو، پھر ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ سبحان اللہ، ﴿إِنِ الْحُکُمُ اِلَّا لِللّٰہِ ﴾ (یوسف: 40)۔ یہ آیت کریمہ جو ہے اسے زیادہ سبحفے والے سید نا علی ڈلٹٹؤئے تھے یا یہ جائل لوگ تھے جو خوارج تھے ؟ اللہ کے لیے مجھے بتائیں کہ کون زیادہ سبحفے والا تھا؟ ایک صحابی بھی خوارج کے ساتھ تھا، ایک کانام مجھے دے دیں؟ ساف میں سے کون تھاان کے ساتھ ؟ ساتھ ؟ ساف الصالحین تھے یاساف الفاسدین تھے ؟

جب ہم سلف کی بات کرتے ہیں توسلف الصالحین کی بات کرتے ہیں۔ فاسدلوگوں کی بات نہیں کرتے اگرچہ لغت کے اعتبار سے وہ بھی گذشتہ لوگ ہیں۔ سیجھنے والا سیجھ جانا ہے ان باتوں کو۔ ان کی فہم یہ تھی کہ فیصلہ کرے گا قرآن مجید۔ اب قرآن مجید اب قرآن مجید کے ورقے فیصلہ کری گا۔ اچھار کھیں قرآن مجید کو۔ قرآن مجید کے ورقے فیصلہ کری گا۔ کیا خیال ہے؟ توانہوں نے کہا کہ نہیں، یہ فیصلہ قرآن کرے گا۔ متہمیں کس نے کہا یہ قرآن کا فیصلہ نہیں ہے؟ قرآن تم پر نازل ہوا ہے؟ جن پر وحی نازل ہوئی ہے، انہوں نے کیاسبق سکھایا ہے اپنے بیارے صحابہ ڈی گٹیٹم کو؟ وہ بہتر جانتے ہیں تم سے۔ آخر میں مناظرہ کا وقت ہے یہ، تلواراٹھانے سے پہلے سیر ناعلی رٹی گٹیٹنے نے ایک اور موقع دیا کہ یہ فہم تمہاری غلط ہے درست کرواپتی اس سیجھ کواپتی اس فہم کو۔ نہیں راہ راست پر آئے، ایک مناظرہ وہوا۔

سید ناعبداللہ بن عباس رٹی گئی جبر ھذہ الأمة ''اللّهم علّفهُ القَّاوِیلَ، وَقَقِهُ فِی اللّهِینِ ''یہ دعا تھی اللّه تعالیٰ کے بیارے پیغیر ﷺ کی اس عظیم صحابی کے لیے۔ مناظرہ ہوتا ہے۔ مناظرہ بغیر فہم کے ہوتا ہے؟ چار ہزار خارجی تو بی تو بیل جبی تھاان کے پاس، حدیث تو بہتے ہیں۔ نجات کاراستہ کیا تھا؟ قرآن تو پہلے بھی تھاان کے پاس، حدیث تو پہلے بھی تھی ان کے پاس۔ نجات کاراستہ کہاں سے ملاان کو، چار ہزار لوگوں کو؟ فہم سلف تھی کہ نہیں تھی؟ ایک صحابی کی فہم تھی، سید ناعبداللہ بن عباس ڈیا ﷺ اور وہ علا سمجھتے تھے انہیں دلائل کو سامنے رکھااور صبح سمجھ سے ان کو سمجھایا۔ جن کی اللہ تعالیٰ ہدایت چاہتا تھا، بہتری چاہتا تھا وہ واپس پلٹے اور انہوں نے تو یہ کی اور جو ہلاک ہونا چاہتے تھے وہ ہلاک ہوئے۔

پھر دیکھیں، خوارج تکفیر کامنچ لے کر آئے کہ ''صحابہ کرام کافر ہیں''سوائے چندلو گوں کے۔ان کاساتھ کسی سلف نے کسی صحابی شئالڈ گئے نہیں دیابلکہ مخالفت کی پھر شیعہ نکلے۔ سید ناعلی شائلڈ شیے محبت کا ڈرامہ رچا کر،آل ہیت سے محبت کا دعویٰ کر کے، شیعہ نکلے۔ غلو کاراستہ اختیار کیا۔ علوی، نصیری یاسبئیہ شیعوں نے کہا''یا علی! اُنت اُنت'۔ فرمایا میں کون ہوں؟ کہا''انت اللہ''نعوذ باللہ، بیان کا فہم تھا۔

سیدناعلی رضی اللہ عنہ کا فہم کیا تھا؟ یہ کفر ہے۔ مرتد کی سزا کیا ہے؟ موت ہے، انہیں زندہ جلادیا۔ قتل کر دیاانہیں۔ان کی ضدمیں (کن کی؟)ان غلو کرنے والوں کی ضدمیں جو اللہ ہے۔ نواصب کون ہیں؟ جو والوں کی ضدمیں جو اللہ ہے۔ نواصب کون ہیں؟ جو

Page 8 of 164 www.AshabulHadith.com

ائل بیت کو گالیاں دیتے تھے۔سلف کہاں پرہے؟ وسط میں۔ یہ فہم افراط کی ہے وہ فہم تفریط کی ہے۔ صحابہ اور سلف کی فہم کہاں پرہے؟ ﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلَہٰكُمُ وَ الْبَقِرةَ: 143)اللّٰہ تعالی فرماتے ہیں۔ ﴿ وَ سَطًا ﴾ سے کیا مراد ہے؟ در میان میں صرف ، وسط در میانے کو کہتے ہیں۔ عدول ، فقہات سمجھنے اللّٰہ والبقرة: 143)اللّٰہ تعالی فرماتے ہیں۔ ﴿ وَ سَلِطًا ﴾ سے کیا مراد ہے؟ در میان میں صرف ، وسط در میانے کو کہتے ہیں۔ عدول ، فقہات سمجھنے والے ، انساف کرنے والے ۔ انساف بغیر فہم کے ہوتا ہے؟ تو صحابہ کرام ﷺ فَیْ اور دونوں نے غلط سمجھا ہوا ہے ان کو ، غلط فہم کی بنیا دیر۔ صحابہ کرام ﷺ فی دور ، فہم کے مطابق ۔ ورنہ آیات ان کے پاس بھی ہیں ، دلائل ان کے پاس بھی ہیں اور دونوں نے غلط سمجھا ہوا ہے ان کو ، غلط فہم کی بنیا دیر۔ صحابہ کرام ﷺ ورساف پر تلوارا ٹھائی گئی اور بعض لوگوں نے غلوکر کے انہیں دب کا در جہ دے دیا۔

ان کے بعد پھر قدری آئے، سوس نصرانی کہاجاتا ہے یہ نقذیر کے انکار کی بدعقید گی وہ لے کر آیا۔ معبدالجہنی نے اس عقید ہے کو پھیلا یا اور سید ناعبداللہ بن عمر ڈلائٹیڈ کے زمانے میں ان کا ظہور ہوا۔ صحیح مسلم کی پہلی حدیث میں ، سید ناعبداللہ بن عمر ڈلائٹیڈ سے جب سوال کیاجاتا ہے ، ایسے لوگ آئے ہیں ، آپ کیا کہتے ہیں ان کے بارے میں جو نقذیر کا انکار کرتے ہیں ؟ کیافرماتے ہیں ؟ ''ان کا جا کر ہتا دو کہ میں ان سے بری ہوں ، وہ مجھ سے بری ہیں ''۔ برأت کا کیوں اظہار فرمایا ؟ کیوں کہ بیب ہو سکتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیب بدعتی ہیں ، اہل بدعة ہیں اور ہم اہل سنت ہیں بید ان کاراستہ ہے ، یہ ہماراراستہ ہے ، دونوں جداراستے ہیں ، یہ دوراستے ایک نہیں ہو سکتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سید ناعثان بن عمر ڈلائٹیڈ نے تو بعض صحابہ کا بھی رد کیا ہے کہ بعض صحابی جو ہیں دوسر سے صحابی کی فہم کا بھی رد کرتے ہیں۔ مثال دیتے ہیں کہ سید ناعثان رڈلائٹیڈ نے تیسر می آذان ایجاد کی ، جمعہ کے دن کی ۔ جمعہ کی تیسر می آذان کے تعلق سے سید ناعبداللہ بن عمر ڈلائٹیڈ فرماتے ہیں یہ بدعت ہے سید ناعثان رڈلائٹیڈ نے تیسر می آذان ایجاد کی ، جمعہ کے دن کی ۔ جمعہ کی تیسر می آذان کے تعلق سے سید ناعبداللہ بن عمر ڈلائٹیڈ فرماتے ہیں یہ بدعت ہے سید ناعثان رڈلائٹیڈ کے میں اسوال بہ ہے یہ تو فرمایا کہ بدعت ہے لیکن کیا یہ فرمایا کہ میں ان سے بری ہوں۔

قدر ریہ بدعتی ہیں کہ نہیں؟ بدعتی ہیں نا۔ان سے برأت کا فوراً اظہار کیا۔اگریہ بدعت ، بدعت شرعیہ ہوتی تو پھر برأت کا اظہار نہ کرتے؟ دوسری بات ، بیہ بدعت ہے لغت کے اعتبار سے ، بیہ نئی چیز لے کر آئے ہیں ورنہ سید ناعثان کی سنت متبع ہے۔

''فَعَلَيْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلفَاءِ مِنْ بَعْدِی الرَّاشِدِینَ الْمَهْدِیِنَ، عُضُّوا عَلَیْمًا بِالنَّوَاجِذِ''(مضبوطی سے تھا ہے رکھنا، خلفائے راشدین کی سنت کو)۔اورا گران کی سیہ اجتہادی غلطی ہے، کہاجاتا ہے اگر ہم کہہ دیں اجتہادی غلطی ہے ان کی سیدناعبداللہ بن عمر خلائیڈ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ان کی غلطی ہے، بدعت ہے تواس سے ہر گرمر ادنہیں ہے کہ یہ بدعت جو ہے وہ بدعت ہے جو گراہی ہے یابدعت ضلالہ ہے۔ قدریوں کی بدعت، بدعت صلالہ ہے اس لیے برأت کا فوراً اعلان کیا اور یہاں پر، جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا تراو تک کی نماز کے تعلق سے ''یشم البِدُعَةُ هَذِهِ''(اگر بدعت ہے تو کیا اچھی بدعت ہے)۔تراو تک کی نماز کے بیاب برجاعت پڑھنا اگر بدعت ہے تو کیا اچھی بدعت ہے۔

کیااس سے مراد ہوعت شرعیہ ہے ؟ دین میں نئی چیز ایجاد کرنے کا نام ہے، جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ الفرض، دیکھیں میں سے بتار ہاہوں کہ صحابہ کرام الجن التی سے مراد ہوعت شرعیہ ہے ؟ دین میں ان جہم بن صفوان دو سری صدی میں۔ جم بن صفوان ارجاء کی ہدعقیدگی لے کرآئے۔ جب خوارج نے فلوکر کی کہ مومن کبھی کا فرجو نہیں سکتااور عمل کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے دوارج نے فلوکر کی کہ مومن کبھی کا فرجو نہیں سکتااور عمل کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ایمان کو خارج کر دیا عمل سے۔ خوارج نے عمل کی بنیاد پر تکفیر کے فتوے لگا ناشر وع کر دیے ''جبیرہ گناہ کرنے والا کافرہ ہے'' یہ خوارج کا منہج ہے۔ ''جبیرہ گناہ کرنے والا کیامومن ہے اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور مومن کبھی کا فرجو نہیں سکتا'' عمل کو خارج کر دیا ایمان سے ہم جہ کا ایمان سے ہم جہ کہ کہرہ گناہ کرنے والا کومن ہے اور وہ خوارج کی فہم ہے۔ سلف کی فہم ہے۔ سلف کی فہم ہے۔ اسلف کی خوارج کے سیر دہے۔ اسلام عاملہ اللہ تعالی کے سیر دہے۔ واللہ تعالی کے سیر دہے۔ اللہ تعالی کے سیر دہے۔ واللہ خوارد کی ہم تھی سلف کی۔ امام حسن بھر کی گئاہ اللہ تعالی کے سیر دہے۔ اسلام علی کی جواب دیا۔ امام حسن بھر کی گئیا گئی مشہور و معروف تابعین میں سے ہیں آئمہ تابعین میں سے داس زمان میں کہیں ہے۔ میں تو کہاں پر ہے؟ 'میزانہ ہیں آئمہ تابعین میں ہے۔ ہم یہ سیجھ ہیں کہ میں المیزلین'' در میان میں کہیں ہم سیجھ ہیں کہ میں المیزلین'' در میان میں کہیں ہے۔ تو حس

Page 9 of 164 www.AshabulHadith.com

بھر ی ٹوٹیا گئے اسے سمجھایا نہیں سمجھا۔امام حسن بھری ٹیٹیا گئے ہیں''اعتزلنا واصل''(واصل بن عطاء نے اعتزال کیا ہمیں چھوڑدیااور ہم سے الگ ہو گیا) خلاص۔سلف کی فہم در میان میں ہے وسطیہ ہے۔

اوران کی فہم دیکھیں معتزلہ کی،خوارج کی،روافض کی (شیعوں کی) یاجمیوں کیاالغرض پھراسی زمانے میں اساءوالصفات کا انکار سب سے پہلے اہل تعطیل آئے اور دیگر اور جہم بن صفوان سے فتنہ لے کر آیا۔اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی نام ہیں ،نہ کوئی صفت ہے۔ان کی ضد میں اور ان کے رد میں مشبہ آئے،روافض میں سے اور دیگر گروہوں میں سے۔انہوں نے کہا کہ نعوذ و باللہ،اللہ تعالیٰ مخلوق جیسا ہے۔ تم اساءالصفات کا انکار کرتے ہو ہم اقرار کرتے ہیں۔انہوں نے تعطیل میں غلو کیااور انہوں نے قرار میں غلو کیا ور تشبیہ کے قائل ہوگئے۔سلف کہاں پر ہے ؟در میان میں ہے ،نہ انکار کیا اور نہ ہی تشبیہ دی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ہر نام اور صفت پر انکان ہے ،جس کا قرآن مجید اور صحیح حدیث میں اس کا ثبوت ماتا ہے ، بغیر انکار کے بغیر تعطیل کے ، بغیر تحریف کے بغیر تکیف کے کیفیت بیان کرنے کے اور انجیر مثمثیل اور بغیر مثل بیان کرنے کے بیہ فہم ملف ہے ، باقی جو فہم ہیں وہ سلف کے خالف فہم ہیں۔ فہم سلف نجات کاراستہ ہے۔

اس کے بعد پھر ایک وقت آیا، دیکھیں یہ جتنے بھی مخالفین گروہ تھے ایک وقت آیا کہ ان مسائل میں یہ جو عقیدے کے مسائل تھے،ان میں اجماع ہو ناشر وع مواد جب بھی کوئی مخالفت کر تااہل سنت والجماعت سلف الصالحین اس مسئلے کو مضبوطی سے تھام لیتے،اس پر اجماع منعقد ہو جاتا اور وہ ججت بن جاتا۔ تو فہم سلف ،اب دو سری چیز بھی آگئ، فہم سلف سے مر ادا گراجماع ہے تو ججت ہے،اللہ تعالی کے بیار سے پیغیر کھی فرماتے ہیں ''میری امت کبھی بھی گر ابی پر جمع نہیں ہو گا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہو تا۔ اور اگر فہم سلف سے مر اد بعض سلف کی فہم ہے تو یہ ججت نہیں ہوں گان شاء اللہ۔ بعض کے فہم ججت نہیں ہیں لیکن جس پر اجماع ہو وہ ججت ہے اس لیے مسائل شرعیہ دوقتم کے ہیں:

1-ایک اصولی مسائل ہیں۔

2۔ایک فروعی مسائل ہیں۔

اصولی مسائل میں سلف کا کوئی اختلاف نہیں تھا، عقیدے کے مسائل میں ،ایمانیات کے مسائل میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ فروعی مسائل میں اختلاف ہوا ہے۔ جن چیزوں میں ان کا جماع ہے وہ حجتھ ہے اور جس میں ان کا اختلاف ہے وہ حجت نہیں ہے۔

پھر ایک دور آیا تعصب کے زمانے کی ابتداء چوتھی صدی ہجری سے ہوئی۔اجماع کی بات ہوئی اجماع کا انکار سب سے پہلے معتزلہ نے کیاانظام کہاجاتا ہے المعتزلی اور اس سے پہلے جو معتزلہ عام طور پر تھے وہ کیوں کہ اہل الکلام اور فلسفہ کاراستہ اختیار کر چکے تھے، فراست کاراستہ اختیار کر چکے تھے تو وہ اجماع کا انکار کرتے تھے لیکن واضح ، تھلم کھلاا نکار جو کیاانظام نے کیااور اس سے پہلے بھی یہ فکر موجود تھی کہ فہم سلف جمت نہیں ہے تواہل بدعت کا شروع سے یہ طریقہ رہا ہے۔
لیکن اجماع بھی جمت نہیں ہے، یہ معتزلہ نے سب سے پہلے کہا ہے۔کیوں کہا ہے ؟کیوں کہ اب ان کے سامنے اجماع جمت بن چکا ہے اور سلف کا منہج بالکل سامنے آگئی ہے۔

اس سے کیسے خمٹیں گے ؟جو بھی آبت یا حدیث بیان کرتے ہیں، فہم سلف سامنے دیوار بن کر کھڑی ہو جاتی ہے، پھر ان سب کا اجماع ہو جاتا ہے اور سب کے نزدیک، جابل کو بھی کہہ دیں، اعرابی کو بھی کہہ دیں، بہاں پر صحابہ ن گنڈ گاہیں اور ان کے جانشین تابعین ہیں، جو ان کے ساتھ ان سے علم حاصل کر چکے ہیں وہ بید کہتے ہیں اور بعض لوگ ہے کہتے ہیں۔ کس کی بات او کوئی ماننے والانہ تھا، تو پھر ایک راستہ نکلا، اپنی بد عقول کو مضبوط کرنے کے لیے اجماع کا انکار شروع ہوا۔ پھر اس زمانے میں جیسے کہ میں نے کہا چو تھی صدی ہجری کی ابتداء میں مذہبی تعصب کا آغاز ہوا۔ اہل بدعت توالگ ہو چکے سے نااب بیائل سنت تھے اب ان میں آپس میں جو سنی تھے، آپس میں چند مسائل میں مسئلے ہوئے، فروعی مسائل میں توہر گروہ اپنے امام کے پیچھے لگا اور اس کے قول کو آگے کرنے کی کوشش کی۔ دو سرا گروہ کہتا ہے نہیں ہمار العام، وہ کہتا ہے کہ نہیں ہمار العام شحیک ہے، یہاں تک بات پنچی ، تعصب کی انتہاء کہ ہمار العام جو بھی کہہ دیتا ہے وہ دین بن جاتا ہے وہ دین جن ہے اور اعام کی تقلید واجب ہے۔ اب غلو کا راستہ خبر ہم سلف نہیں غلو کا راستہ جارہا ہے ، تعصب کی انتہاء کہ ہمار العام جو بھی کہہ دیتا ہے وہ دین بن جاتا ہے وہ دین بن جاتا ہے وہ دین بی جاتا ہم کی تقلید واجب ہے۔ اب غلو کا راستہ خبر ہم سلف نہیں غلو کا راستہ جارہا ہے ، تعصب کی انتہاء کہ ہمار العام جو بھی کہہ دیتا ہے وہ دین بن جاتا ہے وہ کی حق سے اور اعام کی تقلید واجب ہے۔ اب غلو کا راستہ خبر ہم سلف نہیں غلو کا راستہ جارہا ہے

Page 10 of 164 www.AshabulHadith.com

، میں بتار ہاہوں آپ کو اند سی تقلید کاراستہ اپنالیالو گوں نے۔ یہاں تک بعض نے لکھاہے اصول کرخی میں جیسے لکھاہے کہ ''جو بھی آیت ہمارے اماموں کے قول کے مخالف ہے وہ آیت منسوخ ہے''۔

عجب بات دیکھیں! یہ بھی قاعدہ ہے، یہ ان کی فہم ہے جواند ھی تقلید کی دلدل میں غرق ہو چکے ہیں۔ جب بھی آپ غلوکاراستہ اختیار کرتے ہیں پھر صحیح فہم باقی نہیں رہتی۔ یہاں تک بھی کی نے یہ کہاان متعصبین لوگوں نے ، اند ھی تقلید کرنے والوں نے یہ سوال بھی ان کی کتابوں میں آئے کہ شافعی کا نکاح کی حفٰی عورت ہے ہو سکتا ہے؟ تو پھر تفر تنے ہوئے، پھر اس فد ہی تعصب کی بنیاد پر بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ فہم سلف کی وجہ ہے ہوا ہے، اور فہم سلف واللہ اس سے بری ہے۔ ثبوت جانتا چاہتے ہو؟ سلف کے زمانے میں یہ اختلاف تھا؟ امام ابو حفیفہ بڑھائٹہ کے بڑے دوشا گرد لے لیں آپ، قاضی ابو یوسف اور حجمہ بن حسن شیبانی بڑھائٹ انہوں نے آپس میں اختلاف جو کرنا تھاوہ کرنا تھا، انہوں نے اپنے امام سے کتا اختلاف کیا۔ دوشہائی مسائل میں اختلاف کیوں کیا؟ اگر تعصب ہوتا اپنے امام کا قول بی لازم ہوتا تو بھی اختلاف کرتے ؟ انہیں کی کتابوں میں جو آج اند ھی تقلید کررہے ہیں، یہ خود کہتے ہیں ان کے لیے جائز تھا، تمہارے لیے جائز کیوں نہیں ہے؟ فرق انتا ہے کہ وہ صحیح سمجھر کھتے تھے قرآن اور سنت کی اور تم لوگوں نے صحیح سمجھ کو لیس پشت ڈال دیا۔ اسی نہ ہمی تعصب کی وجہ سے بعض اہل میں صف جت ہے۔ یہاں تک بات پہنچی کہ بعض نے کہا کہ دیم سلف کی وجہ سے سب بھی ہوا ہے وہ اور نہ بی فہم سلف جت ہے۔ یہاں تک بات پہنچی کہ بعض نے کہا کہ دیم سلف کا انکار کیا تولاز می اجماع کا بھی انکار کرنا تھا، کیوں کہ جن نہیں سلف کا انکار کیا تولاز می اجماع کی ہی انکار کرنا تھا، کیوں کہ جن نہیں سلف کا انکار کیا تولاز می اجماع کا بھی انکار کرنا تھا، کیوں کہ جن نہیں سلف کا انکار کیا تولاز می اجماع کا بھی انکار کرنا تھا، کیوں کہ جن نہیں میں سلف بیا کا جام ہے وہ تو جست ہے وہ تو جست ہے وہ تو جست ہے وہ تو جست ہی ان تکار کیا تولین کی گئی۔

آج بعض لوگ بار باریہ سوال کرتے ہیں کیا واقعی فہم سلف برعت ہے؟ کیا فہم سلف جت نہیں ہے؟ ہمیں چاہیے ،اللہ کے لیے اس مسئلے کو سمجھیں۔جب معاملہ ہو تاہے نجات کا، کامیابی کا، صراط متنقیم کا پھر توا حتیاط سے کام لینا بہت ضروری ہے۔ تعصب کواپنے دل سے زکالیں، بغض و نفرت کو زکالیں۔

میری اس مختصر سے مقدمے میں جو میں نے بیان کیاہے یہ میں نے ابھی راستے میں سوچا ور نہ جو میں لکھ کر آیا ہوں وہ کچھ اور ہے۔ میں نے یہ کہا کہ جو میں نے کھا ہے وہ بعد میں پہلے بتاؤں تو سہی بھئ یہ اختلاف آیا کہاں سے ہے؟ تاریخ اس کی کیاہے؟ کہاں سے یہ شروع ہواہے؟ آج جو لوگ یہ اختلاف کر رہے ہیں ، تھوڑاساا پنے سینے پر ہاتھ رکھیں ، یہ سوچیں ذراکن لکاراستہ اختیار کیا جارہا ہے؟ جو سلف سے محبت کرنے والے تھے ، جوان کاراستہ اختیار کرنے والے تھے یاان کے مخالفین کاراستہ اختیار کیا جارہا ہے عور و فکر کی میں گزارش کرتا ہوں اس پر ذراغور و فکر کریں اور جو بھی میں نے باتیں بیان کی ہیں ان باتوں کے دلائل اور مزید تفصیل ان شاء اللہ بیان کروں گا۔

ا بھی فہم سلف جت ہے یہ ایک دلیل یادوبیان کی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ ہیں سے زیادہ میں بیان کروں گا۔ان شاءاللہ ہیں سے زیادہ نصوص بیان کروں گااور کس نے سمجھایہ بھی بیان کروں گا میں۔ میری سمجھ نہیں، میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو پھر آخر میں انہیں نصوص کو لے لیں آپ، جن نصوص کو میں جت سمجھتا ہوں یا ہمارے علماء جت سمجھتے ہیں کہ فہم سلف جت نہیں ہے، عجب بات ہے کہ نہیں۔ نصوص تو ایک ہی ہے۔ ایسان کہ فہم آپس میں گرا گئ فیصلہ کون کرے گا ؟قرآن و حدیث تو بھی میں ہے نا میں بھی قرآن و حدیث تو بھی میں بھی قرآن و حدیث ہیں۔ بیان کررہاہوں وہ بھی قرآن و حدیث سے بیان کررہے ہیں نافیصلہ کون کرے گا کون ٹھیک ہے؟

کوئی راستہ ہے فہم سلف کے سوا کوئی راستہ ہے؟ میں جب فہم سلف کی بات کرتا ہوں ، میں آحاد فہم کی بات نہیں کر رہا کہ ان میں سے ایک یادو کی کیا سمجھ تھی۔ جن مسائل میں ان کا اتفاق تھا، آج ہم ان مسائل پر کیوں اتفاق نہیں کر سکتے اجماع نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا مشکل ہے ہمیں مصیبت کیا پڑی ہے! اور جن مسائل میں ان کا اختلاف تھا، آگر ہمار ااختلاف بھی ہو جاتا ہے تو ہم ایک دوسرے کو کیوں نہیں بر داشت کر سکتے! خلل کہاں پر ہے؟ فہم میں خلل ہے، تقویٰ میں خلل ہے ایمان کمزور ہے ہمارا۔

جب ایمان کمزورہے، عمل کمزورہے، تقوی کمزورہے تو نتیجہ یہی نکلنا تھا۔

Page 11 of 164 www.AshabulHadith.com

# 02: فہم اور سلف کا معنی

اب ہم دیکھناچاہتے ہیں کہ:

1۔ فہم سلف کی حقیقت کیاہے؟

2۔ شرعی حیثیت کیاہے؟

3- کوئی اہمیت ہے بھی یا کوئی بھی نہیں ہے؟

جیسامیں نے بیان کیا کہ اس میں تین قتم کے لوگ موجود ہیں:

1۔افراط کرنے والے۔

2۔ تفریط کرنے والے۔

3۔اعتدال کاراستہ اختیار کرنے والے ،انصاف کاراستہ اختیار کرنے والے۔

اب ہم اپنے آپ کودیکھ لیں کہ ہم کس گروہ میں ہیں؟ اپنامحاسبہ کریں۔

میر ااصل مقصد بہ ہے کہ:

1 ۔ علمی دروس سے پیۃ چلے کہ سلف کون ہیں؟ فہم کے کیامعنی ہیں؟ جس کی آج کے در س میں، میں تفصیل بیان کروں گاان شاءاللہ۔

2۔اور پھراس موضوع پر ہم کیوں بات کررہے ہیں؟ کیوں غلط فہمی کا ہم جواب دے رہے ہیں؟

بعض کے نزدیک بے بدعت ہاور نسبت اپنی کرتے ہیں اہل حدیث کی طرف کہ ہم اہل حدیث ہیں اور علاء میں ان کا شار ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔ پہلے ہم اپنا محاسبہ کرتے ہیں، اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں۔ فہم سلف کے بارے میں، میں کیا جانتا ہوں؟ جب تک ہم کسی چیز کے بارے میں جانمیں گے نہیں تواس کے بارے میں ہم کیا بات کر سکتے ہیں؟ مفتی جب فتو کی دیتا ہے تو پہلے معاطع کا تصور کرتا ہے اپنے ذہن میں کہ مسکلہ کیا ہے؟ پھر دلائل کی روشنی میں پھر وہ جا کر فتو گی دیتا ہے۔ اب کیوں کہ کہہ دیا گیا ہے کہ '' فتم سلف بدعت ہے یاضر وری نہیں ہے باجت نہیں ہے''۔ مختلف الفاظ ہیں اور سب سے خطر ناک لفظ ہے بدعت والا بید ۔ جس کی وجہ سے ہم نے یہ سلسلے وار دروس شر وع کیے ہیں تاکہ ہم، میں آپ اور آپ اور ہم سب اس مسئلے کو بہترین طریقے سے سیحفے کی کوشش تو کریں۔ سنتے آرہے ہیں۔ بعض لوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر بھے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، بعض لوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر بھے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، بعض لوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر بھے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، بعض لوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر بھے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، تعن اوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر جے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، تعن اوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر جے ہیں، اندھی تقلید کر بیٹھے ہیں، تعن اوگ پھر غلو کاراستہ اختیار کر جے ہیں آئے کے در س میں ہوتا ہے ہمیشہ میں ہوتا ہے ہمیشہ میں کی کوشش کریں گے اس جملے کی فہم سلف۔ ور س میں منار بھیا کی فہم سلف۔

فہم کا کیا معنی ہیں؟ ابھی پنۃ چلتا ہے صرف سجھنے سے یاسمجھ سے پچھ زیادہ بھی ہے یا پچھ کم ہے۔ یہ تو ترجمہ ہے نا، میں ترجمہ نہیں پوچھ رہاتر جمہ سب کو آتا ہے فہم سلف ہے۔ تو پھر فقہ کیا ہے؟ پھر علم کیا ہے؟

توآئيئ ديكھتے ہيں ترتيب سے سيکھتے ہيں کچھ۔

1۔ فہم کے کیا معنی ہیں؟

2۔سلف کا کیا معنی ہے؟

3۔ فہم سلف کا کیا معنی ہے؟

به لفظ ہیں نا، دولفظ ہیں اور دولفظوں سے تین الفاظوں پر ہم بات کریں گے۔ فہم کسے کہتے ہیں؟ سلف کا کیا معنی ہیں؟ اور فہم سلف کے کیا معنی ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں؟ سلف کا کیا معنی ہیں ؟ الفہم،معرفتك الشيء "کسی چیز کو جاننا فہم کہا ہیں فہم کسے کہتے ہیں؟ لفظی معنی فہم کا، عربی زبان میں فہم کا معنی ہے "معرفتك الشيء" سلم کے الفہم،معرفتك الشيء "کسی چیز کو جاننا فہم کہا جیسا ہے۔ جاننا، سمجھنا، پر کھنا۔ المعجم الوسیط میں "الفہم، محسن تصور المعنی "معنی علم اور فہم کا ایک جیسا ہے۔ جاننا، سمجھنا، پر کھنا۔ المعجم الوسیط میں "الفہم، محسن تصور المعنی "معنی

Page 12 of 164 www.AshabulHadith.com

کو بہترین طریقے سے جانا۔ صرف معنی کو جاننا نہیں، معنی کو بہترین طریقے سے جاننا '' محسن تصور المعنی '' بہترین طریقے سے جاننا۔ ''والفہئم ، جودۂ استعداد الذهن للاستنباط'' یہ ایک ایک اللی مسائل کو استنباط کرنے کے لیے ، ذہن کی تیاری اور اس کی کو الٹی مسائل کو استنباط کرنے کے لیے ۔ الذهن للاستنباط'' یہ ایک ایک اللی مسائل کو استنباط کرنے کے لیے ۔ الفاظ ہیں ، اس کا خلاصہ بیہ ہے کہ لفظی طور پر اور اصطلاحی طور پر فہم کا معنی ہے ، المعنی: علمه ، عرفه ، احسن تصوره'' - بیر سارے ملتے جلتے الفاظ ہیں ، اس کا خلاصہ بیہ ہے کہ لفظی طور پر اور اصطلاحی طور پر فہم کا معنی ہے ، ایکھ طریقے سے جانا ، سمجھنا اور استنباط کرنا۔

فہم کاقر آن اور سنت میں کیا معنی ہے؟ شرعی معنی بھی آپ کہہ سکتے ہیں۔

کیا قرآن مجید میں فنم کالفظ موجود ہے کہ نہیں؟ یاحدیث میں فنم کالفظ آیاہے؟ یااس سے ملتا جلتا کوئی لفظ آیاہے کہ نہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَدَاوُودَوَسُلَيْمَانَ إِذْ يَخْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۗ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلَّا آتَيْنَا حُكُمًا وَعِلْهًا وَعِلْهًا وَعُلْهَا وَعُلْهَا وَعُلْهَا وَعُلْهَا وَعُلْهَا وَعُلْهَا مَعَ ذَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴾ (الانبياء:79-78)-

الشايد:

اوراللہ تعالیٰ کے پیارے پیٹیمرﷺ فرماتے ہیں ''من گُوڈ اللہ ہے گیرا گھٹہ فی الین ''معروف حدیث ہے تین لفظ آئے ہیں دولفظ آیت کریمہ میں ''من گوڈ اللہ ہے گئی آئیت کریمہ میں ''جہ و فَفَقَیّہ لمبا کہ اُسکیا کی اور علم ﴿ اَتَیْدَا کُوگیا کہ اُوا کا معنیٰ کیا ہے؟ اگر علم اور فہم ایک ہی چیز ہے، کوئی فرق بھی ہے؟ آئے دیکھتے ہیں۔
چیز ہے تو پھر آیت کریمہ میں دونوں کوالگ الگ کیوں بیان فرمایا ہے؟ کیا علم اور فقہ اور فہم ایک ہی چیز ہے، کوئی فرق بھی ہے؟ آئے دیکھتے ہیں۔
امام ایرا القیم معنیٰ ہے کہ جب کوئی فرق بھی ہات کر رہا ہوتا ہے اس کی مراد کے معنیٰ کو پالینے کانام فقہ ہے اس فقہ کی دلالت کرتا ہے)'' وہو فعم مراد الملتكلم من كلامہ'' (فہم فقع کا معنیٰ ہے) کہ وہو فعم مراد الملتكلم من كلامہ'' (فہم فقع کی دلالت کرتا ہے)'' وہوا قدر زائد علی مجدد فعم وضع الملفظ فقد کرنام فقعیٰ ہے۔
فقد کا معنیٰ ہے کہ جب کوئی فقطی معنیٰ ہے۔ آئی ایا ہو تھی کو پالینے کانام فقہ ہے اس کو تعین میں امام ایرا القیم گئے تھٹے نے بیان فرمایا ہے۔
فی الملغہ'' (لغوی لفظی معنیٰ ہے زیادہ معنیٰ پیا جاتا ہے فقد کے لفظ میں اور فہم کے لفظ میں)۔ یہ اعلم الموقعین میں امام ایرا القیم گئے تھٹے نے بیان فرمایا ہے۔
میں آپ کے گئی کیا مراد ہے؟ ان الفاظوں ہے آپ کے چاہئے کیا ہیں، کیا ہے گئی مراد کو جان لیانہ آئیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ صحیح حدیث میں آپ کی کہی مراد ہے ؟ ان الفاظوں ہے آپ کے چاہئے کہی ہے انس کر آئیت ہو کہ ہو کہتے کہ فہم و سبت ہو کہتے ہے اعتبار ہے '' کون سا حدیث کا اور اس کہ اللہ و سام کہا کہ خبر کی احساء اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ میں ادر آپ کی فہم کے اعتبار ہے '' کون سا کہ ہو کہا کہ کون میا کون ہم کی خصوصیت ہے۔ بیان فرماتے ہیں ''امر ہو تے تو پھر علماء بھی سارے برابر ہوتے، اور اللہ تعالیٰ بھی جبی اور اس کہ بیان فرماتے ہیں ''اگر کوگوں کے افہام برابر ہوتے تو پھر علماء بھی سارے برابر ہوتے، اور اللہ تعالیٰ بھی جبی سے برابر ہوتے، اور اللہ تعالیٰ بھی سیان فرماتے ہیں۔ ''اگر کوگوں کے افہام برابر ہوتے تو پھر علماء بھی سارے برابر ہوتے، اور اللہ تعالیٰ بھی سیان فرماتے ہیں۔ '' گر گوگوں کے افہام برابر ہوتے تو پھر علماء بھی سارے برابر ہوتے، اور اللہ تعالیٰ بھی سیان فرماتے ہیں۔ '' گر گوگوں کے افہام برابر ہوتے تو پھر علماء کی سیار کیا گوگوں کے انہوں کیا کہ کوئی سیار کیا

Page 13 of 164 www.AshabulHadith.com

کروں گا) کیاملاہے آپﷺ نے آپ لوگوں کے لیے بچھ جھوڑاہے ؟ فرماتے ہیں،ایک توقر آن مجیدہے پھر فرماتے ہیں' إلا فَهُمَا يُؤتِيهِ اللهُ عَبْدًا فِي كِتَابِهِ''(قرآن مجیدہے اور فہم ہے)۔ توقر آن مجید کافی نہیں ہے ؟ سجان اللہ۔ فہم بھی ہے اور اس کو سمجھنا بھی بہت ضروری ہے۔

اب ہمارے پاس تین لفظ ہیں، علم ہے، فہم ہے اور فقہ ہے۔ان دونوں میں کوئی فرق ہے معنی میں یا کوئی فرق نہیں ہے۔ایک قاعدہ یادہے کسی کو؟ایک قاعدہ اکثر بیان کرتے ہیں الفاظوں کے جب قواعد بیان کرتے ہیں۔ بعض ایسے لفظ ہیں'' إذا اجتمعا افترقا وإذا افترقا اجتمعا "(دولفظ اگر جداجداہوں تودونوں کا معنی ایشر بیان کرتے ہیں۔ بعض ایسے لفظ ہیں' اذا اجتمعا افترقا وافتا ہے ہائیں تودونوں کا معنی مختلف ہوتا ہے )۔اس کی مثال المسکین الفقیر المسکین۔ کوئی فرق ہے دونوں میں کہ نہیں ہے؟اب الله تعالی فرماتے ہیں ﴿ إِنَّهَمَا الصَّدَ فَتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْهَسْكِیْن ﴾ (النوبة 60)۔

کیا فقراءاور مسکین ایک چیز ہیں دونوں یادونوں میں فرق ہے؟ا گرایک چیز ہوتے تو پھر ﴿إِنَّمَا﴾ نه فرماتے شروع میں۔﴿إِنَّمَا﴾ سے صیغة الحصر ہے آٹھ قسم کے لوگوں کاذکر ہوا ہے تو یہاں پر معلوم ہوتا ہے کہ فقراءاور ہیں اور مساکین اور ہیں لیکن جب قسم کے کفارے کے تعلق سے بات آتی ہے تواللہ تعالیٰ کیافرماتے ہیں ﴿إِطْعَامُ عَشَرَ قِوْ مَسْكِیْنَ﴾(المائدة/89)(دس مسکینوں کا کھانا کھاؤ)۔

یہاں فقیر کالفظ نہیں ہے۔ تو کیا مسکینوں کو دیں گے فقیر وں کو نہیں دیں گے ؟ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے کیا؟ تو مسکین میں فقیر بھی شامل ہو گئے۔ جب دونوں ایک ہی نص میں ایک ساتھ بیان کیے جاتے ہیں مسکین میں فقیر بھی شامل ہو گئے۔ جب دونوں ایک ہی نص میں ایک ساتھ بیان کیے جاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ دونوں کا معنی جدا ہے۔ فقیر کے تعلق سے کہا جاتا ہے وہ جس کے پاس کچھ نہیں یا جس کے پاس اس کی ادھوری ضرورت سے کم اس کے پاس موجود ہوں اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ ہے لیکن اس کی ضروریات پوری نہیں ہوتی ہیں، اس کی ضرورت سے کم اس کے پاس موجود ہوں۔ موجود ہوں۔

بہر حال، تواب دیکھتے ہیں علم، فہم اور فقہ کے تعلق ہے۔ اگرالگ الگ بیان کیا توسب کا معنی ایک ہیں اگرایک ساتھ بیان کیے جائیں تو پھر ان کے معنی میں فرق ہوتا ہے۔ ﴿ فَفَقَهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰلِي اللّٰهِ اللّٰلّٰلِللّٰلِلللللللّٰ

علم ویسے کہتے کس چیز کو ہیں؟''إدراك الشيء على ما هو عليه إدراكاً جازماً''(کس چیز کواس کی حقیقت پر جانیں یقین کے ساتھ)۔علم (جاننا)۔ فہم کیا ہوتا ہے؟ ''اس ادراک کو مزید سمجھ کر جاننا''۔ جو بھی چیز اس چیز سے تعلق رکھتی ہے اس کو بھی جاننا اور فقہ کیوں کہ اخص الفہم ہے باریک بینی تک جاننا، باریک بینی کو جاننا۔ فقہ جو ہے یعنی باریک بینی تک جاننا، چھیے مسائل کو بھی جاننا فقہ میں۔

امام شافعی تونیلی فرماتے ہیں ''من طلب العلم فلیدقق حتی لا یذھب دقیق العلم ''سجان الله (جو علم حاصل کرناچا ہتاہے پھر اسے بہترین طریقے سے چھپے ہوئے مسائل بھی سبجھنے چاہیں، فلیدقق )۔اصولی مسائل، اصولی مسائل کی تفصیل بھی جانئ چاہیے۔''حتی لا یذھب دقیق العلم'' (تاکہ جود قیق علم ہے وہ ضائع نہ ہو جائے )۔اگر آپ کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتے تو پھر اس چیز کی کب تک بقاء ہے ،کوئی چیز بھی دیکھ لیس آپ۔ جب تک اسے محفوظ کیا جارہاہے ،اس کی بقاء بھی موجود ہے۔ ہر چیز کی بقاء اس کی حفاظت سے ہے۔سبحان الله۔

بہت پیارا قول ہے امام شافعی عِنْ الله کا الغرض،اس کا معنی کیا ہوا؟ مثال کے طور پر اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ اِللهُ اللّٰهُ ﴾ (محمد 19/) ۔

کیا معنی ہیں اس کا؟ساری چیزیں موجود ہیں ،علم بھی ہے ، فہم بھی ہے اور فقہ بھی ہے۔اس لیے کلمۃ التوحید کے تعلق سے معنی نہیں جانتے صرف، معنی بھی جانتے ہیں ،ار کان بھی جانتے ہیں ، شروط بھی جانتے ہیں اواز مات بھی جانتے ہیں۔ یہ فقہ نہیں توکیا ہے؟ باریک بینی تک جانا ہے کہ نہیں ؟ یعنی جو علم ہمارے پاس موجود ہے۔جو غیبیات سے تعلق رکھتی ہیں وہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے لیکن جو نصوص ہمارے پاس موجود ہیں ان کو اکٹھا کر نااور ان کو جمع کرنے کے بعد یہ دیکھنا کہ کون سے ارکان ہیں ،کون سی شروعات ہیں ،کون سی لواز مات ہیں کلمۃ العلم کی ؟

د یکھیں لفظ کیاہے:

Page 14 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ﴾ تواس ميس ساري چيزين شامل مو كئي بين ـ

علم اور فہم میں کیافرق ہے؟ الشیخ العلامہ ابن العثیمین عُیست کی سے العلم میں، معروف تصنیف ہے ان کی کتاب العلم بڑی پیاری تصنیف ہے صنحہ 18 اور 28 میں فرماتے ہیں کہ "فرق ہے علم اور فہم میں اوراس کی دلیل بہی آیت کر بہہ ہے ﴿ فَفَقَهُ لَهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الل

بعض آیات میں ہم دیکھتے ہیں ﴿ لَعُلَمُوْنَ﴾ (الانعام: 65) اور بعض میں ﴿ لَعُلَمُوْنَ﴾ (بوسف: 2) ﴿ لَعُلَمُونَ﴾ (بوسف: 2) ﴿ لَعُلَمُونَ﴾ (بوسف: 40) ۔ ﴿ يَفُقَهُوْنَ﴾ اور ﴿ يَعُلَمُونَ﴾ میں کیافرق ہے کیوں ایسے بیان کیا جاتا ہے؟ کبھی غور و فکر کیا ہے؟ تو فقہ جو ہے یادر کھیں، علم سے زیادہ معنی کا حالل ہوتا ہے۔ علم کی Detail فقہ سے پتہ چلتی ہے۔ میں فقہ کا لفظی معنی بتارہا ہوں فقہ کا۔ وہ فقہ نہیں ہو عملی مسائل کے تعلق سے پھر تفصیلی دلائل ہم بیان کرتے ہیں، وہ بات کیا کر رہے ہیں۔ جب فقہ کی بات کرتے ہیں توذبین میں ہیشہ فقہ کی طرف طہارت کے مسائل، نماز کے مسائل اور جے کے مسائل، اُدھر نہ جائیں آپ اِدھر رہیں، فقہ ( سمجھ ) کے تعلق سے ہم بات کر رہے ہیں۔ میں ہیشہ فقہ کی طرف طہارت کے مسائل، نماز کے مسائل اور جے کے مسائل، اُدھر نہ جائیں آپ اِدھر رہیں، فقہ ( سمجھ ) کے تعلق سے ہم بات کر رہے ہیں۔ شیر ازی فرماتے ہیں''الفقہ فی اللغة إدراك الأشیاء الحقیة'' ( مُخفی چیزوں کے جانے کو فقہ کہا جاتا ہے )۔ اس لیے فقہی مسائل میں آپ دیکھتے ہیں کہ فقہی وی اللہ تعالی نے مختلف جگہوں پر، مختلف انداز بیان سے فرمایا ہے۔ ﴿ لَعَلَهُمُ مِنْ اللّٰهُ وَہُلَ وَہُلَ ہِ بِیان فرماتے ہیں جہاں پر غور و فکر کرنا ہے، تد بر کرنا ہے۔ جہاں پر ﴿ يَعْلَمُونَ ﴾ کی بات آتی ہے وہاں پر بات بالکل واضح سورج کی طرح روشن ہوتی ہے۔ کوئی دقیق معنی چیپا ہوا ہے بہاں پہ غور و فکر کرنا ہے، تدبر کرنا ہے۔ جہاں پر ﴿ يَعْلَمُونَ ﴾ کی بات آتی ہے وہاں پر بات بالکل واضح سورج کی طرح روشن ہوتی ہے۔

فہم اور فقہ میں فرق میں بیان کر چکاہوں، علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ' الفقہ اخص من الفهم'' (اور کی شخص کی بات کرنے کی مراد کو جائنا فہم ہے تو اس مراد کی Detail کو جائنا ہو ہے وہ فقہ ہے کہ اور دین میں فقہ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعتوں میں سے ایک نعت ہے۔ جے اللہ تعالیٰ چاہے عطافر مائے اور فہم بھی اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے ﴿ فَفَقَهُ اللّٰهُ اللّٰہُ لَيْمُ نَہُ ﴾ یہ نہیں کہ ' فقہا شکہٰن ' نہیں انہوں نے خود نہیں سمجھا۔ تو صحیح سمجھ بھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے۔ تو کو کی عالم بید نہ سمجھ بیٹے کہ میر ہے جیسا کو کی نہیں ، ہی گر نہیں۔ ﴿ فَفَقَهُ اللّٰہُ الل

Page 15 of 164 www.AshabulHadith.com

کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم کس فہم کی بات کرہے ہیں؟جو قرآن وسنت کے مطابق ہے، مخالف نہیں ہے۔ پھر سبب فہم کیاہے؟ یادر کھیں، جس کے پاس سے چیزیں موجود ہیں تواس کے پاس صحیح فہم بھی موجود ہے۔

1۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق،انعام اور احسان۔سب سے پہلی بات ہے ہیہ۔

2۔ قوت دادراک سمجھنے کا، جاننے کی ایک خاص قوت اور طاقت ہوتی ہے اور ہر بندے کی برابر نہیں ہوتی۔

3\_ قوت الحفظ

4۔ قوت الاستنباط۔مسائل میں سے نصوص میں سے مسائل کواستنباط کرنا۔

وليل كيامي ؟ " خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ " -

اس پورے Scenario سے پچھ فائدہ ہوا، پچھ بات سمجھ آئی کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟ کہ فہم ضروری ہے قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے، صرف لفظی معنی کا فی نہیں ہیں بغیراس فہم کے۔ فہم کے معنی ہیں متعلم کی مراد کو سمجھ لینا۔ جتناآ پ متعلم، بات کرنے والے کی مراد تک پہنچیں گے اتنے ہی زیادہ آپ حق بر ہوں گے، جتنے زیادہ آپ دور ہوں گے، استے ہی زیادہ آپ حق سے دور ہوں گے۔ بچے کے قریب کون ہوتا ہے؟ جو بات کرنے والے کو سمجھ رہا ہوتا ہے نا۔ ورنہ جھوٹا کون ہوتا ہے؟ جو بات کو غلط انداز سے بیان کرتا ہے، اس کی اصل مراد سے ہٹ کے۔ سپے اور جھوٹے میں کیافرق ہے؟ یہی تو ہے نا۔ تو فہم ''د متعلم ''جو بات کر رہا ہے، اس کی مراد کو پالینااور نصوص میں سے اللہ تعالیٰ کی مراد اور اللہ تعالیٰ کے بیار سے پغیبر ﷺ کی مراد کو سمجھ لینے کانام ہے۔ جب دولوگ برابر نہیں ہیں علیاء بھی متفاوت ہیں، در جے ان کے ایک دوسر سے بیند ہیں، سب سے بلند ترین در جہ ہے سلف الصالحین کا، اور ان میں سے سب سے بلند در جہ صحابہ کرام ﷺ کیکا، ان کے بعد تابعین کا، ان کے بعد اتباع تابعین کا یوری امت میں۔ ابھی تک ٹھیک ہے معاملہ، آگے چلیں؟ یہ فہم ہے یہاں تک۔

سلف کا کیا معنی ہے اور سلف کون ہیں؟: سلف کا لفظی معنی جمع سالف ہے۔ سالف کی جمع ہے لفظی طور پر اور سلف اسے کہتے ہیں جو گزرے ہوئے لوگ ہیں، آپ سے پہلے جو گزرے ہوئے لوگ ہیں، انہیں سلف کہاجاتا ہے، باپ، داداسلف ہیں آپ کے رشتے جو بزرگ ہیں وہ سلف ہیں چاہے وہ آپ سے پہلے ہوں عمر کے اعتبار سے یافضل کے اعتبار سے دیرالمعجم الوسیط میں سلف کی تعریف بیان کی گئے ہے۔

الشیخ عبدالسلام السحیمی حفظ اللہ ان کی بڑی بیاری تصنیف ہے' ہی سلفیا علی الجادة' اور میں سمجھتا ہوں کہ جس نے سلفیت کے تعلق سے بچھ سمجھنا ہے تو یہ کتاب پڑھے۔ جن ساتھیوں کو عربی آتی ہے ایک مرتبہ یہ کتاب ضرور پڑھ لیں، میری گزارش ہے۔ انگلش میں ترجمہ موجود ہے اردوکا تو نہیں ہے میراخیال ہے۔ انگلش میں ترجمہ موجود ہے اس بیاری کتاب کا ممجی سلفیا علی الجادة''(اگر سلفی بننا ہے تو پھر صحیح کیے سلفی بنو)۔ فرماتے ہیں اس کتاب میں سلف کا معنی لغت میں سالف کی جمع ہے اور سالف جو ہے وہ متقدم ہے۔ گزراہوا پہلے اور سلف جو ہے وہ جمع ہے'' متقدمون''گزرے ہوئے لوگ، گزشتہ لوگ۔

اوراس میں سے اللہ تعالیٰ کافر مان ہے: ﴿ فَجَعَلْهُمْ سَلَقًا وَ مَثَلًا لِلَّهُ خِرِيْنَ ﴾ (الزخرف/56)

(اور ہم نے ان کوسلف بنا یااور مثال بنائی بعد میں آنے والے لو گوں کے لیے )

''قال البغوي في تفسيرها''شيخ السحيمي حفظ الله فرماتے ہيں كه امام بغوى رحمة الله فرماتے ہيں اس آيت كى تفسير ميں''والسلف،من تقدم من الآباء''(سلف وہ ہيں جو گزر چكے ہيں گزشتہ آ باء ہيں آ باؤاجداد)'' فجعلناهم'' يعنی اس آيت كريمہ كا معنی'' فجعلناهم متقدمين ليتعظ بهم الآخرون'' (ہم نے ان كو پہلے بيان كر دياجولوگ گزر چكے ہيں تاكہ بعد ميں آنے والے جو ہيں عبرت حاصل كريں)۔

Page 16 of 164 www.AshabulHadith.com

02 : فنهم الله كي شرعى حيثيت

ابن الا ثیر رحمه الله فرماتے ہیں سلف کے معنی میں ''سلف الإنسان من تقدمه بالموت من آبائه وذوي قرابته'' (جو مر پچے ہیں آباء میں سے رشتے داروں میں سے ان کوسلف کہاجاتا ہے )''ولھذا سمی الصدرالأول من التابعین السلف'' (اس لیے صدرالاول تابعین میں سے ان کوسلف کہا گیاہے )۔

اصطلاحی معنی پھر شیخ التحیمی حفظ الله بیان کرتے ہیں اور ان میں سے مختلف اقوال، بعض نے کہاسلف سے مر اد صحابہ ہیں، بعض نے کہا صحابہ و تابعین ہیں، بعض نے کہا پہلے تین زمانے ہیں، بعض نے کہا پانچویں صدی تک بھی سلف کہا جاتا ہے۔

قرآن اور سنت کی روشنی میں سلف کے کہتے ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں، قرآن و سنت میں سلف کاذکر کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا ہے۔ کیوں کہ لغوی معنی میں نے بیان کے ہیں، اصطلاحی معنی ہیں کسی نے کہا کہ صحابہ رٹنگائڈ ہیں کسی نے کہا کہ صحابہ رٹنگائڈ ہیں کسی نے کہا کہ معنی ہیں کسی نے کہا کہ صحابہ اور تابعین ہیں، کسی نے کہا کہ میں اور بعض نے کہا کہ پہلی پانچ صدیاں ہیں۔ تواس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔اب صحیح قول کون سا ہے؟ صحیح قول وہ ہے جو قرآن و سنت مطابق ہے۔ علاء تواج تہاد کرتے رہتے ہیں اور اصطلاحی معنی بیان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے پاس قرآن اور صحیح حدیث ہے، جیسے کہ ہمارے مخالفین ہم سے یہی کہتے ہیں، ہمارے پاس قرآن اور حدیث کافی ہے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں قرآن اور حدیث میں جب بات ہوئی سلف کے تعلق سے تو کس انداز میں بات ہوئی تاکہ معنی متعین ہو جائے اور دیکھیے ان اصطلاحی معنوں میں سے کون سامعنی صحیح ہے؟

:﴿ وَالسَّبِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهْجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ ۚ رَّضِى اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاعَنْهُ وَاعَنْهُمْ جَنْتٍ تَجُرِئُ تَحْتَهَا الْاَنْهُرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ٓ اَبَدَّا الْفُوزُ الْعَظِیمُ ﴾ (التوبة/100)-

﴿ وَالسَّبِقُوْنَ الْرَوَّلُوْنَ ﴾ (اور سبقت کرنے والے پہلے لوگ)۔ تم میں سے کون لوگ ہیں؟ ﴿ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ ﴾ (مہا جرین میں سے)۔ مہا جرین کی۔ اللہ تعالی صحابہ جنہوں نے ہجرت کی مکہ سے مدینہ کی طرف۔ ﴿ وَالْرَنْصَارِ ﴾ (اور انصار میں سے)۔ اور انصار کون ہیں؟ جنہوں نے نصرت کی ان مہا جرین کی۔ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ اور مہا جرین کی جنہوں نے نصرت کی ہے، مدد کی ہے، ان کو انصار کہا جاتا ہے۔ ﴿ وَالَّذِیْنَ الَّبَعُوٰهُمُ بِاِحْسَانٍ ﴾ (اور وہ لوگ کی اتباع کی)۔ کوئی بھی اتباع؟ لوگ )۔ کوئی بھی اتباع؟ نہیں۔ ﴿ بِاِحْسَانٍ ﴾ (اور جن لوگوں نے ان کی اتباع کی)۔ کوئی بھی اتباع؟ نہیں۔ ﴿ بِاحْسَانِ ﴾ قید ہے (احسان کے ساتھ، یعنی بہترین طریقے سے ان کی اتباع کی)۔

﴿ وَالَّذِيْنَ ﴾ عام ہے اگرآپ شخصيص كرناچاہتے ہيں تو پھر دليل آپ پر فرض ہے كيوں كدا گرآپ يہ سمجھتے ہيں كد ﴿ وَالَّذِيْنَ الَّبَعُو هُمْ يَا حُسَانٍ ﴾ سے مراد صحابہ كرام إللَّنَ أَنْ يَا يَا اللَّهِ عَنْ وَاللَّهِ عَنْ الْاَوَّ لُوْنَ ﴾ كے بعد آئے ہيں ليكن ہيں صرف صحابہ ثن اللّٰهُ مُ ،ان كے بعد والے اتباع التا بعين كے نقش قدم پران

Page 17 of 164 www.AshabulHadith.com

کے راستے پر چلنے والے دوسرے لوگ نہیں ہیں، کیوں کہ یہ بھی کہاجاتا ہے، یہ بھی اعتراض میں آیا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کا معنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیا تھا؟ ﴿وَالسَّبِقُونَ الْرُوَّ لُونَ مِنَ الْمُهْجِرِیْنَ وَالْرَنْصَارِ ﴾ تو پیتہ چل گیا ﴿ وَالَّذِینَنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ﴾ صحابہ رٹکائنڈ میں علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیا تاہ وسلم کے زمانے میں کیا تاہ وسلم کے زمانے میں کامعنی آپ کے کے زمانے میں کی ہوتا ہے، قرآن معنی ہوتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی غلط فہمی ہے۔ اگر آپ اس انداز سے چلیں گے تو پھر کوئی بھی آیت نہیں رہے گ۔ مجد کامعنی توالک ہے۔ دویا تین معنی ہوتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی غلط فہمی ہے۔ اگر آپ اس انداز سے چلیں گے تو پھر کوئی بھی آیت نہیں رہے گ۔ ﴿ وَا تَوْا الرَّ کُو قَا فُوا الرَّ کُو قَا ﴾ س کے لیے ہے؟ ﴿ کُتِبَ عَلَيْکُمُ الصِّيامُ ﴾ س کے لیے ہے؟

سلف ہیں اور صحابہ کرام ﷺ میں تو ہیں اور کون ہیں ؟ نہیں، تو پھر ہم کیوں نماز پڑھتے ہیں، کیوں وزے رکھتے ہیں، کیوں وزے رکھتے ہیں، کیوں وزے رکھتے ہیں، کیوں وزے رکھتے ہیں، کیوں وزے وزے تھیں ؟ تو آئ مجید صرف صحابہ کرام ﷺ کا اللہ بھی ہوا اگرچہ سر فہرست ﴿ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللّهُ

### اس آیت کریمہ سے آپ لو گوں نے کچھ سمجھاہے اور میں نے کچھ اور سمجھاہے، فیصلہ کون کرے گا؟

آیت ایک بی ہے، ایک بی الفاظ ہیں اور بات اس کی فہم کی ہور بی ہے اور صرف ایک آیت نہیں ہے، آگے میں ان شاء اللہ تعالی جب دلائل بیان کروں گا، فہم سلف کی جت ہے، ان شاء اللہ بیس سے زیادہ دلائل ہوں گے ان سب پر ہمار الختلاف ہے۔ میں نے پچھ سمجھا ہے، آپ نے پچھ سمجھا ہے۔ میر کی اور آپ سے مراد میر سے اور میر سے علماء نے اور آپ اور آپ کے علماء نے۔ ایک بی آیت کریمہ ہے اور ایک بی حدیث ہے، ہماری سمجھ میں فرق پڑگیا ہے۔ فیصلہ کون کرے گا؟ کس کی سمجھ درست ہے؟ آپ پھر قرآن اور حدیث کی بات کریں گے اس میں تو ہمارا پھر اختلاف ہوا ہے۔ اب اس ایک آیت کو لے لیس آپ۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں صرف صحابہ رفئ النوائم مراد ہے۔ جانتے کہ کیوں صرف صحابہ رفئ النوائم مراد ہے۔ جانتے کہ کیوں صرف صحابہ رفئ النوائم مراد ہیں؟ جب بات ہے! کیوں کہ وہ یہ کہتے ہیں ''سلف سے مراد بعد میں آنے والے لوگ ہیں''۔

عجب سی بات ہے یعنی صحابہ دئی گئی مسلف میں شال نہیں ہیں تابعین اور اتباع التابعین اور بعد میں آنے والے لوگ ہیں۔

جب ہم صحابہ ٹنگائٹٹُڑگی بات کرتے ہیں توصحابہ ٹنگائٹٹُڑگی فہم اگر قابل اعتبار ہے توجمت پھر بھی نہیں ہے۔ تو پھر قابل اعتبار کس چیز کی ہے بھئی ؟ جب ججت مانتے ہی نہیں ہیں تو پھر قابل اعتبار کس چیز کی یاقی رہ گئی؟

آگے چلتے ہیں، یہ آیت کریمہ ہے،اباس آیت کریمہ کواس حدیث کے ساتھ جوڑ کر مجھے بتائیں کہ سلف کون ہیں شریعت کے اعتبارسے، آیت کریمہ ﴿
وَالسَّبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهْجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ الَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِى اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنْتٍ تَجُرِيْ تَحْتَهَا الْأَنْهُرُ خُلِلِيْنَ وَيُهَا اَلْهُ مُهُمْ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَاعَدَّ لَهُمْ جَنْتٍ تَجُرِيْ تَحْتَهَا الْأَنْهُرُ خُلِلِيْنَ وَيُهَا الْمُعْلِيْمُ ﴾۔

Page 18 of 164 www.AshabulHadith.com

الله تعالی کے بیارے پنمبر ﷺ فرماتے ہیں:

"خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ،ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"-

یہ آیت کریمہ ہے اور یہ حدیث ہے۔ اس آیت کریمہ سے سلف کون ہے، اس آیت کریمہ سے اور اس حدیث سے، کون سلف ہیں؟ پہلے تین زمانے والے لوگ جو ہیں وہ ہمارے سلف تو چھوٹا بچہ بھی جو مخالفین میں ہے وہ جو ہیں وہ ہمارے سلف تو چھوٹا بچہ بھی جو مخالفین میں ہے وہ چھوٹا بچہ بھی جو مخالفین میں ہے وہ چھوٹا بچہ بھی جانتا ہے کہ اس سے مر اد سلف الصالحین ہیں، سلف الفاسدین نہیں ہیں۔ کیوں کہ لفظی اعتبار سے میں پہلے بیان کر چکا ہموں، سلف سے مر ادہ ہم دیکھوٹا بچہ بھی جانتی کہ بیاں اور برے بھی ہو سکتے ہیں۔ اب گزرے ہوئے لوگ صحابہ کرام الٹوٹ ہیں تھی تو ہیں نا۔

"کر کے ہوئے لوگ صحابہ کرام الٹوٹ ہیں تو ہیں نا۔

ہیں کہ نہیں؟ مخالفین بھی تو ہیں نا۔

عبدالله بن ابی بن سلول گزرے ہوئے لو گوں میں سے ہے کہ نہیں؟ ہمارے سلف ہیں؟ نعوذ باللہ، منافقوں کا سر دار ہماراسلف ہے؟ لفظی اعتبار سے توسلف ہے لیکن شرعی اعتبار سے سلف نہیں ہے ہمارا۔ کیوں کہ اللہ تعالی توان سے راضی نہیں ہے۔

منافقین سے اللہ تعالی راضی ہے؟ نہیں واللہ! اسی طریقے سے تابعین کے دور میں آ جائیں یاصحابہ کرام اللہ اللہ اللہ اسی کہ جو خوارج نکلے وہ سلف میں سے ہیں کہ نہیں؟ لیکن سلف الصالحین ہیں یاسلف الفاسدین ہیں؟ فاسدین ہیں۔ کیسے صالحین ہو سکتے ہیں جو ہمارے سلف سے جنگ کرتے ہیں؟ کیسے صالحین ہو سکتے ہیں فاسدین کہ نہیں؟

اسی طریقے سے مثال کے طور پر جم بن صفوان کولے لیں آپ۔ جمی جو گروہ نکلاہے وہ اس شخص کی پیروی کرکے بلکہ اندھی تقلید کرتے ہوئے نکلاہے۔ اس کے پاس دلیل کیاہے؟ توجو جم بن صفوان کی تقلید کرتاہے وہ جمی ہے، مر جئ ہے غلاۃ المرجئہ میں سے۔اب جم بن صفوان کواگر کوئی بھی جاہل ہیہ کہ کہ وہ بھی تمہار اسلف ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا جاہل کوئی بھی نہیں ہے۔

ہم صبح شام کہتے ہیں کہ یہ اہل بدعت کے سر داروں میں سے سر دار ہے ، علاء نے کفر کے فقے لگائے ہیں اسے قتل کر دیا گیا ہے ، اسے مرتد سمجھ کر قتل کر دیا گیا ہے ، سن 128 ہجری میں ، اس بہترین زمانے میں ، پھر بھی آپ یہ کہیں کہ یہ بھی سلف میں سے تھا، فہم میں کوئی خرابی ہے کہ نہیں ؟ پھر وہی فہم کی بات آئی ہے۔ سبحان اللہ ۔ یہ سلف الصالحین معروف ہیں اور سلف الفاسدین جو ہیں ، بس اسی پر بات کو ختم کرتے ہیں۔

اب اس آیت کریمہ سے اور اس حدیث سے ہمیں بیہ معلوم ہوتا ہے سلف کون ہیں؟ پہلے بہترین زمانے ہیں، صحابہ ٹنگائیڈ کہیں تابعین ہیں اور اتباع تابعین ہیں اور جو ان کی اتباع کرنے والوں میں سے ہے، متبعون للسلف۔ اگرچہ بعض Literally سلف ہی کہہ دیتے ہیں انہیں، چوتھی صدی کے پانچویں صدی کے ،ایسے کہہ دیتے ہیں لیکن حقیقتاً سلف بی ہیں وہ ان کے متبعین ہیں۔

آج کے دور کے جو علماء ہیں وہ سلف ہیں؟ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سلف ہیں؟ سلف نہیں ہیں ہمارے ساتھ موجود ہیں،اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور متبعین السلف میں سے ہیں۔ شیخ بن باز محصلیہ وفات پاچکے ہیں،وہ متبعین سلف میں سے ہیںا گرہم نے تین دور متعین کر دیئے ہیں تو پھر جو بھی ان دور کے بعد آئے وہ اتباع السلف میں سے ہے۔

﴿والذين اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانِ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ﴿

امام ابن تیمیدر حمۃ اللہ علیہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں تاکہ مزید پہتہ چلے جب ہم سلف کی بات کرتے ہیں ہمارے علاء نے کیا کہا ہے سلف کے تعلق سے۔اکثریہ کہا جاتا ہے کہ ابن تیمید یہ فتنہ لے کر آیا ہے، ابن تیمید یہ فتنہ لے کر آیا ہے۔ پہتہ نہیں کون ساابن تیمید فتنہ لے کر آیا ہے، ابن تیمید رحمۃ اللہ علیہ تلبیس المجمید میں ''جو کچھ اللہ تعالی کے پیار ہے پیغمبر ﷺ لے کر آئے ہیں اس کو جانے ، اس کی معرفت کاراستہ جو ہے وہ یہ ہے کہ صحیح الفاظوں کو جان لیا جائے اور جو تفسیر اس لفظ کی ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے لفظ اور معنی اللہ تعالی کے پیار ہے پیغمبر ﷺ سے لیا ہے۔ اس زبان پر جن سے ان کو مخاطب کیا گیا ہے ان ہی کی زبان سے اور جو بھی عبارات میں تبدیلی یا صطلاحات میں تبدیلی آئی وہ جانتے تھے''۔

Page 19 of 164 www.AshabulHadith.com

فرماتے ہیں جو پچھ آپ ﷺ لے کر آئے ہیں اس کو جانے کا، اس کی معرفت کا، جانے کا، سجھنے کا کیاراستہ ہے؟ فرماتے ہیں ایک ہی راستہ ہے کہ جو پچھ آپ ﷺ لے کر آئے۔ کیا لیا جائے جیسا کہ ان لوگوں نے جانا تھا، سمجھاتھا۔ کس کے بارے میں بات ہور ہی ہے۔ کہ نہیں؟ جانا، سمجھانیم ہے کہ نہیں؟ فہم ہے۔ جنہوں نے آپ ﷺ سے براہ راست لفظ اور معنی دونوں لیے۔ کس زبان میں ؟ اُنہی کی زبان میں جن پر یہ نازل ہوا ہے قرآن اور صحیح حدیث اور جو بھی ان میں اگر معنی میں کوئی تبدیلی مقصود تھی تو وہ جان چکے یانہ جان چکے؟ ان سے بہتر کوئی جانے والا ہے؟ نہیں۔ توامام صاحب یہ فرمار ہے ہیں کہ سمجھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے صرف، کون ساہے؟ سلف الصالحین کا، صحابہ کرام ﷺ کا اور صحابہ کرام اللہ ہے تا گردوں تک پہنچایا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہا۔

مقدمة التفسير ميں، مقدمة الاصول التفسير معروف ہے شیخ الاسلام عشائدگی، فرماتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن مجید کو پڑھاہے قراءت کی صحابہ کرام نے،اس کے بعد تابعین نے،اس کے بعد اتباع تابعین نے، تین بہترین زمانے میں اور وہ زیادہ بہتر جانتے تھے قرآن مجید کی تفسیر اور معنی جیسا کہ وہ حق سے زیادہ آگاہ تھے اور حق کو بھی زیادہ جانتے تھے جس حق کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغیبر ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

کتنی پیاری بات ہے حق وہی جانتے تھے نا، جب حق وہ جان چکے تھے تو قر آن اور سنت یا قر آن کی صیح تفسیر کیسے نہیں جانتے تھے؟ آگے فرماتے ہیں ''فین خالف قولم وفسر القرآن بخلاف تفسیر ہم''(پس جس نے صحابہ کرام اِللَّائِیْمُ اِللَّائِی والمدلول جمیعا''(تورونوں میں اس نے خطاکی یعنی ڈبل خطاہے ، دلیل میں اور مدلول میں)۔

دلیل جواس کے سامنے ہے، جواس کو سمجھ نہیں آر ہی اور جواس نے اس سے معنی نکالا ہے اس میں بھی اس نے خطاکی ہے۔ ''ومعلوم أن کل من خالف قولمم له شبهة يذكرها إما عقلية وإما سمعية'' بية قاعده يادر كھيں، شيخ الاسلام ابن تيمية الله فرماتے ہيں (اور بيہ بھی اچھی طرح جان ليس يعنی بيه مسلمات ميں سے ہيں ان كے نزديك معلوم ہے جو بھی سلف كے قول كی مخالفت كرتا ہے تواس كی وجہ شبہ ضرور ہوتا ہے ياتو عقلی شبہ ہوتا ہے ياسمعی )۔

سمعی کسے کہتے ہیں؟نص یعنی قرآن یا کسی حدیث کی وجہ سے کوئی شبہ ہوتا ہے،اس نے غلط سمجھا ہوتا ہے آیت کو یاحدیث کو یاغلط تاویل کی ہوتی ہے قرآن و حدیث کی یاآیت کی یاتحریف کی ہوتی ہے یاضعیف حدیث ہوتی ہے یاحدیث سے غلط معنی نکالا ہوتا ہے پھراس غلط معنی کووہ صحیح سمجھ کراس کے صحیح معنی کوہٹا کر اس کی جگہ اس معنی کوبیان کرناچا ہتا ہے۔

امام سفارینی تشمس الدین محمد بن احمد السفارینی رحمة الله علیه ان کی وفات سن 1188 ہجری میں ہوئی۔

یہ کتاب لواقع میں فرماتے ہیں جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 20'المراد ہذھب السلف''۔ میں یہ بتارہاہوں کہ دیکھیں کہ کتنی صدیاں گزرگئ ہیں سلف کے مفہوم میں تعلیم میں کوئی فرق آیا ہے؟ اب بارہویں صدی کے بعد پھر تیر ہویں صدی ہی دیکھ لیں شیخ محمہ بن عبدالوہاب میں کوئی فرق آیا ہے؟ اب بارہویں صدی کے بعد پھر تیر ہویں صدی ہی دیکھ لیں شیخ محمہ بن عبدالوہاب میں معنی ان العینمیں میں اور دیگر علاء ہیں سب معنی ان کا ہے کہ نہیں؟ تبدیلی کہیں پر آئی ہے کوئی فرق نظر آیا ہے کسی کو؟

و یکصیں فرماتے ہیں ''المراد بمذهب السلف'' فرب السلف سے مراد، آگے بتاؤں گافد ہب جیسے انہوں نے بھی فرمایا کہ فد ہب منہج یافہم میں کیافرق ہے تفصیل آگے میں بتاؤں گامیں، فرماتے ہیں ''المراد بمذهب السلف ماکان علیه الصحابة الکرام رضوان الله علیه اجمعین وأعیان التابعین لهم بإحسان وأتباعهم وأثمة الدین ممن شهد له بالإمامة''فرماتے ہیں (فد ہب سلف سے مرادیہ ہے جس چیزیر)۔

کس چیز پر تھے؟

(جس چیز پر صحابہ کرام اللہ انتخاصی التابعین لهم وإحسان '(جوان کی احسان کے ساتھ اتباع کرتے ہیں)''واتباعهم''(اوران کی اتباع کرنے والے تابعین اور اتباع تابعین)''وائمة الدین مین شهد له بالإمامة ''(اور آئمة الدین میں سے جن کی گواہی دی گئی کہ بیرام ہیں)۔ہرایراغیر انہیں، سلف سے نسبت کرنے والے

Page 20 of 164 www.AshabulHadith.com

```
بہت زیادہ ہیں، اپنے آپ کو اٹل حدیث کئے والے بہت زیادہ ہیں، سلفی کئے والے بہت زیادہ ہیں لیکن یا توان میں سے ہو ناچا ہیے، سحانی ہیں تئی وہ ہیں لیکن یا توان میں سے ہو ناچا ہیے، سحانی ہیں تئی وہ ہیں تو گھرالیا شخص جمس کی گوائی دی گئی کہ بیامام ہے دین میں سے۔
''و عرف عظم شانہ فی الدین''(اور اس کی دین میں عظیم شان ہی معروف ہے جان لی گئی ہے)
''و تلقی الناس کلامیم خلفا عن سلف''(اور الیے لوگ جن کی باتوں کولوگوں نے لیا)
''فیلنا عن سلف''(سلف نے گھران کے بعد گھران کے بعد)
''دون من رہی بعدعة ''(جن پر کی بعدعت کی تہت لگائی گئی ہے تو وہ ان میں ہے نہیں ہیں، سلف میں ہے نہیں ہیں، سلف میں ہیں)
''در شیم المحوارج و الروافض و القدریة و المجرمیة و المجمعیة و المعربیة و المحرمیة و نحوهم''(اور ان جیے دو سرے لوگ ہی سارے سلف میں ہیں۔
''مثل المحوارج و الروافض و القدریة و المجرمیة و المجمعیة و المعربیة و المحرمیة و نحوهم''(اور ان جیے دو سرے لوگ ہی سارے سلف میں سے ان کا داستہ ہو اللی بعد علی اس کے تین کی ان میں ہے کوئی بھی الیا شخص نہیں ہے جا ہے ان کا لیڈر ہو یا ان کی تقلید کرنے والا ہو ان کا سلف میں ہیں ایا کہ سرت والحمات ہے تو الل ہو ان میں ہیں ہیں ہیں المی شار نے بہا والوں کی تقلید کرنے والا ہو ان کا سلف میں ہیں ایا کہ سنت والجمات ہے ہو الوں کا علم ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں اور ان سے پہلے والوں کے کہاں سے لیا گرا سے نیا علم ؟ جیب سے کالا سے لیا علم اور سے کہاں سے لیا علم والوں کا علم ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں اور ان سے پہلے والوں سے کہا کی والوں سے کہا کی میں سے کہاں سے لیا والوں سے کہا کی والوں سے کہا کی والوں سے کہاں سے لیا علی والوں سے کہاں سے لیا علی والوں سے کوئی سے کوئی سے کوئی سے کالا ہے کہا سے لیا والوں کا علم ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں اور ان سے پہلے والوں کے کہا سے لیا والوں کا علم ہے کالا سے کیا والوں کا علم ہے کالوں ہے کالا سے لیا عالی کی کوئی کے کوئی سے کالوں کیا کی کوئی سے کوئی کو
```

یہ سلسلہ صحابہ کرام النَّاقَ ﷺ کے دورسے لے کر آج کے دورتک موجو دہے۔ الطائفة المنصورة ،اللّه تعالیٰ بمیشہ اسی طرح سے نصرت کرتارہے جیسے اللّه تعالیٰ کاوعدہ ہے اور ہمیشہ یہی ایک گروہ حق پر قائم ودائم رہے گااللّه تعالیٰ کے فضل و کرم

سے۔

Page 21 of 164 www.AshabulHadith.com

# 03: فہم سلف کا معنی۔

آج میں ان شاءاللہ فنہم سلف کا کیا معنی ہے اس پر بات کریں گے لیکن مختصراً، بعض ساتھی پہلی مریتبہ آئے ہیں تو پچھلے دودروس کا خلاصہ دولفظوں میں۔ تاریخی پس منظر میں دوچیزیں بادر کھیں :

1۔سلف کے مخالفین اہل بدعت نے نص کو نہیں چھوڑا، قر آن اور حدیث کو نہیں چھوڑا، ان کی گمراہی، ضلالت، بدعت کی وجہ فہم سلف کو چھوڑنا ہے۔نص کو چھوڑا؟ چھوڑنا نہیں ہے۔اس کی دلیل اس کا ثبوت خوارج جوسب سے پہلا فرقہ لکلاہے امت میں۔ کیاانہوں نے قرآن مجید کی آیت کو دلیل بنایا ہے یا آیت کو چھوڑا؟ دلیل بنایا ہے۔ کیا آیت تھی؟ ﴿إِنِ الْحُکُمُ إِلَّا لِلَّا تَقِ﴾ (یوسف/40)

قرآن مجید کی آیت ہے اور انہوں نے یہ کہاسید ناعلی ڈٹائنڈ سے اور جوان کے ساتھ صحابہ ڈٹائنڈ کی تھے کہ اس آیت پر عمل تم لوگوں نے نہیں کیا اس لیے تم لوگ کافر ہو ہم لوگوں نے اپنی عقل کے مطابق فیصلہ کیا ہے، قرآن مجید کے مطابق فیصلہ نہیں کیا ہے اس لیے تم کافر ہوا گرتم یہ چاہتے ہو ہم تمہار اساتھ دیں گے۔ گویا کہ انہوں نے کس چیز کو چھوڑا؟ فہم سلف کو چھوڑا ہے تمہار اساتھ دیں گے۔ گویا کہ انہوں نے کس چیز کو چھوڑا؟ فہم سلف کو چھوڑا ہے نہ کہ نص کو چھوڑا ہے۔ ایک یہ بنیادی بات اگر ہم سمجھ لیں مقد ہے ہے، توان شاء اللہ آگے با تیں بہت آسان ہوں گی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اہل بدعت نے نصوص کو چھوڑا ہے۔ ایک یہ بنیادی بات اگر ہم سمجھ لیں مقد ہے ہے، توان شاء اللہ آگے با تیں بہت آسان ہوں گی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اہل بدعت نے نصوص کو چھوڑا ہے۔ نصوص کو چھوڑا ہے، نصوص کو ہندوؤں نے چھوڑا ہے۔ قرآن مجید یا حدیث کی بات نہیں کرتے لیکن جو شخص قرآن وحدیث کی بات کرتا ہے، اس نے نص کو چھوڑا ہے، نصوص کو چھوڑا ہے جس کی وجہ سے وہ گر اہ ہوا ہے؟ صبحے فہم کو چھوڑا ہے اور صبحے فہم کون سی تھی ، اس زمانے میں اور آئ تک ؟ فہم سلف ہے۔ بات واضح ہے۔

2۔ دوسری بات، مقدمے میں، میں نے پیربیان کی تھی کہ فہم سلف کاانکار نہ تواللہ تعالی نے کیا ہے نہ اللہ تعالی کے بیارے پیغیبر ﷺ نے کیا ہے اور نہ سلف نے خود کیا ہے۔ جہاں پر کسی کا قول غلط ہو تا توہ فہم سلف نہیں ہو تاوہ آحاد السلف کا قول یا فہم ہو تا۔ بشر ہیں، اجتہاد کی غلطی ہو جاتی ہے اور اس کے لیے اللہ تعالی کے بیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجتہدا جتہاد کرتا ہے اور اس کا اجتہاد صحیح ثابت ہو تا ہے ، اس کود گنا اجر ملتا ہے اگر اس کا اجتہاد غلط ثابت ہو تو اس کا ایک احتہاد میں کا جہاد غلط ثابت ہو تو اس کا ایک اس

پہلے در س میں دوباتیں یاد ہیں؟ دوسرے در س میں فہم کسے کہتے ہیں؟

عام لفظ سمجھ کر کہتے ہیں خاص لفظوں میں فہم کہتے ہیں بات کرنے والے کی مراد جو کلام کررہاہے اس کی مراد کو صحیح سمجھنے کو فہم کہتے ہیں، صحیح فہم اور شریعت کے اعتبار سے فہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ تعالیٰ کے پیار سے پنجیبر ﷺ کے فرمان کی مراد کو سمجھنااور یہ سمجھ جڑی ہے استنباط سے اور اجتہاد سے نصوص کو پڑھا ہے ان نصوص میں سے آپ نے کیا سمجھا ہے ؟

جوآپ نے سمجھاہے کیاوہ اللہ تعالی کی مراد ہے؟ کیاوہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کی مراد ہے؟ اگر صحیح مراد کو پایا ہے توضیح سمجھاہے، اگر مراد کو نہیں پایا ہے تو غلط سمجھاہے، اسے کہتے ہیں فہم۔

سلف کا معنی عام لفظوں میں ہے گزرے ہوئے لوگ، گزشتہ لوگ اور خاص لفظوں میں صحابہ کرام النظائی اوران کے بعد میں آنے والے لوگ اور شریعت کے اعتبار سے میں نے بتایاتھا کہ تین قرون ہیں۔ بہترین تین زمانے ہیں۔ آپ علی فرماتے ہیں'' خیر الناس قرنی، شم الڈین یلونہم، شم الذین یلونہم، "م الدین این کے بعد تابعین کا زمانہ، پھر اتباع و تابعین کا زمانہ ۔ یہ سلف ہے۔ آ ہے و کھتے ہیں فہم سلف کی بات سلف کا کیا معنی ہے؟ چند آیات اور احادیث ان کو یاد کر لیں۔ جب بھی آپ فہم سلف کی بات کریں تو یہ پانچ یاسات یاجتے دلائل ہیں انہیں یاد کریں۔ بار بار میں نے ان دلائل کو دہر ایا ہے، طالب علموں سے گزار ش ہے کہ ان کو یاد کر لیں۔

Page 22 of 164 www.AshabulHadith.com

فهم سلف کی شرعی حیثیت 03 : فہم سلف کا معنی۔

### 1 - پہلی آیت سور ۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَإِنْ الْمَنُوا بِمِثْلِ مَا المَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكُفِيْكُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّبِيْعُ الْعَلِيمُ ﴾ (البقرة/137) ﴿ فَإِنْ اَمَنُوْا﴾ (پس اگروه لوگ ایمان لے آئے ہیں) ﴿ بِمِثْل مَآ اَمَنْتُمْ بِهِ ﴾ (جیسا کہ تم لوگ ایمان لائے ہو)۔وہ لوگ کون؟ صحابہ کرام اِلنَّهُمُّمَّنُ کے علاوہ کوئی بھی ہوں، صحابہ کرام اللَّهُ ﷺ مُنتُ کے علاوہ اگران کا بمان ویساہے جیسا کہ آپ لو گوں کا بمان ہے۔﴿ فَقَلِ الْهُتَكَوْ ا ﴿ لِسُ وہ ہدایت یافتہ ہیں)۔ ا بمانیات کی بنیاد توحید ہے، عقیدے کے اصول ہیں،اصولی مسائل ہیں شریعت کے ، یہ سارے ایمانیات ہیں اگر کوئی بھی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ دین کو صحیح سمجھتا ہے تووہ دیکھ لے کہ اس کے دین کی بنیاد کی سمجھ کیسی ہے ؟ا گرصحابہ کرام اللّٰائيَّ بنُّهُ جیسی ہے ، جیسا کہ صحابہ کرام اللّٰهُ بنُّون کے عقیدے کے اصول جوانہوں نے بیان کیے ہیں ویساہے، تب تووہ ٹھیک ہے، تب تووہ ہدایت یافتہ ہے لیکن اگراس شخص کاایمان وہ صحابہ کرام ٹھکاٹیڈم کے علاوہ کوئی بھی شخص ہواس کا ایمان ،اس کا عقیدہ اور عقیدے کے جواصول ہیں اگر صحابہ کرام الٹیکٹ ٹیٹٹا کے ایمان سے جداہیں ،الگ ہیں ، مختلف ہیں تب تو وہ شخص ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا۔ تواس آیت کریمہ میں واضح لفظ ہے ایمان کااور ایمان بغیر سمجھ کے ممکن نہیں ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿ فَاعْلَمُ أَنَّهُ لَآ إِلَّهَ إِلَّا الله﴾ (محمد 19)۔ کلمہ توحید ایمان کی بنیاد ہے اگر کلمہ توحید کو سمجھنے کے بغیر علم کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے تو پھر دین کی کس چیز کو سمجھنے کے بغیر فائدہ ہو سکتا ہے؟اور پھراسی آیات میں ﴿ وَإِنْ تَوَلُّوا ﴾ (اگروہ منہ موڑ لیتے ہیں)۔ کس چیز ہے؟ صحابہ کرام النَّائَةُ مُنْ کے ایمان جیسے ایمان سے۔ایمان تولے کر آناچاہتے ہیں لیکن ان کاایمان صحابہ کرام ﷺ کے ایمان سے مختلف ہے جدار استہ ہے۔﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُدُ فِيْ شِقَاقِ﴾ (پس وہ شقاق میں ہیں، شدید ترین اختلاف میں ہیں)۔ ﴿ وَمَنْ يُشَاقِق اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ﴾ (الانفال/13) وہاں پراس آیت میں اور اس آیت میں ﴿ فَإِنَّمَا هُدْ فِي شِقَاقٍ ﴾ آپس میں بھی شدید اختلاف ہے اورتم لو گوں کے ساتھ بھی شدیداختلاف ہو گاتو حل کیا ہے اس کا، کیا کریں؟ ﴿فَسَيَكُفِيْ كَفُهُ وَاللَّهُ ﴾ آپ کچھ نہ کریں (ان کو کافی ہے اللہ تعالیٰ عنقریب الله تعالیان کو کافی ہے)۔جو بھی صحابہ کرام النَّانَةُ ﷺ کے خلاف کوئی فہم ، کوئی ایمان رکھتاہے،ان کے فہم کے خلاف کوئی فہم رکھتاہے تواللہ تعالیاس کو کافی ہے۔﴿ وَهُوَ السَّهِينَ الْعَلِيْمُ﴾ (بي شك الله تعالى خوب سننے والاخوب جاننے والاہے)۔جووہ كہتے ہيں وہ خوب سنتاہے جووہ چھپاتے ہيں وہ خوب جانتاہے۔ 2\_دوسرى آيات سورة آل عمران ميں الله تعالى فرماتے ہيں:

﴿هُوَ الَّذِيِّ الَّذِيِّ الْكِتْبِ مِنْهُ الْيُتْ مُحْكَمْتُ هُنَّ الْمُر الْكِتْبِ وَالْحَرُ مُتَشْيِهِتُ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْخٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيْلِهُ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَةَ إِلَّا اللهُ وَالرُّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ امْنَابِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِرَبِّنَا ۚ وَمَا يَنَّ كُرُ إِلَّا أُولُوا الْاَلْبَابِ،

﴿ هُوَ ﴾ (اس نے) ﴿ الَّذِي ﴾ (جس نے) ﴿ اَنْزَلَ ﴾ (آپ پر نازل فرمایا ) ﴿ عَلَيْكَ الْكِتْبَ ﴾ (كتاب آپ پر نازل فرمائی) ﴿ مِنْهُ ﴾ (اس كتاب ميں سے)۔ کتاب کونی؟ قرآن مجید ہے۔ ﴿ایْتٌ فُحْ کَمْتُ ﴾ (محکم آیت ہے، پر فیکٹ آیت ہے محکم ہے) ﴿هُنَّ أَمُّر الْكِتٰب ﴾ (یبی آیات بنیاد ہیں قرآن مجید کی) ﴿ وَأَخَرُ مُتَلْهِ إِنَّ ﴾ (اور دوسری آیات متنابہ ہیں)۔ محکم آیات میں معنی بالکل واضح ہے اور معنی ایک ہی ہے لفظ کا،ایک سے زیادہ معنی نہیں ہے۔استعال آپ کے ذہن میں نہیں آتالیکن وہ بعض آیتیں متثابہات ہیں، متثابہات میں کیونکہ عربی زبان وسیعے زبان ہے،الفاظوں میں ایک سے زیادہ معنی پائے جا سکتے ہیں۔﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُومِهِم زَيْعٌ ﴾ (پس جن لو گوں کے دل میں کوئی خرابی ہے)﴿فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ﴾ وہ کس کی اتباع کرتے ہیں آیات میں ے؟ (تثابہ آیات کی )۔ کیوں اتباع کرتے ہیں؟ ﴿ ابْتِغَاءَ الْفِتْدَةِ وَابْتِغَاءً تَأُويْلِهِ ﴾ (فتنه چاہے ہیں لوگوں کو آزمائش میں ڈالناچاہے ہیں اور اس کی اپنی مرضی سے تاویل کرناچاہتے ہیں) ﴿ وَمَا يَعْلَمُ تَأُويْلَةَ إِلَّا اللَّهُ ﴾ (اورجو صحیح تاویل ہے جس سے وہ ہٹ کے بیان کررہے ہیں حقیقتاً تواللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے)﴿ وَالرُّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ﴾ (اور جن کے قدم رائخ ہیں علم میں)﴿ يَقُولُونَ امّناً بِهِ ﴾ (وہ کہتے ہیں ہماراایمان ہے سب پر)س چیز پر؟ محکم پراور متثابہ یر۔﴿کُلُّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ﴾ (ساری کی ساری قرآن مجید کی آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں) ﴿وَمَا يَنَّ کُو اِلَّا اُولُوا الْالْبَابِ﴾ (اور نہیں نصیحت

Page 23 of 164 www.AshabulHadith.com

حاصل کرتے اِلّا بید کہ جو عقل مندلوگ ہیں)۔اس آیت کریمہ میں دوقتم کی آیات ہیں، محکم ہیں اور متنابہ ہیں۔ میں نے ایک چھوٹی سی مثال دی تھی ﴿الْوَحْمَنُ عَلَى الْعَوْشِ الْسَتَوٰى ﴾ (طهر5)اور دوسری آیت میں آپ کوملتا ہے ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ آئِنَ مَا كُنْتُمْ ﴾ (الحدید 4/)۔

بعض او گوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، کیوں؟ کیوں کہ دوسری آیت کولیا ہے اور صحیح قول کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے۔ اب
یہ کون فیصلہ کرے گا کہ ایک آیت عمل کیا اور دوسری کو چھوڑ دیا؟ حقیقتاً دوسری کو چھوڑ انہیں ہے، سلف نے دوسری آیت کو نہیں چھوڑا۔ سلف نے دوسری
آیت سے یہ معنی اخذ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ این ذات کے اعتبار سے ہو ہو گھ مَت کُھُ ہی نہیں ہے۔ تبہارے ساتھ ذات کے اعتبار سے ممکن نہیں ہے کیوں کہ جتنی
تھی آیت ہیں عرش والی تاکید کے ساتھ بیان کی گئی ہیں، سات مر تبہ قرآن مجید میں مختلف سور توں میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہو ورثی پر مستوی ہو ورثی ہوں اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہو ورثی ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہو ورثی پر مستوی ہو ورثی ہوں اللہ تعالیٰ عرش پر ہو نہیں سکتا کیوں
عرش پر مستوی ہو کوئی دو ہے جو اللہ تعالیٰ بار بار بیان کر رہے ہیں تو آپ کے ذہن میں یہ بات ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہو نہیں سکتا کیوں
کہ ایک چیچے کوئی راز ہے کوئی وجہ ہے جو اللہ تعالیٰ بار بار بیان کر رہے ہیں تو آپ کے ذہن میں یہ بات ہو ہی نہیں بیان ہو ہو ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہو نہیں سکتا کے ورثی نہیں ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ عرش پر ہو نہیں باندی کی معد جتنے بھی سلف سے ثابت ہیں ایک می بادوں کے معنی میں آتا ہے سب ہو اللہ تو ایک ساتھ میں بھی ہو سکتا۔ میں جدہ میں ایپ تھی دو الوں کے ساتھ ہوں اس وقت کی ساتھ ہیں بھی ہو سکتا۔ میں جدہ میں ایپ چھور والوں کے ساتھ ہوں اس وقت کی دورہ میں ایپ ہوں، میں نے سفر کیا چاہات ہے۔ اور دو معنویت کے لفظ میں ایک سے ذیرہ معنی بیاجاتا ہے۔
در بادرہ معنی بیاجاتا ہے۔

دوسری متنابہ ہے، اس اعتبارے کہ اللہ تعالی کہاں ہے؟

دوسری ﴿ وَهُوَ مَعَكُمُ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ﴾ تتثابہ ہے اور ﴿ اَلرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ السُتَوٰى ﴾ محکم ہے۔سلف نے کیا کیا ہے؟ متثابہ کولوٹایا محکم کی طرف اور باقی کیا رہا، محکم ہی رہا۔اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے اللہ سبحانہ و تعالی۔

یہ فہم کس کی ہے؟ یہ فہم ہماری جیب سے نکالی ہے؟ یہ سلف الصالحین کی فہم ہے اس آیت میں بھی واضح دلیل ہے کہ ﴿وَالرُّسِحُوْنَ فِی الْعِلْمِهِ﴾ اگر صحابہ کرام ﷺ نہیں ہیں اور ان کے جانشین تابعین اور اتباع و تابعین نہیں ہیں، تو پھر کون ہے امت میں؟ اگر ان کے قدم علم راسخ نہیں ہیں تو پھر کس کے قدم راسخ ہو سکتے ہیں ان کے بعد؟ کوئی ہی نہیں ہے۔ کسی اعتبار سے بھی آپ دیکھ لیں، علم کی جب ہم بات کرتے ہیں توصحابہ کرام ﷺ سے بڑھ کر میں وجو ہات آگے بتاؤں گاان شاءاللہ، ان سے بڑھ کر، سلف سے بڑھ کر علم میں کوئی بھی نہیں ہے۔ توان دوآیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ فہم سلف کی اہمیت ہے اور فہم سلف کودیکھنا ضروری ہے۔

فہم سلف کے آگے بتاناہوں میں، پہلے دلائل دیکھیں پھر دوحدیثیں ایک ساتھ آپ ہمیشہ یاد کیا کریں،جب فہم کی بات آئے۔ پہلی حدیث:

1- "خَيْرُ النَّاسِ قَرِنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُم، ثُمَّ الذينَ يَلُونَهُم"-

پھراس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ کافرمان:

2-''مَن یُردِ اللهٔ بِرِ خَیرًا یَفَقِهُمُ فِی الدِّینِ'' (جس کی الله تعالی بہتری چاہتاہے اسے دین کی سمجھ عطافر ماناہے)۔سبسے بہترین لوگ وہ ہیں جو دین کو سمجھنے والے ہیں۔اوراس حدیث میں تین بہترین زمانے سبسے بہتر ہیں تو کیاوہ علم سے محروم ہو کر بہتر ہو سکتے ہیں؟ نہیں۔ تو فنم کے اعتبار سے بھی وہ سب سے افضل ہیں اور خیریا چکے ہیں۔

3۔ تیسری حدیث یاپانچویں دلیل دوآیتوں اور دوحدیثوں کے بعد ''آن تَجْتَمِعَ أُمَّینی علی الضّلا لَهُ ''(میری امت کبھی گمر اہی پر جمع نہیں ہو گی)۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''میری امت کبھی گمر اہی پر جمع نہیں ہو گی''۔ اس سے ثابت ہواا گر کسی مسکے میں صحابہ کرام اللّٰہ اُنہ کا جماع ہو جائے تووہ جمت ہو جاتا ہے۔ تفصیل میں آگے بیان کروں گاان شاءاللّٰد۔

Page 24 of 164 www.AshabulHadith.com

یعنی فہم سلف میں بعض چیزوں پہ اجماع بھی ہے، ہمیں یہ بھی یہاں سے ملتا ہے۔

4-اگلی حدیث جو ہمیں یاد کرنی ہے،اللہ تعالی کے پیار ہے پینمبر ﷺ فرماتے ہیں" إِذَا حَكُمَ الْحَالِمُ فَاجْهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْوَانِ وَإِذَا حَكُمَ فَاجْهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجُونِ وَإِذَا حَكُمَ فَاجْهَدَ وَاللهُ فَصِلْهُ ہُو تُواس کو ایک اجر ماتا ہے،اگر فلط فیصلہ ہو تواس کو ایک اجر ماتا ہے)۔ بعض مسائل میں سلف سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ جن مسائل میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں،ان کو ایک اجر ملاہے اور جن میں انہوں نے صحیح حق کو پایا ہے ان کود گنا اجر ملاہے۔

5- آخرى حديث السمين، پانچويں حديث، الله تعالى كے پيارے پنجيبر ﷺ فرماتے ہيں''لاَ يُصَلِّينَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي ہِنِي قُرَيْطَةً'' (تم ميں سے كوئى شخص بھی عصر كى نماز نہ پڑھے إلاَّ بنو قريظہ ميں )۔

سوائے بنو قریظہ کے عصر کی نمازتم میں سے کوئی بھی نہ پڑھے۔ صحابہ کرام ﷺ دو گروہوں میں بٹ گئے ، ایک نے راستے میں پڑھی وقت میں اور دوسرے گروہ نے بعد میں جا کر قضایڑھی بنو قریظہ میں۔ دونوں میں سے کون صحیح ہے ؟ دونوں صحیح ہیں۔ کس بنیاد پر ؟ راستے میں ایک گروہ نے نماز پڑھی فہم کی بنیاد پر۔ کیسے ، کہاں سے فہم لے کر آئے ؟ دوسرے نصوص کو دیکھا کہ نماز وقت پر پڑھنافرض ہے ، وقت پر نماز پڑھ لی ہے ، بیان کی فہم کا واضح ثبوت ہے اور جن لوگوں نے بنو قریظہ میں نماز پڑھی ہے ، قضا کر کے ، بیان کا فہم ہے۔ تو دونوں کے فہم دیکھیں مختلف ہیں لیکن یہاں پر دونوں درست ہیں۔ تو بعض او قات جمت ہوتی ہے اور بعض او قات جمت ہوتی ہو سکتے ہیں۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ سلف کے فہم میں بعض او قات جمت ہوتی ہے اور بعض او قات جمت نہیں ہوتی۔

امام بیہتی میں استان عقاد، صفحہ نمبر 234 میں فرماتے ہیں، سید ناعبداللہ بن عمر کی حدیث جس میں آپیک فرماتے ہیں کہ (میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں سوائے ایک فرقے کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔اس حدیث کے تعلق سے فرماتے ہیں ''صحابہ کرام جمع ہوئے صرف اصولی مسائل میں (صحابہ کرام جمع ہوئے یعنی اجماع ہوا صحابہ کرام کا صرف اصولی،عقیدے کے مسائل میں ہوا،اصولی مسائل میں)اور ان میں سے کسی سے بھی بیہ ثابت نہیں ہے پی ثابت نہ ہوایا کسی نے بیر روایت نہیں کیا کہ انہوں نے ان مسائل میں اختلاف کیاہو جن مسائل کومیں نے اس کتاب میں بیان کیاہے''۔ کون سی کتاب ہے؟" الاعتقاد الإمام البیہتی عیث "۔اورانہوں نے اس کتاب میں جوعقیدے کے اصول ہیں ان میں سے بعض اہم مسائل بیان کیے ہیں اور فرما یا ہے کہ ان اصول میں ان مسائل میں کسی کا اختلاف نہیں ہے گویا کہ صحابہ رفح أَنْتُو كا جماع تقااصولی مسائل میں۔'' فاما مسائل الفروع' اليكن جوفروعی مسائل ہیں توجس میں کوئی نص نہیں ہے کتاب میں سے پاسنت میں سے قرآن یاحدیث میں سے، تو بعض پر اجماع ہوااور بعض پر اختلاف ہوا یعنی بات بڑی بیاری ہے ذراسمجھ کربات کونوٹ کریں۔ پہلے مسائل میں اجماع ہے، بات ختم ہو گئی۔اجماع جت ہے۔دوسری قشم کے مسائل فروعی مسائل ہیں اور فروعی ایسے مسائل ہیں جن میں نص نہیں ہے۔نہ قرآن مجید سے اور نہ ہی حدیث ہے۔ تو بعض میں ان کا جماع اور بعض پر اختلاف ہوا۔ جس چیزیران کا اجماع ہوا توکسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس میں اختلاف کرے۔مسلہ فروعی ہے لیکن اجماع ہو چکاان کا،اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ ان کے اجماع کی مخالفت کرے؟''وما اختلفوا فيه ''(اورجس مين ان كااختلاف بهوا)' فصاحب الشرع هو الذي سوغ لهم هذا النوع من الاختلاف ''(توصاحب شريعت نے اس اختلاف كوان كے ليے سوغ فرمایاہے یعنی پیانختلاف ان کے لئے درست ہے)۔ اگر پیر جائز نہ ہو تا تو تبھی ان کو توفیق نہ ہوتی شیخ صاحب رحمہ اللہ بیر کہنا چاہتے ہیں۔''حیث اُمر هم بالاستنباط وبالاجتهاد''۔کس طریقے سے ان کے لیے سائغ ہے؟ فرماتے ہیں (کیوں کہ ان کو حکم دیاہے کہ وہ نصوص میں سے مسائل کو استنباط کریں،اجتہاد کریں)''مع علمه بأن ذلك يختلف''(بير جانتے ہوئے كه سمجھ مختلف ہے سب كى)۔اب نص نہیں ہے نہ قرآن سے نہ حدیث سے حکم دیا گیاہے كه مسائل تم نے نكالنے ہيں ﴿ فَسُنَانُوٓ ا آهُلَ اللّٰ كُولِ أَنْ كُنْتُمُ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: 43) اہل ذكر علم والے ہيں۔عامی شخص كياكرے گامسكاہ خود نہيں استنباط كر سكتاكس سے يو چھے گا؟اہل ذکر سے،اہل علم سے یو چھے گا۔اہل علم کے پاس کوئی واضح نص نہیں ہے، کوئی دلیل نہیں ہے تو کیا کرے گا؟میرے پاس جواب نہیں ہے جاؤ؟وہان مسائل نصوص جو موجود ہیں قرآن وسنت کے اس مسکلے کے تعلق سے جو سامنے پیش کیا گیاہے ان میں غور و فکر کر کے جدوجہد کر کے استنباط کر کے مسکلے کا

Page 25 of 164 www.AshabulHadith.com

جواب دے دیتے تھے۔ تو یہ کس نے ان کواجازت دی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے پیارے ﷺ نے ان کواجازت دی ہے ورنہ اجازت نہ ہوتی استنباط کی تو کون جرائت کرتا اپنی مرضی ہے، کوئی مسئلہ کااستنباط کرتا جس کی کوئی دلیل نہ ہو۔اور پھر شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس نے اصابت کی، جس نے صبح مسئلے کو بیان کیا ہے دلیل کی بنیاد پر تواس کو دگنا جرہے اور جس نے خطاکی ہے اس کوا یک اجر ملاہے اور وہ اس لئے کیوں کہ اجتہاد میں خطاکا امکان ہوتا ہے اور جو خطائس نے کی ہے اس کاجو گناہ ہے وہ اس سے رفع ہو گیااور ختم ہوگیا۔

اہل التعطیل نے آیات اور احادیث کی تاویل کی لیکن فہم سلف کی تاویل نہ کر سے۔ ایک ہیر بات سمجھ لیں ذرا۔ اہل بدعت نے کیا کیا؟آیت کی تاویل کر لی نا۔ استوی کا معنی استولی معنز لہ نے کہا۔ کس نے کہا؟ خطل نصرانی نے کہا۔ ایک کر سپن ہے اخطل نے کسی شعر میں کہہ دیاوہ بھی اس کی طرف منسوب ہے حقیقتا اُس کے دماغ میں بھی فہیں آتا ہے پیتہ بھی نہ چلا ہے کسی کاشعر ہے لیکن کسی کہہ دیاد''استوی بیشر علی العراق ، من غیر سیف ولا دم محراق' کہ بشر جو ہے وہ عواق پر قابض ہوا۔ ایک شعر کوآپ آیت کے سامنے پیش کررہے ہیں اور اسے دلیل بنارہے ہیں، یہ فہم عواق نے کہا گانے ہے۔ وہ ایک استوی بیشر ہو ایک ایک ہیں ہو اور ایس نے کہا دنہ کہ ہے۔ وہ کی استولی (قابض ہوا)۔ ایک شعر کوآپ آیت کے سامنے پیش کررہے ہیں اور اسے دلیل بنارہے ہیں، یہ فہم علی سلف کے نوتا ویل نہ کر سے بیں اور اسے دلیل بنارہے ہیں، یہ فہم نہیں ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی دلیل کو بھی فاط تاویل دے کر ، تحریف کر کے ، اپنی فاط بات کو ثابت کرنے کی ناکام کو شش کی اور جب اجماع ان کے سامنے آگیا اور اسے کا ذریعہ نہ رہا اور اس طریقے سے سوائے خامو شی کے ان کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ اس اجماع کے اس کے بیس فی وہ بات کرتے ہیں توسف کا اجماع ان کے سامنے آگیا، اب اس اجماع کے مسلف کو تو تاویل کے بیس کو کہ نہیں ، فضل میں ، بہتر ہیں ، علم میں ، عمل میں ، اخلاص میں ، تقوی میں ، فضل میں ، مکانت میں ہر اعتبار سے ان سے بہتر ہیں کہ نہیں ؟ قال کے پاس کیار ہا؟ سوائے ہٹ دھر می کے اور صلالت وہدعت کے کچھ رہا؟ کچھ نہ ، تقوی میں ، فضل میں ، مکانت میں ہر اعتبار سے ان سے بہتر ہیں کہ نہیں ؟ قال کے پاس کیار ہا؟ سوائے ہٹ دھر می کے اور صلالت وہدعت کے کچھ رہا؟ کچھ نہ ، تقوی میں ، فضل میں ، مکانت میں ہر اعتبار سے ان کے بیس کو اور کے ہیں کیار ہا؟ سوائے ہٹ دھر می کے اور صلالت وہدعت کے کچھ رہا؟ کچھ نہ ، تقوی میں ، فضل میں ، مکانت میں ہر اعتبار سے ان کے بیس کو اور خوال کی ایس کے موجود عت کے کچھ رہا؟ کچھ نہ نہ سے کہ کھوں کے دور مسلف کو موجود کے بیس کیار ہا؟ سوائے ہوئے کے دور موجود عت کے کچھ رہا؟ کچھ نے کہ کو موجود کے بھی کی کھور کو کھور کیا کے کہ کو کو کو کو کو کھور کے کچھ رہا؟ کچھور کے کو کو کو کھور کے کو کو کھور کیا کو کھور کے کھور کو کھور کے کے دور موجود کے کھور کور کے کہ کور کے کور کے کور کے کور کے کور کے

Page 26 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

ر ہا۔

اور حقیقت میں اہل بدعت نے جب بیر راستہ اختیار کیا، توبیہ ان لوگوں کار استہ ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ فِیْ قُلُوْ بِهِمْ ذَیْعٌ ﴾ (جن میں زیخ ہے، خرابی ہے، کجی ہے)۔ کیوں کہ انہوں نے متنابہ کی اتباع کی ہے محکم کو چھوڑ دیا ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں ان کے تعلق سے ' فاخذرُو هُم''۔ اور سلف خود کھی ان سے دور ہو نے اور ان سے تخذیر بھی کی کہ نہیں ' فاخذرُو هُم'' پر عمل کیا کہ نہیں کیا؟ توگویا کہ فہم سلف کی بنیاد قرآن وسنت ہے ، باہر سے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جو سلف الصالحین ہیں، اس مسلط میں، اس مثال میں، کون ہیں؟ ﴿ وَاللّٰ سِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ﴾ جنہوں نے متنابہ کولیا اووا پس کیا محکم کی طرف اور بیہ وہ ہیں جہا ۔ اور جو سلف الصالحین ہیں، اس مسلط میں، اس مثال میں، کون ہیں؟ ﴿ وَاللّٰ سِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ

2۔ دوسری صورت، سلف کے اقوال یاافعال کی دوسری صورت، جس میں کوئی خلاف واقع ہواسلف کے نتی میں۔ پہلا مسئلہ اجماع کا ہے ہوگیا، واضح ہے۔ دوسرا جس میں اجماع نہیں ہے اختلاف ہوااور دلیل موجود ہے اور دونوں میں ہے ایک کا قول دلیل کی بنیاد پر ہے دوسرے کا قول دلیل کے خالف ہے۔ کیا حمکن ہے کہ سلف میں ہے صحابی ہواور دلیل کے مخالف ہے۔ کیا حمکن ہے ؟ حمکن ہے ؟ حمکن ہے ، حمکن ہے کہ مکن ہے کہ محدث ملی نہیں ہوشر کہ کیا تھا پورا۔ بیر سالہ کس لیے شرح کیا تھا؟" فی الملام عن الأثمة الأعلام" یادہ ؟ دسے زیادہ وجوبات شخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہیں کہ ممکن ہے کہ حدیث ملی نہیں ہے اس کی خوالور ان میں خالف ہو ااور ان میں خالف ہو اور دلیل کے نزدیک یا کوئی بھی جبتے بھی انہوں نے یہ اسباب بیان کئے ہیں۔ تو جس مسئلے میں سلف کا اختلاف ہوا اور ان میں خالف ہو گور کہ ہی جبتے ہی انہوں نے یہ اسباب بیان کئے ہیں۔ تو جس مسئلے میں سلف کا اختلاف ہوا اور ان میں ساف کا اختلاف ہوا اور ان میں سے ایک حق پر ہے لیعنی دلیل پر قائم ہے تواس کی اتباع کر ناواجب ہو جاتا ہے۔ سمجھیں، یہاں پر جت ہے کس کا قول ؟ جس کا قول دلیل کی بنیاد پہ ہے ، ور نہ آپ یہ بھی چھوڑ دیں وچھوڑ دیں وچھوڑ دیں وچھوڑ دیں کو چھوڑ دیں او چھوڑ ناہے۔ جب سلف کے اقوال آپس میں نکر اجائے ہیں کی مسئلے میں دونوں کو چھوڑ نادرست ہے ؟ یادونوں کو چھوڑ دیں گو پھوڑ دیں۔ دلیل کو چھوڑ دیں۔ دلیل کے خالف کہ دہا ہے اب مخالف کے باس کوئی نہ کوئی عدر مت میں صرف کی ہے دین کی خدمت میں صرف کی ہے متق سے نواس نے تواس نے تواس نے خالف کی ہے کوئی وجہ ہے تواس نے خالف کی ہے نادو تواس نے خالف کی ہے اور کو نہیں لیں گیاں بہلی میں سلو نے ایک کی سائی عالم اور مسئلہ بھی عقیدے سے تعلق خیس رکھتا، بہلی بات ۔ کے قول کو نہیں ایک کی سند والم سنت والجماعت کا عالم ، سلفی عالم اور مسئلہ بھی عقیدے سے تعلق نہیں رکھتا نہیں کیا ہیں کیا دیس کی بات ۔

دوسرا: دلیل کی جو مخالفت ہوئی ہے تو ہم اس عالم یاس شخص کا قول لیں گے جود لیل کے مطابق ہے۔ اس کی مثال رفع الملام میں تقریباً ہیں مثالیں ہیں ان میں سے ایک میں بیان کر تاہوں تیم کے تعلق سے سید ناعمر بن خطاب شاشیئہ جنابت کی حالت میں تیم کو درست نہ سبھتے تھے نتو کی اس کے خلاف دیتے تھے کہتے کہ تیم جائز نہیں ہے۔ سید ناعمار ڈائٹیئٹ نے حدیث بیان کی سامنے حدیث رکھی لیکن ایسے بھولے سجان اللہ کہ یاد بی نہ آیا، کہتے ہیں نہیں ہوا۔
اب ایک صحابی اور دیگر صحابہ جو ہیں، سید ناعمار ڈائٹیٹ کے قول کے مطابق ان کا فتوئی ہے۔ مسئلہ کیا ہے کہ کیا جنابت کی حالت میں تیم کر ناجائز ہے کہ نہیں ؟ سید سال جائز ہے۔ سید ناعمر بن خطاب ڈائٹیٹ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔ یہ ان کااجتہاد ہے، جبتد، عالم، صحابی ہیں، متقی پر ہیز گار اللہ تعالی سے ڈرنے والے ، اولیاؤں کے اور علماؤں کے وہ امام ہیں سر دار ہیں لیکن اجتہاد یہاں پر غلط ثابت ہوا۔ دوسرے جو سلف میں سے جو صحابہ سے کہ راب ہیں کہ تیم کر ناجائز ہے جو دلیل کے جائز نہیں ہے۔ یہ ان کا قول دلیل کے جو ایل کے بیان کھی جو فہم سلف ہے جو اس نصی کہ مطابق ہے اور علمائی ہیں جو گی ۔ یہاں بھی جو فہم سلف ہے جواس نصی کے مطابق ہے اور ہو ہو جہت ہو دوسرا جو تی ہیں کہ جائز نہیں معتدہ کا مسائل ہیں جو شخصاحب شیان کے بین معتدہ کا مسئلہ ہے یہ وہ مسلف ہے ہواس نصی کے مطابق ہے اور الصحابی و فعل الصحابی کہ جت ہوت ہوت نہیں کے اندر شامل کی جائی ہیں معتدہ کا مسئلہ ہے یہ وہ نہ سلف ہے دوسرا سے مسائل ہیں جو شخصالی کے بین معتدہ کا مسئلہ ہے یہ وہ نہوں کہ قول الصحابی و فعل الصحابی کہ جست ہوتا ہوں کہ جو در شرطوں یہ جو در شرطوں یہ ۔ وہ شرطوں یہ ۔

1 \_ نص کی مخالفت نہ ہو \_

Page 27 of 164 www.AshabulHadith.com

2۔ کسی اور صحالی نے مخالفت نہ کی ہو۔

نص کے خالف نہ ہو، ابھی میں نے مثال بیان کی ہے تیم والی مثال جیسے سید ناعبداللہ بن عمر رفائٹیڈ داڑھی سے پچھے لیتے تھے۔ بعض علاء نے سید ناعبداللہ بن عمر رفائٹیڈ کول کو لے لیا ہے اور داڑھی کا ٹیے ہیں، یہ بھی ایک قول ہے، دلیل کیا ہے؟ کہ یہ سلف کا فعل ہے۔ کون سافعل ہے سلف کا؟ سید ناعبداللہ بن عمر رفائٹیڈ کا فعل ہے اور ان کا فعل ہو ہے یہ ایک وجہ تھی جب تح یا عمرہ کرتے تب سر کے بالوں کے ساتھ داڑھی بھی کاٹ لیتے تھوڑی ہی۔ تو اگر اس پر عمل بھی کریں تو ویسا عمل کریں ناں۔ وہ نسک سیمھے تھے کہ سر کے بال کوانے ہیں یامنڈ وانے ہیں ویشد واڑھی کو بھی کاٹ دینا ویسا عمل کریں ناں۔ وہ نسک سیمھے تھے کے عمرے کا حصہ سیمھے تھے کہ سر کے بال کوانے ہیں یامنڈ وانے ہیں ویشر اللہ تھی ہو گئے واللہ تھی، اُرخُوا اللّه تھی، وَوُرُوا اللّه تھی، 'کٹی ایسے الفاظ ہیں جس میں وفروا اللّه تیں اللہ تا اللّه تھی، اُرخُوا اللّه تھی، وَوُرُوا اللّه تیں کا وہ تی سلف میں سے کوئی فعل امر ہے۔ تو یہاں پر صحابی بیں ان سے مخالف میں ہے ہو تھی ہو تے جب ایک مطابق جواب ہے وہ ہما کہ عالم نص کے خلاف کوئی اجتہاد کر کے کوئی مسللہ بیان کرتا ہے وہ مسللہ ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کس چیز کو پکڑ لیتے ہیں؟ جونص کے مطابق جواب ہے وہ ہما کے لیے ہیں۔

اور دوسری شرط کہ دوسرے صحابی مخالفت نہ کریں،اس کی مثال سید نامعاوییہ رٹھائٹنٹ سید ناعبداللہ بن عباس رٹھائٹنٹ کے ساتھ (صحیح بخاری کی روایت ہے ) طواف کر رہے تھے توسید نامعاویہ رٹائٹڈ نے چاروں ارکان کو ہاتھ لگایا، کعبہ کے ارکان کو جو کعبہ کے چارر کن ہیں، چاروں کو ہاتھ لگایا۔سید ناعبد الله بن عباس رٹائٹڈ نے فرمایا کہ بیر طریقہ درست نہیں ہے۔ توانہوں نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالی کے گھر میں کوئی چیز مبجور نہیں ہے کوئی چیز بے برکت نہیں ہے۔منداحہ میں آگے اس قصے کاجو تکمیلہ ہے اس قصے کا کہ سیر ناعبداللہ بن عباس ڈلاٹنڈ نے فرمایا یہ صحیح بخاری میں بھی ہے اور مسنداحمہ میں بھی ہے ﴿لَقَدُ كَانَ لَكُمْهِ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحذاب/21) (آپ لو گول کے لئے آپﷺ جوہیں بہترین نمونہ ہیں)۔سید نامعاویہ رٹائٹۂ فرماتے ہیں''صدقت''(آپ نے پخ فرمایا)اور فوراًرک گئے۔ تواس روایت سے بیر ثابت ہوتا ہے کہ سلف کا اختلاف ہوا،ایک صحابی نے چاروں ار کان کو مبارک اور بابرکت سمجھا،ہاتھ لگارہے تھے دوسرے صحابی نے مخالفت کی اور دلیل پیش کی۔ دلیل بیے نہیں کہ ہاتھ نہ لگاؤ۔ایک عام دلیل بیان کی ہے، جب آپ ﷺ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں،انہوں نے بیہ عمل نہیں کیا توآپ کیوں کررہے ہیں؟ یہاں پرایک صحابی نے دوسرے صحابی کے خلاف بات کی ہے تومعتبر کس کا قول ہے؟جونص ہے،نص تونہیں ہے یہاں یہ لیکن ہیہ ا یک عام دلیل ہے جس کے اندریہ بات بھی شامل ہوتی ہے کہ آپﷺ نے جب طواف کیا تھا ہاتھ نہیں لگا یا تھا سوائے کس کے ؟ حجرا سود کے۔رکن یمانی، حجر اسود کو بوسه دیایا تھ لگا کر بوسه دیا، رکن بمانی کو صرف ہاتھ لگایابوسه نہیں دیا، نه اشارہ کیا۔ بیہ طریقہ ہے سنت کااور سلف نے اس کی اتباع کی ہے۔ یہاں پر ایک شرط نہیں ہے۔اب ایسی مثال جس میں ساری شروط ہوں، دونوں شرطیں ہوں، تو ہم کہیں گے کہ قول معتبر ہے، حجت ہے ۔اس کی مثال موطاءامام مالک میں سیر ناعبداللدابن عباس ڈلیٹھ فرماتے ہیں ''من ترك نسكا أو نسیه فلیرق دماً'' (جس نے حج کے نسک میں سے حصول میں سے کوئی چیز حجیور ا دی ہے ، جج کے واجبات میں سے کوئی چیز جھیوڑ دی ہے یا بھول گیا ہو تووہ ایک خون بہائے یعنی مکراذ بح کرے)۔اب یہاں پر یہ صحابی کا قول ہے ، مخالفت کسی نے کی نہیں ہے اور یہ قول جحت بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی شخص حج یاعمرہ میں کوئی غلطی کرتا ہے ،واجب چھوٹ جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تم پر دم واجب ہو گیاہے۔ کہتے ہیں کہ نہیں ؟ دلیل کیاہے، مجھے کوئی بتائے گا؟ واجب جھوٹ جانے پر دم کی دلیل کیاہے؟ یہی حدیث ہے یہ قول ہے۔ شیخ بن باز میشانی فرماتے ہیں یہ اثر جو ہے حقیقتاً فی حکم المرفوع ہے۔ صحابی نے پاکس نے بتایا کہ اس میں دم واجب ہے؟ کہ انہوں نے آپ علی سے کہیں سنا ہے لیکن یہاں پریہ نہیں کہاکہ آپ علیہ سے میں نے ساہے ''لم یرفع الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ''تواس میں علماء کااختلاف ہے کہ یہ صحافی کا قول ہے یاآپ ﷺ کا فرمان ہے۔جس نے کہاصحافی کا قول ہے تب بھی جمت مان لیاجس نے کہا کہ حدیث مر فوع ہے اس نے بھی جمت مان لیا۔ میں ان کی بات کر رہاہوں جو کہتے ہیں کہ نہیں بیاثر ہے اور حدیث نہیں ہے، تب بھی جت ہے کہ نہیں؟ کیوں؟ کیوں کہ نص کے مخالف نہیں ہے، کسی نص میں آیا ہے کہ خون نہ بہاؤیا بجراذ کے نہ کرو۔اگر کوئی نسک چیوٹ جائے، بکراذ کے نہ کروا گر کوئی دلیل ہوتی تو ہم یہ کہتے کہ یہاں پر صحابی کا قول ہے،نص کے مخالف ہے اور یہ ہے نہیں یا کسی اور صحابی نے اس کی مخالفت کی ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے۔اس لیے بیر ثابت ہوا کہ بیر ججت ہے۔

Page 28 of 164 www.AshabulHadith.com

4۔اختلاف واقع ہواساف کا کسی مسئلے میں، جس میں کوئی دلیل نہیں ہے بادلیل ہے لیکن صرح نہیں ہے۔ ذراغور سے سمجھیں۔ پہلے میں اجماع ہے، دوسر سے میں اختلاف میں اختلاف دلیل موجود ہے۔ تیسر سے میں قول صحافی کا جمت ہے یا نہیں ہے، کب جمت ہے اور کب نہیں ہے۔ چوتھا قول جو ہے انہیں کہ مسئلے میں اختلاف ہوا، دلیل موجود نہیں ہے یا ہے قوصر سی نہیں ہے، اسے کہتے ہیں المسائل الاجتہاد ہے۔ اجتہادی مسائل جس میں کوئی نص نہیں ہے یا کوئی واضح نص نہیں ہے، اور اس میں دونوں اقوال میں سے یا ہے تی تو اس میں سے کہتی کو غلط نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ واضح دلیل اس میں ہے نہیں اور بعض کا فہم بعض اور اس میں دونوں اقوال میں سے یا جتنے بھی اقول ہیں سلف کے ان میں سے کسی کو غلط نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ واضح دلیل اس میں ہے نہیں اور بعض کا فہم بعض پر جمت بھی نہیں ہوتا۔ یہ نہیں کہ ایک صحافی کا قول جمت ہے دوسر سے کا جمت نہیں ہے، جب دلیل ہے نہیں۔ ہاں مر بھات موجود ہیں عوام عام نصوص کے جو قریب تر قول ہے جو آپ کا تقوی کہتا ہے کہ اس صحافی کا قول یا اس سلف میں سے عالم کا قول آپ صحیح سمجھتے ہیں آپ اس کو لے لیں لیکن دوسر سے پر انگی نہ الشائیں کہ اس نے غلط کیا ہے، کیو نکہ اس نے غلط فیصلہ کیا ہے یاغلط فتو کی دیا ہے۔ آپ کے پاس ثبوت کیا ہے کہ غلط ہے؟ دلیل تو ہمیں اور عمومات میں سے الشائیں کہ اس نے غلط کیا ہے، کیو نکہ اس نے غلط فیصلہ کیا ہے یاغلط فتو کی دیا ہے۔ آپ کے پاس ثبوت کیا ہے غلط ہے؟ دلیل تو ہے نہیں اور عمومات میں سے کس کی فہم نے تو دونوں میں سے کس کی فہم نیاں درج ہو انکار کر رہے ہیں یاوہ جس نے اپنی فہم کے مطابق جب نص موجود نہیں تھی انہ جہ ان کی بھی فہم ہے تو دونوں میں سے کس کی فہم نیادہ بی اور ان کا کیا علی درج ہو تھا اس زمانے میں؟

چندمثالین:

1- کیااللہ کے پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کادیدار کیاد نیامیں کہ نہیں کیا؟ جواب کیاہے؟ نہیں کیا۔ بعض نے کہا کیاہے، اگرچہ عقیدے کے تعلق سے یہ سکلہ ہے کہ دیکھا ہے یا کہاں عقیدے کے اصول میں سے ایک فروعی مسکلہ ہے، پہلی بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے اس میں جو دلائل ہیں واضح دلیل نہیں ہے کہ دیکھا ہے نہیں دیکھا ہے۔ ایک روایت میں ہے 'ڈور گئی آزاہ' نور ہے کہال دیکھا ہے میں نے ؟ اور ایک میں ' زُایْتُ رَبِّی فِی اُحْسَنِ صُورَةِ ' (میں نے اپنے رب کودیکھا ہے احسن صورة میں) تواس میں احتمال ہیں معنی کے۔ کہ خواب میں دیکھا ہے، حقیقتا دیکھا ہے، جب ' دور کودیکھا ہے اور ایک بیس دیکھا ہے اور ایک میں سے دورہ میں کیا تواس میں بھراختلاف ہوگا کیوں کے واضح نص نہیں ہے۔ تو یہال پر س کا قول، ہم یہ کہتے ہیں ' اُقرب الی الدلیل'' جیسے میں ابن القیم عُنِیْنَ نِیْ اُلْ فرماتے ہیں ﴿ لَنْ تَوْلِ فَرَا اِلْ عَرافِ اللّٰ عَرافِ اللّٰ عَرافِ کہ ایک کہ انہیں دیکھ سکتا دنیا میں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ لَنْ تَوْلِ فَرَا اِللّٰ عَرافُ کہ کہ اُلُو کہ کہ ایک کہ انہیں دیکھو گے)۔ (الاعراف / 143) موسی عَلِیْ اُلْ اِللّٰ کے تعلق سے کہ (مجھے کبھی نہیں دیکھو گے)۔

یعنی دنیامیں کوئی نہیں دیکھے گالیکن جنت میں اجماع ہے اہل سنت والجماعت کا کہ اللہ تعالیٰ کادیدار میں ہو گااور سب سے عظیم نعت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل ہو گا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کادیدار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاکریں،اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے جنت الفر دوس میں داخل بھی کرے اور ہم سب کو جیسے کے اس حیمت کے پنچے جمع کیا ہے اور اپنے دیدار سے بھی ہمیں شرف بخشے۔

2۔ دوسری مثال اختلاف ہے دلیل نہیں ہے یاہے توواضح نہیں ہے۔ پہلے بھی میں نے بیان کیاہے، رکوع کے بعد، سراٹھانے کے بعد، ہاتھ سینے پر رکھنے ہیں یا چھوڑنے ہیں؟ایک ہی حدیث ہے آپﷺ کافرمان کہ (جب تک سارے کے سارے جوڑا پنی جگہ پر واپس نہیں آجاتے)۔

ایک فریق نے کہا، ہاتھ چھوڑ دیں دوسرے نے کہاہاتھ سینے پرر کھ لیں۔اب یہ اختلاف واضح نص ہے کہ ہاتھ سینے پرر کھویا چھوڑ دو؟ نہیں ہے۔اس حدیث میں احتمال ہے۔ایک گروہ نے کہا کہ جوڑوا پس آ جائیں کہ جیسے نماز سے پہلے کی حالت ہوتی ہے۔

دوسرے گروہ نے کہاکہ ''جوڑواپس آ جائیں کہ جیسے نماز کے اندر کی حالت ہوتی ہے''۔

Page 29 of 164 www.AshabulHadith.com

3- تیسری مثال کوئی جانتا ہے موزے والی ؟رکوع میں رکعت والی یاد وسری مسح کی میں نے مثال بیان کی تھی۔ میں مثالیں اس لیے بار بار دہر ار ہاہوں کہ طالب علم کو یاد آئے۔ آپ کو جب بات پانچ مرتبہ بیان کرتاہوں پھر فنگر ٹیس پر یاد آ جائیں گی آپ کو۔ مثالیں اور بھی تھیں لیکن وہی مثالیں کیوں بار بار بیان کر رہا ہوں میں ؟ وہی چیز دیکھی آپ نے یہ وہی چیز ہے نالیکن ایک نیااندازہ تاکہ آپ کوفنگر ٹیس پر یاد ہو جائیں۔ موزے ہوں، وہی دلائل کیوں بار بار بیان کر رہا ہوں میں ؟ وہی چیز دیکھی آپ نے یہ وہی چیز ہے نالیکن ایک نیاندازہ تاکہ آپ کوفنگر ٹیس پر یاد ہو جائیں۔ موزے پہننے کی دلیل ہے، اس میں مسح کرنے کی بھی دلیل ہے، وقت کی بھی دلیل ہے، کب اتار نے ہیں لیکن مسح کب کرنا ہے ؟ وقت کب شر وع ہوتا ہے ؟ ایک اور مسلم درنے کی موتا ہے؟ یہ کسی حدیث میں آ یا ہے ؟ کوئی دلیل ہے ؟

ایک گروہ نے کہاجب آپ موزہ پہنتے ہیں تب سے آپٹائم دیکھ لیں۔

دوسرے نے کہانہیں جب تک آپ اس پرایک دفعہ مسے نہیں کر لیتے تب سے وقت شروع نہیں ہو تا۔

دونوں میں سے کون ساٹھیک ہے؟ دونوں ٹھیک ہیں لیکن اُقرب إلي الصواب کیا ہے؟ شیخ ابن العثیمین ٹیٹائٹڈ فرماتے ہیں جب مسح کیاتب وقت شروع ہوا انال۔ آپ نے ویسے ہی موزہ پہنا ہے۔ کیا وقت شروع ہوا کہ نہ ہوا۔ آپ نے ویسے ہی موزہ پہنا ہے۔ کیا وقت شروع ہوا کہ نہ ہوا؟ وقت شروع کب ہوگا؟ اختلاف ہے۔ توجو گروہ یہ کہتا ہے کہ جب آپ ایک دفعہ مسح کرلیں گے اب یہ آپ کازیر و پوائٹ ہے، یہاں سے دیکھیں وقت، چو بیس گھٹے مقیم کے لیے، تین دن، تین را تیں جو ہیں وہ مسافر کے لیے ہیں۔ اختلاف ہوا، نص موجود ہے؟ نہیں ہے۔

اختلاف اس لیے ہوا ہے کہ ایک سمجھا ہے کہ جب سے پہنا ہے تب سے وقت شر وع ہوا، دوسرے نے سمجھا ہے، نہیں جب تک مسح نہ ہوتب تک ہم وقت نہیں کاؤنٹ کر سکتے۔ تودونوں میں سے جو اُقرب إلى الدليل ہے وہ بیہ ہم جو سمجھ میں آتا ہے کہ جب مسح آپ کرلیں تب آپ کاوقت شر وع ہوتا ہے۔ توکیا دوسرے غلط ہیں یابد عتی ہیں؟ نہیں، کوئی غلط نہیں ہے، کوئی بدعتی نہیں ہے۔ بیران کا تقویٰ، اُن کا تقویٰ، اُن کا علم ہے۔

4۔ چو تھی مثال بلکہ دلیل وہی بنو قریظہ کی نماز، عصر کی نماز۔ اب دونوں میں کون سے ٹھیک ہیں؟ دونوں ٹھیک ہیں۔ آپ کی خامو ثی ہے۔ کیوں کہ دلیل تو ہے لیکن کیاواضح دلیل ہے؟ یعنی دوسروں کے پاس بھی دلیل ہے کہ وقت پر نماز پڑھئی ہے تواستنباط کرنا فہم کے لیے ضروری ہے۔ جو استنباط کر کے مسئلے کو بیان کرتے ہیں، شریعت کے نصوص میں سے، تو وہ غلط نہیں ہوتے ہمیشہ۔ اس کا ثبوت یکی دلیل ہے۔ ایک گروہ نے وقت پر نماز پڑھی راستے میں اگرچہ خاہر آآئی کے نصوص میں ہے، تو وہ غلط نہیں ہوئی، راستے میں پڑھے، والی ؟ اور جنہوں نے قضا پڑھی، اور بنو قریظہ میں پڑھی، ظاہر آآئہوں نے مطابقت کی، خالفت نہیں کی لیکن آپ کی خامو ثی نے ہمیں سبق سمھایا ہے کہ دونوں ٹھیک ہیں۔ استنباط بھی غلط نہیں ہوتا جب قرآن و سنت کی روشنی میں مطابقت کی، خالفت نہیں کی لیکن آپ کی خامو ثی نے ہمیں سبق سمھایا ہے کہ دونوں ٹھیک ہیں۔ استنباط بھی غلط نہیں ہوتا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں ہوا گرقر آن و سنت کی روشنی میں نہ ہو، اپنی عقل، اپنے و حدیدیا ہے و صدیا اپنے کشف یا کی اور بنیاد پہوت بناط ثابت ہوتا ہے، تب وہ مخالف ہوتا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں نہ ہو، اپنی عقل، اپنے و حدیدیا اپنے کشف یا کی اور بنیاد پہوت ہوت بناط ثابت ہوتا ہے، تب وہ تو توقیق تا گیہ تو اس کی کہوڑ کے کہوڑ کر نا، اگر چہ انتقاف ہے۔ اس کی مثال بعض علاء نے سید ناعبداللہ بن عباس ڈواٹنڈ کے قول کو جو میں نے ابھی بیان کیا ہے واجب چھوڑ نے پر بچ یا عمر سے مثال کے طور پر جناز سے کی نماز میں رفع یہ بن کرنا، سید ناعبداللہ بن عباس کو حقیقتا گیان کا لینا قول نہیں ہے ور نہ غیب تو آپ ہی ہی جب بی کو پہنچا ہے، مطابق کسی امر غیب کے تعلق سے کوئی بات کر سے تو حقیقتا گیان کا لینا قول نہیں ہے ور نہ غیب تو آپ ہی تھی جاتا ہے، وہ علی کوئی جو کی کوئر لیا ہو کی کوئر لیا ہوئی کی نہاز میں رفع یہ بن کی بھی جاتا ہے، وہ علی کوئر پر جناز سے کی نماز میں رفع یہ بن کی بھی جانتا ہے، وہ علی کوئر پوٹیا ہے۔ نہی کو پہنچا ہے مطابق کمیں مور تو صفائی کوئر پوٹی کی کوئر پہنچا ہے، وہ کی کوئر پر جناز سے کوئر پر جناز ہے کوئر پوٹیا ہوئر پر جناز ہے کوئر پر جناز ہے کوئر پر جو کی کوئر پر ہوئر کی کوئر پر بیا ہوئر پر جناز ہے کوئر پر کوئر کے مطابق کی ہوئی کی کوئر پر کوئر کے کوئر پر کوئر کوئر کے

ظاہر ہے اگر کوئی ایسی بات کرتاہے صحابی، تو تھم مر فوع ہوتا ہے۔ تھم مر فوع کی مصطلح حدیث میں کئی ہم نے مثالیں دی ہیں اس میں سے ایک مثال علامہ البانی عظاہر ہے اگر کوئی ایسی بات کرتاہے صحابی، تو تھم مر فوع ہوتا ہے۔ تھم مر فوع میں ہوتا ہے اور مقتذی رکوع میں شامل ہو جاتا ہے تو کیااس کی بیر رکعت ہوگی یا نہیں ہوگی ؟

یہ بھی اختلاف ہے اس میں لیکن علامہ البانی ﷺ اس کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ سیر ناعبد اللہ بن زبیر رخالتی ﷺ جعد کے خطبے میں فرماتے ہیں یہ سنت میں سے ''من السنة ''فظ ہے تو سمجھ لیں آپ کہ مر فوع ہے یہ محدثین کا قاعدہ ہے۔ یہ سنت میں سے ہے کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہواور امام

Page 30 of 164 www.AshabulHadith.com

رکوع کی حالت میں ہو تو وہ شخص رکوع میں شامل ہو جائے اس کی وہ رکعت جو ہے وہ ہو جاتی ہے، وہ رکوع میں شامل ہو جائے۔ تو یہ روایت جو ہے سید ناعبداللہ بن زبیر رٹائٹیڈ کا قول ہے لیکن ان کا یہ فرمان ''من السنة'' یہ حکم مر فوع میں ہو گیا۔ تو یہ حقیقتاً صحابی کا قول نہیں ہے بلکہ اسے حدیث سمجھا جاتا ہے۔

6۔ چھٹا قول چھٹی صورت اقوال سلف کی، جمہور سلف کا قول اجماع نہیں ہے لیکن جمہور زیادہ تر سلف کا کسی مسئلے پر ایک ہی قول موجود ہے، بہت کم نے ایک یاد و
نے بہت کم نے اس کی مخالفت کی ہے، خاص طور پہ بعض عقیدے کے مسائل میں ۔ یہ بات اس لئے میں کہہ رہا ہوں کیوں کہ جب یہ بات کی گئی تھی کہ عقیدے میں کوئی اختلاف کیا کہ علی کو انہوں عقیدے میں کوئی اختلاف کیا کہ عمل کو انہوں ایکان سے خارج کردیا ہے حقیقتاً۔ تو آپ جب کہتے ہیں کہ ایمان کی تعریف عقیدے کے اصولوں میں سے ہے تو یہاں پر اصولوں کی مخالفت ہور ہی ہے تو شخ مالے آل شیخ خطان نے ''دشرح العقید قالطحاویہ'' کی شرح ابن ابی العز حفی تھیات کی بڑی پیاری تعلیقات اور شرح کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ''اجماع عقیدے کے مسائل میں ویبانہیں ہے جیبا کہ اجماع ہے فقہی مسائل میں''۔

ہا ایک علمی بات ہے سیجھے والے کے لئے جو سیجھنا چا ہے کہ اہماع عقیدے کے مسائل میں ویسانہیں جیسا کہ فقہی مسائل میں ہے۔ عقیدے کے مسائل میں اہمائ کا معلاب ہیہ کہ جہور جو ہیں سلف کے ووایسے مسائل بیان کر رہے ہیں اپنی تالیفات میں پے در بے وہ مسائل بیان کر تے جائیں اور اپنی مسائل میں اہمائ کا معلنہ ہے کہ ان کااطباق ہے ان مسائل بعض اوگ آگر ان کی خالفت کر رہے ہیں یہاں پر وہ بشر ہیں غلط بنی ہو سکتی ہیں ، ور نہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی فیم پر فیک ہے سونی صدر ، نہیں ، آحاد میں بہ جہور کا۔ جو خالفت کر رہے ہیں یہاں پر وہ بشر ہیں غلط بنی ہو سکتی ہیں ، ور نہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی فیم پر فیک ہے سونی صدر ، نہیں ، آحاد میں سے بنی غلطی ہو سکتی ہے اس کی فیم پر فیک ہے سونی صدر ، نہیں ، آحاد میں سے بنی غلطی ہو سکتی ہو جائے ایک یادو کی خالفت ان اصولول میں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اعتبار ، غیر معتبر ہوتی ہے ۔ تو دونوں جواب موجود ہیں۔ ایک تو عقیدہ اٹل سنت میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہو اور بیہ مسئلہ جو میں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اعتبار ، غیر معتبر ہوتی ہے ۔ تو دونوں جواب موجود ہیں۔ ایک تو عقیدہ اٹل سنت میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہو اور بی مسئلہ ہو میں ہو تا ہے اس کی تعقیدہ کی احتلاف نہیں ہوتی ہو سی ہوتی ہو سے بال کے ایک طرف قدر کا انکار منسوب ہوتے ہیں کہتا ہوتی ہوتی ہے اس کی تحقیق دیک میں تو بات غلط ہے۔ اس کی مشل ہو تی ہو ایک کوئی اعتبار ہے اس کی تحقیق دیک ہور کا قول ہے اس کی تحقیق دیک ہور کو اور ایک ہور ہوا گرا یک بیان کی خالف کوئی اعتبار ہے اس کی جو ہور کا قول ہے اس کی مثال میں اس کوا ہمائ میں اس کوا ہمائ میں کہتے ، عقیدے کے مسائل میں مثالف کوئی اعتبار ہے اس کا ایک مسئل میں مثال میں مث

امام بخاری بینانی سے برار شخص سے ملااور بار بار ملا، ایک مرتبہ نہیں، ان مسائل میں، میں نے ان کواختلاف کرتے ہوئے نہیں دیکھا''۔ آپ خود سوچیں جن مسائل کاذکر کیا، اور ان کو بیان کیا ہے، پھر ایک شخص آکر ایک مسئلے کی مخالفت کر دیتا ہے، اب ان ہزاروں لوگوں کی بات کو جو بار بار سنی گئی ہے چھوڑ دیں اور ایک شخص کے قول کی وجہ سے ہم کہہ دیں کہ اس پر اجماع نہیں ہے لہذا ججت نہیں، معتر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی ہماقت ہے، اس لئے ایساطالب علم جس کا اللہ تعالیٰ نے دل کھول دیا ہے علم کے لیے، وہ تو سمجھ سکتا ہے اور جس کے دل پر بغض اور نفر سے کے پر دے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پاک اور صاف کرے۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ چھ قول ہیں، جو موجود ہیں سلف کے۔ پہلا اور آخری ججت ہے، اجماع والا بھی جبت ہے اور آخری یہ جمہور والا قول بھی جبت ہوا گا ہی جبور والا قول بھی جبت ہے اور آخری ہے جمہور والا قول بھی جبت ہوا گا ہی ہو جبور والا قول بھی ہو ہو ہوں کے مطابق بات کر رہا ہے اور دو سر امخالف، مخالفت نص کی کر رہا ہے تو جو قول ہیں ہو جو تو نس کے مطابق بات کر رہا ہے اور دو سر امخالف، میں کہ درہا ہوں اگر ثابت بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں نہیں ہے۔ یہ منسوب ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں نہیں ہے۔ یہ منسوب ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں نہیں ہو ہو کہ سے دیوں کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں نہیں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں نہیں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہوں آپ کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالیں کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالی کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں آپ کو کئی مثالی کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات بھی ہو تو اس میں کی میں کہ درہا ہوں اگر فول ہو کی میں کہ درہا ہوں اگر بیات کی میں کی میں کو میات کی کو کئی میں کو کئی میں کو در اس کی کئی کی کئی کی کئی کو کئی کو کئی کر بہا ہو کی کئی کی کئ

Page 31 of 164 www.AshabulHadith.com

ایسی ملیں گی جوجمہور کی مخالفت بعض ایک یادونے کی ہے تواس ایک یادو کی مخالفت غیر معتبر ہوتی ہے کیوں کہ بشر ہیں اور اجتہادی غلطی کاامکان باقی پھر بھی رہتا ہے۔ٹھیک ہے نا۔

فہم سلف سے مراد کیاہے؟ یہ مقدمہ تھافہم سلف کا۔ فہم سلف سے مراد، اچھا۔ یہ جو دوسراجو قول تھاجو میں نے جمہور کی بات کی ہے اس کواور اجماع دونوں کو کہتے ہیں '' فہ ہب السلف ''اس کونوٹ کرلیں ذرا۔ ایک نئیٹر مہد السلف۔ پہلے کواور اور چھٹے کو جو میں نے کہا ججت ہے۔ فہ ہب السلف یا تواجماع ہوگا ان کااور یا جمہور کا قول ہو گاعقید ہے کے مسائل میں ، اسے کہتے ہیں فہ ہب السلف۔ فہ ہب السلف یہٹر م آپ نے اکثر سنی ہوگی '' فہم سلف ، فہ ہب السلف ، منہج السلف نہ مہم سلف کی بات کرہے ہیں تو پچھ سمجھ آگئ ہے ، مزید ابھی سمجھاتا ہوں۔ فہ ہب السلف نہج میں مجھے یاد آگیا اس لیے بتار ہا ہوں۔ فہ ہب السلف کے بین ؟ جس مسلف کی بات کرہے ہیں تو پچھ سمجھ آگئ ہے ، مزید ابھی سمجھاتا ہوں۔ فہ ہب السلف نہج میں اجماع ہو یا جمہور کا قول ہو عقیدے کے مسائل میں ، خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں اسے فہ ہب السلف کہا جاتا ہے۔ اختلافی مسائل فہ ہب کہا خول سلف ہوتا ہے قول فلان من السلف یا قول آ حاد السلف۔ آ حاد میں اور جمہور اور اجماع میں فرق ہے ، جمہور اور اجماع کو فہ ہب کہا جاتا ہے۔

ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ فہم سلف سے مراد سلف کی نصوص شرعیہ کی سمجھ سے مراد ہیہ ہم سے مراد ہیہ ہے کہ صحابہ کرام اللّٰی ہیں انہاع و تابعین نے نہ یہ تین بہترین زمانے کے لوگوں نے جو سمجھا ہے ''مجموع النصوص الشرعیہ ''سے یا' آحاد النصوص الشرعیہ ''سے ، نصوص کو جمع کرنے کے بعد جو انہ بول نے سمجھا ہے ،ان نصوص کو جمع کرنے کے بعد یاالگ سے کسی آیت یاالگ کسی حدیث سے پچھ سمجھا ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کی مراد اور اللّٰہ تعالیٰ کے پیار بے پیٹیم بھی کی مراد کے مطابق ہو جس کا تعلق مسائل دین سے ہو، چاہے وہ علمی ہو، چاہے عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں یاعبادات یا عادات سے ،دین کا کوئی بھی مسئلہ ہو بات ہم سمجھ کی کررہے ہیں یہ نہیں کہ صرف عقیدے کو سمجھا ہے اور باقی اصولوں اور فروعوں کو سمجھا نہیں ہورے دین کو سمجھا بور ان سے ہمیں ملا، یہ فہم ہمیں ملی ہے نا، چاہے وہ قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو۔ ایک صحابہ اللّٰہ ﷺ کے شاگر دہیں ، براہ راست آپ سے علم عاصل کیا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک صحابی غلطی کر ر باہواور دو سراخامو شی اختیار کرے۔ تو قول فعل یا تقریر اور یہ اس چیز کے متقاضی ہے کہ ان کا اجماع ہو ماصل کیا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک صحابی غلطی کر ر باہواور دو سراخامو شی اختیار کرے۔ تو قول فعل یا تقریر اور یہ اس چیز کے متقاضی ہے کہ ان کا اجماع ہو ہو وال ہو۔ و باتیں ہو گئیں، تیسری ایک نئی بات یہ بھی ہے یاان میں سے آحاد کا قول ہو جو ظاہر بھی ہوا ہوا ہواور اس کا کوئی مخالف بھی نہ پا گیا ہو۔

جب ہم کہتے ہیں ناکہ صحابی کے قول کب ججت ہوتے ہیں نص کے مخالف یا کوئی اور صحابی مخالفت نہ کرے، اس کی ایک شرط ہہ ہے، بشر طیکہ ہہ قول بالکل ظاہر ہوا ہو، عام ہوا ہو، سب نے سناہو یہ نہیں کہ اس نے ایک د فعہ بات کی مجلس میں پھر بات نہیں کی وہ ججت ہو گیا، نہیں۔ توسب کے سامنے اس قول کا عام ہونا بھی ایک شرط ہے اور اس سے افر ادالصحابہ یا فر ادالسلف کا اجتہاد خارج کر دیا ہے، داخل نہیں ہے فہم میں کیوں کہ وہ فہم سلف نہیں ہے، وہ آ حاد السلف کا فہم ہمیں نہیں ہے وہ ہمیں کیوں کہ وہ فہم سلف نہیں ہے، وہ آ حاد السلف کا آپ میں ہے جیسے میں نے ابھی کہا ہے اور اس قول کو بھی خارج کیا جاتا ہے اس فہم سے، فہم سلف سے جو انہوں نے نصوص شرعیہ سے ہمجھا ہے اور ان کا آپ میں انتظاف ہوا ہے یاان کی آراء متعدد ہو چکی ہوا یک سے زیادہ یاوہ قول منتشر عام نہ ہوا ہو، ٹھیک ہے نااور کسی کا قول ہو عام نہیں ہوا ہو یا بعض نے حق سے یعنی نص سے دور کیا ختیار کی ہو تو یہ حقیقتاً فہم صحابہ بھی نہیں ہے فہم سلف بھی نہیں ہے بلکہ اسے یہ کہا جاتا ہے کہ فہم بعض السلف یا قول آ حاد السلف اور دونوں میں زمین اور آسان کا فرق ہے۔ فہم السلف یا وہ شمل السلف میں۔ یہ بات واضح ہو گئی۔

جو با تیں چھ پوائٹ میں نے بیان کیے ہیںان کو میں نے پھر سے مراد کیاہے فہم السلف کی؟ یہ جوا قوال ہیں کہاں سے آئے ہیں؟ تو نصوص شرعیہ دوقشم کے ہیں یاتو جمع کر کے ان کی فہم یاالگ سے ایک آیت اور ایک حدیث کوان کی فہم کیا ہے اور پھر اس فہم سے کیامراد ہے کہ کیاانہوں نے اس کو صحیح سمجھا؟ کیسے صحیح سمجھاہے؟

Page 32 of 164 www.AshabulHadith.com

اللہ تعالیٰ کی مراداور آپ ﷺ کی مرادیہی ہے جو یہ بیان کررہے ہیں اوران پر پھراجماع بھی ہواہے، توکیے ممکن ہے آپ ﷺ کی مراداللہ تعالیٰ کے مراداللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیر ﷺ کرام ﷺ کا خاص طور پر ؟اس فنہم کی بنیاد کیا ہے؟ کہاں سے یہ فنہم لے کر آئے ہیں جوا تی اہمیت رکھتا ہے ہمارے نزدیک ؟اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیر ﷺ کرام ﷺ ان کے سامنے چلتے پھرتے قرآن اور سنت تھے۔ تربیت اور تعلیم ، یہ فنہم کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے کس سے علم حاصل کیا ہے؟ اللہ کے بیارے پیغیر ﷺ ان کے سامنے چلتے پھرتے قرآن اور سنت تھے۔ سید ناعائشہ ڈی نیافر ماتی ہیں ''کارۂ خلقہ القرآن''۔

توصابی کرام بھی کے سامنے اللہ کے پیارے پیغبر ﷺ بہترین نمونہ صرف نام کے نہیں سے حقیقتاً اور مملاً، آپ ﷺ کیے اٹھے سے، کیے بیٹھتے سے، کیے بات کرتے سے، آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں بال کتنے سے، وہ بھی گئے ہیں صحابہ کرام الٹی انٹیٹ نے۔ پوری دنیا میں الی کوئی شخصیت و کھا کیں، دنیا کی بڑی ترین اشخصیت جس کے قریب ترین پیاروں نے یہ بھی سوچا بھی ہو کہ ہمارے اس پیارے بزرگ کی داڑھی میں کتنے سفید بال ہیں وہ بھی گئے ہوا کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے اتن محبت آپ ﷺ ہے اور اتباع۔ اتباع کی انتہاد یکھیں آپ، کہ داڑھی مبارک میں کتنے سفید بال ہیں وہ بھی گئے ہوا کوئی بھی نہیں کہ کہ داڑھی مبارک میں کتنے سفید بال ہیں وہ بھی گئے ہوا کوئی انتہاد یکھیں آپ، کہ داڑھی مبارک میں کتنے سفید بال ہیں وہ بھی گئے ہوا کے نفس کو آگے کریں الیہ جولوگ ہوں صحابہ کرام انتہاد کی انتہاد کی انتہاد کی بھی تو جو نہیں تو کیاوہ الیے فہم میں آکر اپنے ہوا کے نفس کو آگے کریں گئے موال ہی نہیں پیدا ہو تا تو اس لئے ان کامستعد کیا ہے جمہارے پاس واس محباء سان اللہ تعالی کے بیارے بخیم میں آکر اسے نہوں کے اس کے سان اللہ تعالی کے بیارے بخیم کہاں سے لے کر آئے ہو؟

الٹہ تعالی کے بیارے بخیم بھی تربیت اور ہدایت ہے، آپ ﷺ نے تعملے تربی کی تارے بھی انہیں سکھائیں اور احادیث مگلا کر کے ان کے سامنے ارتبی کی اس کے بارک میں بھی تربی خبر دی اس کی فور آنصد بی کی اور جو چیز ان الشدون کی اگر کی اس کی بیروی کی ہو آئی کی اگر کی ان کے مارے کی ہوں کین الی کی الیے کی خبر کی خبر دی اس کی پیروی کی ہو آئی کے اگر کون ہیں؟ ہو آ کی گئے گؤ اللؤ کو گئی (الدور کو کا آپ کی ان کی ادر زکو ہ دینے والے پر ہیز گارکون ہیں؟ ہو آ کی گئے گوا اللؤ کو گئی (الدور کو کا آپ کی ان کی اس میں کی کور کی کوئی ہو آگر کے گئے ہوں ہیں۔

Page 33 of 164 www.AshabulHadith.com

برابرسے کہتا ہے'' مجھے پانی پلاؤ''۔ کیا کہتے ہیں؟ گزارش، یہ واجب ہیں اگلے ہفتے میں پوچھوں گامیں۔ ﴿اعْمَلُواْ مَا شِنْتُمُ ﴾ (فصلت:40) فعل امر ہے نا صحابہ کرام ﷺ نُشَانُ نے، سلف میں کیا سمجھا ہے اس سے؟ جو کچھ کریں، نماز بھی چھوڑ دیں، زکوۃ بھی چھوڑ دیں ﴿اعْمَلُواْ مَا شِنْتُمُ ﴾ سے کیاانہوں نے مرادلی ہے؟ ﴿وَإِذَا حَلَلْتُمُ فَاصْطَادُوْ اِ﴾ (المائدة: 2) (جب تم حلال ہو جاؤا حرام سے شکار کرو)۔

کیاکسی صحافی سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس کو واجب سمجھا ہو کہ احرام اتار نے کے بعد حج وعمرے سے شکار کریں جاکر؟

آج ہم احرام اتار نے کے بعد جاکر شکار کرتے ہیں؟ ﴿فَاصْطَادُوْا﴾ (فعل امر ہے کہ نہیں؟ توجوامر تھااس پر عمل کیا۔ کیا سمجھنے کے بعد یاد کھ کر عمل کرنا شروع کردیا؟ سمجھنے کے بعد وسب سے بہتر سمجھ کس کی ہے؟ صحابہ کرام ﷺ شُن اور سلف کی ہے۔ اب نہی کی بات دیکھیں آپ منع کیا، ﴿وَلَا لَتُهُمِ كُوْا بِهِ شَن كَا اللهُ اللهُ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبُوا﴾ (البقرة: 275)۔ ''اجتنبُوا الشبع المُوبِقَاتِ''۔ یہ ساری کی ساری مثالیں ہیں اس میں جب منع کی بات آئی تو فور آرک گئے۔

خبر كود يكهين آپ خبركي تصديق قيامت كاذكر:

﴿ٱلْقَارِعَةُ ۞ مَا الْقَارِعَةُ ۞ وَمَا الْكَارِعَةُ ﴾ (العاقة / 1-3)﴿ٱلْكَأَقَّةُ ۞ مَا الْكَأَقَّةُ ۞ وَمَا الْكَأَقَّةُ ﴾ (العاقة / 1-3)﴿ٱلْقَارِعَةُ ﴾ (العاقة / 1-3)

پچھلی قوموں کے انبیاء کے قصے دیکھ لیں آپ، پچھلی قوموں کے قصے دیکھ لیں آپ، خبر ہے تصدیق ہے، جنت اور دوزخ کاذکر، فوراً تصدیق۔

ب و وس بہتر وروروں اور وراسموں کے اور انہوں نے کہا ہے کیف استویٰ ؟ بیرکیف استویٰ کب آیا؟ جب اہل بدعت آئے۔ اور انہوں نے کیوں پوچھا؟ فہم میں خرابی تھی عقل میں خلل ہے، اس لئے کیفیت بھی پھر پیدا ہو کی۔ ان کے زمانے میں بہتر بن زمانے میں یہ سوال نہیں تھا۔ امام مالک تُعاشدہ کے نظیہ کے زمانے میں ایک شخص آکر کہتا ہے اے امام ﴿ اللَّهِ حَمْنُ عَلَى الْعَوْشِ اللَّهَ وَى ﴾ کیف استویٰ ؟ توامام مالک تُعاشدہ نے غصے میں ان کوجواب دیا کہ ''الاستواء معلوم ، زمانے میں ایک شخص آکر کہتا ہے اے امام ﴿ اللَّهِ حَمْنُ عَلَى الْعَوْشِ اللَّهَ وَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ وَ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّٰ وَ

یاجوج وماجوج ،اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ یَاْجُوُجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْآرْضِ ﴾(الکھف/94) توکسی نے کہااس سے مراد جراثیم ہیں،اس سے مراد کوئی حقیقت ہے، یاجوج وماجوج آئیں گے بات ختم ہوگئی۔سلف میں سے کسی نے اختلاف کیا؟کسی نے پچھ اور سمجھااس کے خلاف ؟ ج قیامت کیابڑی نشانیوں میں سے ہے آپﷺ فرماتے ہیں دس نشانیاں ہیں ان میں سے یاجوج وماجوج کے نکلنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

اسى طريقے سے آپ ﷺ فرماتے ہيں''الدَّجَالَ أَعْوَلُ عَيْنِ الْيُعْنَى ''(د جال دائيں آئكھ كاكانا ہے اور تمہار اربّ كانانہيں ہے)۔سلف نے كيااخذ كيا؟

1۔ نمبرایک د جال حقیقتاً آئے گا۔

2\_نمبر د والله تعالی کی د وآئکھیں ہیں۔

یہ فہم ہے کہ نہیں ہے ؟ نص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوآ تکھیں ہیں؟ کسی حدیث میں ہے؟ کسی حدیث میں دوآ تکھوں کاذکر ہیں ہے، کہی آیات میں دو آتکھوں کاذکر نہیں ہے۔ لیٹن یہاں پر ہماراعقیدہ کیا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوآ تکھیں ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ بغیر فہم کے ہم کہاں سے لے کر آتکھوں کاذکر نہیں ہے لیت بین جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی دوآ تکھیں بھی نہیں کہہ سکتے آپ کیوں کہ کوئی دلیل تو نہیں ہے اس کی ۔ یہ فہم ہے سلف کی کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دوآ تکھیں ہیں کہ ہوتی ہے اور تمہارار ب کانا نہیں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی دوآ تکھیں ہیں، کمایلین بجلالہ سجانہ و تعالیٰ۔ جس چیز میں ان کو مشکل پیش آئی خاموشی اختیار کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ (الانفال/1) ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَهْرِ وَالْهَيْسِرِ ﴾ (البقرة/219) ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَاتَمٰي ﴾ (البقرة/220) ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَاتَمٰي ﴾ (البقرة/220)-

Page 34 of 164 www.AshabulHadith.com

فوراً موال کاذکر ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آیا فوراً موال کیا کیوں کہ سمجھناضروری ہے اگر بغیر سمجھ کے عمل کرتے تو کیسے کرتے ؟ جب اشکال پیش آیا پغیر سوال کے یسکو نک کا لفظ نہیں ہے ﴿ الْحَدَيْظِ الْاَبْدَيْظِ الْاَبْدِيْلِ الله عَلَيْ کَو الله الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ کَو الله عَلَيْ الله عَلَيْ کَو الله عَلَيْ کَو الله عَلَيْ کَو الله عَلَيْ الله تعالیٰ کے بیارے پغیر الله عَلیْ کے بیارے پغیر کے ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم می آلودہ نہ کیا ہو تو مطلب ہم اللہ الله تعالیٰ کے بیارے پغیر کے ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم می آلودہ نہ کیا ہو تو مطلب ہم الله الله تعالیٰ کے بیارے پغیر الله خوا کیان باتی تغیر رہیں کہ یہ مطلب نہیں ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کے بیارے بغیر الله خوا کیان باتی تغیر رہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کو مخفوظ کرتے ہیں شرک ہو ہو الله ہم الله الله تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کیا ساتھ الله تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کو مخفوظ کرتے ہیں شرک ہے۔ الله تعالیٰ کے ساتھ الله تعالیٰ کو مخفوظ کرتے ہیں شرک ہے۔ الله تعالیٰ کو مخفوظ کرتے ہیں شرک ہو میں اللہ میں اللہ منہ اللہ میں اللہ منہ اللہ میں اللہ منہ اللہ میں اللہ منہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں میں میں کو مین کیا میں کو میں کو میں کو میں کو میا کو میں کو میں کو میا کو میا کو میں کو میا کو میں کو می کو میں کو میا کو میا کو میا کو میا ک

اگلے درس میں فہم سلف یا منہج السلف فی الفہم۔ منہج السلف نہیں اہم نہیں، سلف فہم کا منہج ہے، ایک واضح اور خاص راستہ ہے، پچھ اصول و ضوابط ہیں، ان شاء اللہ اگلے درس میں فہم سلف کے اصول و ضوابط کیا ہیں وہ بیان کریں گے۔ یہ کوئی خیالی پلاؤ نہیں ہے، اپنی جیب سے کسی نے کوئی بات نہیں نکالی، اس کے خاص اصول بیان کیے گئے ہیں، خاص اہتمام کیا گیا ہے، آج بھی اللہ تعالی کے فضل و کرم سے الحمد للہ، علم و ضوابط موجود ہیں فہم سلف کے ۔جو فہم سلف کے مطابق بات کرتا ہے، اس کے قول کولیا جاتا ہے، جو مخالف بات کرتا ہے اس کا قول ترک کردیا جاتا ہے۔

Page 35 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

# 04: فہم سلف کے منہے کے بعض اصول اور ضوابط کا بیان۔

اب ہم بات کریں گے پوائٹ نمبر پانچ پر ''منہ السلف في الفهم'' یافہم سلف کے منہے کے بعض اصول اور ضوابط کابیان، فہم سلف کے منہے یاطریقہ کے بعض اصول وضوابط کابیان، فہم سلف کے منہے یاطریقہ کے بعض اصول وضوابط کابیان۔

جب ہم فہم سلف کی بات کرتے ہیں تو یہ بنیادی بات یادر کھیں کہ فہم السلف، سلف میں سے کسی کی بھی اپنی مرضی یا پنی خواہش نفس یا پنی عقل کی بنیاد پر یہ فہم تائم نہیں ہے، یادر کھیں بنیادی بات ہے۔ فہم السلف قرآن اور سنت سے مستبط ہے، نہ کہ خواہش نفس یا عقل یا ذوق یا وجد یا کشف یا خواب یا کوئی بھی اور چیز اور جب قرآن وسنت سے مستبط ہے تواس کے خاص اصول و ضو ابط ہیں اور سلف نے ان اصول اور ضو ابط کا خاص امہتمام کیا ہے اور یہ اصول و ضو ابط ان میں سے میں بعض کا ذکر کروں گامثال کے طور پر حصر کے طور پر نہیں کہ بہت زیادہ قواعد ہیں، ہر علم کے تعلق سے جتنے بھی ابواب ہیں، ہر باب کے تعلق سے اصول اور ضو ابط موجود ہیں اور یہ اصول و ضو ابط اس لیے بیان کیے گئے ہیں تاکہ یہ علم محفوظ رہے اور کوئی بھی شخص اپنی من مانی کر کے اپنی مرضی سے دین کے اندر کوئی بیل نئی بات ایجاد نہ کرے۔ بشر ہیں، غلطی ہو جاتی ہو تا ہے اس کی غلطی کی نشان دہی کی جاتی ہے کیوں کہ یہ سلف الصالحین میں سے ہیں، سائی عالم ہیں کیوں کہ جمہتد عالم ہیں توان کی یہ غلطی جو ہے وہ غلطی تصور کی جائے گی لیکن ایک اجر کے ساتھ جیسا کی آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دو سروں کے لیے وہ غلطی ہو گی، اس غلطی کی بیروی نہیں کی جائے گی کیوں کہ وہ غلطی تصور کی جائے گی لیکن ایک اجر کے ساتھ جیسا کی آپ ﷺ نے فہم مالا ہیں۔ دو سروں کے لیے وہ غلطی ہو گی، اس غلطی کی بیروی نہیں کی جائے گی کیوں کہ وہ غلط ہو۔

کسے پہ چلاکہ وہ غلط ہے؟ کیوں کہ قرآن اور سنت سے یہ بات ٹکراتی ہے۔ تو کو نبی بات کب ٹکراتی کو نبی نہیں ٹکراتی ہے اس کے لیے فہم کی اشد ضرور ت ہے اور یہ فہم قرآن اور سنت سے لی ٹئی ہے اپنی مرضی یا خواہش نفس کی بنیاد پر نہیں ہے اور یہ بعض اصول و ضوابط یعنی مکمل قاعدے ہیں آیت میں سے یاحدیث میں سے ہیں اور یہ جو فہم ہے اس کے لیے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکاہوں کہ بات کرنے والے متعلم کی مراد، صبحے معنی تک پہنچنے کے لیے صبح فہم کاہونا ضروری ہے۔ اب دیکھیں کہ آپ اگر پچھ بات کرتے ہیں اور کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے یوں نہیں یوں کہا ہے تو آپ اسے کیا کہیں گے یہ آپ ضروری ہے۔ اب دیکھیں گے کہ آپ نامط کہہ رہے ہیں میر امتصد میری مرادیہ تھی ہی نہیں آپ کہاں سے بات کررہے ہیں؟

جب ہم مسکین اور حقیر اور فقیر انسان اپنی بات جب ہم کرتے ہیں اور سننے والا صحیح مر اد کو نہیں پالیتا تو ہم اس کو فوراً ٹوک دیتے ہیں ، روک دیتے ہیں کہ یہ غلط ہے تو پھر ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کافرمان اور آپﷺ کاکلام جو ہے وہ کس طریقے سے کوئی شخص کیے بغیر صحیح مر ادپانے کے اور ہم خاموشی اختیار کریں اور سلف کیوں کہ تقوی اور ایمان کے اعتبار سے بعد میں آنے والوں میں سے زیادہ بہتر ہیں اور ممیز ات جو ہیں ، جوان کی خاص صفات ہیں سلف الصالحین کی ، وہ اسکلے درس میں بیان کروں گاان شاءاللہ۔

آج کے درس میں چنداصول و قواعد بیان کرتے ہیں لیکن کیوں کہ وہ ایمان و تقویٰ میں اور عمل میں اور قربانیوں میں بعد میں آنے والے لوگوں سے آگے ہیں اس لیے وہ کبھی بھی خاموشی اختیار نہیں کرتے، جب بھی کوئی شخص کوئی بھی ایس بات کرے جواللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ کی مراد کے مخالف ہو۔ کسی نے کوئی دلیل بیان کرنی ہے، کوئی اس پر دلیل بیان کرتا ہے، وہ مسئلہ غلط ہے، دلیل غلط ہے، تحریف بیاباطل تاویل کی گئے ہے تو سلف خاموشی اختیار نہیں کرتے ۔ مثالیں آگے آئی گئا الذِّ گر وَ إِنَّا لَهُ كَنِفِظُوْنَ ﴾ (الحجد /9)۔ ووسری آبت میں ﴿ إِنَّا اَخْنُ نَوَّ لُنَا الذِّ كُر وَ إِنَّا لَهُ كَنِفِظُوْنَ ﴾ (الحجد /9)۔

Page 36 of 164 www.AshabulHadith.com

قرآن نے تائید کی ہے Trinity کی۔ ﴿ إِنّا ﴾ جو ہے وہ ضمیر منظم ہے جمع کے لیے۔ کیایہ بات صحیح ہے؟ کیایہ مراد ہے الله تعالی کی جب الله تعالی فرماتے ہیں قرآن مجید میں ﴿ إِنَّا ٱنْزَلْنَهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ کیایہ مراد ہے کہ ہم تین ہیں نعوذ بالله ؟ غلط کیوں ہے یہ معنی ؟

كيونكه الله تعالى كى يه مرادى نهيس ب بلكه يه عقيده ركهنا كفرب ﴿ لَقَدُ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓ الرَّ اللَّهَ قَالِتُ قَالَتَهِ ﴾ (المائدة 73/٥) -

توقر آن مجید میں اس بدعقیدگی کی وضاحت بھی کی گئی ہے اور اس عقیدے والے شخص کو کافر بھی کہا گیاہے۔اور پھر عربی زبان کی طرف اگرہم دیکھتے ہیں تواناً صغیر متعلم کے لیے، جع کے لیے بھی استعال ہوتا ہے۔ جیسے ار دومیں ہم ''ہم ہیں کہ ہم نے یہ کیا صغیر متعلم کے لیے، جع کے لیے بھی استعال ہوتا ہے۔ جیسے ار دومیں ہم ''ہم ہیں کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ ہم نے یہ کیا ہے ، نوابوں والی زبان جو ہے تو عربی میں بھی یہ استعال ہوتا ہے ''خن'' یا'' اِنَّا، اِنَّنا'' تو یہاں سے یہ بات بالکل غلط استدلال ہے یا صحیح مراد کو نہیں پاسکے۔ ﴿ إِنَّا اَنْزَلُدْ اُنْ ﴾ ''نَدُنُ '' یہ بات ہے نَدُنُ کا ضمیر جو ہے وہ متعلم کے لیے ہے۔

﴿إِنَّا نَحُنُ نَزَّلْنَا اللَّا كُوَ وَإِنَّا لَهُ كَلِفِظُونَ﴾ تويہاں ﴿فَحُنُ﴾ سے یہ مرادلینا کہ ایک سے زیادہ ہے یہ غلط ہے اس سے مراد تعظیم کے لیے ہے نہ کہ جمع کے لیے ہے۔ لیے ہے۔

آئير ديھتے ہيں بعض اصول:

1-سبسے پہلااصل جوہے نصوص کے سامنے قرآن اور سنت کے سامنے اپنا سر جھکادیناہے قرآن اور حدیث، صحیح حدیث کے سامنے سر جھکاناہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنِ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَصَى اللهُ وَرَسُولُهُ آمُرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْحِيَرَةُ مِنْ أَمْرِ هِمْ ﴾ (الاحزاب/36)

(مومن مر داور مومن عور تول کے لیے بیہ جائز نہ تھا کہ وہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے پیارے پیٹمبر کے کیے ہوئے فیصلے کو جب فیصلہ کریں توان کا کوئی بھی اس میں اپناا ختیار باقی رہے )

جب"قالَ اللهُ تَعَالَى وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ"سامنے آجائے تو پھر فوراً س کوتسلیم کر لیتے ہیں۔دوسری آیتیں جتنی بھی ہیں﴿اَطِیْعُوا اللهُ وَاَطِیْعُوا اللهُ وَاَلَّالِهُ وَاللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ وَسَالِمُ وَاللّٰهُ تَعَالَی اور الله تعالی کی اور الله تعالی کی اور فرماں برداری کے معنی ہیں کہ جو بھی آپ کودیا جارہاہے الله تعالی کی طرف سے اور آپیکے کی طرف سے اینا سرخم کر کے اسے تسلیم کرنا ہے۔اسی طریقے سے:

﴿ مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدُ أَطَاعَ اللهَ ﴾ (انساء/80) (جس نے آپﷺ کی فرماں برداری کی اطاعت کی گویا کہ اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی ) ﴿ وَمَا التَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ \* وَمَا تَلْمُ لَكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْ الْهِ (الحشر/7)

(جو کھے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبیﷺ جو آپ کودیں وہ لے لوجس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ)

اوراس طريق سالله تعالى فرمات بين: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِ لآ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (نور/63)

(آگاہ ہو جائیں وہ لوگ جو آپﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ فتنے میں مبتلانہ ہو جائیں یاانہیں عذاب الیم نہ پنچے) یہ پہلااصول ہے۔

2۔ دوسرے نمبر پر قرآن اور سنت ہر چیز پر مقدم ہے، قرآن اور حدیث ہر چیز پر مقدم ہے اور یہ پہلے اصل کی عملی تطبیق ہے۔

جب تسلیم کرلیا"قال اللهٔ تعالی وقال رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهٔ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ" بیسب سے بلند ہے اور ان نصوص کے سامنے سرجھکانا ہے ، اب اس پر عمل بھی کیا ہے یعنی صرف نام کے نہیں بلکہ کام کے سرجھکانے والے ہیں ، عملًا۔اس کی مثال دیکھیں آپ، چند مثالیں ہیں ، نص یعنی قرآن اور حدیث جو ہے وہ عقل پر مقدم ہے۔جب ہر چیز کہہ دی، اب چار، پانچ مثالیں لیتے ہیں۔

1۔ پہلی مثال ہے عقل۔ تو قرآن اور حدیث، نص جو ہے وہ عقل پر مقدم ہے۔ اس کی مثال دیکھیں، ابود اود حدیث نمبر 162 میں سید نا علی ڈگائٹی بیان کرتے ہیں د'ا گردین رائے کی بنیاد پر ہوتا تو پھر موزے کو مسح کرنے کے لیے اوپر والی جگہ سے زیادہ بہتر ہوتی'۔

Page 37 of 164 www.AshabulHadith.com

عقل کا کیا تقاضہ ہے؟جب ہم موزے پر مسے کرتے ہیں تو گندگی اوپر ہوتی ہے یا نیچے ہوتی ہے؟ مسے کہاں کرتے ہیں ہم؟اوپر کرتے ہیں۔ عقل کا کیا تقاضہ ہے؟ جب ہم موزے پر مسے کرتے ہیں جائیں مقدم ہے یا فقل مقدم ہے؟ نص مقدم ہے۔ دیکھیں سیدناعلی ڈٹاٹیؤ فرماتے ہیں جب میں نے آپ ﷺ کو موزے کے اوپر مسے کرتے ہوئے دیکھاتو پھر میں نے بھی اس پر عمل کرناشر وع کر دیا۔

جب تک علم نہیں تھاتو عقل کے مطابق یہی چیزان کو ملی کہ اگر مسے کرناہو تو یوں کرناچا ہے لیکن جب دیکھا کہ آپﷺ نیچے نہیں صرف اوپر مسے کررہے ہیں تو پھر موزے کے اوپر مسے کیا۔ دوسری روایت میں آیا ہے ،سید ناعلی ڈلاٹٹڈ فرماتے ہیں میں بید دیکھتا تھا کہ پاؤں کے نیچے والا حصہ جو ہے وہ زیادہ حق رکھتا ہے مسے کا،اوپر والے حصے سے (یعنی موزے کے تعلق سے،اوپر والے حصے سے) یہاں تک کہ میں نے آپﷺ کو مسے کرتے ہوئے دیکھا۔

2۔ دوسری دلیل صحیح بخاری صدیث نمبر 1608 میں۔ باب باندھاہے امام بخاری تُحِیَّاللَّهُ نے کتاب الحج میں باب باندھاہے ' بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرَّكُعْيْنِ الْيَعَالِيَيْن ''۔

ایک مسکلہ ہے کہ طواف کے وقت کون سے رکن کو اسٹلام کرناہے؟ تو امام صاحب فرماتے ہیں، یہ اس چیز کابیان ہے کہ صرف ان لوگوں کاذکر جو صرف دو ارکان کو اسٹلام کر نادرست سیجھتے ہیں اور اس میں پھریہ قصہ بیان کیا ہے کہ سید نامعاویہ ڈٹاٹنڈ جو چاروں ارکان کعبہ سے چاروں کو اسٹلام کر رہے سے لینی ہاتھ لگارہے سے۔ سید ناعبداللہ بن عباس ڈٹاٹنڈ نے فرمایا کہ صرف دورکن کو اسٹلام کر ناچاہیے۔ سید نامعاویہ ڈٹاٹنڈ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے گھر میں سے کوئی چیز بھی میجور نہیں ہے کوئی چیز بھی ہے برکت نہیں ہے پورے اللہ کے گھر میں کعبہ میں پورے برکت نہیں ہے پورے اللہ کے گھر میں کعبہ میں پورے برکت نہیں ہے پورے اللہ کے گھر میں فرماتے ہیں ﴿لَقَدُ کَانَ لَکُمُ فِیْ دَسُولِ اللهِ اُسُوۃٌ کَسَدَۃٌ ﴾ (الاحزاب/21) (بے شک میں پورے برکت ہے۔ سید ناعبداللہ بن عباس ڈٹاٹنڈ فرماتے ہیں (رائے ہیں)۔ منداحمہ کی روایت میں ،اصل صیح بخاری میں بھی ہے ، منداحمہ کی روایت میں آیا ہے کہ تمہارے لیے اللہ تعالی کے پیارے پیغیر ﷺ بہترین نمونہ ہیں)۔ منداحمہ کی روایت میں ،اصل صیح بخاری میں بھی ہے ، منداحمہ کی روایت میں آیا ہے کہ شکواؤ کہ مندفت ''مید نامعاویہ ڈٹاٹنڈ فرماتے ہیں (آپ نے پھر فرمایا ہے)۔

عقل کا نقاضہ کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے تو پورا بابر کت ہے۔ شریعت کیا کہتی ہے؟ نص کیا کہتا ہے؟ کہ جو آپ ﷺ نے کیا، ہم نے وہی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ نے صرف دوار کان کا اسلام کیا ہے۔ جمراسود کو بوسہ بھی دیا ہے، اسلام بھی کیا ہے، ہاتھ بھی لگایا ہے اور رکن کیا نی کو صرف ہاتھ لگایا ہے گویا کہ دونوں کو اسلام کرنا جائز ہے، صرف دور کن کعبہ کو، باقی جو دو ہیں جو شال کی طرف ہیں کیوں کہ وہ کعبہ کا حصہ نہیں ہیں۔ پہتے ہے؟ اسلام نہیں ہوا تھا کیوں کہ وہ جو اصل کعبہ تھاوہ حطیم کے جصے کے باہر تھا، جو اصل ارکان تھے وہ موجود نہیں ہیں کیوں کہ کعبہ کی تعمیر جو ابھی موجود ہے یہ ناقص ہے۔ جیسے کہ قریش نے یہ تعمیر کیا تھا بہر حال تو آپ ﷺ نے صرف دوار کان کو اسلام کیا تھا، ہمارے لیے سنت کیا ہے؟ صرف دوار کان کو اسلام کرنا ہے۔ چاروں کو اسلام کرنا گرجائز ہو تا توسید ناعبد اللہ بن عباس ٹواٹنٹی کھی ان کو منع نہ کرتے۔ اور اور ب کیا تھی ہمارے لیے ہیں پھر تو ہمیں وہی کرنا گرجائز ہو تا توسید ناعبد اللہ بن عباس ٹواٹنٹی کہاں کو منع نہ کرتے۔ اور اور ب کو باتھ لگائیں، اسوہ صنہ کی بات آئی ہے۔ اسوہ حسنہ کہ اگر آپ ﷺ ہمارے لیے ہیں پھر تو ہمیں وہی کرنا جائے ہو آپ ﷺ نے کہا ہے، جو نہیں کیا کہ کون کریں؟ سجان اللہ یہاں پر بھی نص کو مقدم کیا ہے۔

2۔ نص کو لغت پر تقذیم کرنا،نص ،لغت عربی زبان پر مقدم ہے۔اس کی مثال اللہ تعالی فرماتے ہیں، قرآن مجید کے تعلق سے: ﴿يَتُلُوْنَهُ حَقَّ تِلَا وَتِهِ﴾ (البقدة/121)

(تلات کرتے ہیں قرآن مجید کی جیسا کہ تلاوت کرنے کاحق ہے)

عام طور پر مجھے بتائیں تلاوت کا کیا معنی ہے؟''تحسین الصوت بالقراءۃ''کہ قرآن مجید کواچھی آواز میں قرات کرنا، تلاوت کرنااسے تلاوت کہتے ہیں۔اب ﴿حقّ بیل۔ اب ﴿حقّ بیل۔ اب ﴿حقّ بیل۔ اب ﴿حقّ بیل۔ یہ فرآن مجید کی تلاوت ہی کرنی ہے اور بعض لوگ صرف اس کو کافی سجھتے ہیں۔ ابن جریر طبری اِٹُراللللہ فرماتے ہیں تفسیر میں کہتے ہیں کہ سیدنا عکر معۃ ڈولائڈڈ کہتے ہیں اس آیت کے تعلق سے' قال، یتبعونه حق اتباعه ''( یہ صرف قرات نہیں ہے اتباع کر ناجیسا کہ اتباع کرنے کاحق ہے)۔اتباع کب ہوتی ہے؟ جب آپ پڑھتے بھی ہیں معنی بھی سجھتے ہیں پھر عمل بھی کرتے ہیں۔ تو ﴿حقّ تِلاَوتِهِ﴾

Page 38 of 164 www.AshabulHadith.com

سے مراد ہے حق الا تباع۔ کیا آپ نے اللہ تعالی کے اس فرمان کو نہیں سنا ﴿ وَالْقَهُو ِ إِذَا تَلْهَا ﴾ (الشمس /2) (اور چاند جب سورج کے تابع ہو کر چیجے آئے)۔ اتباع کرنا پیچھے چلنے کو کہتے ہیں نا اتباع۔ تودیک معنی توبہ ہے کہ "اچھی آ واز میں فرائع کے اس کے اس معنی توبہ ہے کہ "اجھی آ واز میں قرائت کرنا، خوبصورت آ واز میں ''لیکن یہ معنی بھی موجود ہے جس سے بہت سارے لوگ غافل ہیں وہ یہ ہے کہ "اتباع کرنا بھی ضروری ہے ''۔ اور یہ قول سیرناعبداللہ بن عباس ڈٹائٹی کا بھی ہے وقادہ اور حسن بھری تھی لگنا کا بھی ہے۔

3- تیسری مثال کہ نص کو آئمہ کے اقوال سے بھی آگے مقدم کرنا۔ امام کا قول آگیا اور سامنے قرآن مجید یاحدیث آگئی توامام کے قول کو چھوڑ دیاجاتا ہے اور نص پر عمل کیاجاتا ہے گویا کہ نص قرآن اور حدیث جو ہے، ہر چیز سے آگے ہے، یہ ایک قاعدہ ہے، اصول ہے۔ اس کی مثال، ایک معروف مسلہ ہے متعۃ الحج کے تعلق سے۔ چے متعت کے تعلق سے۔ سید ناابو بکر صدیق رٹی ٹھٹٹٹ اور سید ناعمر بن خطاب ڈی ٹٹٹٹٹ فرمایا کہ "آپ کیٹٹ نے جمتعہ کی اجازت دی ہے بلکہ علم دیا ہے توجہ تہتع جہ سید مسلہ پہنچاسید ناعبداللہ بن عباس ڈی ٹٹٹٹٹ نے جا کہ تھے کہ "آپ کیٹٹ نے جمتعہ کی اجازت دی ہے بلکہ علم دیا ہے توجہ تہتع توجہ تہت کے اور فرمایا عنقریب تم لوگ ہلاک ہونے والے ہو، توجہ بین تہمیں کہتا ہوں اللہ کے بیارے پیغیر کیٹٹ نے فرمایا اور تم لوگ کہتے ہو کہ ابو بکر اور عمر نے فرمایا ہے۔

جس روایت میں آیا ہے کہ ''عنقریب پھر وں کی بارش نازل ہونے والی ہے''۔ یہ لفظ حدیث کی کتابوں میں ایسے محفوظ نہیں ہے یہ بٹاؤں میں آپ کوا گرچہ کتاب التوحید میں یہی لفظ ہیان کیا ہے اور ابن القیم محفوظ نہیں ہے یہی لفظ بیان کیا ہے اور ابن القیم محفوظ ہیں جس یہی لفظ بیان کیا ہے اور لیکن حدیث کی کتابوں میں جیسیا کہ ابن عبد البر"نے جامع بیان العلم وفضلہ میں حدیث نمبر 2377 میں جو لفظ بیان کیا ہے وہ اس سے تھوڑ اسامختلف ہے اس میں لفظ یہ ہے کہ اللہ کی قشم! میں تمہیں اس سے بعض ہوتے ہوئے نہیں دیکھتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر عذاب نازل ہو، میں تمہیں کہتا ہوں آپ بھر وں کی بارش کی خوافظ محفوظ ہے دور نہیں پھر وں کی بارش کیکن جو لفظ محفوظ ہے دور یہ لفظ ہے حدیث کی کتابوں میں۔

د وسرالفظ جوہے وہ ''عنقریب تم لوگ ہلاک ہونے والے ہو'' پتھر وں کاذکراس میں نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

اور میں نے پہلے بھی کہاہے کہ تقویٰ کے اعتبار سے ، علم کے اعتبار سے ، فضل کے اعتبار سے ان جیسا کوئی بھی نہیں ہے اور صحابہ کرام اللَّا ﷺ میں سے ، ﴿ وَالسّٰبِقُونَ الْاَوَّ لُونَ ﴾ میں سے دونوں ہیں، وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپﷺ نے اجازت بھی دی ہے ، یہ نہیں کہا کہ حدیث ان کو نہیں آتی تھی، وہ یہ بھی جانتے تھے کہ صبح ہے ، جج تہتع صبح ہے۔ سوال یہ ہے میر اکہ پھرانہوں نے کیوں ایسا کیا؟ کیاان کا بیر کر نادرست تھایا نہیں تھا؟

ایک جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے فرمان کے سامنے کسی کی بات نہیں سنتے ، صحابی ہو یا کوئی بھی ہو ، غلط کہا ہے تو غلط کہا ہے اور یہ بات درست نہیں ہے۔ اس اعتبار سے کہ آپ نے حدیث کو تو آ گے کیااور حق ہے حدیث کو آ گے کر نالیکن بڑے صحابہ رفٹائٹڑ کو آپ نے گراد یا ہے ، جیسا کہ وہ صحابی نہیں ہیں ، پچھ بھی نہیں ہیں ، پچھ بھی نہیں ہیں ، ان کی کوئی قدر وقیمت ہی نہیں ہے۔ جب ہم بات کرتے ہیں شیخین کی ، عام صحابی کی بات کرتے ہوئے ہمیں شرم آنی چا ہے ، ادب کے دائرے میں رہنا چا ہے ، ہم تو بات کررہے ہیں صحابہ رفٹائٹڑ کے بھی سر داروں کی۔ وجہ کیا ہے ؟ یادر کھیں کہ ان کا اجتہاد تھا ، نص کے ہوتے ہوئے اجتہاد تھا ، یہ نہیں کہ نص نہیں تھا ، اجتہاد تھا۔ ہوا یہ کہ لوگوں نے سستی بر تناشر وع کر دی۔ بہترین زمانہ ہے یہ وہ کہ ایک ہی سفر میں جج اور عمرہ کر ناشر وع کر دیا ، تمتع کر ناشر وع کر دیا۔ عمرے کے لیے کوئی جاتا نہیں تھا ، بہت کم لوگ جاتے تھے ، تو انہوں نے یہ دیکھا کہ لوگ سستی اور کا ہلی کا شکار ہیں اور لوگ جج تمتع کر کے ایک ہی سفر میں دو

Page 39 of 164 www.AshabulHadith.com

نوں عباد تیں کررہے ہیں اس لیے انہوں نے یہ کہا کہ جج افراد کروتم، لینی ایک سفر میں جج کرو پھر اور سفر کر کے جاؤ، مدینہ کتناد ورہے ؟ دوسرے سفر میں جاکر عمرہ کرو، ایک ساتھ جج اور عمرہ نہ کرو۔ ایک مسئلہ تھا، ایک وجہ تھی، ان کو سنہ متبع ہے، انہوں نے یہ قول کہا اور پھر جب ان کی وفات ہوئی، معاملہ ختم ہوا، پھر مسئلہ سامنے آیا۔ اب ان کے زمانے میں وہ بہتر جانے تھے کہ ان کاوقت کیسا تھا اور لوگ کیسے تھے؟ لیکن حدیث اصل ہے، بنیاد ہے، اس پر عمل ہمیشہ رہے گا اور خلفائے راشدین کو سنہ متبع ہے۔ انہوں نے یہاں پر منع کیا، کوئی چیز دیکھ کر منع کیا، ہمیشہ کے لئے منع نہیں کیا انہوں نے، وہ دین کو تبدیل کرنے کی جر اُت نہیں کر سکتے تھے۔ میں یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ان سے یہ جو غلطی ہوئی ہے، جو غلطی ہم دیکھ رہے ہیں کہ غلطی ہوئی کیوں ہے؟ ان کے پاس ایک وجہ تھی، ایک عذر تھا۔ ہمارے پاس کیا عذر ہے ۔

دوسری مثال آگے ان شاء اللہ بات آئے گی، ایک مثال اور دے دیتا ہوں۔ سید ناعمر بن خطاب دخالی گئے کے زمانے میں طلاق کا مسئلہ آیا۔ تین طلاقیں جو ہیں وہ تین مستجھی جائیں گی۔ سنت اور دوبد عی ہیں تو بدعت تو قاسد ہوتی ہے، بدعت مردود ہے لیکن ایک تو بالی تو بدعت تو قاسد ہوتی ہے، بدعت مردود ہے لیکن ایک تو باقی رہتی ہے نال سید ناعمر بن خطاب خلافی نے جب یہ فتو کا دیا کہ تین طلاقیں، تین سمجھی جائیں گی تو کیا انہوں نے حدیث کے خلاف عمل کیا؟ ان کے زمانے میں ہوا کہ کہ لوگوں نے طلاق کے معاطم میں بہت بی نری کا راستہ افتیار کیا ہے اور طلاق کی جو شرح ہے وہ بڑھتی گئی۔ کیسے ؟ کہ ہر مسئلے میں تین مرتبہ طلاقیں ہیں، کوئی جھڑا ہوا، تین مرتبہ طلاق دے دی۔ سید ناعمر بن خطاب شاہدہ نے اور طلاق کی ہو شرح ہے وہ بڑھتی گئی۔ کیسے ؟ کہ ہر کیا یہ آج کے بعد جو بھی تین طلاقیں دے گا تو تین ہی ہوں گی۔ پھر تھوڑے ہے لوگوں کو سمجھ آئی کہ اب اگر تین طلاقیں تین ہو جائیں گی تو انہوں نے فرمایا کہ آج کے بعد جو بھی تین طلاقیں دے گا تو تین ہی ہوں گی۔ پھر تھوڑے ہے اور پھر واپس اس ڈر کے مارے کہ تین طلاقیں، تین ہو جائیں گی تو انہوں نے احتیاط سے کام لینا شروع کیا۔ اب سید ناعمر بن خطاب ڈٹائٹو کئے نے بعض لوگ سے کہتے ہیں کہ میں ان میں بین ہو جائیں گی تو انہوں نے بین طلاقیں میں بین خطاب ڈٹائٹو کی سید کی مخالفت کی ہے توان کا قول مردود ہے۔ ہم سے کہتے ہیں کہ ان تین طلاقیں بین میں میں بین میں بین بین میں بین بین میں کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ "تین طلاقیں ہیں"۔

زمانے میں بید مسئلہ تھا، وہ خلیفہ راشد ہیں ،ان کو سننا می تھی انہوں نے بید فیصلہ کیا ہے۔ امام بن باز میڈ اللہ تیں بین بین راتے ہیں، کہتے ہیں کہ "تین طلاقیں ہیں"۔

بر عی طلاقیں ہیں"۔

کوئی شک نہیں ہے،اس میں سے ایک طلاق مانی جائے گی لیکن مسئلہ سید ناعمر بن خطاب ڈٹاٹنٹٹ نے جو کیا ہے وہ کیا ہے؟ کیوں کہ جمہور بتاؤں میں آپ کو۔ چاروں فقہاء سید ناعمر ڈٹاٹنٹٹ کے قول کو لیتے ہیں کہ تین طلاقیں جو ہیں وہ تین طلاقیں گی جائیں گی چاہے حفی ہوں، ماکئی ہوں، شافعی ہوں یا حنبلی ہوں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیے بیٹائٹٹ ابن القیم بیٹائٹٹ اور دیگر علماء جو بعد میں آئے ہیں،انہوں نے کہا کہ نہیں بدعی طلاق ہے طلاق تین والحا ایک سمجھی جائے گی ایک گئی جائے گی شرطوں کے ساتھ۔ بعض او قات ایک بھی نہیں ہوتی،اگر حیض کی حالت ہو تو حیض میں بھی بدعی طلاق ہوتی ہے۔ بہر حال تو تین والا مسئلہ جو ہے امام بن باز بھٹائٹٹ فرماتے ہیں''اگرزمانہ ہوسید ناعمر بن خطاب ڈٹائٹٹ والا، یعنی طلاق کا مسئلہ ویسا ہو جائے کسی معاشر ہے میں اور شرح بڑھتی جائے توانہیں رو کئے کے لیے اگر سید ناعمر بن خطاب ڈٹائٹٹٹ والا، یعنی طلاق کا مسئلہ ویسا ہو جائے کسی معاشر ہے میں اور شرح بڑھتی جائے توانہیں رو کئے کے لیے اگر سید ناعمر میں کہا کہ جو کہا کہ نہیں ہے،ورنہ اصل حدیث پر ہوگا''د۔

ا گرمعاملہ، معاشرہ ویباہے جبیبا کہ سید ناعمر بن خطاب رٹھاٹنڈ کے زمانے میں تھااور لوگ طلاق میں، یعنی بداحتیاطی کرتے تھے اگر یہ معاملہ ہے تو پھر عمل ہو گا سید ناعمر رٹھاٹنڈ کے قول پیداورا گرمعاملہ ایبانہیں ہے نار مل معاملہ ہے تب حدیث پر عمل کیاجائے اور سید ناعمر رٹھاٹنڈ کے قول کو چھوڑ دیاجائے گا۔ توانہوں نے ان دونوں کو تطبیق کرنے کی کوشش کی ہے، ہم حال لیکن سلف کاجوا یک قاعدہ ہے وہ یہ ہے کہ نص سب سے پہلے ہے۔

4۔ چوتھی بات ذاتی چاہت اور خواہش سے بھی نص مقدم ہے۔ ذاتی چاہت اور خواہشات پر نص مقدم ہے، آگے ہے۔ اس میں معروف قصہ ہے امام مالک ویشت کا کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ '' یا باعبداللہ میں عمرہ کر ناچاہتا ہوں کہاں سے احرام باند صوب ؟''۔ امام مالک ویشات فرماتے ہیں کہ جہاں سے آپ کی نظرت کا کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ نہیں میں مبحد نبوی سے احرام باند صناچاہتا ہوں۔ تو اعرام باند صابح ذوالحلیفہ سے وہاں سے احرام باند صومیقات سے یعنی۔ تواس شخص نے کہا کہ نہیں میں مبحد نبوی سے ادھر سے احرام باند صناچاہتا ہوں۔ تو امام مالک ویشات نے فرمایا کہ میں فتنے کا کہ تم فتنے میں نہ مبتلا ہو جاؤ'' اخدی علیك الفتدة ''تواس شخص نے کہا کہ اس میں فتنے کی کیا بات ہے چند میلوں کی تو بات ہے فتنہ کہاں سے آگیا؟ امام مالک ویشات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

Page 40 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿ فَلْيَحْنَادِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ اَمْدِ ﴾ اَنْ تُصِيْبَهُ مْهِ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُ مْهِ عَذَا بُ اَلِيْمٌ ﴿ سُورة النور آيت نمبر 63 كى تلاوت كى - سِجان الله، بات چند ميلول كى نهي ہے بات ہے اس كاكوئى اعتبار نہيں آپ نہيں ہے بات ہے اس كاكوئى اعتبار نہيں آپ على ہے اس كاكوئى اعتبار نہيں آپ على ہے قول اور فعل كے سامنے ـ سِجان الله ـ

تیسرا قاعدہ''تقدیم الاھم فالمہم''(سبسے پہلے اہم ہے پھر مہم ہے)۔ جس چیز کی زیادہ اہمیت ہے اس کو آگے کرنا ہے پھر بعدوالی کی اہمیت پھر بعدوالی کی اہمیت پھر بعدوالی کی اہمیت پھر بعدوالی کی اہمیت بھر بعدوالی کی اہمیت ہے۔ جو سب سے زیادہ اہم ہے اس کو آگے کرنا ہے'' تقدیم الاھم فالمہم''۔اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاعْبُلُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْمِرُكُوا بِهِ شَيْئًا وَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (النساء/36)۔ توابتداء کس چیز سے ہوئی؟ توحید عبادت سے، پھر شرک سے آگاہی پھر والدین سے حسن سلوک ہے۔ اور اسی طریق سے آگاہی پھر والدین سے حسن سلوک ہے۔ اور اسی طریق سے گئو کافرمان ہے صبحے بخاری کی روایت میں''بنی المرشلامُ علی حَسْس'' دین اسلام کی عمارت قائم کی گئی باخ چیزوں پر:

(1) کلمہ شہادت ہے۔ (2) نماز ہے۔ (3) زکوۃ ہے۔ (4) روزہ ہے۔ (5) جج ہے۔

توسب سے پہلے کیا ہے؟ کلمہ شہادت ہے۔ ای طریقے سے صحی بخاری کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیار ہے بیغیر ﷺ نے سید نامعاذ ڈاٹنئؤ کو بھیجا بمن کی طرف، آپ ﷺ فرماتے ہیں: "اے معاذ! تم یہ جان لو کہ تم جارہے ہو یمن کی طرف، وہاں پر اہل کتاب موجود ہیں، اہل علم لوگ موجود ہیں اہل کتاب ہیں تو سب سے پہلے ان کودعوت دینا (کس چیز کی؟) کلمہ شہادت کی 'آلشہند آن لا اللہ وَاللہ وَ کہ جَاری ۔ صحیح بخاری ایک معام ہے۔ وابتداءو می سے ''قال اللہ تَعَالَى وَقَالَ مَعْروفَ کتاب ہے۔ سب سے پہلی کتاب کون می ہے مجھر کتاب الا یمان ہے بھر کتاب العلم ہے۔ وابتداءو می ہے 'کتاب العقوب ۔ موجود ہوں کہ وہ ہوں کہ وہ ہوں کہ ہوں کی صد میں اصول کافی رافضیوں کی کتاب العلم ہے کھر طہارت کے مماکل ہیں بھر کتاب العقوں ، عقل اللہ علم ہے کہ وہ وہ اصول کافی سے بھر کتاب العقل ، عقل وہ وہ کتاب العقل ، عقل ۔ وہ اصول کافی سمجھی جاتی ہوں کتاب ہے جاتے ہیں سب سے پہلی کتاب کون می ہے ؟ کتاب العقل ، عقل سنت کی ، جوروافض ہیں ان کی جو ہواں کافی سمجھی جاتی ہیں ہیں ہو بھی عقیدے کا اجتمام اور توحید اور ائیان کے مماکل کا اجتمام اور توحید اور ائیاں ہے ۔ خاص طور یہ کیا گیا ہے۔

چو تھاجو قاعدہ ہے اس قاعدے کا تعلق قرآن مجید ہے کہ محکم آیات پر عمل کرنا ہے اور متنابہ پر ایمان لے کر آنا ہے، تصدیق کرنی ہے۔ محکم آیات پہ عمل اور متنابہ آیات پر ایمان لے کر آنا ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿هُوَ الَّذِيْ َ اَنْدِیْ اَلْدُیْتِ مِنْهُ اَلْدُ مُو اَلْدُیْتِ مِنْهُ اَلْدُیْتِ مِنْهُ اَلْدُیْتِ مِنْهُ الله تعالی نے جس نے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿هُوَ الَّذِيْ َ اَنْ جَمِيد نازل فرمایا ہے اس کتاب میں سے بعض آیات محکم ہیں وہ ﴿اُهُ اللّٰهِ عَلَى اَللّٰهِ تعالی نے جس نے آبات محکم ہیں وہ ﴿اُهُ اللّٰهِ عَلَى اَللّٰهِ تعالی نے جس نے آبات محکم ہیں وہ ﴿اُهُ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الله

Page 41 of 164 www.AshabulHadith.com

کرام اٹٹائٹٹٹٹ کیوں کہ براہراست علم لیتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبرﷺ سے توان کو ضرورت نہیں محسوس ہوتی تھی کہ وہ کچھ لکھیں کیوں کہ وہ براہراست آپی سے سکھ رہے ہیں۔جو بھی قرآن مجید کی تفیرہے،آپی فعلاً، عملاً کرے دکھارہے ہیں،جو بھی حدیث آپی کی ہے آپی کہ رہے ہیں کہ راست علم حاصل کیااور معنی کو بھی لے لیاتوان کوان کتابوں کی جو بعد میں تصنیف ہوئیں ہیں،ا گرچہ رپہ بھی بہترین زمانے میں تصنیف ہوناشر وع ہو کی ہیں تاکہ علم محفوظ ہو جائےاور اہل بدعت بھی آناشر وع ہوئے تو چند اہم جو قواعد و ضوابط ہیں پھر ان کااہتمام کیا گیا۔ مثال کے طوریہ احادیث کااہتمام کرنا،روایتاً و درایتاً حدیث کے صحیح معنی کو جاننااوراس کے ساتھ ساتھ سند کے تعلق سے بھی جاننا کہ صحیح ہے پانہیں ہے۔صحابہ کرام الٹائٹیٹیٹیٹا کے زمانے میں اس کی ضرورت نہیں تھی، براہ راست سنتے تھے آپﷺ ہے، پچھیں کوئی واسطہ بھی نہیں تھا۔اب کوئی راوی ہے، نہیں ہے، کون ہے، کیسا ہے؟سب ثقات تھے،سب عدول تھے صحابہ کرام ﷺ خین اواس علم کی ضرورت نہیں تھی ان کولیکن بعد میں جیسے جیسے زمانہ دور ہو تا گیا تو پھر آئمہ سلف نے ،امام ابن سیرین جیالیہ فرماتے ہیں، صحیح مسلم کے مقدمے میں، حدیث نمبر 84 میں، امام ابن سیرین اِٹُرالٹی کہ: ''وہلوگ (یعنی سلف جو ہیں)وہ اسناد کے تعلق سے سوال نہیں کرتے تھے کہ سند کیا ہے حديث كى ؟ جو بهى كهتا تفاد "قال رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم" لي ليت شهد "فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِثْلَةُ"؛ جب فتنخ ظاهر مهو ئ اور فتنوس كى ابتداء موكى "قالُوا: سَمُّوا لَتَا ر بِحَالَكُمْ''تب سلف نے بیر کہناشر وع کیا کہ ''اب بتاؤتمہارےراوی کون ہیں جو بیر وایت پیش کررہے ہیں؟''۔ پس بیر دیکھاجاتاا گر کوئی شخص اہل سنت میں سے ہے'' فینظر اِبی اُھل اللہ یّق فیؤ خَذْ عدیثین "امام ابن سیرین تیشاللہ کی وفات سن 110 ہجری میں ہوئی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل سنت کالفظ آپ لو گوں نے ایجاد کیا ہے؟ آپ کہو مسلمان ہیں بس ، سنی نہ کہوا پنے آپ کو ،اہل سنت نہ کہو ،امام ابن سیرین عِیشاللہ کی وفات سن 110 ہجری میں ہوئی وہ پیر فرماتے ہیں کہ ''ہم یہ دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اہل سنت میں سے ہوتاتو ہم اس کی حدیث لے لیتے اور ہل بدعت میں سے ہوتاتو ہم اس کی حدیث حچیوڑ دیتے''۔ تویہ تمیز سلف کے زمانے سے ہیاس کیا بتداء ہوئی کہ اہل سنت اور اہل بدعت ہیں اور دوسری میں صحیح مسلم کے مقدمے میں امام سیرین عشایہ کامشہور قول ہے کہ '' میہ علم دین ہے بس دیکھو کہ اپنادین کس سے لے رہے ہوتم؟''۔

جرایرے غیرے ہے دین کاعلم نہیں لیاجاتا جو لوگ سیدھے ہیں، حق پر قائم ہیں، سلف الصالحین، صحابہ کرام الله الله اللہ علیہ وہ لوگ ہیں علیاء علیائے حق ، علیائے دبانییں ، جن سے علم حاصل کر ناچاہئے۔ جوان کے علاوہ علیاء ہیں وہ دو قتم کے ہیں، ایک توان کے بالکل مخالف ہیں ان سے تو بالکل علم نہیں لینا ہے۔ دو سرے وہ ہیں جو بچھیں ہیں ان کی بات بھی کرتے ہیں ان کی بات بھی کرتے ہیں ﴿لاَ الله هَوُّ لاَ وَ ﴾ (النساء: 143)۔ یہ لوگ ان میں سے ہیں ان میں سے نہیں ہیں سلف میں سے نہیں ہیں کیوں کہ ان کا منج بالکل واضح ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حق و باطل کو خلط ملط کر دیں جیسا کہ میں نے بچھلے در س میں بیان کیا ہے تفصیل سے۔ اب مثال کے طور پر دیکھیں آپ، صحاح ستہ کو دیکھ لیں آپ، صحاح ستہ کو دیکھ لیں آپ، صحاح ستہ کی کہ جو بندھ ہو محاح ستہ میں گئے گئا ہو تو بندہ کی گئا ہو ہو بندھ کی کہ ہو باب ہو کی سلف کو نکال دیں آپ تو حدیث باقی نہیں بچق۔ پہلے کتاب ہے پھر تبویب ہو گہا ہے ، باب جو باندھ ہو اس کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سند کو دیکھ لیا اور صحیح بخاری کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سند کو دیکھ لیا اور صحیح بخاری کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سند کو دیکھ لیا اور صحیح بخاری کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سند کو دیکھ لیا اور صحیح بخاری کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سند کو دیکھ لیا اور سے اس کا معنی کیا ہو جو بیاں کی میاں کی دلیل پھر بیان کی ہے قرآن و سنت سے اور یہ اہتمام جو ہے علم الروایة کا ہے کہ اس کا معنی کیا ہے۔

Page 42 of 164

معنی نہیں جانے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام بخاری کی فقہ نہیں ہے، وہ فقیہ نہیں تھے، سمجھ نہیں تھی، فقہاء توامام ابو حنیفہ یادیگر علماء تھے جوان کے شاگرد شخص محد ثین تو فقیہ تھے، ہی نہیں اور یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حماقت ہے اگر کوئی شخص الیمی بات کرتا ہے تو ۔ امام بخاری کی فقہ ان کی تبویب میں موجود ہے اور بہترین طریقے سے انہوں نے تبویب کی ہے اور بہت خوبصورت انداز سے دلائل کو پیش کیا ہے تو سند کے اعتبار سے بھی صحیح بخاری مقدم ہے اور آج بھی دیکھیں کہ قرآن مجید کے بعد اگر مسلمانوں کی کوئی معتبر کتاب ہے تو وہ ہے صحیح بخاری۔

علم الحدیث کے اصول رکھے گئے ہیں۔ مصطلح الحدیث کے آپ دیکھتے ہیں کہ انجی بھی اصول موجود ہیں Terminology of Hadith کے نام سے اساءالر حال کی کتاب ہے۔اچھااب سند تودیکھ لی ہےاب سند میں کون سے لوگ ہیں؟ کون سے رحال ہیں؟اس کے لیے خاص لوگ نے اپنی زندگی صرف کر دی ہے اور یہ اصول بنائے ہیں۔ کس لیے اصول ہیں اپنانام کمانے کے لیے یااس دین کی حفاظت کے لیے ؟اس دین کو محفوظ کرنے کے لیے یہ اصول بین تو ان کی فہم جوہے وہ قائم ہےان اصولوں پر ۔ یہ نہیں کہ کوئی شخص آ کر کہہ دے کہ فلاں ضعیف ہے بغیر کسی وجہ کے ، یاجرح کر دے کسی کی بھی، نہیں جرح و تعدیل کے بھی قاعدے ہیں، مثال کے طور پر ایک عالم کہتاہے کہ فلاں راوی کاحافظہ کمزور ہے یافلاں راوی ضعیف ہے۔ ٹھیک ہے۔ایک کہتاہے کہ نہیں ثقہ ہے اب جرح و تعدیل ٹکراگئی،ایک ہی شخص ہے،ایک جرح کررہاہے اور ایک اس کی تعدیل کررہاہے تو کوئی قاعدہ قانون ہے یابس دونوں کے مانی جائے گی، دونوں کو کیسے مانیں بھئی ؟ راوی توایک ہی ہے۔اس کے قواعد ہیں کہ جس کا قول مفسر ہے ،اس کے قول کولیاجائے گاا گر جرح مفسر ہے تواس کے قول کولیا جائے گااورا گرتعدیل مفسرہے یعنی وجہ بھی بیان کی ہے تواس کے قول کولیا جائے گاہیہ نہیں ہے کہ اندھاد ھند بغیر کسی قاعدے کے کوئی بھی شخص بات کر تاہے سلف میں سے، نہیں۔ قواعد ہیں، ضوابط ہیں، اصول ہیں اس کے مطابق بات کرتے ہیں، جرح و تعدیل کے بھی اصول ہیں، یہاں تک کہ تعارض کے بھی اصول ہیں،ایسی بات کوئی بھی نہیں ہے کہ ہر کوئی اپنی مرضی کر تارہے۔مثال کے طور پیدا یک عالم کہتا ہے، محدثین میں سے جو جرح وتعدیل کے ماہرین ہیں کہ فلاں راوی ضعیف ہے۔ کیوں؟اس کومیں نے شراب پیتے ہوئے دیکھاہے۔ جرح ہو گئی۔اب جو کہتاہے بیرراوی،اب ثقہ ہے،عدل ہو چکاہے، ثقہ ہےاس کواب کہنا چاہے اس کے ساتھ کہ عدل ہے کہ وہ پہ کہے کہ اس نے شراب سے توبہ کی، میں نے اس کودیکھا ہے۔ پہلے جرح مفسر تھی، پہ نہیں کہ ضعیف تھی،اس لیے کہ یہ شراب پیتاتھا، بیر شرابی تھا، وہ کہتاہے کہ پہلے شرابی تھااب شرابی نہیں ہےاور میں اس کی گواہی دیتاہوںاب وہ جرح مفسر تھی یہ تعدیل مفسر ہےاور تعدیل مفسر غالب آتی ہے جرح مفسر پراس اعتبار سے کیوں کہ ''عندہ زیادہ علم'' کہتے ہیں اس کے پاس زیادہ علم ہے جواس کے پاس نہیں ہے۔ د وسرے نمبر پر نصوص شرعیہ کی فہم کے لیے خاص اصول وضوابط، معروف اصول وضوابط بیان کیے گئے ہیں جسے کہتے ہیں اصول الفقہ ۔اصول الفقہ وہ علم ہے جیسے اس کا نام ہے جس کا تعلق عملی مسائل پر ہے۔ عام طور پر عملی مسائل جو ہیں فقہ کے مسائل اور ان مسائل کو سمجھنا کیسے ؟جو عبادات کے مسائل ہیں، معاملات کے مسائل ہیں،ان کو سمجھیں کیسے؟ن کے خاص اصول ہیں۔اب مثال کے طور پر عام نص ہے توبنیادی طور پر عام نص یہ عمل کیا جاتا ہے جب تک کہ کوئی خاص نص دوسرانہ آئے جواس عام کوخاص کردے۔عام ہے،خاص ہے توخاص مقدم ہے عام پر۔خاص نہیں ہے تو پھر عام پر عمل کیاجائے گا۔مطلق ہے ، مقید ہے۔ مثال کے طوریہ مطلق کی بات کرتے ہیں۔ جب چور کے ہاتھ کاٹنے کے سزا کاذ کرہے قرآن مجید میں کہ چور کے ہاتھ کاٹ دو، دایاں ہاتھ ہتھیلی کے اس جوڑ سے کاٹ دو۔ قرآن مجید میں ہے یہ کالفظ ید ہے اب کہاں سے کاٹیں ہاتھ ؟ مطلق لفظ ہے یہ ﴿فَا قُطعُواْ أَیْنِ یَهُمَا ﴾۔ حدیث میں آپ ﷺ کے عمل سے یہ قیدلگ گئی ہے کہ ہاتھ کو کاٹناہے ہتھیلی سے۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کاجو جوڑ ہے یہاں سے ہاتھ کاٹنا ہے۔ آیت میں مطلق ہے ہاتھ آپ کہنی سے کاٹیں کندھے سے کاٹیں ہاتھ کہاہے ید کہاجاتا ہے ناعر کی میں ہاتھ ہی ہے ناٹوٹل لیکن جب حدیث میں ہمیں یہ آپﷺ کاعمل ملاہے کہ ہاتھ دائیں ہاتھ کی ہمشلی کے جوڑ سے کاٹنا ہے اب اس مطلق پر عمل نہیں کیا جائے گا،اس مقید پر عمل کیا جائے گااور چور کاہاتھ چوری ثابت کرنے کے لیے آٹھ شرطیں ہیں ، یہ نہیں کہ چوری کی اور فوراً ہاتھ کاٹ دیئے ،چور کا ہاتھ کاٹنے کے لیے آٹھ شرطیں ہوں گی پھر ہاتھ کاٹا جائے گا ان شرطوں کے مطابق، بہر حال۔

Page 43 of 164

بی شروط کہاں ہے آئیں؟ اور پھر ہاتھ کہاں ہے کا ٹاہے؟ بایاں ہاتھ پادایاں ہاتھ پھر کہاں ہے؟ بی ساری چیزیں جو ہیں اب مطلق ہیں، مقید ہیں، مقید کو مطلق پر مقدم کیا، یہ اصول ہے، اصولوں کی بنیاد پی، یہ نہیں کہ کوئی شخص اپنی مرضی ہے کہتا ہے کہ کندھے ہے کا ٹو، کوئی کہتا ہے کہ نہیں انگلیاں کاٹ دو، کوئی کہتا ہے کہ کہنی ہے والے نہیں کہ کوئی شخص اپنی مرضی ہے کہتا ہے کہ کہنی ہے صدیث کا اور آیت ہے اس کے پاس اس وہ کیا کرے گا؟ وہ بایاں ہاتھ بھی کاٹ سکتا ہے کوئی سکتا ہے کیوں کہ اسے پیہ بی نہیں ہے قرآن ہیں ید کاذکر ہے نا۔ تو یہ قاعدہ ہمیں اصول فقہ میں ملتا ہے۔ اس طریقے ہے اگر تعارض ہو جائے نصوص کا، ویسے اللہ تعالٰی کے فرمان اللہ تعالٰی کے پیارے پیغیر کے فرمان میں کوئی تعارض، کوئی تعارض کوئی تعارض کے دوئی اصول ہیں، ہو سکتے تو پھر تیا ہے کے ایس کوئی تعارض کوئی تعارض کو کہا جاتا ہے تھے کہ میں نے کوئی تعارض موجود ہیں جن سے یہ چا ہوا کوئی تعارض تعارض کوئی تعارض کوئی تعارض موجود ہیں جن سے یہ چا ہواں کوئی کھرائی تعارض موجود ہیں جن سے یہ چا ہواں کوئی کھرائی کوئی تعارضہ کوئی تعارضہ کے کہا کہ مطلق ہے کہا کہ مطلق ہے بھر کہا ہوں کو اور سب سے پہلے جواصول فقہ کے تعلق ہے کہا کہ علی تعارض کوئی گھرائی کوئی کھرائی کوئ

چوتھے نمبر پر قرآن مجید سمجھنے کے خاص اصول وضوابط، جسے کہتے ہیں اصول التفسیر اس کا اہتمام کیا گیاہ۔ میں نے بتایاہے میں عرض کرچکاہوں اور محکم اور متثابہ کی مثال بھی دے چکاہوں میں کہ صحابہ کرام اللہ ﷺ کے زمانے میں لکھاہوا نہیں تھالیکن جیسے جیسے لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے ،اہل بدعت بھی ان کو بھی تقویت ملتی گئی تو پھراس علم کو محفوظ کرنے کے لیے کتابی شکل بھیاختیار کرتے گئے اور خاص اصول وضوابط کے نام سے بیہ چیزیں آج بھی موجود ہیں کہ سمجھناہے، قرآن مجید کو کیسے سمجھناہے؟ سب سے اچھی تفسیر قرآن مجید کی، قرآن مجید سے ہے۔ بیر کس نے کہاہے؟ سلف نے کہاہے۔ کہاں سے کہاہے؟ اصول ہیں۔سب سے پہلے قرآن، پھر حدیث، پھر صحابی کا قول پھر بعد میں یہ ترتیب ہمیں کہاں سے ملی ہے کیوں کہاہے ؟ تو گویا کہ فہم سلف جو قائم ہے وہ اصول وضوابط پر ہے۔ آپ دیکھتے ہیں مثال کے طور پر ابن جریر طبری کو دیکھ لیں آپ التفسیر بالافر ہے ،سب سے پہلی تفسیر جو معروف اور مشہور ہوئی۔سن 310 ہجری میں وفات ہوئی امام ابن جریر طبری عِنتاللّہ کی۔ان کی تفسیر کیاہے؟قرآن کی قرآن سے ہے،قرآن کی حدیث ہے۔ پاسلف کے اقوال ہیں۔ تووہ کیا ہمیں بتارہے ہیں؟ا گرچہ لکھانہیں قاعدہا گرچہ ان کے مقدمے میں بعض قواعد بھی موجود ہیں بہت پیارےاور خوبصورت قواعد ہیں لیکن یہاں یہ ہمیں وہ سہ پیغام دے رہے ہیں کہ قرآن مجید کی تفییر کرنی ہے توایسے کرنی ہے ، یہ طریقہ ہے ، حدیث ہواورا گرحدیث نہیں ہے توسلف کے اقوال ، جن کے زمانے میں بیہ قرآن نازل ہوا، صحابہ کرام ﷺ بھٹا بھٹا انہوں نے اپنے شاگر دوں کو براہ راست علم دیا، انہیں علم پہنچایا ہے تو یہاں پران کے اقوال دوسروں پر مقدم ہیں۔ اسی طریقے سے چوتھے نمبر پر عربی زبان کااہتمام اس کے بھی خاص اصول وضوابط ہیں۔ عربی زبان سلف یعنی صحابہ کرام اللَّهُ اللَّاللَّاللَّهُ اللَّهُ اللّ زمانوں کے لیے مشکل نہیں تھی، عربی زبان توان کی اپنی زبان تھی،اس کے لیے انہیں نہ تو گرامر پڑھنے کی ضرورت تھی،نہاس کے لیے وہ وقت ضائع کرتے تھے۔ان کیا پنی زبان تھی،ایک ایک لفظ سبھتے تھے وہ اور فوراً سننے کے بعد اس پر عمل کرتے تھے لیکن جب عجم آناثر وع ہوئے اور بہت سارے مسئلے ہوئے، قر اُت میں بھی اختلاف شر وع ہوا،وہ لوگ سمجھتے بھی نہیں تھے صحیح طریقے سے تو پھر عربی گرامر کے اصول اور ضوابط کااہتمام کیا گیااور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سیدناعلی بن ابی طالب ڈٹاٹٹنڈ کے زمانے میں بیر آغاز ہوااورا بوالا سودالد وَلی ڈٹالٹٹۂ اسی زمانے میں جنہوں نے قر آن مجید کے اعراب لکھے ہیں۔ قر آن مجید جانتے ہیں بغیراعراب کے تھانقطے بھی نہیں تھے اعراب بھی نہیں تھے۔جو نسخ لکھے گئے تھے سید ناابو بکر صدیق ڈٹاٹٹڈ کے زمانے میںان پر کو کی اعراب کو کی نقطہ نہیں تھا، سید ناعثمان رخانٹیڈ کے زمانے میں بھی اسی طریقے سے کو ئی اعراب نہیں تھا، سید ناعلی رخانٹیڈ کے زمانے میں پھراعراب شر وع ہوئے کیوں کہ عجم پڑھتے تھے اور کہیں سے کوئی غلطی نہ آ جائے اس لیے پھراعراب لگاناشر وع کیا۔ بیاعراب جولگائے ہیں بیرقر آن مجید کو جمع کیا ہے۔ یہ فہم سلف نہیں ہے؟ یاایسے ہی ہے بس، کسی نے مرضی سے یوں کر دیا؟ تو فہم سلف ہے پھرا جماع بھی ہواہے تواجماع دلیل ہےاوراس پر کوئی شخص پہ نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ قرآن(نعوذ باللہ) بدعت

Page 44 of 164

ہے۔ کہاں ہے قرآن میں ؟ کہاں ہے حدیث میں ؟ اس زمانے میں کتاب تو تھی ہی نہیں۔ یہ کتابی شکل جو آج موجود ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ جانتے ہیں کیاد لیل ہے ۔ کہاں ہے قرآن میں ؟ کہاں ہے حدیث میں ؟ استان کی تھا گئے ہے۔ سیر ناابو بکر صدایق ڈی ٹھٹٹ نے پہلے توانکار کیااور مشورہ کیا صحابہ کرام اور ٹھٹٹٹ نے سے کہا ہے ؟ فہم سلف پر قائم ہے۔ سیر ناابو بکر صدایق ڈی ٹھٹٹٹ نے کہا کہ توان کہا گئے گئے ہے اجماع ہوااور یہ دیکھا کہ قراء مر رہے ہیں جو حافظ ہیں اور پھر قرآن مجید کی حفاظت کیسے کریں ہم ؟ سینے میں ہے تولوگ تولوگ تو مرہ ہیں تو پھر انہوں نے جب اجماع ہواسید ناابو بکر صدایق ڈی ٹھٹٹ نے اس کی دلیل نہیں ہے۔ قرآن مجید میں یا حدیث میں اس کی دلیل نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اشارات ہیں۔ میں پہلے بھی بتا موجودہ صورت ہو کتابی شکل میں ہے یہ بدعت ہے کیوں کہ قرآن مجید میں یا حدیث میں اس کی دلیل نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اشارات ہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکاہوں کہ سلف کاجو فہم ہے اس کی بنیاد قرآن اور حدیث ہے۔ کہاں سے لیاسید ناابو بکر صدیق ڈی ٹھٹٹ نے یا صحابہ نے ؟ ﴿ ذَٰلِكَ الْکِتُب ﴾ (البقوہ 2) قرآن مجید میں اگر نہ ہوں کہ نہیں ہے کہاں سے لیاسید ناابو بکر صدیق ڈیلٹ آئے گئے نے اس کی بنیاد قرآن اور حدیث ہے۔ کہاں سے لیاسید ناابو بکر صدیق ڈیلٹ الْکِتُب ﴾ (البقوہ 2) قرآن مجید میں اگر نہ ہوں کہ نہیں تو کتاب آئے گی عنقریب اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص الْکِتُب ﴾ المحتود تھی۔ اچھاد میں ہو جود نہیں ہے عنقریب ہونے والی ہے یہ کتاب آئے گی عنقریب اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کافر ملک میں جائے قرمصحف ساتھ نہ لے کر حائے۔

مصحف کے کہتے ہیں؟ کتابی شکل کو، قرآن کی کتابی شکل۔ اس وقت تھی؟ گویا کہ بیاشارات تھے کہ ایساعنقریب ہو گااور واقعی سید ناابو بکر صدیق ڈھائنڈ نے اور باقی صحابہ کرام ﷺ نے ان نصوص کوسامنے رکھ کر ہی فیصلہ کیاہے کہ قرآن مجید کی کتابی شکل ہونی چاہیے لیکن اعراب تو نہیں تھے پھر نقطے لگائے گئے پھر اعراب بھی ہوئے اور اس پر بھی اجماع ہوا توسید ناابو بکر صدیق ڈھائنڈ کے زمانے میں ایک اجماع ہوا پھر دوبارہ سید ناعثان ڈھائنڈ کے زمانے میں صرف ایک نسخہ رکھا اور باقی سب ختم کر دیئے جس میں پھھ اختلاف تھا اس پر اجماع ہوا پھر سید ناعلی ڈھائنڈ کے زمانے میں اعراب گلے اس پر اجماع ہے۔ تو گویا کہ قرآن کی جو موجودہ صورت ہے ہمارے ہاتھوں میں جو ہم صبح شام پڑھتے ہیں اس کے وجود کی دلیل اس شکل میں سلف کی فنہم ہے اور اجماع ہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ تجائ بین یوسف کے زمانے میں ہوا تھا لیکن صبح قول میہ ہے کہ سید ناعلی ڈھائنڈ کے نوانے سے اس کی ابتداء ہوئی اور ابوالا سود الدؤلی ڈٹرلٹٹ نے بعد میں آگر ہد کیا ہے یہ کہاجاتا کہاجاتا کے کہاجاتا ہے کہ انہوں نے یہ کہاجاتا ہے کہاجاتا ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے۔

تویہ چند، بعض قواعد سے فہم سلف کے تعلق سے۔طالب علم کو یہ جان لیناچا ہے کہ جب فہم سلف کی بات کرتے ہیں یاسلف الصالحین کی بات کرتے ہیں اور ان

کے فہم کی بات بھی کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی ساتھ جانناچا ہے کہ ان کی فہم جو ہے وہ خاص اصول وضوابط پر قائم ہے، یہ اصول وضوابط قرآن اور سنت سے لیے
گئے ہیں، ان کہ اپنی خواہشات نفسانی یا اپنی جیب سے نکلی ہوئی یہ فہم نہیں ہے۔ یہ خاص اصول وضوابط کی بنیاد پر قائم ہے اور میں نے چند کا یہاں پر ذکر کیا ہے

اگر یہاں پر تفصیل مزید کسی نے دیکھنی ہے تو یہ جو اصول فقہ کی کتابیں ہیں یا اصول تغییر ہیں یا مصطلح الحدیث یا اساء الرجال کی کتابیں ہیں یا عربی گرام کی جو
کتابیں ہیں یہ جتنی بھی چیزیں ہیں، یہ جو اہتمام ہوا ہے جو آج بھی ہور ہاہے ہیاس کا ثبوت ہے کہ فہم سلف ان بنیادوں پر قائم تھا۔

ان شاءاللہ اگلے ہفتے میں ہم دیکھیں گے کہ جب فہم سلف کی ہم بات کرتے ہیں تو فہم سلف کی کیا خصوصیت ہے، کیا خاصیت ہے ہو کی خاصیت ہے بھی یا نہیں؟

یابس ایسے ہی ہم سلف کانام لے کر کہتے ہیں،ان کی بات ان کے فہم کو ماننا۔ تو فہم سلف کی خاصیت کے تعلق سے اور ان کی چنداہم صفات کے تعلق سے ان شاء

اللہ اگلے درس میں ہم بیان کریں گے اور ان شاء اللہ پھر اس کے بعد والے درس میں ہم بات کریں گے جو ''فہم سلف جحت ہے ''اس کے دلائل کا آغاز کریں
گے ان شاء اللہ بعد میں۔ایک چیز اور رہ گئی ہے فہم سلف کے تعلق سے کہ اس کی خاصیت کیا ہے ؟ہم بیر کیوں جاننے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ کیاان کی کوئی انہیں؟
انہیت ہے یا نہیں؟

ا گرچہ اہمیت پر پہلے میں صرف اشارہ دے چکا تھا جب تاریخی پس منظر کی بات کی ہے لیکن اب بید لوگ جو صحابہ کرام ﷺ تابعین اور تیجا لتا بعین سے ، بہترین جو تین زمانے تھے ، خیر القرون جو تھے خاص طور پر صحابہ کرام ﷺ تن کیے لوگ تھے ؟ان کے فہم کی کیا خاصیت ہے دوسروں پر اور کیا فوقیت ہے ، ہے یا نہیں ہے ؟ان شاء اللّٰہ آگے دلا کل کے ساتھ بیان کریں گے۔

Page 45 of 164

# 05: فهم السلف كي خصوصيت اور خوبيال

فہم السلف کی شرعی حیثیت کے دروس جاری ہیں اس موضوع کے تعلق سے چندا ہم باتیں ہم پچھلے دروس میں بیان کر چکے ہیں اور ساتھیوں سے یہ وعدہ کیا تھا پچھلے درس میں کہ سوال بھی پوچھیں گے تاکہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ ہم پچھ مراجعہ بھی کررہے ہیں کہ نہیں۔ revision کاہمارے پاس وقت ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ پچھلے غالباً تین پاچار دروس میں پچھ یوچھانہیں ہے۔ پچھ تیاری کی ہے یابس ہی ہے؟

سوال 1: جب ہم بات کرتے ہیں فہم السلف کی،اس سے ہمارے کیامر ادہے؟ فہم سلف کسے کہتے ہیں؟ جی کون بتائے گا؟ اچھاآپ بتائیں۔

جواب: فہم السلف سے مرادیہ ہے (بھائی یہ کہتے ہیں) کہ نصوص میں سے، قرآن مجید کی آیات میں سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو سمجھ لینااور احادیث میں سے اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر کے کی مراد کو پالینے کو یا سمجھ لینے کو فہم کہاجاتا ہے۔ بات تو ٹھیک ہے لیکن نامکمل ہے فہم السلف کی ہم بات کر رہے ہیں کون پائے گا، کیسے پائے گا، مراد تک پہنچنا ہے صحیح مفہوم حاصل کرنا ہے۔ یہ تو نصوص کے فہم کی بات آپ نے کر دی ہے۔ نصوص کی صحیح فہم۔

فہم السلف سے کیامراد ہے؟ ابھی بات آپ نے فہم کی گی ہے، صیح فہم کی، توسلف بھی توساتھ ہے نا، تواس سے کیامراد ہے؟ سلف الصالحین کا فہم ۔اوراس سے اچھ واضح ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی؟ بہترین تین زمانوں میں قرآن اور حدیث کی صیح سمجھ''۔ بات کچھ واضح ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی؟ بہترین تین زمانوں میں قرآن اور حدیث کی صیح سمجھ کو کہاجاتا ہے فہم السلف عام لفظوں میں۔

سوال 2: فہم السلف کی چند صور تیں میں نے بیان کی تھیں ، یاد ہیں ، دوصور تیں بتادیں ؟ فہم السلف کی چند صور تیں میں نے بیان کی تھیں کہ فہم السلف جو آج موجود ہے ہمارے سامنے ،ان کے اقوال کی صورت میں موجود ہے ہمارے سامنے ،ان کے اقوال کی صورت میں موجود ہے ،ان کے افعال کی صورت میں موجود ہے ۔ان کی مختلف صور تیں میں نے بیان کی ہیں قرآن کی صورة نہیں ہے فہم سلف کی صورت ، حالت کچھ یاد ہے ؟ یعنی سلف میں سے کسی نے بات کی ہے دوسروں نے خاموشی اختیار کی ہے مخالفت نہیں کی ہے تو یہ کھی فہم کی ایک صورت ہے ،اس کو کیا کہتے ہیں ؟ فہم الصحابی خاص طور پر ۔ فہم الصحابی کب جمت ہوتا ہے ؟ دوشر طوں کے ساتھ :

1۔ نص کے خلاف نہ ہو یعنی قرآن کی آیت اور صیح صدیث کے خلاف نہ ہو۔

2۔ کوئی دوسراصحابی اس کی مخالفت نہ کرے۔

3۔اس کے ساتھ ایک تیسری شرط بھی ہے جو میں نے الگ سے بیان کی تھی کہ قول مشتہر ہو چکا ہو معروف ہو چکا ہو۔ یہ نہیں کہ ایک شخص نے ایک بات کی ہے اور ایک ، دونے سنی۔ نہیں!اس کا قول ہے یافغل ہے ، مشتہر ہو چکا ہے یاعام ہو چکا ہے ،سب کو پیۃ چل گیا ہے تو نص کی مخالفت نہیں ہے اور دو سرول نے مخالفت بھی نہیں کی پھر ججت ہوتا ہے۔ اور دو سری صورت کیا ہے؟ا جماع السلف جس مسئلے میں سلف کا اجماع ہے ،یہ بھی ان کی ایک فہم ہے جس پر ان کا اجماع ہے۔ یہ فہم ججت ہوتا ہے۔ اور دو سری صورت کیا ہے؟ا جماع السلف جس مسئلے میں سلف کا اجماع ہے ،یہ بھی ان کی ایک فہم ہے جس پر ان کا اجماع ہے۔ یہ فہم ججت ہوتا ہے یا نہیں؟ ججت ہوتا ہے۔

تنسر اسوال، کیافنم السلف جحت ہے یا نہیں ؟اس کاجواب کون دے گا؟جواب، جحت ہے، کامل طور پر نہیں ہے تفصیل ہے۔

كياتفصيل ہے؟مطلقا مجت نہيں ہے يعنى قيد كے ساتھ ججت ہے۔ يہ قيد كس نے لگائى ہے، ہم نے لگائى ہے؟ شريعت ميں قيدلگ چكى ہے۔

کون سا قول ان کا ججت ہے اور کون سا جحت نہیں ہے؟ اجماع، ان کا جو اجماع ہے وہ جحت ہے۔اس کی دلیل،اللّٰد تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ فرماتے ہیں:'لّا تَجْتَعِهَ أُمَّتِي عَلَى ضلالَةِ" (میرےامت ضلالت اور گمر اہی پر اکٹھا نہیں ہوگی)۔ٹھیک ہے، واضح ہے؟

توجب کوئی پیر سوال کرے کہ کیافہم سلف جحت ہے؟ تواس کا جواب کیا ہو ناچا ہیے؟ تفصیل ہے، مطلق طور پر جحت نہیں ہے کیوں کہ بعض اقوال ایسے ہیں جو نصوص کے خلاف ہیں، بعض افعال ایسے ہیں جو نصوص کے خلاف ہیں، بعض اقوال اور افعال ایسے ہیں جن کی دوسرے صحابہ اور سلف نے مخالفت کی ہے اور اس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔

آج کی نشست میں پانچواں یوائٹ فہم سلف کے تعلق سے فہم سلف کی خصوصیات اور خو ہیاں۔

Page 46 of 164

کیا فہم سلف کی کچھ خصوصیت بھی ہے یا نہیں؟ کچھ خوبی ہے یا نہیں؟ دوسروں کے فہم سے کچھ برتری ہے یا نہیں ہے؟آخر فہم سلف کیوں ضروری ہے؟ کیا ہم وقت ضائع کر رہے ہیں میہ باتیں بیان کر کے؟ کیا ضرورت پڑگئی ہمیں فہم سلف کے لیے اتنے دروس کا انتظام کرنااور پھر سوال کرنا، تیاری کے لیے گزارش کرناوجہ کیاہے؟

### كيافنم سلف كى يجم خصوصيات اورخوبيال بين يانبيس بين؟

قہم سلف جت ہے یا نہیں ہے اس پر تو صرف وہی لوگ اختلاف کرتے ہیں جنہوں نے فہم السلف کو صحیح سمجھا نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ بہ چاہتے ہیں میں بنادوں کہ فہم سلف جت ہے یا نہیں ہے تو میں نے بنادیاد و لفظوں میں اور آٹھ، دس، ہیں دلائل اور بھی پیش کر دوں گا۔ جو لوگ جت نہیں سبجھتے کوئی فرق پڑے گاان کو جنہ نہیں فرق پڑے گاان کو جنہ نہیں فرق پڑے گاان کروں گا۔ اس کو جنہ نہیں فرق پڑے گاکیوں کہ وہ پہلے سے جت نہیں مانتے۔ فہم سلف کی جت کے دلائل تو میں نے کہا ہے اصل درس میں بعد میں، میں بیان کروں گا۔ اس سے پہلے چند بنیادی باتیں فہم السلف کے تعلق سے۔ اگر ہم یہ سبجھ لیس تو ہمارے لیے وہ سبجھنا آسان ہو جائے گاجو ہم سبجھنا چاہتے ہیں یاجو ہم سبجھ نہیں پار ہے ہیں یاجو ہم نہیں شبجھ یار ہے ہیں یاجو ہم سبجھ نہیں چاہتے ، واللہ اعلم۔

فہم الساف جمت ہے اس کا جواب پہلے در س میں دے چکا ہوں کہ مطلقاً جمت نہیں ہے ، اجماع جمت ہے پھر تفصیل بھی میں نے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اجماع بھی جمت نہیں ہے۔ خالفین کہتے ہیں کہ بدعت ہے اور ہر بدعت گر اہی ہے۔ تو یہ بات کیوں آئی ؟ کہاں سے آئی ؟

یہ بات بھی پہلے در س میں ، میں بیان کر چکا ہوں ، تاریخی پس منظر میں کہ مخالفت سلف نے فہم السلف کی نہیں گی ہے۔ فہم السلف کی مخالفت اس اعتبار سے ، اس انداز سے کہ وہ جمت ہی نہیں ہے یاوہ بدعت ہے یااس انداز سے بات کرنا کہ اسے پس پشت ڈال دینا ہے اہل بدعت کا کام رہا ہے ہمیشہ سے اور میں نے خوارج کی مثال دے کربات کو بیان کیا تھا ﴿إِن الْحُرُمُ اللَّهِ ﴿ يوسف (40) ہیر آیت ہے ، بیر دلیل ہے ان کی۔

سلف نے اس آیت سے کیا سمجھا؟ان کے مخالفین نے اس آیت کریمہ سے کیا سمجھا؟سلف کا کیا طریقہ رہا؟ان کے مخالفین کا کیارہ عمل تھا؟
آخر میں سید ناعلی ڈٹاٹنڈ کے خلاف جنگ ہوئی، آخر میں سید ناعلی ڈٹاٹنڈ کو تلواراٹھانی پڑیاان کے خلاف اوران کو قتل بھی کیا گیا۔اہل بدعت نے فہم السلف کورد کیا ۔ اہل بدعت نے نصوص کو نہیں چھوڑ ناپڑا۔ آپ کوئی گروہ بھی ۔ اہل بدعت نے نصوص کو نہیں چھوڑ ناپڑا۔ آپ کوئی گروہ بھی د کھے لیس خوارج ہیں، جس کے نتیج میں نصوص کو بھی چھوڑ ناپڑا۔ آپ کوئی گروہ بھی د کھے لیس خوارج ہیں، جانے بھی گروہ ہیں، ماتریلی ہیں، اشعری ہیں، ماتریلی میں، متر لی ہیں، اشعری ہیں، ماتریلی میں، جانے بھی گروہ ہیں امت میں ۔ قرآن اور حدیث کی بات توسب کرتے ہیں لیکن فہم کی بات، ہر بندہ اپنے فہم کے مطابق آیت کو یا حدیث کو پیش کرتا ہے۔ تواصل خرابی کہاں پر ہے؟ فہم میں خرابی ہے۔

جو گروہ بعض نصوص کولیتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیتا ہے توحقیقتا گنص کو چھوڑ نے کے لیے اس کے پاس بنیادی وجہ ہے کہ نص کو چھوڑ اکیوں ہے؟ کیوں ایک آیت کو چھوڑ دیا ہے اور دوسری کواپنایا ہے، ایک کو چھوڑ کر دوسری کواپنایا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس نے صبحے سمجھا نہیں ہے، اپنی سمجھ خواہش نفس کے مطابق یاجو راستہ وہ اختیار کرچکا ہے اس کے مطابق اس نے اس کو شخصے کی کو شش کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس نے جھوڑ دیا ہے۔ نتیجہ کیا نکلا؟ نصوص کو چھوڑ ناپڑا۔ تو بعض نصوص پر عمل کر نااور بعض کو چھوڑ نا، یہی بدعت ہے اور یہی باطل ہے، بہم حال۔

آئے دیکھتے ہیں فہم الساف کی چند خصوصیات اور خوبیاں ،اور پیہ طریقہ جو ہے آپ دیکھتے ہیں کہ بیہ انداز قرآن مجید کا بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو جو لوگوں کے لیے مشکل تھیں ،بیک وقت نہیں بیان کیا فرائض کو دیکھ لیس آپ۔روزہ ایک ہی وقت میں فرض ہوا پورے مہینے کا کیوں آہتہ آہتہ ؟ نمازا ہی طریقے سے جو محرمات تھیں وہ بھی آہتہ آہتہ لیعنی حرام کا حکم آیا توبیک وقت نہیں آیا۔ جن چیزوں کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے بعض او قات توان کو سمجھانے کے لیے ایک آسان راستہ اختیار کیا جاتا ہے ، جسے کہتے ہیں step by step سمجھنا۔

Page 47 of 164 www.AshabulHadith.com

فہم السلف کی خوبیاں اگرہم جان لیں گے تو پھر اگلا اسٹ ہوگا آسانی ہے، جبت بھی مان لیں گے۔ جب کوئی خوبی نہیں مانتے ہم، جب کوئی خصوصیت ہمارے بزدیک ہے، ہی نہیں، چاہے جانتے ہوں یا انجانے میں، یہ الگ بات ہے۔ جب کوئی خصوصیت نہیں رہی تو پھر جبت کیار ہی؟ کسی چیز کی قدر وقیت ہوتی ہے تو اس کا مقام بھی ہوتا ہے، اس کا وجود بھی ہوتا ہے، اس کی قیمت بھی ہوتی ہے۔ اب اس کی کوئی قدر وقیمت ہی نہیں ہے تو پھر اس کا وجود کیا ہے؟ کبھی کوئی آپ نے ایک مقام بھی ہوتا ہے، اس کی کوئی قدر وقیمت ہی ہیں ہے تو پھر اس کا وجود کیا ہے؟ کبھی کوئی آپ نے ایک چیز دیکھی ہوتا ہے۔ اب کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے اور لوگ اسے اپنے سینے سے لگاتے پھریں۔ دیکھا ہے آپ نے کبھی؟ تو ہر چیز کا وجود اس کی فیمیرے تین سوال قیمیت ہے۔ اب اس کی کیا قیمیت ہے؟ کیا خصوصیت اور کیا خوبیاں ہیں؟ اس سوال کے جو اب کے لیے میرے تین سوال ہیں پہلا سوال ہے ہے کہ:

سوال 1: کیااللہ تعالی نے فہم السلف کا یاخاص طور پہ فہم صحابہ کا قرار کیا یا افکار کیا؟ اگراللہ تعالی افکار کرتا ہے توہم بھی افکار کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کیااللہ تعالی نے افکار کیاہے؟

سوال2: کیااللہ تعالی کے پیارے پغیبرﷺ نے انکار کیاہے فہم سلف کا؟

سوال 3: كياسك ني فنهم السلف كالنكار كياب؟

جواب:مطلقاً نکار نہیں کیاہے۔ صحیح ہے۔اور جہاں پرانکار ہواہے اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

اتنی آسانی سے جواب دے دیا، کوئی ثبوت کیاہے؟ آئے دیکھتے ہیں کیا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فہم السلف، خاص طور پر فہم الصحابہ کا اقرار کیا ہے انکار نہیں کیا ہے۔ میں صرف ایک صحابی کی مثال دیتا ہوں سید ناعمر بن خطاب رٹیا تھیڈ کی۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عظیم صحابی کے فہم کی کیا قیمت ہے اور وحی کی موافقت ہوئی ہے، قرآن مجید نازل ہواہے، موافقت ہوئی ہے سید ناعمر بن خطاب رٹیا تھیڈ کی سمجھ فہم کے مطابق تقریباً میں۔ کسی ایک مسئلے میں نہیں۔ ہم فہم کی بات کر رہے ہیں نا، ایک یادومسئلے کے مطابق نہیں بلکہ میں سے زیادہ مسائل ہیں۔ میں صرف چند کاذکر کرتا ہوں وقت کی کی کی وجہ ہے۔

صیح بخاری و مسلم میں سید ناعمر طلقۂ فرماتے ہیں ''میں نے اپنے ربّ کی موافقت کی تین چیزوں میں ''لیٹ تعالیٰ سے موافقت کی ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے نمبر صرف میری طرف سے ہیں تاکہ آسانی ہو۔

1 - میں نے بیر عرض کیااللہ تعالیٰ کے پیارے پینمبر ﷺ سے کہ اگر آپ مقام ابراہیم سے مصلہ بنالیں اور یہاں پر دور کعت پڑھ لیں۔ تواللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ﴿ وَاتَّخِذُ وَا مِنْ مَّقَامِرِ إِبْرُ هِمَر مُصَلَّی ﴾ (البقدة/125)۔

ا بھی آیت نازل نہیں ہوئی تھی سید ناعمر بن خطاب رٹیالٹیڈ کی خواہش تھی،ان کی ایک فہم تھی کہ مقام ابرا ہیم جو ہے،جو کعبہ کے قریب ہے ایک عظیم مقام ہے، یہاں پر نماز ہونی چاہیے توموافقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

2-'وَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ''(اور میں نے عرض کیا،اے اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ! آپ کی ازواج مطہرات پر داخل ہوجاتے ہیں''برُّوَ الْفَاجِرُ''ہر بندہ آ رہاہے جارہاہے اگر آپ ان کو حکم دیتے پر دے کا)۔ تواللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت کو نازل فرمایا۔

3۔ تیسری چیز، غیرت کی وجہ سے ایک مرتبہ آپ کے کاازواج مطہرات میں کچھ جھڑا ہوا، کچھ ناراضگی ہوئی۔ آپ کے نے علیحدگی اختیار کرلی۔ توسید ناعمر بن خطاب طالحقہ فرماتے ہیں ، میں نے یہ کہا کہ ﴿عَلٰی دَبُّهُ إِنْ طَلَقَكُنَّ أَنْ يُبُولَهُ أَزْوَا جًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمْتٍ مُوْوَمِنْتٍ فَنِتُتٍ ﴾ آخر تعلی کے بیا کہ ﴿عَلٰی دَبُّهُ اِنْ طَلَقَکُنَّ أَنْ یُبُولَهُ اَزْوَا جًا خَیْرًا مِنْکُنَ مُسْلِمْتٍ مُوْوَمِنْتٍ فَنِتُتٍ ﴾ آخر التحریم / 5)۔ ﴿خَیْرًا مِنْکُنَ ﴾ یہی آیت نازل ہوئی، سجان اللہ۔ کون سی سورۃ ہے؟ سورۃ التحریم ہے یہ متفق الحدیث ہے۔

4۔ چوتھا پوائٹ، صحیح مسلم میں جنگ بدر میں جنگی قیدیوں کامسکہ۔ آپﷺ کی یہ خواہش تھی کہ ان کو قتل نہ کیا جائے اور سیدناعمر بن خطاب ڈلٹٹنڈ کی کیا خواہش تھی، کیارائے تھی، کیافہم تھی؟ کہ ان کو قتل کیا جائے۔

موافقت کس کے مطابق ہوئی؟ سید ناعمر بن خطاب رہائٹہ کی فہم کے مطابق موافقت ہوئی۔

Page 48 of 164

5۔ یہ بھی صحیح مسلم کی روایت ہے "تحریم الخر" شراب کی حرمت کامسکہ۔ سید ناعمر بن خطاب رٹی تھٹی الرید تمناکرتے کہ یہ شراب مکمل طور پر حرام ہوجائے شراب حرام ہوجائے ، شراب حرام ہوجائے اللہ تعالی نے ان کی موافقت میں آیت نازل فرمائی کہ ﴿ الْمَمَا الْخَدُو وَ الْمَدَّسِورُ وَ الْمَدَّسَورُ وَ اللهُ يَعْلَى فِي اللهُ عَلَى فَي اللهُ مَانعت طریقے سے ہوئی نا۔ تو پھر یہ دعاکرتے کہ اے اللہ تعالی ! شراب کے معاملے میں اٹل فیصلہ کیا ہے۔ ایک مسئلہ تھا کہ نماز کے وقت شراب نہ پیش۔ بعد میں کیا پینی چاہیے ؟ بعد میں تو نہیں پینی چاہیے۔ سبحان اللہ ، تواللہ تعالی نے شراب کی حرمت میں سورۃ التحریم نازل فرمائی۔

6-يدابن ابی حاتم اپنی تفسير ميں بيان کرتے ہيں ميں ان ميں سے چند پوائنٹ بيان کروں گا، پھھ اوپر بيان ہو پيكے ہيں، کہتے ہيں: "وافقت ربي في البع" چار مسلول ميں، تين ہو پيكے ہيں، کہتے ہيں: "وافقت ربي في البع" چار مسلول ميں، تين ہو پيكے ہيں ان ميں سے ايک مسلہ جو پيٹے نمبر پر انجی آئے گا، جب بير آیت نازل ہوئی ﴿وَلَقَلُ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنُ سُللَةٍ مِنْ طِيْنٍ ﴾ (المؤمنون:12) - بير آيت نازل ہوئی ہوئي بير ناعر بين نظاب ر خالتُ فَيْ الله تعالى نے بہی آيت نازل فرمائی۔ قول کس کا ہے؟ سيد ناعر بين خطاب ر خالتُ فَيْ الله تعالى نے بہی قول قرآن مجيد ميں وحی کی صورت ميں نازل فرمایا۔

7۔ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو آپ ﷺ نماز جنازے کے لیے گئے تو سید ناعمر رہی تھئے نے روکا کہ جنازہ نہ پڑھیے جنازے کے لائق ہی نہیں ہے یہ بندہ منافق ہے معروف منافق ہے،اللہ تعالی نے کچھ دیر کے بعدیہ آیت نازل فرمائی: ﴿ وَ لَا تُصَلِّ عَلَی اَ عَلِ مِنْهُمُ مُ مَّا تَ اَبِنَا ﴾ (التوبه:84)۔ روکا کس نے ہے؟ سید ناعمر فاروق رہی لٹنٹی نے روکا ہے اور اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی ہے کہ مجھی بھی منافقوں پر نماز جنازہ نہ پڑھیے ﴿ اَبِنَا ﴾ (التوبه:84)۔ روکا کس نے ہے؟ سید ناعمر فاروق رہی لٹنٹی نے روکا ہے اور اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی ہے کہ مجھی بھی منافقوں پر نماز جنازہ نہ پڑھیے ﴿ اَبِنَا ﴾ دروکا ہے۔ اور اللہ تعالی ہے کہ مجھی بھی منافقوں پر نماز جنازہ نہ پڑھے ﴿ اَبِنَا ﴾ دروکا ہے۔ دروکا کس نے ہے کہ مجھی بھی منافقوں پر نماز جنازہ نہ پڑھے ﴿ اَبِنَا ﴾ دروکا ہے۔ دروکا

8۔ایک اورروایت میں آیاہے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سید ناعبداللہ بن عباس ڈٹاٹٹوئراوی ہیں، کہتے ہیں کہ: "جب آپ ﷺ نے کثرت سے استغفار کر ناشر وع کیا، منافقین کے لیے اور دو سرول کے لیے توسید ناعمر ڈٹاٹٹوئٹ نے عرض کی اے اللہ کے بیارے پیفیبر ﷺ آآپ چاہے استغفار کریں بانہ کریں ان کو کیافائکہ ہونے والاہے منافقوں کو کیافائکہ ہو گا؟! جو ﴿ فِی اللَّ رُ لِ الْرَسْفَلِ مِنَ اللَّا لِ ﴿ النساء: 145) ہیں کافرول سے مشر کول سے بدتر ہیں تو آپ ان کے کیافائکہ ہونے والاہے منافقوں کو کیافائکہ ہو گا؟! جو ﴿ فِی اللَّ رُ لِ الْرَسْفَلِ مِنَ اللَّا لِ ﴾ (النساء: 145) ہیں کافرول سے مشر کول سے بدتر ہیں تو آپ ان کے لیے استغفار نہ کیجے گا۔ یعنی ایک خواہش اپنی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور وہ کہاں سے یہ لے کر آرہے ہیں؟ وہ یہ نصوص کے فہم سے لے کر آرہے ہیں نا۔ اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ رحمت اللعالمین ہیں، دشمنول کے لیے بھی دعا کرتے ہیں، سیجان اللہ۔ آپ دیکھیں یہ بڑا بین دیکھیں آپ۔ یہ نہیں کہا کہ آپ ﷺ کا یہاں پر قصور ہے ، نہیں نبی ہیں اللہ تعالیٰ کے بیارے نبی ہیں علیہ الصلاة والسلام سیدولد آدم ہیں ﷺ لیکن دل میں ایک شفقت ہے ، رحمت ہے رحمت اللعالمین ہیں ، کافروں پر بھی رحم کرنے والے ہیں۔

گھر سے نکالا، تکلیفیں دیں، اذیت پہنچائی، صحابہ کرام اٹھ ٹیٹیٹ کو قتل کیا، آپ کے کو جان سے مارنے کی کوشش کی گئی، صرف دھمکی نہیں۔اس کے باوجود بھی فتح مدت نکالا، تکلیفیں دیں، اذیت پہنچائی، صحابہ کرام اٹھ ٹیٹی ٹو کر میں تمہارے ساتھ کیاسلوک کرنے والا ہوں؟ یوں سر جھکے ہوئے ہیں، ٹائلیں کانپ رہی ہیں، لرزتی ہوئی دبی ہوئی دبی موئی دبی ہوئی دبی کہ آپ کے جی وائ آخ کریم " (ہم توجائے ہیں کہ آپ کے تمہیں معاف کردیاہے)۔

تو کافروں کے ساتھ آپ کے کا بناایک طریقہ تھا اور کیوں کہ دین کی سخیل ابھی ہونی تھی ابھی ہوئی نہیں تھی۔ یہ جو میں باتیں کر رہاہوں ابھی دین کی سخیل انہیں ہوئی ہے یہ نہیں ہے کہ کوئی وحی نازل ہوئی تھی۔ نہیں! لیکن نصوص جو موجود تھے ان موجودہ نصوص کی روشنی میں ان کی بعض خواہشات تھیں کہ ایسا ہونا ہے اور ایساہوا، سبحان اللہ۔ یعنی ان کی فہم بالکل درست تھی۔ قرآن وسنت کی روشنی میں، آپ کے ساتھ، قریب ترین صحابہ میں سے ہیں توانہوں نے جب دیکھا کی بعض ایسے مسائل ہیں جوایسے نہیں ایسے ہونے چاہئیں تھے، سبحان اللہ۔ تو پھر جب سید ناعمر بن خطاب ڈلاٹیڈنے منع فرمایا یہ عرض کی کہ ان کو کیا فائدہ ہونے والا ہے آپ کے استغفار سے ذرا تناظر فرما ہے:

Page 49 of 164 www.AshabulHadith.com

9۔ حدیث افک میں ایک مسئلہ آیا ہے جب سیدہ عائشہ رخالٹی پر زناکی تہت لگائی گئی۔ توآپ ﷺ نے مشورہ کیا بعض صحابہ رخالٹی ہے۔ جب سید ناعمر رخالٹی سے مشورہ کیا توان کا جواب دیکھیں ذرا، بہت خوبصورت جواب ہے اسے کہتے ہیں فہم النصوص۔ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے پیارے پینیمبر ﷺ! سیدہ عائشہ رخالٹی سے آپ کی شادی کس نے کروائی ؟ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کروائی ہے۔

آپ کو پیۃ ہے؟ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ پچاس سال سے زیادہ آپ کے عمر ہے اور نوسال عمر ہے سیدہ عائشہ کی ڈالٹھا گی۔ اب یہ کس طریقے سے ہو سکتا ہے جوڑ؟ یہ شادی کیسے ممکن ہے؟ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیار سے پیغیر کے فرماتے ہیں مجھے گھو تکھٹ میں ایک دلہن دکھائی گئ خواب میں (اور انبیاء عَیماللہ کے خواب سے ہوتے ہیں) اور مجھے کہا گیا یہ آپ کی بیوی ہے، یہ آپ کی اہلیہ ہے، آپ کی زوجہ ہے تو میں نے گھو تکھٹ اٹھایا تو دیکھا کہ وہ سیدہ عائشہ ڈالٹھا تھیں۔ پھر دوسری مرتبہ بھی بہی خواب دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، سجان اللہ۔ توسید ناعمر ٹراٹھی کے جو کر میں کہ تو پھر آپ یہ گیا۔ یہ کہ کہ تو پھر آپ یہ گئی ہے ہیں کہ تو پھر آپ یہ گئی کہ تو پھر آپ یہ کہ وہ کر تائی ہو وہ کبھی ایسا کوئی کام کر سکتی ہے!۔

#### يه فهم ب يانهيس بي سبحان الله

یعنی آپﷺ کو پہلے بھی شک نہیں تھالیکن صحابہ سے مشورہ آپﷺ کاہمیشہ طریقہ رہاہے۔مشکل سے مشکل مشکل وقت میں بھی آپﷺ ان سے مشورہ لیتے تھے کہ اب کیا کرنا ہے؟

10۔ دسویں نمبر پراسی پراکتفا کرتے ہیں آگے اور بھی ہیں، یہودیوں نے کہاجب جبرائیل علیاً کاذکر آیا قرآن مجید میں تو بعض یہودیوں نے کہا کہ یہ جس جبرائیل علیاً اگاذ کر کرتے ہوناتم قرآن مجید میں یہ ہماراد شمن ہے۔ کس نے کہا؟ بعض یہودیوں نے کہا۔

تو سیدنا عمر رہا نی نئی نے جواب میں یہودیوں کے جواب میں یہ فرمایا ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰہِ وَمَلْلِكَتِه وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْكُملَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوًّ لِلْكُفِدِ نِنَ﴾(البقرة:98) یہ الفاظ سیدنا عمر رہا نی نظام سال الفاظ سورة البقرة میں نازل ہوئے۔ سجان اللّٰد۔

بعض علماء نے جیسا کہ سیوطی نے تاریخ انخلفاء میں ہیستمی نے مجمع الزوائد میں تقریباً کیس مسئلے بیان کئے ہیں۔ اکیس مسائل میں تقریباً سیدنا عمر دلیاتھئے نے وحی اور اللہ تعالی کے فرمان کی موافقت کی ہے۔ تواللہ تعالی نے ان کے فہم کار د تو نہیں کیانا۔ اللہ تعالی نے انکار کیا ہے فہم کا؟ اللہ تعالی کے پیار سے پینجبر ﷺ نے کیاصحابہ یا سلف کے فہم کا انکار کیا؟ آیئے دیکھتے ہیں۔ ہر گزانکار نہیں کیا ہے دلیل پہلے بیان کر چکا ہوں۔ کیاد لیل ہے؟ احادیث کا تیسرا حصہ "السنة التقریریة"۔ حدیث سلف کے فہم کا انکار کیا؟ آپﷺ کا قول ہو، فعل ہو یا قرار ہو یا وصف ہو آگے تک۔ جو اقرار ہے، قول تو ہم جانتے ہیں آپﷺ کا فرمان اور فعل آپﷺ نے کوئی عمل کیا یا کوئی کام کیا، اقرار کیا ہو تاہے؟ یہ تقریر یہ یا اقرار رہے ہم اکثر سنتے ہیں۔

السنة التقريرية ،السنة الاقرارية ياآپ على نے خامو شى اختيار كى ياآپ على نے اقرار كيا۔ كيامطلب ہے اس كا؟اسكامطلب ہے ہے كہ صحابہ ميں ہے كہ كہ كہا يا كہ كہ كہا المسنة الاقرار بيد بيا آپ على نے خامو شى اختيار كى۔اس سے كياثابت ہوتا ہے ؟اقرار جو آپ نے كياوہ درست كيا۔ يعنی جو صحابی نے كہا يا كوئی عمل كيا آپ ملئے ہيں السنة التقريرية يا صحابی نے كہا يا كوئی عمل كيا آپ ملئے ہيں السنة التقريرية يا الاقرار ہيد۔ تفصيلی جو اب ميں ، بيد تو مجمل ہے ، چند مثاليں ديتا ہوں تاكہ بات آسان ہو۔

Page 50 of 164

1۔ صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے خواب دیکھا کہ میں نے دودھ پیا پھر وہ دودھ میں نے سید ناعمر ڈلاٹنڈ کو دیا، پھر سید ناعمر ڈلاٹنڈ کو وہ دودھ پیا بھر وہ دودھ پیا بھر وہ دودھ پیا بھر سید ناعمر ڈلاٹنڈ میں اتنازیادہ علم ہے کہ جیسے کوئی پورا پی لیا۔ صحابہ ڈناٹنڈ کا میں اتنازیادہ علم ہے کہ جیسے کوئی شخص اتنازیادہ دودھ بی لیتا ہے تواس کے ناخنوں تک وہ پہنچ جاتا ہے۔

جب انسان پیاسا ہوتا ہے اور پیٹ بھر کے پانی پی لیتا ہے، پچھ دیر کے بعد وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ اس کا پوراجسم تر ہو گیا ہے یہاں تک کہ اس کی جوانگلیاں ہیں اور جو ناخن ہیں یہاں تک بھی وہ محسوس کرتا ہے کہ یہ جگہ تر ہو گئی ہے۔ سید ناعمر ڈلاٹنڈ علم کے اعتبار سے اسنے وسیحے اور بے مثال علم کے حامل تھے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب کی تعبیریوں کی ہے کہ سید ناعمر ڈلاٹنڈ جو ہیں علم والے صحابی ہیں۔ اور عام علم نہیں، علم کی کثر ت اور گہر انگیاس سے مراد ہے کیوں کہ دودھ صرف پیانہیں جاتا، دودھ سب سے بہترین غذا ہے اور جسم پراس کاسب سے بہترین اثر بھی ہوتا ہے، سجان اللہ۔

2 ـ مند احمد میں اللہ کے پیارے پینمبر ﷺ نے خاص دعا فرمائی سیدنا عبدللہ بن عباس رٹھ ٹھٹٹ کے لیے 'اللَّهُمَ فَقِیهُ فِی الدِّینِ وَعَلِمْهُ التّأوِیلَ'' (اےاللہ تعالی اسیدناعبداللہ بن عباس رٹھ ٹھٹٹ کو دین کی سمجھ عطافر مااور قرآن مجید کی صحیح تفسیر کاعلم عطافر ما' وَعَلِمْهُ التّأوِیلَ'')۔

سبحان اللہ۔ توآپﷺ جس کے لیے دعا کرتے ہیں تو کیاان کے فہم کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے؟ سبحان اللہ۔ گواہی آپﷺ وے رہے ہیں، سید ناعمر رہائیُّنّہ کی گواہی دے رہے ہیں اور پھر سید ناعبد اللہ بن عباس رہائیّہ کے لیے دعا بھی خاص دعا کر رہے ہیں۔

3۔ تیسری مثال، اب چند فہم کی بات کر لیتے ہیں جوالت الا قراریہ کی میں نے بات کی ہے وہ چند تو معروف ہیں اور چند مثالیں جن سے نص کو سمجھا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ جان لیا کہ واقعی انہوں نے صحیح سمجھا ہے۔ ایک مثال تو بار بار میں نے بیان کی ہے بنو قریظہ کا قصہ۔ عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھنے کی جور وایت ہے صحیح بخاری میں کہ "تم میں سے کوئی شخص نماز نہ پڑھے عصر کی اللّا کہ بنو قریظہ میں"۔

تو جنہوں نے بنو قریظہ میں پڑھی نماز تو انہوں نے نص کے ظاہر کو لے لیا نالیکن جوراستے میں پڑھ چکے تھے انہوں نے کس بنیاد پر نماز پڑھی؟ فہم کی بنیاد پر دوسرے نصوص کوسامنے رکھااور فہم کی بنیاد پر انہوں نے بنو قریظہ میں نہیں بلکہ راستے میں نماز پڑھی وقت میں۔ تو آپﷺ نے خامو شی اختیار کی جس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ لوگوں کا فہم بالکل درست ہے۔ تو آپﷺ نے یہاں پر فہم کا اقرار کیا ہے۔

4۔ چوتھی مثال کہ مسکہ تھاقھرالصلاۃ کااللہ تعالی نے فرمایاہے کہ:

﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقُصُرُ وَامِنَ الصَّلُوفِيُّ إِنْ خِفْتُمُ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ﴾ (النساء/101)

(کوئی حرج نہیں تم لوگوں پر کہ تم نماز قصر کرو)۔ قصر نمازے کیام ادہے؟ چارر کعت والی دور کعت میں پڑھنااسے قصرالصلاۃ کہتے ہیں فرض نماز میں۔ ﴿إِنْ خِفْتُمُ أَنْ يَغْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾

(جب کہ تمہیں یہ خدشہ یہ ڈر ہو کہ کافر جو ہیں تمہیں کوئی نقصان پہنچادیں گے کوئی آزمائش یاخطرے میں ڈال دیں)۔

سید ناعمر رقالنَّفُهٔ کو تعجب ہواسید ناعمر رقالنُفُهٔ فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہوااور میں نے آپ کے سے عرض کی لینی اب توڈر نہیں رہااب ہم قصر کیوں کریں؟۔ بات سمجھ آرہی ہے؟اس آیت کریمہ میں قید ہے کہ نہیں؟ ﴿إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفَتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾اب توامن وامان ہو گیا ہے،اب کوئی ڈر بھی نہیں ہے،غلبہ محمل مسلمانوں کا ہے مدینہ میں۔ جب سفر کرتے ہیں تب بھی غلبہ الحمد للله مسلمانوں کا تھا یعنی آپ کے کی وفات سے پہلے تک

جزیرۂ عرب جو ہے الحمد للد، آپﷺ کاجو قانون ہے یاجو آپﷺ کادین ہے جزیرۂ عرب میں الحمد للد جڑیں کر چکا تھاسوائے چند ہاقی جگہمیں رہ گئی تھیں توسید ناعمر رہائٹیُّ کو یہ تعجب ہوا کہ اب جب ہم سفر پر جاتے ہیں، کافروں کا کوئی ڈر بھی نہیں ہے ، کوئی خدشہ بھی نہیں ہے تواب ہم قصر نماز کیوں پڑھیں؟!اللہ تعالیٰ کے پیارے پغیمرﷺ فرماتے ہیں

Page 51 of 164 www.AshabulHadith.com

"صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ عَمَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتُهُ" (به الله تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے تمہارے لیے،ایک آسانی ہے تمہارے لیے،اللہ کی آسانی کو قبول کرو)۔ سجان اللہ۔ یہاں پرسیر ناعمر دُخاتُنْهُ کا فہم صحیح تھا یاغلط تھا؟ صحیح تھا اور تعجب بھی اپنی جگہ پر درست تھالیکن جس چیز کا پیتہ نہیں تھا کہ یہ ہمارے لیے ابھی بھی قابل عمل ہے کیوں کہ اللہ کی طرف سے، سجانہ و تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے ہمارے لیے۔

ا گرظاہر نص کودیکھاجائے، ظاہر نص میں کیاہے؟ کہ جب ڈرختم ہوجائے توبات ختم ہوگئ۔﴿إِنْ خِفْتُمْ ﴿ (جب ڈرختم ہوگیاہے) اب تو نماز قصر نہیں کرنی ہے ، پوری پڑھنی ہے سفر میں لیکن یہ چاہے امن کی حالت ہو چاہے ڈرکی حالت ہواللہ تعالیٰ کی طرف ہے ایک آسانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی آسانی کو قبول کرواور جو توجی کی گئے ہے کہ ''التوجیہ فرع القبول''جب آپ کسی کی توجیح کرتے ہیں اس کے بعد بات نہیں کہتے ہیں کہ بات ایسی نہیں ایسی بات ہے توجووہ بات کر بہے وہ درست ہے لیکن کیوں کہ یہ چیزرہ گئی تھی تواس کی توجیح ایسی ہے۔

5۔ پانچویں مثال، سید ناجابر رٹائٹنڈ کہتے ہیں کہ اُم مبشر رٹائٹنڈ نے سید ناحفصہ رٹائٹنڈ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَإِنْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ اور سید ناحفصہ رٹائٹنڈ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَإِنْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ اور سید ناحفصہ رٹائٹنڈ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَانْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ اور سید ناحفصہ رٹائٹنڈ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿ مِن اللّٰہ تعالٰی جَہٰم میں ان میں سے کسی شخص کو بھی داخل نہیں کرے گا جنہوں نے بیعت کی تھی آپ ﷺ سے در خت کے بنچ (بیعت رضوان)۔

﴿ وَإِنْ مِّنْكُمُ إِلَّا وَارِدُهَا ﴾ يه آيت سورة مريم كى آيت نمبر 71 ہے كه جہنم ميں تم ميں سے كوئى شخص ايسانہيں جو جہنم پر پيش نہيں كيا جائے گا۔ كوئى بھى ايسا شخص نہيں ہے۔ مومن بھى؟مومن بھى،انبياء عَيِّهَامُ بھى سارے۔ ﴿ وَإِنْ مِنْكُمُ إِلَّا وَارِدُهَا ﴾ تو تعجب ہوا!

تُوآبِ ﷺ فرمات بين: ﴿ ثُمَّ نُنتِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَارُ الظَّلِمِينَ فِيهَا جِعْيًّا ﴾ (مديم: 72)

((اگلی آیت ہے)جو متقی ہیں،اللہ تعالی سے ڈرنے والے ہیںان کو نجات عطافر مائیں گے اور جہنم میں ظالموں کو ہم ڈال دیں گے)

اس کامطلب کیا ہے؟ جہنم ، یادر کھیں جہنم کو گھیٹ کے لایاجائے گا، 70 ہزار لگام اور ہر لگام پر 70 ہزار فرضتے ہوں گے اور جہنم کے اوپر بی پل صراط بچھادی جائے گیاور پل صراط کو صرف مومن ہی پار کریں گے ، کافر تو پہلے جہنم میں چلے گئے ، منافقوں کو بھی کیوں کہ روشنی ، نور ہو گانہیں ، ایمان تو تھا نہیں منافقین کا ، وہ بھی پہلے ہی جہنم میں چلے جائیں گے اوپل صراط ، یہ قادہ یادر کھ لیس کہ صرف اور صرف مومن ہی پار کریں گے ، پل صراط کے بعد جنت ہے۔ جس نے پل صراط پار کر لی موحد ، مومنین میں ہے جائیں گے اوپر بل صراط میں صراط پار کر لی موحد ، مومنین میں ہے ، چاہے گناہ کہ ہر ہ بھی ان کے ہوں جن کی انہوں نے تو بہ نہیں کی توبل صراط جو پار کر گیا آ گے جنت ہے اور پل صراط میں موسلے پر ایس میں تو ہو آور دُھا کہ سے کیا مراد ہے ؟ داخل نہیں ہوں گے بعنی جہنم میں تو ہو آور دُھا کہ سے کیا مراد ہے ؟ داخل نہیں ہوں گے بعنی جہنم کے اوپر سے سب گزریں گے ۔ جو متقی پر ہیز گار ہیں ، اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ان کو ہیں نجات عطافر ماؤں گا لیکن جو ظالم ہیں ہونگر الظیلیڈی فیفہا چوشیا کہ تو اس سے فہم دیکھیں آپ سید ناحفصہ ڈی ٹھٹا کہ میں اللہ تعالی نے دعاکرتی ہوں کہ جو بیعت رضوان میں سے وہ بھی تو پیش ہوں گے لیکن کے فیص آپ سے بعد چلا کہ جہنم کے اوپر بی پل صراط ہوگی ، وی کے ذر سے نال ۔ اب صحابی پر وی تو نازل نہیں ہوتی ، یہنی تھا کہ کیے بیش کیا جائے گا لیکن سے اس کریں گے بیاں سے بیت چلا کہ جہنم کے ایس نہیں ہوگا کو لیکن در ست ہے ، پیش ہونے کا مقصد ہے ہے کہ بل صراط پار کریں گے ، سب کریں گے لیکن جو بیث کیا جائے گا لیکن کے وہ کا اس طریقے سے چیش کیا جائے گا اور آپ کی سمجھ بالکل در ست ہے ، پیش ہونے کا مقصد ہے ہے کہ بل صراط پار کریں گے ، سب کریں گے لیکن جو بیت کہ اس طریقے سے چیش کیا جائے گا اور آپ کی سمجھ بالکل در ست ہے ، پیش ہونے کا مقصد ہے ہے کہ بل صراط پار کریں گے ، سب کریں گے لیکن جو بیت کہ اس طریق سے چیش کیا جو گا ور آپ کی سمجھ بالکل در ست ہے ، پیش ہونے کا مقصد ہے ہے کہ بل صراط پار کریں گے ، سب کریں گے لیکن جو بیت کہ اس طری وہوگا وہ گا وہ گا وہ گا وہ

سوال 3: كياسلف نے فہم صحابہ كاانكار كياہے؟ تيسر اسوال يہ تھا۔

ہر گزنہیں کیاہے۔ جہاں پہ انکار کیاہے، دلیل کی بنیاد پر انکار کیاہے اور اس کی کوئی وجہ تھی لیکن مطلقاً انکار نہیں کیاہے۔ آیئے دیکھتے ہیں چند مثالیں۔ صحیح بخاری میں سید ناحذیفہ ڈٹائٹنڈ بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں، ٹا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! ''(اے صحابہ کرام کی جماعت! علم والے)''الْقُرَّاءِ ''عالم کو کہتے ہیں ایسے نہیں کہ صرف قرآن پڑھنے والا شخص، نہیں'الْقُرَّاءِ'' پڑھنے والے سمجھ دارعالم جوہیں'یّا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ!''۔''اِسْتَقِبُوا فَقَدْ سُبِقُتُمْ سَبُقًا بَعِیدًا''(سیدھے ہوجاؤاللہ کی قسم! تم

Page 52 of 164 www.AshabulHadith.com

بہت ہی آ گے سبقت لے چکے ہو، تحقیق تم لوگ بہت ہی آ گے دوسروں پر سبقت لے چکے ہو)' فَإِنْ أَخَذُتُمْ يَعِينًا وَشِمَالًا''(اورا گرتم دائيں يا بائيں چلے گئے)''لَقَدْ ضَلَلُتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا''(پھر توبہت دور کے تم لوگ گمراہ ہو جاؤگے)۔

اس سے کیامراد ہے؟اس سے مراد ہے کہ تم سید ھے نہیں ہو؟!اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس علم سے تہہیں نوازا ہے، جس مقام پرتم اس وقت قائم ہو، یہ مقام، یہ علم تمہاری خصوصیت ہے۔ تمہارے اندر یہ خوبی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔اب اسے صحیح طریقے سے استعال کر واور سیدھاراستہ اختیار کرتے رہو۔

سیدنا علی را النی است میں کہ سوال کیا گیاسیدنا علی والنیڈ سے کیااللہ تعالی کے بیارے پنجبر ﷺ نے آپ لوگوں کے لیے کوئی خاص چیز تو نہیں چھوڑ کر گئے ہیں 'الا ما فی ھذہ الصحیفة''کوئی صحیفہ تھاان کے پاس جس میں بعض احادیث لکھی تھیں آپ ﷺ نے بارہ راست من کر۔ بعض صحیفے کیوں تھے بعض صحابہ کرام النہ تھا کہ کلامیں توصر ف قرآن کسیس قرآن کے علاوہ کھی نہ کسیس تاکہ قرآن،اللہ کا کلام اور آپ ﷺ کافرمان مکس نہ ہوجائے۔ پھر بعد میں جب قرآن مجید کے انداز بیان کا پیت چل گیااور قرآن مجید بھی لکھنے والے بھی معروف ہو گئے پھر اللہ تعالی کے پیارے پنجبر ﷺ نے بعض لوگوں کو ،خاص لوگوں کو ،سب کو نہیں ، بعض لوگوں کو اجازت دی کہ آپ کھیس تاکہ پتہ چلے کہ جو کھا جارہ ہے یہ حدیث ہے کوئی آیت تو نہیں مکس ہوگئی یا صدیث کو قرآن میں تو نہیں مکس کر دیا۔ تو سیدنا علی خوالتی نہیں بعض احادیث جو براہ راست آپ ﷺ سے من کر انہوں نے لکھی تھیں 'او فیما یعطیہ اللہ عبد فی القرآن''اور یہ بھی خصوصیت مارے لیے آپ ﷺ ہمارے لیے جپوڑ کر گئے ہیں کہ وہ ایسا فہم ہے جے اللہ تعالی عطاکر تا ہے قرآن مجید میں اپنے بندوں میں سے کسی کو۔

کون مستخق ہے اس فہم کا؟اپنی بات، صحابہ کرام النظام بھٹی کی بات کر رہے ہیں، سبحان اللہ۔اوریہ واضح الفاظ ہیں کہ فہم جوہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خصوصیت تھی صحابہ کرام النظام بھٹی کے لیے جس کی گواہی سید ناعلی خالٹی ڈ کے رہے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ نے ان کواپنے لیے چنا ہے یعنی خاتم النبین بنالیا، افضل البشر، سیرالمرسلین ﷺ بنالیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کے بعد دوسر وں کے دلوں میں دیکھاتو سیر دیکھا تو سید دیکھا کہ آپﷺ کے صحابہ کے دل دوسر بندوں کے دلوں سے بہت افضل ہیں اور اچھے ہیں تواللہ تعالیٰ نے ان کوان کاوزیر بنادیا، ان کادوست بنادیا، جو دین کی سر بلندی کے لیے لڑتے رہیں گے، پس جو پچھ مسلمان اچھاد کیمیں سب، تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ہے اور جو وہ براد کیمیتے ہیں تواللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بُرا ہے)۔ بات اجماع کی ہور ہی ہے سجان اللہ ، یہ اُثر جو ہے اجماع میں بھی علاء بیان کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ ایک یادوجود کیمیں تو وہ دین بن جاتا ہے یاا چھا ہو جاتا ہے، نہیں کہا کہ ایک یادوجود کیمیں تو وہ دین بن جاتا ہے یاا چھا ہو جاتا ہے، نہیں 'فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّهِ حَسَنٌ ، وَمَا رَأَوْا سَیّمًا فَهُوَ عِنْدَ اللّهِ سَتِیّمٌ ''۔

Page 53 of 164 www.AshabulHadith.com

سید ناعبداللہ بن عمر ٹرانٹی فرماتے ہیں (جس نے کسی کی بیروی کرنی ہے بااتباع کرنی ہے توان کی کرے جو مر بچکے ہیں وہ آپ کے صحابہ اس امت میں سے سب سے بہترین سخے ،ان کے دل سب سے اچھے سخے ،ان کا علم سب سے گہراتھا، تکلف میں وہ سب سے کم سخے الیی قوم جے اللہ تعالی نے خاص چنا ہے اپنیارے پیغیر پھنی کی صحبت کے لیے ، دوستی کے لیے )۔اسے ابو نعیم نے حلیۃ میں اس اُثر کوروایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔
امام شافعی عمر اللہ فرماتے ہیں الرسالة میں کہتے ہیں اور صحابہ کرام کے تعلق سے اور وہ سلف جو ان سے پہلے گزر چکے سخے ، کہتے ہیں
"وَهُمْ فَوْفَنَا فِي کُلِّ عِلْمٍ وَاحْبَهَادٍ وَوَرِعٍ" (وہ ہمارے اوپر ہیں ہم سے اعلی اور افضل ہیں ہر علم ،اجتہاد اور ورع میں)
"وَعَقُلٍ وَأَمْرٍ السَّدُرِكَ بِدِ عِلْمٌ وَاسْتُلْطِ بِدِ" (اور عقل کے اعتبار سے اور علم کے اعتبار سے ،اجتہاد کے اعتبار سے ،زید وورع کے اعتبار سے اور ہر وہ چیز جو وہ سمجھتے سے )

"وَآرَاؤُهُمْ لَنَا أَحْمَدُ وَأَوْلَى بِنَا مِنْ آرَائِنَا عِنْدَنَا لأَنْفُسِنَا ''(اوران کی آراء،ان کے جواقوال،ان کی جورائے،ان کے جو قباد کیان کے جو آراء ہیں وہ ہمارے نزدیک (امام شافعی مِیْشَاللہ فرماتے ہیں) ہمارے اقوال اور آراء سے بھی بہتر ہیں اور مقدم ہیں)۔

پھر دوسری جگہ پر فرماتے ہیں کتاب الرسالة میں (اور اللہ تعالی نے صحابہ کرام النظافی آئین کی تعریف کی ہے قرآن مجید میں ، تورات میں اور انجیل میں بھی)۔ سبحان اللہ۔ صحابہ کرام النظافی آئین کی تعریف صرف قرآن میں نہیں ہے ، صحابہ کرام النظافی آئین کی تعریف جیسے سورۂ فنج کی آخری آیت میں ہے ، تورات میں بھی اور انجیل میں بھی صحابہ کرام النظافی آئین کاذکر ہے اور ذکر خیر ہے ، سبحان اللہ۔

امام شافعی وَحُتَاللَّهُ فرماتے ہیں (اور الله تعالی نے تعریف کی ہے صحابہ کرام اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللهُ عَل پر بھی بیان ہوئی ہے اور الیم فضیلت اور تعریف کسی کی بھی نہیں کی گئی ہے ان کے علاوہ)۔ سبحان الله۔

امام ابن تیمیہ میں تھیں مجموع الفتاوی ، جلد نمبر 19 اور صفحہ نمبر 200 میں فرماتے ہیں (اور صحابہ کرام الفاقی شاہ کے جو ماتا خرین میں سے بہت سارے لوگوں پر مخفی ہو چکی ہے۔ قرآن مجید میں سے بہت سارے لوگوں پر مخفی ہو چکی ہے۔ قرآن مجید میں سے بہت ساری چیزیں وہ جانتے تھے جو متاخرین میں سے بہت سارے لوگ نہ جان سکے۔اوران کی سنت (یعنی صدیث رسول ﷺ اقوال ،افعال اور آپ ﷺ کے جو حالات ہیں ) ایسی معرفت تھی جن سے اکثر متاخرین جو ہیں وہ محروم ہو کے (اکثر متاخرین نہیں جانتے سے ایک معرفت تھی ان کی کیوں کہ انہوں نے قرآن مجید کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ پراور آپ ﷺ کے ساتھ رہے ، آپ ﷺ کے اقوال اور افعال اور اور لیا کو بھی آپ ﷺ سے براہ راست سمجھا ہے ، مر ادکو بھی پایا ہے اور یہ چیزیں متاخرین میں پائی نہیں جاستیں ، اس لیے انہوں نے جب بہت ساری چیزیں رہ گئیں ان کو سمجھ نہ آئی پھر انہوں نے اجماع اور قیاس کی طرف رخ کیا )۔

اجماع اور قیاس بعد میں آئے ناسب سے پہلے نصوص ہیں ناتو نصوص کو سمجھناسب سے پہلے اور سب پر مقدم ہے تو صحابہ کرام الله الله الله الله الله علی الله علی مسائل کو بھی است سمجھتے سے اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان کے لیے بہت سارے مسئے اور بہت ساری رکاوٹیں تھیں راستے میں۔ جو فہم سلف کی تھی ، خاص طور پہ صحابہ کرام الله الله ان تین زمانوں کے بعد دور ہوتا گیا طور پہ صحابہ کرام الله الله تین زمانوں کے بعد دور ہوتا گیا وی کے زمانے سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی گئی۔ آئے دیکھتے ہیں کیا خوبیاں ہیں وہی کے زمانے سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی گئی۔ آئے دیکھتے ہیں کیا خوبیاں ہیں فہم سلف کی کوئی خوبی نظر آئی ہے ابھی تک اتن باتوں کے بعد ؟ گئیں، چلوگنتے ہیں چند خوبیاں:

1 - الله تعالى نے فہم سلف كااقرار كياہے مطلقاً فكار نہيں كياہے اور الله تعالى تہمى بھى باطل كااقرار نہيں فرماتے - بيہ ہماراا يمان ہے -

2۔اللہ تعالیٰ کے بیارے پینمبرﷺ نے بھی اقرار کیاہے مطلقاً نکار نہیں کیاہے اور ہماراا یمان ہے کہ آپﷺ بھی بھی باطل کااقرار نہیں کرتے۔

3۔ سلف الصالحین نے اقرار کیا ہے،مطلقاً افکار نہیں کیا ہے اور سلف الصالحین تہمی بھی باطل پر نہ جمع ہوتے ہیں اور نہ ہی تہمی باطل کااقرار کرتے ہیں۔ان کا اجماع ہے۔

Page 54 of 164

4۔ براہ راست آپ ﷺ سے علم حاصل کرنا۔ جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ براہ راست آپﷺ سے علم حاصل کرناتو فہم سے اس کا کیا تعلق ہے؟ فہم سے کچھ ہے اس کا تعلق ،اس کا فہم کا؟ آ ہے دیکھے ہیں پہلا یوائٹ اب اس یوائٹ کے نیچے مختلف یوائٹ ہیں:

1- پہلا پوائٹ یہ ہے کہ ان کوپاک source ملی-source علم کی منبع جو ہے جواصل بنیاد ہے جہاں سے انہوں نے علم لیا ہے وہ بالکل پاک ہے۔ 'قالَ اللّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 'د بی میں کچھ بھی نہیں ہے نہ کوئی بی میں راوی ہے نہ ان کو ضر ورت پڑی راوی کو دیکھنے کی اور نہ بی کسی اور علم کی ضر ورت پڑی نہ بی کوئی اور علم نے میں تھا جیسے فلسفہ ہے ، کلام ہے ، منطق ہے وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں بالکل نہیں تھیں۔ براہ راست آیت سنتے تھے آپ بیسے کی زبان مبارک سے یاآپ بیسے کافرمان سنتے تھے اور اس کو سمجھتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے۔

2۔ دقیق فہم، آپﷺ سے براہ راست علم حاصل کرنا۔اس کے فوائد کیا ہیں؟

1 - پہلایہ ہے کہ پاک source ہے۔

2\_ دوسرايه كه دقيق فهم ہے اوراس كى تين وجوہات ہيں:

1۔ کہ ان کے استاد اللہ تعالیٰ کے بیارے پنیم بی جو زبان کے اور بولنے کے اعتبار سے افتح العرب ہیں اور بیان میں سب سے بہترین انداز بیان ہے اور سمجھانے میں ان سے بہتر کوئی ہے نہیں۔ اور صحیح مسلم کی معروف روایت سید نامعاویہ بن الحکم ڈٹاٹٹٹڈ کا قصہ جب اپنی لونڈی کو تھیڑ مار اتھا اور دو سرے قصے میں بلکہ اسی قصے کی ابتداء میں کہ جب نماز پڑھ رہے سے نماز میں کسی کو چھینگ آئی توانہوں نے چھینگ کے دوران ہی ان سے بات کی ''یز مُمُكُ الله''تولوگ نماز کے دوران ای ان سے بات کی ''یز مُمُكُ الله''تولوگ نماز کے دوران اپنے یوں ہاتھ مارتے رہے کہ غلط کر رہے ہو تم ۔ تو پھر بولے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے نماز کے دوران؟ تو پھر آپ پھٹے نے ان کو سمجھایا کہ نماز میں ایسے بین کہ ''فِراَیْن ہُوَ وَاُتِی ''کون کہتا ہے؟ سید نامعاویہ بن الحکم رفیان نمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اس میں ذکر کیا جاتا ہے اور ان کو سمجھایا تو آخر میں کہتے ہیں کہ ''فِراَیْن ہُو وَاُتِی ''کون کہتا ہے؟ سید نامعاویہ بن الحکم رفیان نمیں کہی میں بھی میں نے ایسا ستاد ، معلم ، تعلیم دینے والا ہو )۔ سیان اللہ ۔

غلطی پر ہم عام طور پراپنے جگر کے نکٹروں کو بھی جھڑک دیتے ہیں۔ نہیں کرتے ؟ تو آپ ﷺ کو دیکھیں اور نماز آئھوں کی ٹھنڈک ہے دوسرار کن سے اسلام کا ، کلمہ شہادت کے بعد ، کوئی عام بات نہیں ہے۔ اس میں غلطی بھی جب ہوئی ہے لیکن یہ پنۃ چلا کہ لاعلمی میں ہوئی ہے تو کتنے پیارے انداز سے سمجھایا ہے۔ اس طریقے سے دوسری معروف روایت اعرابی والی جس نے پیشاب کیا مسجد کے اندر آخری الفاظ کیا تھے ؟ "اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور مجمد ﷺ پر رحم فرما اور کسی اور پر رحم نے فرمانا در پر میں تو صحابہ تھے ، کہتے ہیں سجان اللہ ، آپ ﷺ کا حسن تعلیم دیکھیں کہ آپ ﷺ جیسا استاد پوری دینیا میں اور کا نات میں نہ کبھی آ با تھا اور نہ کبھی آئے گا۔

2۔ دقیق فہم کی پہلی وجہ یہ ہے کہ آپﷺ استاد کیسے تھے؟ اب دوسری وجہ یہ ہے کہ شاگرد کیسے ہیں؟ بہترین،سب سے بہترین سننے والے، علم کے بیاسے ، صحیح عمل کرنے کے متلاشی کہ کب حکم آتا ہے، کانوں میں پڑتا ہے اور کب اسکی تعمیل ہوتی ہے فوراً۔ایسااستاد ہے اورایسے شاگرد ہیں۔

3۔ تیسر اپوائٹ دقیق فہم کی تیسر ی وجہ کہ دل میں تڑپ ہے حق کو پانے کی اور سیھنے کی اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی گئی مراد کو پانے کی دل میں تڑپ ہے۔ اسی لیے بعض قصے، میں نے بتا یا ہے جہاں پر سمجھ نہیں آئے فوراً جاکر پوچھتے ہیں۔ مثال دیکھ لیں آپ، یہ باتیں جو میں نے کی ہیں ایک چھوٹے سے بیے کی مثال لیتے ہیں۔

Page 55 of 164 www.AshabulHadith.com

پلایاگیاتوسب سے پہلے آپ کے خودورہ پی لیا۔ داکیں طرف دیکھاتوسید ناعبداللہ بن عباس وٹائٹؤ سے چھوٹے بچ سے، غلام 'کا غلام اِنی اُعلَیْ کیفاتِ"۔ اور جب غلام کی بات کرتے ہیں توان کی عمر دس سال سے زیادہ کی نہیں تھی، بائیں طرف دیکھاتوسید ناابو بکر صدیق وٹائٹؤ اور سید ناعمر وٹائٹؤ بیٹے ہیں اور دوسرے صحابہ ٹھٹٹٹٹ ہیں۔ اوب کا تقاضہ کیا ہے ہمیشہ ؟ دائیں طرف دیاجاتے۔ یہ پینے کے آواب میں سے ہے، سنت ہے۔ توآپ کے نہ بیٹھا ہے اور اوب میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے کو پہلے دیا جائے۔ اب دو چیزیں عکر اربی ہیں دائیں طرف دینا ہے پہلے یا بڑے کو پہلے دیا جائے۔ اب دو چیزیں عکر اربی ہیں دائیں طرف دینا ہے پہلے یا بڑے کو پہلے دیا جائے۔ اب دو چیزیں عکر اربی ہیں دائیں طرف دینا ہے پہلے یا بڑے کو پہلے دینا ہے۔ تواللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر کے نے سید ناعبداللہ بن عباس وٹائٹؤ سے سوال کیا، اجازت ما نگی کہ دیا ہے ؟ آپ کے کہتا ہی کو کی اعتراض کرتا کبھی ؟ آپ کے کہتا ہی کو کی اعتراض کرتا کبھی آپ اجازت نہیں وہ بی میاں نکو پلادوں ؟۔ سید ناعبداللہ بن عباس وٹائٹؤ کا فہم دیکھیں آپ سمجھ دیکھیں کہ کہتے ہیں (اے اللہ کے کا انکار کررہا ہے یہ کیے ممکن ہے! اجازت نہیں دے رہا جھوٹا بچ ہے۔ سید ناعبداللہ بن عباس وٹائٹؤ کا فہم دیکھیں آپ سمجھ دیکھیں کہ جبتے ہیں (اے اللہ کے پیارے پیغیر کے اللہ کی قدم آآپ کے کا جموٹا میں کی اور کو نہیں دوں گا)۔

آپ کے کا جھوٹاا گرکوئی اور پی لے گاتو آپ کے کا جھوٹاتو گیانا اور یہ سعادت کوئی اور لے لے گا، میں محروم ہو جاؤں گاس سعادت سے اور جب اللہ نے مجھے دائیں طرف بٹھاہی دیا ہے تومیں کیوں محروم ہو جاؤں اس سعادت سے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیار سے پیغیبر کے ناشیاخ کو (حدیث کا لفظ ہے) نہیں دیا (اشیاخ جود وشیخین معروف ہیں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر وی کا لئی گئی اور بچ کو پہلے دودھ دیا اور سیدنا عبد اللہ بن عباس ڈلٹٹی نے وہ دودھ پیا۔

یہ فہم نہیں ہے؟ یا پھرنص کے ظاہر کی مخالفت ہے کہ نہیں؟ آپ کے نے اجازت مانگی اور بچے نے انکار کر دیا۔

ہم میں سے کوئی ایسا کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ ناسمجھ بچے ہے،شرم نہیں آتی اسے۔ایسا کہتے ہیں ناہم کہ بڑوں کاادب نہیں اسے۔آپﷺ فرماتے لیکن اس بچے کا انداز بیان دیکھیں آپ، پھر گزارش دیکھیں اور وجہ بھی بیان کررہے ہیں۔واللہ!عقل حیران ہو جاتی ہے۔ہمارے بیس، بیس سال کے بچے ہوتے ہیں۔ تیس سال کا بچے ہوتا ہے اور اسے پیتہ نہیں ہوتا ہے کہ بات کہاں سے شر وع کریں اور کہاں پہ ختم کریں۔اور دوبڑے لوگوں میں بیٹھنے کا ہمارے بچوں کوادب ہی نہیں ہے۔ پہلی بات یہ دیکھیں کہ آپﷺ کے ساتھ ہیں اور بڑوں کے ساتھ ہیں۔

Page 56 of 164 www.AshabulHadith.com

ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جودل کے اتنے پیارے ہیں اور آپﷺ کے صحابہ رٹٹا کٹیٹر بنیں گے اور دین کو سمجھیں گے بہترین طریقے سے اور عمل بھی کریں گے توعمدہ طریقے ہے،بعد میں آنے والے رشک کیا کریں گے ان کو دیکھ کر کہ ایسے لوگ بھی دنیامیں آئے ہیں جنہوں نے اس زمین پراپناقدم رکھاہے۔ آج رشک کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں ہم لوگ ؟ جیسے ہم تمنا کرتے ہیں بڑی یونیور ٹی کی ،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ کے صحابہ ٹنکالڈیُم بھی یہی تمنا کرتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرتے ہوں گے اور عملًا بھی انہوں نے شکر ادا کیااللہ تعالیٰ کا کہ ان کے اساد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ ہیں۔اچھی یونیورسٹی دنیا کی ان کے خاص اعتبارات ہوتے ہیں۔ایساہی ہو تاہے نا؟

یوری دنیا کی بونیورٹی میں ساری خوبیاں مل جائیں اور جو تعلیم کی خوبی اللہ تعالی کے پیارے پیغیبرﷺ کے پاس ہے وہ دنیا میں کسی بھی یونیورٹی یا یوری دنیا مل جائے کسی کے بھی پاس ہے ؟ جب بڑی یونیور سٹی سے پاس ہونے والے بچوں کا دنیامیں مقام ہوتا ہے اور ان کے فنہم کا بھی مقام ہوتا ہے توجولوگ آپ ﷺ کی یونیورسٹی سے،اگر in brackets میں کہوں کہ آپﷺ سے جو تعلیم حاصل کر کیے ہیں تو کیاان کے فہم کی کوئی قدرو قیت نہیں ہے؟ عجب سی بات ہے ۔ دنیا کی تعلیم ہماری سر آتکھوں پر ہوتی ہے،وہاں یہ کوئی بات نہیں کرتاہے کہ اس نے بی۔ایج۔ڈی کی ہے اس کے فہم میں کوئی گڑ بڑھے، یہ اچھاڈا کٹر نہیں ہے ا گرچہ وہ خود بعض اصولوں کی خلاف ورزی بھی کررہاہو تاہے لیکن جب بات صحابہ کے فہم کی آتی ہے پاسلف کے فہم کی آتی ہے تو پھر بعض اچھے لوگ بھی ظاہراً جن کو ہم سمجھدار سمجھتے ہیںا چھاسمجھتے ہیں وہ بھی پھرانگلیا ٹھا کر کہتے ہیں کہ یہ توسلف کی فہم ہے یہ تو ججت نہیں ہے یہ توضر وری نہیں ہے استناس کے لیےا گر یوں کوئی سمجھناچاہے یاکوئی عمل کر ناچاہتاہے تواس کی مرضی ہے لیکن لاز می نہیں ہے۔عجب بات ہے کہ نہیں!

4۔ تیسرے نمبر پر کہ جو کچھ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا ہے انہیں یقینی علم حاصل ہوا، کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ جو ہم پڑھتے ہیں یقیناً جان لیتے ہیں کیا؟ کوئی شکوک وشبہات باقی رہتے ہیں کہ نہیں رہتے ؟رہتے ہیں باقی۔ صحابہ کرام النظافیاتین کی بیرخوبی تھی اس فہم کی اور علم کی کہ براہ راست آپﷺ سے لیتے تھے اور انہیں یقینی علم ہو جاتاتھا،اس لیےانہیں''رانخ العلم''کہا جاتا ہے۔﴿وَالدُّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ﴾ اگر صحابہ نہیں ہیں تو پھر کون ہیں امت میں؟ کوئی اور ہو سکتا ہے؟ تويقيني علم۔

5۔ صحیح معنی کو پانااور ناسخ ومنسوخ کو بھی جاننا۔ یعنی ایک تومر اد کو بھی سمجھنا ہے لیکن صحیح معنی کو بھی پانا ہے۔

6۔ صحیح مراد کو حاصل کرنا۔ یہ بھی ایک خوبی ہے آپﷺ ہے براہ راست علم حاصل کرنے کی کہ صحیح مراد کو بھی پالیا۔

7\_مشكل ميں سوال كرنے كے امكان كامونا۔مشكل كوئي پيش آ گئ ہے:

﴿ يَسْتَلُوْ نَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِللهِ وَالرَّسُولِ ﴾ (الانفان: ١) ﴿ يَسْتَلُوْ نَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ \* ﴾ (البقرة: 219)-

﴿يَسْتَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتْلَى ﴾ (البقرة:220) ﴿ يَسْتَلُوْنَكَ عَنِ الْهَحِيْضِ ﴾ (البقرة:222)-

جہاں پر کوئی مشکل پیش آتی تھی تو سوال کرنے کاامکان تھا کہ نہیں تھا؟ خصوصیت ہے کہ نہیں؟آج ہمیں جو مشکل پیش آتی ہے تو ہم کس سے پوچھیں؟ہم تو ا نہی کی طرف، نصوص کی طرف جاتے ہیں پھر ہمارے علاءاوراستاد جیسے ہمیں سمجھاتے ہیں، ہم سمجھ لیتے ہیں لیکن ان سے بہتر کسی کی فہم ہوسکتی ہے؟ تو پہ بھی ﴿ يَسْئَلُو نَكَ ﴾ قرآن مجيد ميں كتني جگهوں پرہے، سجان الله۔ كون سوال كرتے تھے؟ بيرساري كي ساري سات وجو ہات ہيں، كس چيز كي ہيں؟ کہ آپﷺ ہے براہ راست علم حاصل کرنے کی جو خصوصیات ہیں۔

5۔ پانچویں نمبر پر فہم سلف کی جو خصوصیت ہے کہ وہاس دین کے حامل ہیں بعد میں آنے والے لو گوں کے لیے۔خصوصیت ہے کہ نہیں؟اب جو حامل ہے وہ صحیح سمجھنے والا نہیں ہے ، کیا ممکن ہے یہ ؟ جواس دین کاحامل ہے جس نے براہ راست آپﷺ سے علم حاصل کیا ہے اب اس نے گھر میں جا کر سونا نہیں ہے ، اب اس کی ذمہ داری ہے کہ اس نے آگے اس علم کو پہنچانا ہے۔وحی کادروازہ ہند ہو چکاہے نا۔اوراللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبرﷺ کے اس فرمان میں سب سے جو بلند مقام رکھتے ہیں وہ صحابہ کرام رُٹوان مُنٹُنْ ہیں۔

Page 57 of 164 www.AshabulHadith.com آپﷺ فرماتے ہیں' کظّر الله امْرَأَ سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَقَهَا''(الله تعالیاس شخص کے چېرے کوپر نور کردے،اس شخص کے چېرے کورونق بخشے (کون ہےوہ شخص؟)جس نے میرے قول کوسنا)۔

"سَمِعَ" دین ابعین نے "سَمِعَ" تھا یا صحابہ کرام تھا؟ دنیا میں کوئی ایسا ہے صحابہ کرام اِلْمَانِیُّ اُلْمَانُ کے علاوہ جو یہ شرف حاصل کر سکا ہویا جو یہ فخر کر کے یہ کہہ سکے کہ میں نے سناآپ ﷺ کوفرماتے ہوئے؟ "سَمِعَ مَقَالَتِي" بعد میں آنے والوں نے توآپ ﷺ کے فرمان کوسنا ہے لیکن حدیث کے ذریعے ہے، راویوں کے ذریعے ہے۔ انہوں نے براہ راست سنا ہے اللہ تعالیٰ کے بیار سے پیغیبر ﷺ سے ۔ تواس حدیث میں جو سر فہرست ہیں، جن کے چہرے پر رونق ہیں اور خوبصورت ہیں، پر نور ہیں وہ صحابہ کرام اِللَّیْ اُلْمَانُ اِللہ تعالیٰ کے بیار ہے بیغیبر ﷺ میں اور شمجھا)" وَحَفِظَهَا" (اور یاد بھی کیا" وَبَلَعْهَا" (اور آگے بھی پہنچایا)۔ تو صحابہ سے بہتر کوئی ہوسکتا ہے ان خوبیوں کا حامل ؟!

6۔ چھٹے نمبر پر ،اللہ تعالیٰ نے خاص ان کو نواز اہے صحیح ایمان اور استقامت دین سے اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص نواز اہے۔اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سور ۃ الفاتحہ میں ﴿إِهْدِينَا الصِّرَ اطّ الْهُسۡتَقِیۡمَ﴾ (الفاتحہ: 5-6)۔

ہر پڑھنے والا قرآن مجید جو بھی قرآن مجید پڑھے گایہ دعاکرے گا﴿إِهْدِينَا الصِّرَ اطّ الْهُسْتَقِيمَ ﴾۔اورصیغة الجمع ہے اِهدنی نہیں ہے ہم سب کوہدایت ہے صراط متنقیم کی۔

﴿صِرَاطَ الَّذِينَ ٱنْعَهْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (ان كراست يرجن يرتون انعام فرمايا) - كون بيس يه؟

سر فہرست صحابہ رض النبیاء، والصدیقین، والشہداء، والصالحین۔ انبیاء تو انبیاء عیالاً ہیں، صدیقین، شہداء، صالحین، صحابہ کرام الناقی میں مورست میں اگر کہیں پر صدیقین ہیں یا گر شہداء ہیں یاصالحین ہیں توصحابہ کرام الناقی شیات اللہ آپان کی پوری زندگی دیھے لیں تو آپ ان کو صفات میں دوسرے لوگوں پر ہمیشہ مقدم پائیں گئے جیھے ہر گزنہیں دیکھیں گے آپ، سجان اللہ۔

اوردوسرى آيت مين سورة البقرة كى آيت مين: ﴿ فَإِنْ الْمَنُو الْبِيمُ إِلَى مَا الْمَنْتُمُ بِهِ فَقَدِ الْهُتَدَوْ الْ البقرة: 137)-

یہ بھی دلیل ہے کہ جوابمان ان کا تھاویساایمان بعد میں آنے والے لو گوں کا نہیں ہے۔اس لیے بعد میں آنے والے لو گوں کو بہی ہدایت دی گئی ہے یہی حکم دیا گیاہے کہ تم بھی اپناایمان ویساکر وجیسا کہ ان کاایمان تھا۔ توابمان اوراستقامت دین بیراللہ تعالٰی کاخاص انعام تھاصحابہ کرام اللہ تھا تھا تھا۔

7۔ فہم السلف کہ ہم ساتویں خوبی بیان کررہے ہیں کہ عربی زبان کو سمجھنے کی خصوصیت وخوبی۔ قرآن عربی زبان میں حدیث عربی زبان میں آپ ﷺ عرب ہیں، قریش میں سے ہیں، قریش میں سے ہیں، قریش میں سے ہیں، قریش میں سے ہیں، قرائن مجید بھی قریش کی زبان پر ہی نازل ہوااور مصحف عثانی پر جب اجماع ہواتوا یک ہی مصحف عثانی پر جب اجماع ہواتوا یک ہی مصحف پر سیرنا عثان ڈوائٹیڈ نے تھم دیا کھنے والوں کو، سیرزید بن ثابت ڈواٹٹیڈ اور دیگر صحابہ ڈواٹٹیڈ کو، سیرنا معاویہ بھی سے کہ ''جہاں پر اختلاف یاؤیڑ سے کا توقریش کی زبان کو لے لینا، اس کے مطابق لکھنا قرآن مجید''۔ سبحان اللہ۔

کیوں کہ جو accent سے وہ مختلف سے جو آگے بیان کروں گا توسید ناعثان رٹی گئیڈ نے تاکہ یہ اختلاف بھی نہ رہے ،اسے دور کرنے کے لیے پھر اجماع ہوا صحابہ کرام اللّٰ اللّٰہ اللّٰہ

Page 58 of 164 www.AshabulHadith.com

9۔ نویں خصوصیت خیر الامم ہیں۔ بیامت خیر الامم ہے سب امتوں میں سب سے بہترین بیامت ہے جس میں ہم بھی شامل ہیں۔اوراس امت میں سب سے افضل کون ہیں؟ صحابہ کرام اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّالِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّا اللَّا الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلَّا اللّه

الله تعالی فرماتے ہیں کہ:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (تم سب سے بہترین اور افضل امت ہوجولو گوں کے لیے نکالی گئے ہے)۔ کیا کرتے ہیں؟ ﴿ تَأْمُرُونَ بِالْلَهِ عُرُوفِ ﴾ (لو گوں کوا چِمائی کی طرف بلاتے ہیں) ﴿ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ (آل عمدان: 110)۔

لو گوں کواچھائی کی طرف بلانا، برائی سے رو کنا،اللہ تعالیٰ پرایمان، بغیر علم کے ہوتاہے کیا بغیر سمجھ کے ہوتاہے؟ آپ کوئی چیز سمجھتے نہیں ہیں تو کیا بچوں کو سمجھا سکتے ہیں؟جو برائی آپ نہیں جانتے تو کیا بچوں کوروک سکتے ہیں؟

آپ کچھ جانیں گے، تب کچھ کریں گے نا۔ تو بغیر سمجھ کے خیریت ممکن نہیں امت میں اور خاص طور پر صحابہ کرام النائی آئی کی سمجھ کے بغیر امت میں کوئی خیر باقی ہو نہیں سکتا۔ اللہ تعالی کے پیار سے پیغیر ﷺ فرماتے ہیں، صحیح مسلم کی روایت میں (کوئی بھی ایسا نبی اللہ نے نہیں بھیجا کسی امت میں بھی مجھ سے پہلے الایہ کہ اس نبی کے مامت میں سے اس کے حواری اور اس کے صحابی تھے جو اس کی سنت اس نبی سے لیتے تھے اس کے حکم کی تعمیل کرتے تھے، پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے بھے اور ہیں اور کرتے وہ ہیں جس چیز کا ان کو حکم نہیں دیا جاتا)۔

توہر نبی کے حواری اور صحابی ہیں جو براہ راست علم حاصل کرتے ہیں نبی سے۔ توہر قوم کے نبی کے حواری سب سے اچھے ہیں فہم و سمجھ کے اعتبار سے اور بیامت جو سب سے افضل امت ہے اس نبی کی امت کے حواری اور صحابی فہم میں سب سے پیچھے ہیں باان کے فہم کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے کوئی خصوصیت نہیں ہے عجب بات ہے! تویادر کھیں کہ بعد میں آنے والے لوگوں کا فہم ان کے فہم سے اچھا ہو نہیں سکتا ہے ثبوت ملتا ہے۔

10\_د سویں نمبر پراسی پر میں اختتام کر تاہوں:

﴿ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ﴾ (المائده: 119) (الله تعالى ان سے راضى م وه الله تعالى سے راضى بير) -

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے بغیر سمجھ کے بغیر فہم کے؟!اللہ تعالیٰ راضی کس سے ہوتا ہے باعمل مسلمان سے، علم والے سے یا جاہل اور سست ترین انسان سے جو بے عمل ہو؟ عجب می بات ہے یہ! جب اللہ ان سے راضی ہے تو یہ ثبوت ہے کہ ان میں اتنی خوبیاں موجود ہیں، اتنی صلاحیتیں موجود ہیں دین کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ نے گواہی دی قرآن مجید میں کہ (میں ان سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں) یعنی ان کو میں راضی کروں گا قیامت کے دن، سجان اللہ۔

اس سے بیر ثابت ہوا کہ صحابہ کرام النظافی شاور سلف الصالحین کا خاص طور پہ کہ صحابہ ہیں جو خوبیاں ان کی ہیں ،ان سے تھوڑی کم خوبیاں ہیں لیکن ان کے بعد میں آنے والوں کے لیے۔ آنے والوں کے لیے پھران کے بعد میں آنے والوں کے لیے۔

جو بہترین تین زمانے ہیں، یہ سب سے بہترین زمانے ہیں۔ابن القیم رشملنٹئ نے بڑی پیاری بات کہی ہے، میرے پاس وقت نہیں ہے، تقریباً ہیں پوائٹ ہیں جو ابن القیم رشملنٹئ نے بڑی پیاری بات کہی ہے، میرے پاس وقت نہیں ہے، تقریباً ہیں پوائٹ ہیں بڑی ابن القیم رشملنٹئ نے بیان کیے ہیں صحابہ کرام رفیق ہی شعوصیات کے اعتبار سے۔ میں اس پر اکتفاکر تامدارج السالکین میں اگر کوئی پڑھ ساتھی مزید دیکھنا چاہے تو وہ یہ کتا ہیں پڑھ لے پیاری باتیں ہیں جس بڑی پیاری باتیں ہیں جہم السلف کے اعتبار سے اگر کوئی ساتھی مزید دیکھنا چاہے تو وہ یہ کتا ہیں پڑھ لے اور دیکھے لے۔

Page 59 of 164 www.AshabulHadith.com

## 06: مذہب سلف، منبج سلف، منبج نبوی، منبج اہل الحدیث

اب ہم ذہب السلف، منہج السلف، منہج نبوی، منہج اہل الحدیث پر بات کریں گے۔

فہم سلف پر توہم بات کر چکے ہیں، فہم سلف کے ساتھ عام طور پران چار چیزوں پر بھی باتیں کی جاتی ہیں، بعض لوگ باتیں کرتے ہیں۔

آ پئے دیکھتے ہیں کہ طالب علم ان چار چیز وں کے بارے میں کیاجانتا ہے؟اور کیاان چار چیز وں میں آپس میں کوئی فرق ہے یا نہیں ہے؟ا گرہے تووہ کون سافرق ہےاوراس کی دلیل کیاہے؟

اس سے پہلے کہ میں الگ الگ سے ان چار چیزوں پر بات کروں، چند آیات اور احادیث، چند نصوص پہ ذرا نظر ڈالتے ہیں اور پھر بات کرتے ہیں ان شاء اللہ۔ یہ آیات اور احادیث میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ ہر درس میں تقریباً گرآپ غور کریں یہی آیات اور احادیث بار بار آر ہی ہیں تو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جب آپ فہم السلف یا منہ السلف کی بات کریں تو یہ نصوص آپ کو آپ کے اپنے نام سے بھی زیادہ محفوظ ہونے چاہیئں۔ کوئی شخص ایساہے جو اپنانام نہیں جانتا تو یہ آیات اور احادیث آپ کو فنگر ٹیس پر آنی چاہیئں۔

1 - بہلی آیت ،اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَدِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمٌ وَسَأَءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (النساء/115)-میں بغیر ترجے کے کہ ترجمہ بار بار کر چاہوں میں میں صرف نصوص بیان کرتاہوں۔

2\_دوسرى آيت،الله تعالى فرماتے ہيں سور ةالفاتحه ميں:

﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمُ ۞ صِرَاطَ الَّذِينَ انْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (الفاتحه/-5)-

3\_اور پھر سورة النساء كى آيت ميں الله تعالى:

﴿صِرَاطُ الَّذِينَ ٱنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں

﴿ وَمَن يُطِحِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولِبِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّلِّيْقِيْنَ وَالشُّهَنَآءِ وَالصَّلِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولِبِكَ رَفِيْقًا ﴾ (النساء/ 69)-

آیت نمبر میں پہلے بھی بیان کر چاہوں آپ لو گوں نے یاد کر لینا ہے۔ یہ ابھی میں صرف ترجمہ نہیں بیان کروں گا آیت نمبر بھی نہیں بیان کروں گا میں یہ آپ کوفنگر ٹیس پر آنی چاہیئں۔احادیث میں سے دواحادیث یاد کرلیں:

الله تعالی کے بیارے پیغمبر فیلیہ فرماتے ہیں:

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ"-

میں صرف جو شاہد ہیں وہ بیان کررہاہوں حدیث کاوہ حصہ جو ہمارے لیے موضوع سے تعلق رکھتا ہے، جو ہمارے لیے ضروری ہے وہی اگر آپ یاد کر لیں تو

آپ کے لیے یہ بھی کافی ہے، ورندا گر آپ پوری حدیث یاد کریں تو نور علی نور ہے لیکن یہ حصے جو ہیں یہ بہت ضروری ہیں ہمارے موضوع کے تعلق سے۔
اور دوسری روایت میں تہتر فرقوں کی معروف اور مشہور حدیث، بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں ۔اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغمبر عظی فرماتے ہیں ایک روایت میں "علی مَا أَمَّا عَلَیْهِ وَأَصْعَابِی"۔ جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ کون سافرقہ ہے جو جنت میں جائے گا تہتر فرقوں میں سے ؟اور دوسری روایت میں "الحکاعة "دونوں صحیح روایات ہیں۔

ان نصوص سے ہمیں کیا پیغام ملتے ہیں، شریعت کی بنیاد کے تعلق سے؟

چیزیں کتی ہیں، دوہیں یا تین ہیں؟ جتنے بھی نصوص میں نے پڑھے ہیں ابھی ان میں آیات اور احادیث میں چیزیں دوہیں یا تین ہیں؟ میں ان نصوص کی بات کررہا ہوں ان نصوص میں شریعت کی بنیاد کے تعلق سے باتیں ہور ہی ہیں نا تو چیزیں جو بیان کی گئی ہیں دوہیں یا تین ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں،مفتیوں کااختلاف ہو گیا تو دیکھتے ہیں کہ دلیل کی بنیاد پر کیا صحیح ہے؟

> پہلی آیت میں: پہلی آیت میں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِمَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾-

يهاں تك ركتے ہيں۔ ﴿الْهُلْى ﴾ قرآن اور سنت بے دوچيزيں ہيں۔ ﴿سَدِيْلِ الْهُؤُمِنِيْنَ ﴾ كيا ہے تيسرى چيز ہے كه نہيں؟ تيسرى چيز ہے۔ ﴿إِهْنِ مَا الصِّرَاطَ اللَّهِ مَنْ الْهُؤُمِنِيْنَ ﴾ كيا ہے؟ تيسرى چيز ہے۔ وہاں پر ﴿سَدِيْلِ الْهُؤُمِنِيُنَ ﴾ به الْهُهُهُ أَنْ عَلَيْهِ هُ ﴾ كيا ہے؟ تيسرى چيز ہے۔ وہاں پر ﴿سَدِيْلِ الْهُؤُمِنِيُنَ ﴾ به اللهُ عَلَيْهِ هُ ﴾ منافقيم كيا ہے؟ تيسرى چيز ہے۔ وہاں پر ﴿سَدِيْلِ الْهُؤُمِنِيُنَ ﴾ به اللهُ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حِيرَ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حِيرَ اللهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حَيْلُ اللّٰهِ اللهِ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حِيرَ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حَيْلُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ هُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هُ ﴾ وسنت ہے۔ ﴿حَيْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْكِ اللّٰهِ مِنْ اللّٰ اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكُ اللّٰهِ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْ سَائِيلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مَالًا اللّٰذِينَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُولُولِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْكُ اللّٰهِ عَلَيْكُ عَلَى اللّٰهِ عَلْ

'عَلَيْكُمْ بِسُلَّتِي ''سنت ايك معنى كے اعتبار سے بورى شريعت ہے۔ جيساكہ امام البر بہارى تَعْاللَةُ فرماتے ہيں 'الإسلام هو السنة والسنة هي الإسلام ''-'عَلَيْكُمْ بِسُلَّتِي ''آپ قَطِيْكُ كاراسة' وَسُنَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي ''-آپ قَطِيُّ كراستے ميں كياہے ؟قرآن اور حديث ہے۔

قرآن اور سنت ہے کہ نہیں؟ "وَسُنَّةِ الْخُلْفَاءِ الرَّاشِدِينَ ' کیا ہے؟ "عَلَی مَا أَمَّا عَلَيْهِ ' قرآن اور سنت ہے کہ نہیں؟ "وَاَسْعَابِي ' کیا ہے؟ تیسر کی چیز ہے۔ تو چیزیں کتنی ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی نئی چیز ہے دین میں، کتنی ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی نئی چیز ہے دین میں، نہیں۔ دین کی بنیاد قرآن اور سنت ہے، لیکن قرآن اور سنت کو سمجھنا ضروری ہے کہ نہیں؟

کیا قرآن اور سنت صرف کتابی شکل ہے، آپ اس کو سینے سے لگاؤ، سرپر رکھویااس کو گھر کی کسی بلند ترین جگہ پہر کھوا حترام کے لیے یا آپ کی زندگی میں یہ قرآن مجید اور یہ حدیث کیا اثر کرتی ہے اور آپ نے اس پر عمل کیسے کرنا ہے ؟اصل مقصد کیا ہے ؟اگر مقصد برکت کا ہے تو پھر رکھیں اپنے سرپہ بھی رکھیں ،اپنے سینے پر بھی رکھیں اور کسی بلند جگہ پر بھی رکھیں لیکن اللہ تعالی نے اپنا پاک کلام قرآن مجید اس لیے نازل نہیں فرمایا۔اسے خاص مقصد کے لیے نازل فرمایا ہے تاکہ قرآن مجید پر عمل کیا جائے۔اور عمل بغیر فہم کے کیسے ہو سکتا ہے ؟اس لیے آپ غور کریں ذرا، جہاں پر قرآن و حدیث ہے، دین کی بنیاد ہے وہاں پر تیسر ی چیز کو اللہ تعالی نے خود جوڑا ہے ،اللہ تعالی کے بیار ہے پیغمبر میں گئے نے خود جوڑا ہے ،ہماری جر اُت نہیں ہے جوڑ نے کی۔ یہ نہ کہیں کہ ہم نے جوڑا ہے یا ہمارے استادوں نے یا ہمارے استادوں نے یا ہمارے سے نازل کی کیارے پیغمبر کی کافرمان ہے۔

## سوال: کیاتیسری چیز منجے؟

جواب: جی، یہی تومیں کہہ رہاہوں نا، منہ ہے ،اسی طرف میں آرہاہوں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ ان نصوص میں کتنی چیزیں ہیں یہ نصوص جومیں نے آپ کے سامنے بیان کیے ہیں تین چیزیں توہیں ناں۔

یہ تین چیزیں کیوں ہیںا گردو کافی ہیں تودوہو تیں آخروجہ کیاہے؟

﴿ صِرَاطً الَّذِيْنَ ٱنْعَبْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ كيول ہے جب صراط متنقم كى طرف ہم نے دعاكر لى ہے ﴿ إِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيمَ ﴾ كافى نہيں ہے؟

آخر كياوجه ب وحِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ كيول ساتھ جرا ابواہے وجه كياہے؟

ہر نماز میں مسلمان جب نماز پڑھتاہے اور سورۃ الفاتحہ رکن ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے تو آخر وجہ کیاہے جب ہم پڑھتے ہیں تو ساتھ یہ بھی پڑھتے ہیں ﴿حِدَ اطّ الَّذِيْنَ اَنْعَهْتَ عَلَيْهِهُ ﴾ کوئی وجہ ہے کہ نہیں؟ ﴿سَبِیْلِ الْهُؤْمِنِیْنَ ﴾ کو ﴿الْهُلٰی ﴾ کے ساتھ کیوں جوڑ دیاہے؟

"عَلَيْكُمْ بِسُلَّتِي ' وَكَافَى نہيں تھاخلفائے راشدين كى سنت كاكيوں ذكر كيا گياہے؟ "عَلَى مَا أَنَّا عَلَيْهِ ' وَكَافَى نہيں تھاجہم سے چھٹكارے كے ليے؟ بہتر فرقے جارہے ہيں جہنم ميں كيوں جارہے ہيں؟ "وَأَصْعَابِي" كى قيد كو چھوڑ كر جارہے ہيں وہ اپنے آپ كو آزاد سجھتے ہيں، قرآن وسنت كافی ہے ہمارے ليے صحابہ كى قيد ضرورى

Page 61 of 164

نہیں ہے جماعت کی قید ضروری نہیں ہے توآپ ﷺ فرماتے ہیں''علی مَا أَمَّا عَلَيْهِ''ا گرکافی ہوتاتو میر اایمان ہے کہ صحابی کالفظ نہ ہوتاتو صحابی کے لفظ جماعت کے لفظ کی وجہ ہے۔اب بات واضح ہوئی کہ نہیں ہوئی؟الحمد لللہ۔

آ یئے دیکھتے ہیں، نین چیزیں سامنے آئی ہیں قرآن ہے، سنت ہے، صحابہ اور سلف کا فہم یا منہے بھی آپ کہہ دیں، یہ ساری چیزیں ہیں۔ پہلا پوائٹ: مذہب السلف کا کہا معنی ہے؟ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اصل میں یہاں پر بیان کر ناتھالیکن ہاتوں میں پہلے بیان کر دیا ہے۔ مذہب السلف کب کہاجاتا ہے کہ اس مسکلے میں میں مذہب السلف ہے۔

1 - جب اجماع ہواور یہی جت ہے، فہم السلف میں سے سلف کا جس مسئلے میں اجماع ہو جائے وہ حجت ہو جاتا ہے۔

2۔ دوسری بات، جمہور کا قول عقیدے کے مسائل میں، فقہی مسائل میں نہیں۔

1۔ خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں جمہور کا قول یعنی جس پر زیادہ تر علماء جمع ہو جائیں اور ان میں سے چند ایک یاد و مخالفت کریں تو بشریت کا نقاضہ ہے ، ضروری نہیں کہ سب کی فہم برابر ہو، جس نے غلطی کی ہے اس کی اجتہادی غلطی سمجھی جائے گی کیوں کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور عقیدے کے اس مسئلے میں اگر اس سے غلطی بھی ہو گئ ہے تو غلطی تصور کی جائے گی لیکن جمہور کا قول جمت باقی رہے گا اسے کہتے ہیں مذہب السلف۔ اگر کسی ایک صحافی کا قول یا فعل ہوا ہے تعلی ہوا کہ جو تر طوں کے ساتھ قول یا فعل ہوا سے کیا کہتے ہیں ؟ قول آ حاد السلف یا قول بعض السلف یا قول فلان من السلف۔ یہ دوسری بات کہ جمت نہیں ہے اگر ہے تو شرطوں کے ساتھ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں لیکن جس مسئلے میں سلف کا اجماع ہو وہ خود جمت ہو جاتا ہے بغیر شرط کے۔

2- منج السلف کیا ہے؟ یہ دوسرا پوائٹ ہے۔ منج کے معنی کیا ہیں؟ پہلے یہ جان لیں۔ منج واضح راست کو کہا جاتا ہے اور سلف گزرے ہوئے تین بہترین زمانے۔ اور سلف سے مراد سلف الصالحین ہیں، کوئی جمجے یہ نہ کیے کہ جم بن صفوان بھی تو تھا، عبد الرحمٰن بن ملجم بھی تو تھا، فلال بھی تو تھا، نہیں یہ مسلمات میں سے ہے پہلے عرض کر چکاہوں میں۔ سلف بغیر صالحین کے جب ہم بتاتے ہیں تواس سے مراد ہمارے سلف ہیں اہل بدعت کے سلف نہیں ہیں۔ اسے بار بار بیان کرنا بھی اچھی بات نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں ہمارے ساتھی من لیں، حاضرین اور سامعین سب جانتے ہیں کہ جب ہم سلف کی بات کرتے ہیں توساتھ صالحین کی ہوتے ہیں۔ سلف فاسدین ہمارے سلف نہیں ہیں، ٹیت اللی بدعت کے سلف ہیں ہمارے نہیں ہیں۔ اہل سنت والجماعت میں سے جو بھی سلف کی بات کرتے ہیں توان کے اپنے اہل بدعت میں سے جو بات کرتے ہیں توان کے اپنے اہل بدعت میں سے جو بھی سلف کی سب کے اپنے ہیں اور اگر اہل بدعت میں سے جو بات کرتے ہیں توان کے اپنے اہل بدعت میں سے جو بھی سلف ہیں جمیہ کے اپنے ہیں، اشاعرہ، ماترید یہ کے اپنے ہیں ، رافضیوں کے اپنے ہیں سب کے اپنے ہیں اور ہمارے معروف ہیں۔ صحابہ کرام المرائی المبین اور اتباع التا بعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

جب ہم بات کرتے ہیں منبج البلف کی تواس کا مطلب ہیہ ہے کہ یہ وہ راستہ ہے جو سلف نے اپنایا ہے، یہ وہ واضح راستہ ہے، واضح ضروری ہے کیوں کہ واللہ، جتنا سلف کاراستہ واضح ہے د نیا میں کوئی ایباراستہ اتناواضح نہیں ہے۔ میڈیکل سائنس میں نے پڑھی ہے وہ بھی اتناواضح نہیں ہے۔ بالکل کلئیر ہے ایک ایک چیز آپ کے سامنے دلیل کے ساتھ ہے، بالکل واضح ہے۔ وہ واضح راستہ جے صحابہ سر فہرست صحابہ کیوں بار بار کہتا ہوں کیوں کہ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ جب ہم سلف کی بات کرتے ہیں تو صحابہ سلف کی بات کرتے ہیں تو صحابہ سلف بی نہیں ہیں۔ بات واضح ہے یہ وہ واضح راستہ ہے محالہ ہوں، عبادات ہوں، معاملات ہوں اضافی استہ ہے محالہ ہوں ، عبادات ہوں، معاملات ہوں ،اخلاق ہو، سیاست ہو، حکمر انوں سے تعلق ہو، اہل بدعت سے تعلق ہوان کا ایک خاص واضح راستہ ہے۔ منہ راستہ ہے اور سلف کا منہج یا منہج السلف کا منہج یا منہج السلف کا منہج السلف کی بیادی حصابہ ہوں کہ دین پر عمل کرنے کے لیے اور بیہ ساری چیزیں، دین پر عمل ابغیر فنہم کے ممکن نہیں ہے تو فہم السلف، منہج السلف کا بنیا دی ہوں کہ دین پر آپ نے عمل کرنا ہے بہا علم ہے کہ نہیں ؟اور علم بغیر فنہم کو نکال دیں توراستہ باتی پچنا نہیں ہے۔ منہج پورے کا پوراٹوٹ جاتا ہے کیوں کہ دین پر آپ کے عمل کرنا ہے بہا علم ہے کہ نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن نہیں قوراستہ باتی پچنا نہیں ہے۔ منہج پورے کا پوراٹوٹ جاتا ہے کیوں کہ دین پر آپ کر نا ہے بہا علم ہے کہ نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن جیر کے ممکن ہے کہل کرنا ہے کہلے علم ہے کہ نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن ہور کہ کہما ہوں کہ کہمل ہوں کو کو کا کہم کو نکال دیں قوراستہ باتی پچنا نہیں ہورے کا پوراٹوٹ جاتا ہے کیوں کہ دین پر آپ کہمل سے بہلے علم ہے کہ نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن میں جو کہم کے ممکن نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن ہور کے کہم کو نکال دیں قوراستہ باتی پچنا نہوں کہم کے ممکن نہیں؟اور علم بغیر فنہم کے ممکن کو کا کہمل دائند

. منہج السلف کی دلیل کیاہے؟ پھر وہی چیز میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو نصوص انجھی میں نے بیان کیے ہیں آپئے دیکھتے ہیں،اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُولِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَةًم وَسَآءَتُ مَصِيْرًا ﴾ ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَوَلَى مِنْ الْهُولَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَعْنَ صَحِحُ مديث ہے۔ ﴿ سَبِيْلِ مَصَيْرًا ﴾ ﴿ اللّهُ اللّهُ وَمِو الوحي ''۔ اور اس میں وقی ہے کہ نہیں وقی ہے جس میں قرآن مجیداور صحح مدیث ہے اور پھر منہ السلف واصلح فهم السلف ''۔ اس آیت میں دونوں چیزیں ہیں وقی ہے جس میں قرآن مجیداور صحح مدیث ہے اور پھر منہ السلف ہے جس کا اصل ہے فہم السلف ۔

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيمَ ﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَهُتَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيْمَ ﴾ 'القران والسنة الوحي'' - ﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَهُتَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ صِرَاطَ ﴾ و بى راست منج عنهج السلف اصله فهم السلف -

"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْعَابِي"، "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ"القرآن والسنة - س چيز پر سخے؟ وحی پر سخے نال - آپ ﷺ کی زندگی س چیز پر گزری ہے؟ وحی کی بنیاد پر ، قرآن اور سنت ہے وحی ۔ "وَأَصْعَابِي" منهج السلف اصله فهم السلف - جس میں "الجَمَاعَةُ" کالفظ به متعین کر دیتا ہے کہ مذہب السلف یا جماع جو ہے سلف کا ججت ہو جاتا ہے۔ اس لیے دونوں روایات کو آپ جو ٹر کرر کھیں "وَأَصْعَابِي" اور "والجَمَاعَةُ" ۔

دونوں مختلف روایات کیوں ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یوں ہی بس تنوع ہے ،اختلاف تنوع نہیں ہے ، یہ جو مختلف الفاظ ہیں ہر لفظ کااپنامعنی ہے ، دونوں کو ملا کر پھر تیسرامعنی بن جاتا ہے۔'' وَأَصْعَابِی''لفظ جمع ہے صحابہ کالیکن کیا ساری جماعت مراد ہے یابعض مراد ہے؟ دونوں ہو سکتے ہیں لیکن حجت کس میں ہے؟جب''الجہَاعَةُ''کی بات کرتے ہیں تو جماعت ججت ہو گئی ہے۔اورا گرجماعت کے علاوہ آپ بات کرتے ہیںافراد کی توان کا قول ا گرچہ ججت نہیں ہے بغیر شر وط کے لیکن ان کا قول دوسرے فہم سے سب سے افضل ہے۔اگر نصوص سے ٹکر اتا ہے تو نصوص آگے ہیں اور دوسرے سلف اس کی نشان دہی کرتے ہیں کہ یہاں پر غلطی ہو گئ ہے ہمارے عالم سے یا ہمارے اساد سے بھی غلطی ہوئی ہے۔سلف پیر مروت نہیں جانتے تھے شریعت کے تعلق سے۔ بیر مروت نہیں ہوتی۔ دین امانت ہے۔اگروالد کا بھی حافظہ کمزورہے تو کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب سے روایت نہ لیناان کا حافظہ کمزورہے۔ایسے لوگ دیکھے ہیں آپ نے تم کھی دنیامیں۔ کیوں؟ کیوں کہ وہ اپنے گھر کو نہیں بچارہے وہ اس دین کی حفاظت کررہے ہیں۔ نصب العین ہے ان کا کہ دین کو کیسے محفوظ کیاجائے۔ 3 فنم السلف اور منهج السلف میں کیافرق ہے؟ میں پہلے عرض کر چکاہوں کہ فنم السلف اور منہج السلف میں اگر آپ لفظی فرق بیان کرناچاہیں تولفظاً توفرق ہے ۔ فہم سمجھ ہے، فہم ہے اور منہج راستہ ہے اور دونوں الگ الگ چیزیں ہیں لیکن اگر آپ حقیقتاً دیکھنا چاہتے ہیں توراستے پر چلنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے یاس سمجھ ہواور علم ہو، چاہے کوئی راستہ بھی ہو۔گھر کاراستہ ہوا گراللہ نہ کرےاللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اگر دماغ پر چوٹ لگ جاتی ہے تھوڑی سی دیر کے لیے آپ کاجو حافظہ ہے وہ کمزور ہو جاتا ہے تو کیا آپ گھر پہنچ سکتے ہیں؟ کیاخیال ہے؟ توراستے پر چلنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے پاس علم کاہو ناضروری ہے۔ بھی ایسا ہوا ہے کہ آپ گھر سے نکے ہیں ، گاڑی میں بیٹے ہیں اور آپ نے گاڑی چلائی لیکن پیتہ ہی نہیں کہاں جارہے ہیں بھی ہوا ہے ایسا؟ آپ جب بھی جاتے ہیں پہلے سوچ کے جاتے ہیں کہ میں نے کہاں جاناہے اور آپ کوراستوں کا بھی بیۃ ہوتاہے کہ کون ساراستہ میں نے اختیار کرناہے اور کس راستے سے گزر کر میں نے کس جگہ پر جاناہے اگر آپ کو پیتہ ہی نہ ہو تو کیا کرتے ہیں؟ یو چھتے ہیں۔اور آج کل کیاہے؟ جی پی ایس۔ یو چھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ جی پی ایس کیوں لگاتے ہیں کیاضر ورت ہے؟ بغیرایسے ہی چلے جاؤ کہیں پر منزل خود بخو دسامنے آ جائے گی۔میرے بھائی کوئی بھی دنیاکاراستہ ہویادین کاراستہ ہو ،واللہ بغیر سمجھ کے ممکن ہی نہیں ہے۔جولوگ دونوں کو جدا کرتے ہیں پیۃ نہیں کس بنیاد پر جدا کرتے ہیں اور کس عقل سے جدا کرتے ہیں۔اوراس میں، میں پہلے بھی عرض كرج كابين امام بيه في عَيْلِية كاتول الاعتقاد مين صفحه نمبر 234 مين اس حديث كے تعلق سے "على مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْعَابِي "كے تعلق سے انہوں نے فرمايا ہے کہ "جس چیز پر اجماع ہے جن مسائل پر اجماع ہے اور اجماع عقیدے کے مسائل میں وہ حجت ہے جن میں اجماع نہیں ہے اس میں حجت نہیں ہے"۔ اور پوری تفصیل میں پہلے بھی بیان کر چکاہوں۔

اجماع بغیر فہم کے ممکن ہے؟ تو بعض مسائل میں اجماع ہے بعض میں اجماع نہیں ہے۔ بعض عقیدے کے مسائل ہیں اور بعض عقیدے کے مسائل نہیں ہے۔ بعض عقیدے کے مسائل جات کے مسائل ہیں اجماع ہے۔ بیسب بغیر فہم کے ممکن کیسے ہے؟ آپ راستہ توافتیار کر چکے ہیں اور آپ بید دعوی کرتے ہیں کہ بیہ جنت کاراستہ ہے، صراط مستقیم ہے بیاور فہم کوئی خاص

ہے نہیں آپ کاتو کیے چلیں گے آپ اور کس کا فہم سب سے افضل ہے؟ یاتو سلف کا ہے یاخلف کا ہے، بعد میں آنے والوں کا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے یا جر اُت کر سکتا ہے کہ میرا فہم سید ناابو بکر صدیق ڈوائٹیڈ سے افضل تھا یاسید ناعمر فاروق ڈوائٹیڈ سے افضل تھا کوئی ہے توسامنے آئے۔ دونوں با تیں ہیں دونوں میں سے کوئی ایک بات ضر ور ہے یاتو خلف کا فہم سلف سے افضل ہے کیوں کہ فہم کے بغیر عمل کیا جا سکتا ہے دین پر ؟ ناممکن ہے نااس پر اتفاق ہو چکا ہے نا۔ اب فہم کس کا ہے پھر ؟ کہتے ہیں کہ ہم فہم کی بات نہیں کر رہے جیت کی بات میں بار بار کر چکا ہوں جس پر اجماع ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم فہم کی بات نہیں کر رہے جیت کی بات میں بار بار کر چکا ہوں جس پر اجماع ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نہیں مانتا اجماع کو ججت تو پھر آپ اپنے فہم کو آگے لے کر آتے ہیں نا۔ میں توایک صحابی کے فہم اور سلف میں سے اور ایک خلف میں سے فہم کی بات کر رہا ہوں یہ تاہم کو جہت تو پھر آپ اپنے میں کہ رہا کہ وہ معصوم ہیں ،اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ سلف میں سے ایک نے غلطی کی ہو خلف میں سے ایک موجت کیوں نہیں سے خلطی سے وہ نچ گیا ممکن ہے میں یہ نہیں کہ رہا ہوں کہ افضیات کس کی ہے ؟ اور پھر جہاں پر اجماع ہو جائے آپ اس اجماع کو ججت کیوں نہیں سے بھی خلطی سے وہ نچ گیا ممکن ہے ہیں یا تو بھر دوس باتوں میں سے ایک ہا سے ضر ور ہے۔ کون می بات ہے کہ سلف ممکن ہے ؟ تو پھر دوس کی لاز م آتی ہے۔

4۔ منہج نبوی ﷺ اور منہج سلف میں کیافرق ہے؟ میں یہ باتیں کیوں کر رہاہوں؟ کیوں کہ بعض لو گوں نے ان باتوں کو چھٹرا ہے اور عوام کو صرف شکوک و شہبات میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ نئیٹر مز ہیں نئی باتیں ہیں تاکہ بس سامنے والا پریشان ہو جائے کسی نہ کسی وجہ سے کہ ہمارے پاس کتناعلم ہے دیکھ لیں آپ۔ منہج نبوی ﷺ اور منہج سلف دونوں منہج ہیں کیافرق ہے؟ لفظی فرق آپ بتانا چاہتے ہیں تو لفظی فرق ہے حقیقتاً نہیں ہے فرق۔ کیسے ثبوت کیا ہے؟ آپئے دیکھتے ہیں وہی آیات اور وہی اعادیث جو نصوص میں نے نثر وع میں ذکر کیے تھے ان میں سے بعض کاذکر کرتے ہیں۔

﴿ إِهْدِنَا الطِّرَاطَ الْهُسْتَقِيْمَ ﴾ يدالك ب اس ك ساتھ يلس كرين ﴿ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَهْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ - ﴿ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَهْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ - ﴿ صِرَاطَ اللَّهُ سَاتُهُ ﴾ والطِّرَاطَ المُسْتَقِيْمَ وَآن وسنت ہے وحی ہے یہ پہلے عرض کرچاہوں میں۔اوراللہ تعالی کے پیارے پنجبر اللہ کیالے کرآئے؟ وقال الله تعالی وقال رسول الله صلّی الله عَلَيْهِ وَسَلَّةً "بيدين بهماراقرآن اور صحيح حديث بيه صراط متنقيم ب- ﴿ حِيرَاطَ الَّنِيْنَ أَنْعَبْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ جو پہلا بے وہ منہج نبوی عَلَيْهُ بے جو دوسرا بے منج السلف ہے گویا کہ منبج السلف منبج نبوی ﷺ ہے جڑا ہواہے اگرایک نہیں تو دوسرے کا فائدہ نہیں ہے۔ کیامطلب ہے؟ قرآن وسنت نہیں ہے تو منبج السلف کافائدہ کیاہے۔وہ کون سامنہج ہے جو قرآناور سنت کے بغیر ہے؟اور قرآن وسنت توہے لیکن آپ کے پاس کو کی راستہ نہیں ہے سمجھنے کااس پر عمل کرنے کاتو پھر فائدہ کیاہے۔جو بہتر فرقے گر اہ ہو چکے ہیں جہنم کا ایند ھن بن رہے ہیں قرآن وسنت توان کے پاس ہے''عَلَی مَا أَنَا عَلَيْهِ''توہے ناان کے پاس کیاچیزان کے پاس نہیں ہے؟ منبج نہیں ہےان کے پاس۔ منبج توان کے پاس ہے۔ کون سامنبج نہیں ہے؟ منبج سلف نہیں ہےان کا پنا منبج تو ہے، عقل کا منبج ہے ذوق و کشف کا منہے ہے، علم الکلام ہے، مختلف مناہج موجود ہیں تواصل منہے نہیں ہے جوایک ساتھ جڑا ہواہے وہ منہج نہیں ہے، جو منہج نبوی ﷺ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ پھر یہ بات منہج نبوی کہنامیں سمجھتاہوں یہ درست نہیں ہے۔ کیوں درست نہیں ہے؟ کیوں کہ قرآن وسنت وحی ہے، آپ وحی کہیں، منہج نبوی کہنا، منہج النبی کہنا یعنیا یک نیالفظ ہے کہ آپ ﷺ ایک خاص راستہ لے کر آئے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بدعت وضلالت و گمر اہیوں میں آپ ﷺ جوچیز لے کر آئے ہیں وہ و حی کانور تھااور و حی کے نور پر عمل کرتے تھے آپ ﷺ ۔ تو کیا بغیر سمجھے کرتے تھے ؟اللہ تعالٰی نے خودا پنے پیار بے پنجبر ﷺ کو سمجھایا ہے۔ جبریل عليَّا وُتِالْهُ أَلَي عَلَيْهُ وَصَمِحِمات صح "كَانَ يدارسه القُرْآن فِي كَل رَمَضَان" - كول آت تح جبريل عليَّا وُتِالْهُ آب عَلَيْهُ وَالْهَ آب عَلَيْهُ وَالْهُ آبَ عَلَيْهُ وَالْهُ آبَ عَلَيْهُ وَالْهُ آبَ وَعَلَيْهُ وَالْهُ آبَ وَعَلَيْهُ وَالْمُ آبَ عَلَيْهُ وَالْهُ آبَ وَعَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ وَالْمُ عَلَيْهُ وَالْمُعَالِقُ وَمِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مَعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مَعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى وَمُعْلَمُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلِمُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَمُ اللَّهُ عَلَى مُعْلِمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَى مُعْلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى مُعْلِمُ عَلَيْهُ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عِلَا عَلَمُ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَى عَلَمُ عَلَمُ عَلَى عَلْمُ عَلَيْكُوا عَلَيْكُوا عَلَيْكُوا عَلَيْكُوا عَلَيْكُ عَلَيْكُوا عَلَى مُعْلِقًا عَلَى عَلْمُ عَلَى عَلَمُ عَلَيْكُوا عَلَيْكُوا عَلَمُ عَلَى عَلَمُ عَلَمُ عَلَّمُ عَلَيْكُوا عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَى عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَيْكُوا عَلَمُ عَلَيْكُوا عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَّا عَلَمُ عَلَمُ عَلَا عَلَمُ عَلَمُ عَلَّا عَلْمُ عَلَمُ عَلَّا عَلَمُ عَلَّا عَلَيْكُمُ عَلَّا عَلَمُ عَلَّا عَلَا عَلَمُ عَلَمُ عَلَا عَلَمُ عَلَّا عَلَيْكُوا عَلَا عَلَيْكُ عصاور سمجات بھی تھے، سجان اللہ کھر حدیث میں 'عَلَيْكُمْ بِسُنَّتَى ''اس کے ساتھ آپ جوڑویں 'وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي ''-'عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْعَابِي ''، 'وَ الجَمَاعَةُ ''بي سارى چيزي بي بين ان الفاظ پر ذراغور كرين آپ كويي لكتاكه اس مين اگردو حصے كر دين ايك كوا گرآپ كهين منهج نبوى عَيْلَةَ جو وحى ہے قرآن اور سنت ہے دوسرا منہج السلف سے جڑا ہواہے ساتھ۔ منہج نبوی ﷺ معصوم ہے اور منہج سلف کہتے ہیں معصوم نہیں ہے کیسے ایک ہوسکتا ہے؟ میرے بھائی!میری بات سمجھیں اگر منہج السلف معصوم نہ ہو تاتو ہمیں اس کی اتباع کرنے کا حکم نہ دیاجاتا۔

Page 64 of 164

وحِوَاظ الَّذِينَ اَنْعَهْتَ عَلَيْهِهُ ﴾ کی قیدنہ ہوتی "وَاصْعَابِی" اور" وَ الجَهَاعَةُ" کی قیدنہ ہوتی وسَیدِیْلِ الْہُؤْمِیدِیْلِ الْہُؤْمِیدِیْنَ ﴾ کی قیدنہ ہوتی ہدایت کے بعد حقر آن اور صحح حدیث دین کی بنیاد ہے جس نے اسے مضبوطی سے تھا ہے رکھاوہ کا میاب ہوا۔ منج السلف اسی قرآن اور حدیث سے مضبوطی سے جڑا ہوا ہے جو شخص اس پر چلتا ہے تو گویا کہ وہ قرآن وصحح حدیث پر عمل کر رہا ہے اس لیے وہی کا میاب ہے۔ رہ گئی بات افراد السلف کی یا فہم السلف جو منج کا ایک حصہ ہے تو اس میں ، میں عرض کر چکا ہوں کہ جس پر اجماع ہے تو وہ جت ہے اور اجماع نہیں ہے تو وہ جت نہیں ہے۔ اگر اس اعتبار سے آپ کہتے ہیں کہ منج نبوی ہے تو اس میں فرق ہے تو ہم مانے کے لیے تیار ہیں لیکن منج السلف کی آپ بات نہ کریں کیوں کہ منج السلف کو دسیدِیْلِ ﴾ کو دھور اظ واللہ تعالی نے خود جو ڑا ہے ، ہماری جر اُت نہیں ہے "بیسٹی و سُنے اللہ المؤلم اللہ تعالی سے اور سلف کاراستہ بھی ویسا تی ویسا کہ والمشد تقیقہ ہے سیدھا کہ اللہ سی معلوم نہیں ہیں عاطی راستہ ہے اور سلف کاراستہ بھی ویسا تی سیدھا ہے کیوں کہ وہ راستہ وہی ہے کوئی اور دو سرا تیسر اراستہ نہیں ہے۔ فہم السلف میں فراد السلف معصوم نہیں ہیں عالمی معلوم نہیں ہیں عالمی ہو بھی سی ہے ہوئی بھی ہے اجتہادی غلطی تصور کی جاتی ہے دین نہیں سمجھاجاتا سے رد کیا جاتا ہے اور جوقر آن و سنت کے مطابق ہے وہی اپنا یا

5۔ منتج السلف اور منتج اہل الحدیث میں کیافرق ہے؟ میر اسوال ہے ہے کہ اگر سلف اور اہل الحدیث میں فرق ہو تو پھر منتج میں کیا فرق ہو ناچا ہے کیا نیال ہے؟
منتج السلف اور منتج اہل الحدیث، ایک لفظ ایک ہے دوسر الفظ مختلف ہے، منتج ، منتج میں فرق ہے اور دوسر سے میں اہل الحدیث ہیں فرق ہے تو پھر منتج میں فرق ہے تو پھر منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں ہی فرق ہو ناچا ہے ۔ بی اور اگر دو نوں ایک ہیں تو پھر منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں منتج میں منتج ہیں ہی خوت ہے والے لوگ ۔ اہل الحدیث کون ہیں؟ صحابہ منتئے اگر منتج میں نامانوں میں رہنے والے لوگ ۔ اہل الحدیث کون ہیں؟ صحیح مسلم میں ایک معروف اور پیاری صحیح مسلم میں ایک ہو بھی ایک کے پیارے تو پھر منتج میں گاؤی اللہ والم کو کوئی پر واہ نہیں ہو جاتی ۔ بی گاؤی اللہ والم کوئی کی اسلام کے بیارے تو بھی منتج کے گائی آئر اللہ والم کوئی کی المنتو المنتو المنتو المنتو المنتو کوئی پر واہ نہیں ہو جاتی ۔ بی گاؤی اللہ والم کوئی کے اسلام نوبی گور ہو جاتے ہیں ان کو کوئی پر واہ نہیں ہو جاتی ۔ بی گاؤی اسلام کوئی کی اسلام نوبی گور ہو جاتے ہیں اس کروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں ؟ اس گروہ کے تعلق سے فرماتے ہیں ، امام بخاری فرماتے ہیں ہیہ کون ہیں )۔

صحابہ کرام سے اللہ اللہ اللہ علی میں پہلے تین زمانوں میں سے علم میں کوئی آگے ہے؟۔ کہتے ہیں کہ نہیں بید لفظ واضح نہیں ہے۔ ہم اہل الحدیث کی بات کررہے ہیں ناں اور سلف کی بات کررہے ہیں تواہل علم تو کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نقل کون کررہاہے؟امام نووی ﷺ۔

امام صنبل بین الم الحدیث اور سلف ایک بی بین که نظر الکر الم الحدیث نہیں بین تو پھر میں نہیں جانتا کہ بیہ کون بیں)۔ اب بات واضح ہوئی کہ نہیں الم الحدیث الم الم الم بین کہ نہیں الم الحدیث الم الم بین نہیں تو یہ صدیث بعد والے لوگوں کے لیے خلف کے لیے ہے توسلف بے چارے کس چیز پر سے پھر؟ تو لازماً سلف سر فہرست آتے ہیں اس روایت میں اور کوئی بھی جس کا علم سے تھوڑ اسا بھی تعلق ہے وہ سلف کو اس مفہوم سے خارج کر نہیں سکتا کیوں کہ "لا قرال طائفة فی الم تحقیق الم تعلق ہے وہ سلف کو اس مفہوم سے خارج کر نہیں سکتا کیوں کہ "لا قرال طائفة فی الم تحقیق میں نہیں سکتا۔ سلف اس زمانے میں نہیں سے تعلق سے فرماتے ہیں سکتا۔ قاضی عیاض تو اللہ تحقی الم تو لیک کے تعلق سے فرماتے ہیں قاضی عیاض تو اللہ تعلق سے فرماتے ہیں

: "إِنَّهَا أَرَادَ أَخْمَدُ أَهْلَ السُّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ ، وَمَنْ يَعْتَقِدُ مَذْهَبَ أَهْلِ الْحَدِيثِ" - بيدليس بات واضح ہو گئی۔ اہل الحدیث کون ہیں؟ قاضی عیاض عُیَاللَّه فرماتے ہیں کہ امام عن من اللہ عن مرادیہ ہے وہ بیہ کہہ رہے ہیں کہ اہل سنت والجماعت اور ہر وہ شخص جو اہل الحدیث کے مذہب کاعقیدہ رکھتا ہے جن کاعقیدہ اہل الحدیث کا عقیدہ ہے وہ اہل حدیث میں سے ہیں اہل سنت والجماعت میں سے ہیں۔

Page 65 of 164

بڑالفظ ہے ناں، وسیع ہے،ان میں سے ہیں توسارے کے سارے وہ جوعقید ہُاہل حدیث کے مطابق ان کاعقیدہ ہے کیوں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اشعری مجمل الفظ ہے ناں، وسیع ہے،ان میں سے ہیں تو ان کاعقیدہ کیسا ہونا چا ہیے ؟ جبیبا کہ اہل حدیث کاعقیدہ ہے۔اہل الحدیث کون ہیں؟ صحابہ اور سلف الصالحین۔

پھرامام نووی گواللہ نووی گواللہ نوو کر گواللہ نووں کو بیاں کہ ایک ہی جگہ پر ہواور ضروری نہیں کہ ایک ہی قتم کے مومن ہوں ان میں سے بعض جباد کرنے والے مقاتلین ہیں، ان میں سے بعض فقہاء ہیں، بعض محدثین ہیں، بعض زبد کاراستہ اختیار کرتے ہیں تصوف نہیں، زبد کا راستہ اختیار کرنے والے ہیں اور بہت ساری اور بھی قسمیں ہیں اور بید لازم راستہ اختیار کرنے والے ہیں اور بہت ساری اور بھی قسمیں ہیں اور بید لازم نہیں کہ ایک ہی جگہ پر سارے جمع ہوں بلکہ متفرقین و نیامیں زمین پر متفرق ہو کر مختلف جگہوں پر موجود ہیں ''۔ اور بہ شرح النوی علی مسلم جلد نمبر 13 اور ضحہ نمبر 19 من مسلم جلد نمبر 19 ورضحہ نمبر 19 من بین کہ ایک ہی جگہ ہیں اور بین مسلم جلد نمبر 19 میں کہتے ہیں موجود ہیں جموع الفتاوی کا جلد نمبر 19 میں مسلم جلد نمبر 19 میں کہتے ہیں 'ونے ن لا نعنی باھل الحدیث المقتصرین علی سیاعہ او رکتا ہیں ہی اس مورف بید معنی نہیں ہیں اس کہ جو حدیث کو سنتے ہیں کان اُحق بھفظہ ومعوفته وفہمہ ظاهراً و باطنا '' (انبل حدیث کے معنی میں صرف بید معنی نہیں ہیں اس کی معرفت رکتا ہے اس کی معرفت کو سیجھتا ہے ظاہراً و باطنا کا و اللہ کا حدیث کو سیجھتے والے تھے کہ نہیں وہ اس معنی سے خارج ہو سکتے ہیں ؟ کہتے ہیں کرتا ہے (اس کو صحیح سیجھ کر اس پر عمل کرنے والا اہل حدیث ہے)۔ سلف حدیث کو سیجھنے والے تھے کہ نہیں وہ اس معنی سے خارج ہو سکتے ہیں؟ کہتے ہیں نہیں میں ہے۔ آئید دیکھتے ہیں۔

مجموع الفتاوی جلد نمبر 6 اور صفحه نمبر 355 میں شیخ الاسلام ابن تیمیه تو النت فرماتے ہیں 'اهل الحدیث هم السلف من القرون الفلاثة ومن سلك سبيلهم من الحلف '' (اہل حدیث ہی سلف ہیں بہترین تین زمانوں میں رہنے والے اور جروہ شخص جوان كے راستے كواختيار كرتا ہے خلف میں سے وہ جمی اہل حدیث میں سے ہے ابت ہوا كہ جب سلف اور اہل حدیث ایک ہی ہیں توان كا منہج بھی ایک ہے۔ عجب بات ، عجب بات آخر میں كہ جن چيز ول كواللہ تعالی نے پيار ہے پنجبر مين نے جوڑا ہے اور سلف نے بھی جوڑا ہے بعض لوگ ان چيز ول كوجدا كرناچا ہے ہیں اور اپنے آپ كوحق ير سبجھے ہیں عجب بات ہے كہ نہيں! تين چيز یں كياہیں كس چيز كوجوڑا ہے ، قرآن كوست سے اور فہم السلف یا منہج السلف سے۔

شیخالاسلام تعطیب فرماتے ہیں مجموع الفتاوی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 164 میں ''جو کچھ بھی سنت سے ثابت ہوا ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اس کی اتباع کریں چاہے قرآن مجید میں سے ہویانہ ہو''۔ صبحے حدیث میں ثابت ہو گیا ہمارادین ہے کہ نہیں؟ کیوں کہ دین صرف''قالَ اللهُ تَعَالَى''نہیں ہے دین۔

کیاہے؟''قال اللهٔ نَعَالَی وَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللهٔ عَلَیْهِ وَسَلَمَ ''۔جو کچھ بھی صحیح حدیث میں ثابت ہوا، ثابت ہوا شرط یہ ہے صحیح اور صرت ثابت ہوا تو ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں چاہے قرآن مجید میں ہویانہ ہوا گرچہ ہمیں سمجھ میں بھی نہیں آرہااور یہ کہاجائے کہ قرآن مجید میں سے نہیں سے ہمیں اس پر عمل کرنالازم ہے۔ جیسے ملھی کی حدیث میں نے پہلے بیان کی تھی''کہ مکھی اگر گلاس میں گرجائے تو حدیث میں ہے کہ اسے پورا مکمل ڈبود و پھر پانی پینا ہے تو اسے نکال دو پھریانی پینا ہے تو پی اور کھر یانی پینا ہے تو کہ کا سے نکال دو پھریانی پینا ہے تو پی اور دو پھر پانی پینا ہے تو کہ کہا کہ بیہ حدیث ہی ضعیف ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے، حدیث ضعیف کیوں ہوگی بھی ؟آپ کی عقل مانے یانہ مانے آپ سمجھیں یانہ سمجھیں وہ آپ کا پناذاتی مسکلہ ہے، آپ اس کو نہیں پینا چاہتے تو گرادیں پانی کو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اور کہاں پریہ بات ہے کہ آپ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ ضرور پانی پینا ہے؟! یہ بات تو نہیں ہے لیکن پانی کی قلت کا زمانہ تھا پانی کی قلت تھی اگر کسی کے برتن میں مکھی گر گئی ہے اب پانی کی قلت ہے کئویں سے مشکل سے پانی ملتا ہے یہ رحمت ہے کہ نہیں مومنوں کے لیے ؟اگریہ حدیث نہ ہوتی تو یانی گرانالاز می ہوتا کہ نہیں؟

کیوں کہ ہمیں نہیں پتہ کہ گندگی پڑگئی ہے تو پانی خراب ہو گیا اب پاک ہے باناپاک ہے بینا ہے یا نہیں بینا ہے مضر ہے صحت کے لیے یا چھاہے تو آپ ﷺ کا فرمان دیکھیں نور علی نور ہے،رحمت اللعالمین ہیں ﷺ ۔اسے ڈبودیں مکمل پانی میں کیوں کہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اورایک پر میں بیاری ہے۔واضح ہو گیا؟ ہم تو کہتے ہیں آ مناو صد قنا۔ مخالفین کہتے ہیں کہ نہیں صبحے بخاری میں ہو یا جہاں بھی ہو ہم نہیں مانتے حدیث ضعیف ہے کیوں کہ عقل نہیں مانتی۔ توشیخ صاحب اس طرف اشارہ کررہے ہیں چاہے ہمیں سمجھ میں آئے بانہ آئے عقل مانے بانہ مانے جب ثابت ہو گئ حدیث اور قرآن مجید میں بھی اگر نہیں ہے وہ مسئلہ تب بھی ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اس کی اتباع کریں۔ اگلا جملہ دیکھیں کہ اور جس چیز پر اتفاق ہو جائے السابقون الاولون کا اس کو بھی مضبوطی سے تقامے رکھنا اس کی بیروی بھی کرنی ہے۔

اتفاق کسے کہتے ہیں؟ اجماع کو کہتے ہیں۔ اور جولوگ ان کی اتباع کرتے ہیں باحسان فعلینا ان نتبع فیہ ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم ان کی بھی اتباع کریں۔ کس چیز میں ؟ ہر اس چیز میں جس چیز پر ان لوگوں کا اجماع ہے۔ اگرچہ سے کہ اجائے کہ سنت یاحدیث میں سے توبہ مسکلہ نہیں ہے ''۔ سبحان اللہ۔ جیسے قرآن وحدیث میں مسکلہ ثابت ہوگیا تورین بن گیانا ویسے اجماع میں مسکلہ ثابت ہوگیا، حدیث میں نہیں ہے ، قرآن میں نہیں ہے وہ بھی دین بن چکاہے کیوں کہ اس میں اجماع ہے۔ اگرچہ کہا جائے کہ سنت میں نہیں ہے یاس کو نکالا گیاہے ، استنباط کیا گیاہے نصوص میں سے ، اپنے اجتہاد سے ، قرآن وسنت سے ، تب بھی اس کی اتباع کر نلاز م ہے۔ (مجموع الفتاوی ، جلد نمبر 5 ، صفحہ نمبر 164)

# 07: كيافهم سلف سے منع كى كوئى دليل ہے (منفى دلائل)؟

### "فہم سلف جحت ہے "داس کی دلیل کیاہے؟

اب ہم اس موضوع کے تعلق سے جواصل باتیں ہیں ان کاذکر کریں گے۔ اس سے پہلے اس کے مقد مے کے طور پر چندا ہم باتیں بیان کی تھیں۔ جب شریعت کے ترازو کے تعلق سے بات کرتے ہیں تو چر جیت اور دلیل کی بات ہوتی ہے۔ فہم سلف یا تو جت ہے یا جت نہیں ہے۔ اگر جحت ہے تواس کی دلیل کیا ہے؟ کیوں کہ شریعت کے تعلق سے جب ہم بات کرتے ہیں تواصول شریعت میں سے یہ ایک اصل ہے کہ بغیر دلیل کے کوئی بات نہیں کی جاتی۔ آئے دکھتے ہیں کہ فہم سلف جت ہے یا کہ خور سلف کی جت کی کوئی دلیل ہے کہ نہیں ہے؟ اور جب میں فہم سلف جت ہے یا جھلے در وس کو تھوڑ اساذ ہن نشین کرلیں کہ فہم سلف جت ہے یا نہیں ہے؟ اس کی تفصیل میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں فہم سلف جت ہے اجماع سلف کے اعتبار سے۔ جس مسئلے میں سلف کا اجماع ہے وہ جت ہے، کیوں کہ اجماع جت ہے قرآن اور حدیث کے بعد۔ اور جو فہم ہے افر ادالسلف کی یا بعض السلف کی اسے فہم السلف نہیں کہا جاتا سے قول آ حاد السلف یا بعض السلف کہا جاتا ہے۔ توجب ہم فہم سلف کی بات کریں تواس کا مطلب ہے اس تفصیل کے بعد جو ہم بیان کر چکے تھے کہ فہم السلف سے مراد ہماری اجماع السلف ہے اور اس تفصیل کے ساتھ جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ آج کی نشست میں دیکھتے ہیں کہ فہم السلف کی جت کی دلیل کیا ہے؟ دوقتم کے دلا کل ہیں:

1\_منفی دلیل\_

سوال: منفی دلیل سے کیام ادہے؟ یعنی کیا فہم السلف سے منع کی کوئی دلیل موجود ہے؟ یعنی کیاقر آن اور سنت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہے جس سے یہ ثابت ہو تاہو کہ فہم السلف ججت نہیں ہے؟

جواب: اس سوال کاجواب ہیہ ہے کہ منع کی کوئی دلیل موجود ہی نہیں ہے۔ اگر منع کی صرف ایک ہی دلیل موجود ہوتی تو کوئی بھی مسلمان ، عالم تودور کی بات ہے کوئی بھی عام مسلمان میہ جر اُت کبھی نہ کرتا کہ وہ قر آن اور صیح حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ایک نئی چیز ایجاد کرتا۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں ، مخالفین نے کہا کہ دلیل توموجود ہے نغی کی۔سور والا عراف میں اللہ تعالی فرماتے ہیں :

﴿إِتَّبِعُوْا مَا أَنُولَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُونِهَ آولِيّاً ۗ قَلِيلًا مَّا تَنَ كُرُونَ ﴿ (الراسراد) ٤

﴿ اِتَّبِعُوْا ﴿ اور تم سب اتباع کرو، پیروی کرو) ﴿ مَا اُنْوِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ دَّبِّکُمْ ﴾ (اس چیز کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے نازل ہوئی ہے) ﴿ وَ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِةٍ ﴾ (اور کس اور چیز کی اتباع ہر گزنہ کرنااس کے علاوہ)۔ کس چیز کے علاوہ؟ قرآن اور صحیح حدیث جو و جی نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر فیلٹے پر۔ ﴿ وَ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِةَ اَوْلِیَا اِسْ قَلِیْلًا مَّا تَنَ کَّرُوْنَ ﴾ (اور کس اور چیز کی اولیاء کی اتباع نہ کرنا (وجی کے علاوہ، قرآن اور صحیح حدیث پیارے پغیبر فیلٹے پر۔ ﴿ وَ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِةَ اَوْلِیَا اَءٌ قَلِیْلًا مَّا تَنَ کَرُوْنَ ﴾ (اور کس اور چیز کی اولیاء کی اتباع نہ کرنا (وجی کے علاوہ، قرآن اور صحیح حدیث کے علاوہ) کتنی کم نصیحت حاصل کرتے ہو تم لوگ )۔

اس اعتراض کا پہلا جواب بیہ ہے کہ:

1۔ اتباع کی نفی مطلق نہیں ہے کہ کسی اور چیز کی اتباع ہر گزنہ کرنا۔ اس آیت کریمہ میں ﴿لَا تَقَبِعُوا ﴾ منع کیا گیا ہے، نفی توہے نا اتباع کی۔ پہلا جواب یہ ہے کہ اتباع کی اتباع ہر گزنہ کرنا۔ کیوں کہ قرآن مجید میں قرآن اور سنت کی اتباع کے ساتھ ساتھ کسی اور چیز کی اتباع کا بھی کہ اتباع کی نفی مطلق نہیں ہے کہ کسی اور چیز کی اتباع ہم گرنا کرنا ہے کہ کسی اور چیز کی اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ کیسے ؟آ ہے دیکھتے ہیں۔ پہلی آیت، پہلی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَا اتّبِهُ سَدِیْلَ مَنْ اَنَابِ اِلِیّ ﴾ (اندان 15)

(اے میرے پیارے پیٹمبر ﷺ!)اوراتباع کروان کے راستے کی جنہوں نے انابت کی میرے لیے جو واپس پلٹے ہیں، واپس آئے ہیں میری طرف) امام ابن القیم عنی نیشلڈ فرماتے ہیں''صحابہ کرام ﷺ ٹیٹ سے سارے کے سارے منیب الی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیں انابت کرنے والے ہیں''۔

Page 68 of 164 www.AshabulHadith.com

جتنے بھی صحابہ ہیں سارے کے سارے انابت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف قواس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے ، بلکہ یہ واجب ہے کہ ان کے راستے کی اتباع کی جائے اور ان کے اقوال اور ان کے اعتقادات ، ان کے راستے کی سب سے بڑی چیز ہیں اور اس کی دلیل کہ صحابہ کرام رفیق آئیڈ ٹائیڈ انابت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿وَيَهْكِي كَيْ إِلَيْهِ مَنْ يُنِينَبُ ﴾ (الله تعالى اين طرف بدايت دية بين ان لو گون جوانابت كرتے بين الله تعالى كى طرف) اور واضح آيت سورة الفاتح مين جم پر صحة بين ﴿إهْدِينَا الصِّرَ اطّ الْهُسْتَقِيْمَ ﴿ صِرَ اطْ الَّذِيْنَ اَنْعَهْتَ عَلَيْهِمْ ﴿ اللهُ مَا اللهِ مَا اللهُ عَلَيْهِمْ أَاللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّ

﴿ أَنْعَهْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ میں صحابہ رٹنَائَیْمُ بھی شامل ہیں، سلف بھی شامل ہیں اور بیان کاراستہ ہے جن کو ہدایت دے دی گئی ہے۔ ہدایت اور انابت دونوں چیزیں جڑی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اس دلیل پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہاہے کہ یہ حکم اور یہ خطاب جو ہے یہ تواللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے لیے ہے۔ ﴿ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰہِ عَلَيْهُ مَنْ اَنَابَ إِلَيْ ﴾ ﴿ اللّٰهِ عَلَيْهُ وَاللّٰہِ عَلَيْهُ وَاللّٰہِ وَاللّٰہِ وَاس کُوعام کیسے تم لو گوں نے کر دیاہے؟!۔

اس کے جواب میں ایک اصولی قائدہ ہے معروف قائدہ ہے کہ جو بھی خطاب ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر ﷺ کے لیے وہ آپ ﷺ کی امت کے لیے بھی خطاب ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر ﷺ کے لیے ،وہ آپ ﷺ کی امت کے لیے بھی خطاب ہے خطاب ہے اللہ کہ کوئی دلیل ہو آپ ﷺ کی امت کے لیے بھی خطاب ہے اللہ کہ کوئی دلیل ہو آپ ﷺ کے لیے بھی علم ہے ﴿وَا اتَّبِعُ اللهِ کہ کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ گویا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی علم ہے ﴿وَا اتَّبِعُ سَمِ مِنْ اللهِ کہ کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ گویا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی علم ہے ﴿وَا اتَّبِعُ سَمِ مِنْ اللهِ کہ کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ گویا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی علم ہے۔

اس قائدے کی دلیل کیاہے کہ آپ ﷺ کاجو تھم ہے وہ امت کے لیے بھی ہے اس کی دلیل کیاہے؟ کئ دلائل میں سے ایک دلیل میں بیان کرتا ہوں اللہ تعالی فرماتے ہیں سور ۃ الطلاق کی ابتدائی آیات میں: ﴿يَا يُّهُمَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقَتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُ هُنَّ لِعِتَّ جِهِنَّ وَٱخْصُوا الْعِتَّةَ ﴾ (الله قال)

﴿ يَآيُّهَا النَّبِيُ ﴾ (اے نبی عَلَيْهُ اللَّهِ الله تعالى على بيارے پيغير عليه - "اذا طلقت " يا ﴿ إِذَا طلَقَتُمُ الرِّسَآ ﴾ جمع كاصيغه كوں ہے؟ بوناكيا چاہے تھا؟ "اذا طلقت انت " كيونكه ندا، خطاب آپ عليه كے ليے ہے۔ جب ﴿ يَآيُهَا النَّبِیُ إِذَا طَلَقَتُمُ ﴾ جمع كے صيغ ميں يعنى آپ عليه اور آپ عليه كى امت سارى تواس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خطاب آپ عليہ كے ليے ہوتا ہے وہى امت كے ليے بھى ہوتا ہے اللّا يہ كه كوكى دليل ہو تخصيص كى۔ اب عدت جو ہوتى ہم مطلقہ كى كياآپ عليہ كے ليے خاص تھى اور امت كے ليے دوسرى تھى؟ نہيں، سب كے ليے وہى عدت ہے۔

اوراس طریقے سے چند مثالیں لے لیتے ہیں مثال کے طور پر اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ لَمِنَ أَثْمَرَ كُتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخُسِرِيْنَ ﴾ (ادر 65)

﴿لَبِنَ أَشُرَكْتَ ﴾ انت يارسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، اوربينا ممكن بـ توامت ك ليبير حكم ب كه نهيس بع؟

مخاطب تواللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر ﷺ ہیںا گرامت میں سے کوئی شرک کرے تووہ کافر ہے کہ نہیں؟

اس کاعمل اکارت ہے کہ نہیں فاسدین میں سے ہے کہ نہیں ہے ؟ دلیل کیاہے آپ لو گوں کے پاس؟

یمی آیت کریمہ ہے لیکن آیت کریمہ میں خاطب امت تو نہیں ہے نا۔ خاطب تواللہ تعالیٰ کے پیار سے پنجبر ﷺ ہیں۔ یہ اصولی قائدہ ہے کہ جو خطاب آپ ﷺ کے لیے ہے وہی امت کے لیے جی ہا الیہ کہ کوئی دلیل ہو شخصیص کی۔ اور یہ بھی قائدہ یادر کھیں کہ جو خطاب ہے امت کے لیے جی ہا الیہ کہ کوئی دلیل ہو شخصیص کی۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ صحیحین میں (صحیح بخاری و مسلم میں صدیث ہے) اللہ تعالیٰ کے پیار ہے پینجبر ﷺ فرماتے ہیں (سیہ جان او کہ تم میں سے کوئی شخص بھی جنت میں اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا)"قالوا وَلا، أَنْتَ یَا وَسُولَ اللّهِ ''(اے اللہ کے بیار ہے پینجبر ﷺ آس میں شامل نہیں ہیں، یہ تو ہمار ہے لیے ہے، آپ ﷺ کے لیے نہیں ہیں اللہ یہ کے اس لیے سوال کیوں کیا ہے؟ انہوں نے ہیں سمجھا کہ آپ ﷺ اس میں شامل نہیں ہیں، یہ تو ہمار ہے لیے ہے، آپ ﷺ کے لیے نہیں ہیں اللہ یہ اللہ یہ خطابی میں میرے عمل بھی پچھ نہیں ہیں اللہ یہ اللہ تعالیٰ محض اپنے رحم و کرم ہے، فضل و کرم ہے جنت میں داخل کردے)۔ سبحان اللہ۔

Page 69 of 164 www.AshabulHadith.com

اچھاا یک اشکال پیدا ہو جاتا ہے ﴿ اَدْخُلُوا الْجِنَّةَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ (اٹر 32) اللہ تعالی فرماتے ہیں (جنت میں داخل ہوا پنے اعمالوں کی وجہ سے )۔ اور یہاں پر حدیث میں آیا ہے کہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہو گاا پنے اعمالوں کی وجہ سے تضاد ہے کہ نہیں؟ کیاقر آن اور صحیح احادیث میں تضاد ہو سکتا ہے؟ نہیں ہو سکتا۔ تو پھریہ معمہ کون حل کرے گا؟

ا يك حرف اس معمه كوحل كرے گاايك حرف بس عربي زبان كي خوبصورتي ديكھيں آپ۔ ﴿ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ حرف الباء صرف حرف الباءاوراس حديث ميں كه "اغلفوا أن أحدا مِنكُم لن يذخل الْجنّة بِعَمَلِهِ" ﴿ إِيمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ -

حرف الباء کے تیرہ سے زیادہ استعالات ہیں، تیرہ سے زیادہ ہیں ان میں سے دو کا میں ابھی ذکر کر دیتا ہوں۔اس حدیث مبار کہ میں جو حرف الباء ہے بیہ باءالعوضیة، عوض یعنی بدلہ، بدلے کی باء ہے۔ باءعوض کے لیے بھی ہوتی ہے اور باء سبب کے لیے باء سببیہ بھی ہوتی ہے۔

کیا ہم جنت میں جب جنتی جنت میں داخل ہو تاہے جنت اس کے عمل کا ہدلہ ہے یا عمل سبب ہے جنت میں داخل ہونے کا؟ اللہ اکبر ، تو جس میں منع کیا گیا ہے اس حدیث میں یہ باء کون سی ہے؟عوض کی ہے کہ عمل کے بدلے جنت میں نہیں جاسکتے تم کوئی بھی نہیں جائے گا ہمارے عمل ہیں کیا! اور جس میں جنت میں جانے کی اجازت ہے وہ حرف الباء ہے سببیہ کہ عمل کے سبب عمل کے ذریعے سے جنت میں داخل ہو سکتے ہو، سجان اللہ۔ بات سمجھ آئی کہ نہیں؟

2۔ دوسری دلیل، چلیں اس دلیل پراعتراض ہوا کہ آپ ﷺ کا خطاب ہے پھرانہوں نے کہا کہ یہ اصولی قائدہ جو ہے ہم نہیں مانتے اسے۔ چلیں کوئی دوسری دلیلیں دے دیتے ہیں، جھڑنے کی بات تو ہے نہیں۔ سور ۃ ایس میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ التَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَكُونَ ﴾ (ير/2) ـ اتباع كى بات بهورى بي نا

وہ کہتے ہیں کہ صرف قرآن وحدیث کی اتباع کرناہے اور کسی کی اتباع کرنے کی اجازت ہی نہیں ہے، دلیل ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اتَّبِعُواْ﴾ (تم سب اتباع کرو)﴿ مَنْ لَّا يَسْتَلُكُمْ أَجْرًا ﴾ (جو تم سے کوئی معاوضے (اجر) کا سوال نہیں کرتے )

﴿ وَهُمُ مُنْهُ مَا لُونَ ﴾ (اوروه بدايت يافته بين)\_

اس کے جواب میں مخالفین نے کہا کہ "بیر توہم سے پہلے لوگوں کی شریعت ہے ہماری شریعت تو نہیں ہے"۔ اس کا جواب، پھر وہ اصولی قاعدہ ہے کہ ہم سے پہلی شریعت ہو۔ پہلے گزرے لوگوں کی شریعت ہے بشر طیکہ ہماری شریعت کے خلاف کوئی دلیل موجود نہ ہواور اس اصول قاعدے کے دلائل میں سے بعض دلائل ہیں، پہلی دلیل سورۃ الانعام میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ أُولِیكَ اللّٰہِ مُنِی اللّٰہُ فَنِہُ لُلْ لَهُ مُنْ اللّٰہُ فَنِہُ لُلْ لَهُ مُنْ اللّٰہُ فَنِہُ لُلْ لَهُ مُنْ اللّٰہُ فَنِہُ لَا لَهُ مُنْ اللّٰہِ لَعْ اللّٰہِ اللّٰہ الل

Page 70 of 164 www.AshabulHadith.com

#### (بیہ وہ ہیں جن کواللہ تعالٰی نے ہدایت دی ہے بس ان کی ہدایت کی اقتداء کرتے رہوا ہے میرے پیارے پیغمبر ﷺ)

وه كون بين ؟﴿ أُولِيكَ ﴾ الانبياء عَيَّالًا ، سورة النحل مين الله تعالى فرمات بين ﴿ ثُمَّ أَوْ حَيْنَا ۚ إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعُ مِلَّةَ إِبْرَهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ اللهُ اللهُ عَالَى مُرمات بيم كي اتباع كرين ﴾ (المُشْرِكِيْنَ ﴾ (المُناسِ 123) - توآب عَلَيْ كوكيا حكم دياجار باسع ؟ كه ملت ابراتيم كي اتباع كرين -

چلیں کوئی ٹھوس دلیل دیتے ہیں ڈھونڈتے ہیں کہیں ملے گیان شاءاللہ اللہ تعالی فرماتے ہیں،اباس آیت کریمہ کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ اس سے واضح کوئی اور دلیل چاہیے!اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَالسَّبِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهْجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ ۚ وَضَى اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُمْ وَاللهِ عَنْهُمْ وَرَسُوا اللهُ عَنْهُمْ وَرَسُوا اللهُ عَنْهُمْ وَرَسُوا اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمْ اللهُ عَنْهُمْ وَرَسُوا اللهُ وَاللهِ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَعُونُونَ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاعْدَى اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللّٰهُ عَلْمُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلْمُ اللّٰهُ عَلْمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلْمُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلْمُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ ا

یاد کرنا بھی آسان ہے اوراس کاریفرنس بھی اس سے زیادہ آسان ہے التوبة آیت نمبر 100۔

امام ابن القیم عضیہ فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق ہے۔"وجہ الدلالة اس آیت کریمہ میں سے بہ ہے کہ اللہ تعالی نے تعریف کی ہے ان او گوں کی جو اتباع کرتے ہیں صحابہ کرام اللہ اُنٹی ہی ہے اللہ بی گوں کی در چاہوں اتباع کرتے ہیں صحابہ کرام اللہ اُنٹی ہی اور خاص طور پر ﴿الله بِقُونَ الْاَوْلُونَ ﴾ کی در چاہے وہ بعد میں آنے والے صحابہ کی اُنٹی ہیں جو ان کی اقتداء ﴿الله بِقُونَ الْاَوْلُونَ ﴾ تو پہلے والے صحابہ کی اُنٹی ہیں چاہے جو بعد میں آنے والے صحابہ کی اُنٹی ہیں بیان کے بعد میں آنے تابعین یاجو بھی ہیں جو ان کی اقتداء کرتے ہیں پیروی کرتے ہیں۔ "پس اگروہ کوئی قول کہتے ہیں (صحابہ کرام اللہ اُنٹی ہیں سے کسی نے کوئی قول کہت میں اگروہ کوئی قول کہتے ہیں (صحابہ کرام اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کی کوئی قول کہہ دیا ہے) اور کسی نے اس کی بات کی پیروی کرنا شروع کر دی اس سے پہلے کہ وہ اس کی صحت کی دلیل اسے مل جائے د۔

Page 71 of 164

اتباع کی بھی قیدلگائی ہے، سجان اللہ ۔ تواتباع باحسان میہ ہے کہ اگر کوئی آپ کو دلیل ملتی ہے اس صحابی کے قول کے مخالف تواتباع باحسان کیا ہے؟ کہ اس کے قول کو چھوڑ دواس لیے احسان کی قیدلگائی ہے۔ مجتدہ صحابی ہے دلیل نہیں ملی کوئی اجتہادی غلطی ہو گئے ہے، بشر ہے معصوم نہیں ہے، صحابہ انبیاء عَیْہا ہے نہیں ہے افراد سے غلطی ہو جاتی ہے تو پھر اتباع باحسان کا کیا معنی ہے یہاں پر؟ کہ دلیل کولیا جائے اور اس کے قول کو چھوڑ دیا جائے یہ اتباع باحسان ہے ہمیں ہر گزنہیں ہے۔ نہیں کہا کہ صحابی کا قول ججت ہے اگر چے قرآن مجیدسے شکر اجائے، ہر گزنہیں ہے منہ الساف ہر گزنہیں ہے۔

دوسراجواباسی غلط فہمی کا کہ نفی فہم السلف کی اتباع سے نہیں ہے ﴿ وَ لَا تَدَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهَ اَوْلِیَآءَ ﴾ کی بات ہور ہی ہے۔ پہلا پوائنٹ تو میں نے بتادیادوسرا پوائنٹ بیہ ہے کہ نفی فہم السلف کی اتباع سے نہیں ہے بلکہ غلط فہمی کی اتباع سے ہو قرآن اور سنت کے مخالف ہو۔ ﴿ وَ لَا تَدَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهَ اَوْلِیَآءَ ﴾ اور اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْهُؤُمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمٌ وَسَأَءَتُ مَصِيْرًا ﴾ (الدار 115)- الم ابن كثير عَيْنَ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَا عَالِمُ عَلَيْ اللهُ عَنْ اللهُ عَا عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَا

"اور جوراستہ اختیار کرتے ہیں اس شریعت کے راستے کے علاوہ جے آپ ﷺ لے کر آئے ہیں تووہ ایک شق میں دور ہو گیااور شریعت دوسری شق میں اس سے دور ہو گئی جب کہ اس نے جان ہو جھ کراییا کیا جانے کے بعد حق کو بیان، جانے اور واضح ہو جانے کے بعد اور ﴿وَ يَتَّبِعُ غَيْرُ سَبِيْلِ الْهُوْ مِنِيْنَ ﴾ فرماتے ہیں وہ لازم ہے پہلی صفت کے ساتھ کیوں کہ مخالفت یاتونص کی ہوگی (مخالفت یاتونص کی ہوگی قرآن اور صیح صدیث کی بید نص ہے یا مخالفت اجماع کی ہوگی ہوگی اجماع کی ہوگی جس چیز میں ان کا انفاق ہو چکا ہے تحقیقاً تو پھر ان کے اس اجماع میں عصمت موجود ہے"۔

اجماع معصوم ہے خطاء سے اور یہ جو اجماع ہے جس کو اب یعنی ججت مانا جارہا ہے دو سرے لفظوں میں، میں کہہ رہا ہوں یہ ان کے لیے تشریف و تعظیم ہے تشریف ہے تشریف ہے تشریف ہے۔ کہ آپ ﷺ کی امتی جس چیز پر جمع ہو جاتے ہیں وہ دلیل بن جاتی ہے۔ تو تشریف، سکریم ، امت کے لیے ہے تعظیم کس کی ہور ہی ہے۔ مرف امت کی نہیں ہور ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار سے پیغیر ﷺ کی ہور ہی ہے۔

امام ابن کثیر عیشه فرماتے ہیں کہ "بہت ساری صحیح احادیث موجود ہیں اور بعض علاءنے یہ دعویٰ کیاہے کہ متواتر ہیں"۔ اور امام شافعی عیش اللہ نے اجماع کو حجت ثابت کیاہے اس آیت کریمہ ہے۔

بہت طویل غور وفکر کرنے کے بعد انہوں نے بیاستنباط کیا ہے اس آیت کریمہ سے ﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ ﴾ سے اللہ تعالی کے اس فرمان سے کہ اجماع جمت ہے اگرچہ بعض لوگوں کے لیے اشکال ہوا ہے جنہوں نے اس کا انکار کیا ہے کہ جمت دلیل نہیں ہے امام ابن کثیر مُنِیَّاللہ فرماتے ہیں کہ اجماع جمت ہے اور امام شافعی مُنِیَّاللہ نے اس کا جب دلیل بیان کیا ہے۔ شفعی مُنِیَّاللہ نے اس آیت کریمہ سے اجماع کو بطور جمت دلیل بیان کیا ہے۔

اور پھر آخر میں: ﴿ نُولِّهِ مَا تَولِی وَنُصْلِهِ جَهَامًا وَسَاّءَتُ مَصِیْرًا ﴾ اگراس نے یہ راستہ اختیار کیاہے یعنی صحابہ کرام ٹکائٹی کا پھر توہم اس کواچھی جزادیں گے اگر کوئی اور راستہ اختیار کرتاہے تو پھر اس کے لیے وہ راستہ آسان کر دیں گے خوبصورت بنادیں گے اور وہ اس کے لیے استدراج ہوگا کہ وہ گناہوں میں بڑھتا جائے اور حق سے دور ہوتا جائے۔ امام ابن القیم مین تو ہیں کہ اس آیت کریمہ میں دوچیزوں کو ملایا گیاہے ایک ہے مشاقت رسول اللہ ﷺ اور دوسرا ہے اتباع غیر سبیل المؤمنین کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر گر ابی اور جہنم ان کے لیے حق بن جاتی ہیں۔

Page 72 of 164 www.AshabulHadith.com

## 08: ایسے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جمت ہے ( مثبت دلاکل 1-5)

ہم بات کررہے تھے فہم السلف کی جت کی کیاد کیل ہے ؟ اور ہم نے بیان کیا تھا کہ دوقتم کے دلائل ہیں۔ پہلے دلائل ہیں منفی دلائل کہ کوئی بھی الیی دلیل موجود نہیں ہے قرآن میں یا صحیح حدیث میں جس میں بیہ بیان کیا گیاہو کہ فہم السلف جت نہیں ہے یا فہم السلف کو نہ لینا یا فہم السلف کی کوئی حیثیت یا کوئی قیمت نہیں ہے۔ کوئی الیی دلیل موجود نہیں ہے۔ اگرایک بھی مل جاتی وہی کافی تھی۔ اگراللہ تعالیٰ نے یاللہ تعالیٰ کے بیارے پینیبر ﷺ نے ایک مرتبہ منع کر دیا کہ فہم السلف جت نہیں ہے فہم السلف کو جت نہ بناتے لیکن میں نے یہ ثابت کیا دلائل کی روشنی میں المحمد للہ کہ منفی دلائل ہیں جس میں بی ثابت ہوا کہ فہم السلف سے منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہب منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس کے برگا سے منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس کے برگا سے منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ سے اس کے برگا سے منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہو تابت کی سے منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہو تابت دلائل بھی ہو ثابت کرتے ہیں کہ فہم السلف جت ہے آئے دیکھتے ہیں۔

پہلے چار دلائل میں پہلے بیان کر چکاہوں، منفی دلائل میں چار دلائل جب منفی کاانکار کیاتو مثبت توہوں گے ہی ناتو چار دلائل جو پہلے تھے وہیں سے آغاز کرتے ہیں۔ پہلی دلیل تھی،قال تھائی:

#### ﴿ وَ التَّبِعُ سَبِيلً مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ﴾ (لقمان /15)

(اے میرے پیارے پیغمبرﷺ! اوراس کے راستے کی اتباع کر وجو میری طرف واپس لوٹاہے انابت کی ہے)

وجہ الدلالة كيا ہے كہاں سے ہم نے دليل لى ہے؟ ''الامر باتباع كُلّ مَن أناب إلى الله سبحانه و تعالى '' فعل امر ہے نااللہ تعالى نے علم دیا ہے كہ ہراس شخص كى اتباع كريں جواللہ تعالى كى طرف رجوع كرنے والے ہيں اور كيوں اتباع كريں جواللہ تعالى كى طرف رجوع كرنے والے ہيں اور كيوں كہ امر يقتضي الوجوب ہے وجوب كے ليے ہوتا ہے اور اتباع كاامر ہے جو عام ہے جس ميں فہم بھی شامل ہے كہ نہيں ؟ اب آپ پر دليل لازم ہے كہ اتباع كو ثابت كريں اور فہم كو خارج كر ديں كيوں كہ انابت اس وقت ممكن ہے جب كہ انہوں نے نصوص كو سمجھا تھا اگر نہ سمجھتے تو انابت بھی نہيں كر سكتے تھے نا تو نصوص كو سمجھا تھا اگر نہ سمجھتے تو انابت بھی نہيں كر سكتے تھے نا تو نصوص كو سمجھا اتفا اگر نہ سمجھتے تو انابت بھی نہيں كر سكتے تھے نا تو نصوص كو سمجھا ان كی فہم درست ثابت ہوئى اس ليے ان كی انابت بھی ہوئی۔

روسرى دليل الله تعالى فرمات بين، قال تعالى: ﴿ اتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ آجُرًا وَّهُمْ مُّهْتَكُونَ ﴾ (يس/21)

اس سے مراجع ہے پچھلے درس میں جو منفی دلا کل تھے میں وہی بیان کررہاہوں مثبت کے طور پراب۔

(اوراتباع کروان لو گوں کی جوتم سے سوال نہیں کرتے کسی اجرو ثوب کااوروہ ہدایت یافتہ ہیں)

وجہ الدلالة كياہے؟ ﴿ الَّبِعُوٰ ا﴾ فعل امر پھر آگياہے۔ امرہے ہراس شخص كى اتباع كى جو ہدايت يافتہ ہے اور صحابہ كرام إِنَّا اَنَّى َ مَارے ہدايت يافتہ ہيں اور امر وجوب كے ليے ہوتاہے اور اتباع ميں فہم شامل ہے كيوں كہ اس وقت تك ہدايت ممكن نہ تھى جب تك كہ نصوص كو صحح نہيں سمجھا۔ كوئى ہدايت يافتہ يغير علم كے ہو سكتاہے بغير سمجھ كے ہو سكتاہے ؟ سبحان اللہ اور بيہ كون سى ہدايت ہے دلوں كى ہدايت تواللہ تعالى كے ہاتھ ميں ہے ، اس كى بات نہيں كر رہا ہوں جس كا ہميں تھم ديا گيا ہے۔ جب ہم كہتے ہيں ﴿ اِهْنِ مَا السِّرَ اطّ الْهُ الْهَ مَا تَقِيمَ ﴾ اس سے مراد دونوں ہدايت ہيں ايک تو ہدايت دل كى ہدايت ہے وہ اللہ تعالى كے سپر دہے ﴿ حِبَرَ اطّ الَّنِ يَنِي اَنْ عَلَيْهِ هُ ﴾ بيہ ہدايت كون سى ہے ؟

الار شاد کہ ہمیں توفیق عطافر ماکہ ہم ان کے راستے کواپنائیں اور ہدایت یافتہ بن جائیں۔ توبیہ ہدایت بغیر سمجھنے کے ممکن ہے کیا؟ ممکن نہیں ہے۔ تیسر کادلیل:

قالَ تَعَالَى: ﴿ وَالسَّبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهْجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَاَعَلَّا لَهُمْ جَنَّتٍ تَجُرِيُ قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَالسَّبِقُونَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَالْمُهُمْ جَنَّتٍ تَجُرِيُ لَا تَعْلَمُ ﴾ (التوبة/100)

Page 73 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿ وَالسّٰبِهُوْنَ الْاَوْلُوْنَ﴾ (اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ)۔ کن میں ہے؟ ﴿ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ ﴾ (مہاج بن اور انسار) ﴿ وَالّٰنِیْنَ ﴾ (اور وہ لا جو بہترین ہے بہترین لوگ جنہوں نے) ﴿ اَتّبَعُوٰ هُمْ بِإِحْسَانٍ ﴾ (اتباع کی ان کی اصان کے ساتھ)۔ یعنی صرف اتباع نہیں بلکہ احسن طریقہ جو اتباع کا ہے جو بہترین ہے بہترین طریقہ اتباع کا ہے وہ بہترین ہیں )۔ الله تعالی ان سے راضی ہیں ) ﴿ وَرَضُوْ اعْدُهُ ﴾ (اور وہ الله تعالی ہے راضی ہیں)۔ الله تعالی ان سے راضی ہیں ) ﴿ وَرَضُوْ اعْدُهُ ﴾ (اور وہ الله تعالی ہے راضی ہیں)۔ الله تعالی ان کے بہترین کی اتباع بھی راضی کرے گا سبحان اللہ۔ ﴿ وَ اَعْدُ لُهُ مُحَدُّتُ ﴾ ﴿ وَ اللهٰ يَقُونَ الْاَوْ لُونَ ﴾ کے لیے ہے بوان کی اتباع بھی کرتا ہے؟ سبحان اللہ۔ ویکھیں نا احسان کے ساتھ ان کی اتباع کرتا ہے۔ الله تعالی ان سے راضی ہے ، الله تعالی ان کو بھی راضی کرے گا ، وہ الله تعالی سے راضی ہوں گے اور ان کی ﴿ وَ اَعَنَّ لَهُمْ جَدُّتِ مَنْ مُونَ الْاَمْ لُولُ وَ وَ مُنْ اِللّٰهُ الْاَمْ لُولُ ﴾ (بی عظیم کا میا بی ہے )۔ ﴿ وَ اللهٰ بِعُلُولُ مُنْ اِللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَا اللّٰهِ الْاَنْ اللهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ الْالْهُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ الْاَنْ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَ

اچھا، لفظ ﴿ ذٰلِكَ ﴾ ہے''يہ ''تو نہيں ہے۔ (وہ عظیم كاميابی ہے) مراديہ ہے۔''وہ'' كيوں ہے؟ كيوں كہ اتباع باحسان مشكل ہے سب كے بس كى بات نہيں ہے۔ د يكھاانداز بيان ديكھا ہے آپ نے سبحان اللہ۔اور جولوگ كہتے ہيں كہ فہم السلف جحت نہيں ہے ﴿ ذٰلِكَ ﴾ ميں شامل ہيں۔

وجد الدلالة كيابي؟ بالكل واضح باس ميس كيابيان كرول ميس كه:

1 - جس نے بھی صحابہ کرام اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ تعالی ان سے راضی ہے۔

2۔جنت کاوعدہ ہے۔

3-بالسارت م ﴿ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ كا-

توالیسے لوگوں کی اتباع واجب ہے کہ نہیں ہے؟ اور ان کی مفاہمت کو چھوڑ کریاان کی فہم کو چھوڑ کریاان کی فہم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کی اتباع ممکن ہی نہیں ہے۔ کیا ممکن ہے کہ ان کے فہم کو چھوڑ کر فہم اپنا کرناہے اور پھر اتباع صحابہ کرام النظام این ہے؟ اسے اتباع کہے ہیں؟ اسے تواتباع بھی نہیں کہتے ۔ کیا ممکن ہے کہ ان کے فہم کو چھوڑ کر فہم اپنا کرناہے اور پھر اتباع صحابہ کرام النظام این القیم میں التحق سے تقریباً چالیس ۔ تو پھر ''اتباع باحسان' کہاں گیا؟ امام ابن القیم می خوات ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے تقریباً چالیس سے زیادہ وجو ہات بیان کی ہیں۔ میں نے صرف تین بیان کی ہیں۔

انہوں نے چالیس سے زیادہ وجوہات بیان کی ہیں یاد لا کل پیش کیے ہیں جس سے انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام النظافی اتباع واجب ہے۔ چالیس سے زیادہ امام ابن القیم عمیل دلا کل بیان کروں گا تقریباً امام ابن القیم عمیل دلا کل بیان کروں گا تقریباً امام ابن القیم عمیل دلا کل بیان کروں گا تقریباً امام ابن القیم عمیل دلا کل بیان کروں گا تقریباً امام ابن القیم عمیل دلا کل بیان کروں گا تقریباً امام ابن القیم عمیل دلا کہ قیم السلف جمت سے ہی لیے ہیں۔ إعلام الموقعین میں جلد نمبر 4 اور صفحہ نمبر 123 سے آگے جاتے رہیں تقریباً گئی صفحات پر انہوں نے بیہ ثابت کیا ہے کہ فیم السلف جمت ہے۔

چوتھی دلیل ہے دلیل بھی پچھلے درس میں سے ہے یہ بیان کر دیتے ہیں مثبت دلائل میں،

قَالُ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْلِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلٰى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْهُوْ مِنِيْنَ نُولِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَةً مَّ وَسَآءَتُ مَصِيْرًا ﴾ (النساء 115) (اور جس نے بھی مشاقت کی اللہ تعالی کے پیار سے پیغبر ﷺ کی اس کے بعد کہ اسے ہدایت بیان کردی گئی یااسے ہدایت واضح طور پر بیان ہو گئی اور اس نے اتباع کی مومنوں کے راستے کے سواکسی اور راستے کی ،اسے ہم اس کے حوالے کردیں گے جو وہ چاہتاہے اور اسے ہم جہنم کامزہ چکھائیں گے اور جہنم برترین ٹھکانہ ہے ) وجہ الدلالة کیاہے اس آیت کریمہ سے ؟ بالکل واضح ہے۔

توجس نے بھی ﴿مَدِیدُلِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ مومنین سے مراد صحابہ کرام اِللَّا اُمْیْنَ بین اس آیت کریمہ میں اور ہروہ مومن جوان کی اتباع کرنے والا ہے لیکن اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام اِللَّا اُمْیْنَ بین مراد بیں۔اور جس نے بھی صحابہ کرام اِللَّانَ اُمْیْنَ کی داستے کے علاوہ کسی اور راستے کی اتباع کی تواس نے مخالفت کی شدید مخالفت کی شاق کی اللہ تعالیٰ کے پیار سے پنج بر میں ہے۔ اس کا انجام کیا ہوا؟ ﴿جَهَمَّمٌ وَ مَدَا اَعْتُ مَصِیدًا ﴾۔

Page 74 of 164 www.AshabulHadith.com

اس سے رین ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ کی مشاقت کا اجتناب کر ناواجب ہے کہ نہیں؟ واجب ہے۔

اوراس سے بچنے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے کون ساہے ؟ اتباع سبیل المؤمنین۔ اورا تباع بغیر فہم کے ممکن ہے ؟ ناممکن ہے۔جو کہتا ہے کہ ممکن ہے تواس کے ذمے یہ ثبوت ہے کہ اتباع کو فہم سے الگ کر کے ثبوت پیش کرے کہ اتباع فہم کے بغیر ممکن ہے۔ اور بات باحسان کی جب ہوتی ہے صرف اتباع کی نہیں تو سجان اللّٰد دیکھیں آپ کہ اگراتباع کی ہوتی تووہ بھی کافی تھالیکن بات اتباع باحسان یعنی فہم تولاز می شامل ہے اس میں۔

بإنجوين دليل، الله تعالى فرماتي بين، قالَ اللهُ تَعَالَى:

﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِينَ ٱنْعَمْتَ عَلَيْهِمُ أَغَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمُ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ (الفاتحه/٦-٥)

امام ابن القیم عَنْ فرماتے ہیں ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ﴾ بیروہ صراط ہے جوانبیاء عَیْمَ ﷺ کاراستہ ہے ،اس امت سے پہلے اور بیروہ راستہ ہے جو صدیقین ،شہداءاور صالحین کاراستہ ہے۔اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولِيكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّدِيِّنَ وَالصِّلِّيْقِيْنَ وَالشُّهَكَآءِ وَالصَّلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولِيكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء/69)

امام صاحب فرماتے ہیں'' یہ وہ لوگ ہیں جواہل النعمة والفضل ہیں اور ان کاراستہ بالکل دور ہے اللہ تعالیٰ کے غضب اور گر اہی کے اسباب سے کیوں کہ یہ سیدھار استہ ہے اور کمال کاراستہ ہے اور مستقیم کو اپنانافرض ہے راستہ ہے اور کمال کاراستہ ہے اور مسلمان پر ''۔ اس کی دلیل دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَ اطِئ مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُولُا تَتَّبِعُوا الشُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَدِيْلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّدَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (الانعام/153)

﴿وَاَنَّ هٰذَا حِرَاطِیْ مُسْتَقِیمًا فَاتَّبِعُوْكُ ﴾ فعل امرے تو "صراط متنقیم" کی اتباع کر ناواجب ہے کہ نہیں ؟ واجب ہے۔اورامام صاحب فرماتے ہیں کہ "مکن نہیں ہے کہ صراط متنقیم کی اتباع کی جائے بغیر سابقین یعنی صحابہ کرام الشائش کی اتباع کے"۔

Page 75 of 164 www.AshabulHadith.com

بری کیاان کو؟اللہ تعالی نے۔﴿آئِعَہْتَ عَلَیْہِمْ﴾ جن پراللہ تعالی کا انعام ہو وہ دائیں بائیں جاسکتے ہیں انحراف ممکن ہے بھی ؟! ناممکن ہے۔ 'القائمون المستقیمون علی سنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ''جو قائم اور متقیم ہے آپ ﷺ کی سنت پر اور منحرف بھی نہیں ہے توان کی اتباع لاز می ہو جاتی ہے۔ اور یہ بغیر فہم صحیح کے ممکن ہے کیا؟ تو فہم تھا صحابہ کرام ﷺ کی آتور جوع کیا گیا فہم نہ ہو تا تور جوع کس کی طرف ہم کرتے بغیر فہم کے ممکن ہے ؟ پہلے انہوں نے سمجھا پھر انہوں نے انہوں نے سمجھا پھر انہوں نے ان آیات اور احادیث کو ان نصوص کو آگے پہنچایا جن کے اقوال آج بھی موجود ہیں محفوظ ہیں الحمد للہ اور جب کسی آیت یا حدیث میں اختلاف ہو تا ہو تو ہم کہتے ہیں کہ یہ دیکھیں امام صاحب رہم اللہ نے یہاں پر یہ فرمایا ہے۔

مثال کے طور پردیکھ لیں آپ ہم کہتے ہیں اللہ تعالی عرش پر مستوی ہے کیا ملیق بحلالہ سبحانہ و تعالیٰ۔ دلیل، بہت سارے دلائل ہیں واللہ! یعنی ہزاروں دلائل ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھ لیں آپ ہم کہتے ہیں اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے۔ تبہاری دلیل کیا ہے؟ چند متثابہ آیات ہیں اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں تبہارے پاس آپ فافین کہتے ہیں اگر تصوص سارے متثابہ ہیں، عجب بات دیکھیں آپ! ﴿وَهُوَ مَعَکُمُ آیُنَ مَا کُنْتُمُ ﴾ (الدیه)((مثال کے طور پر) تم جہاں بھی ہووہ تہارے ساتھ ہے)۔ دلیل ہے کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے ہر جگہ موجود ہے۔

ہمارے پاس دلیل ان کے پاس دلیل، ہم نے توجیح کی کہ یہ متنابہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ نہیں تمہاری آیات متنابہ ہیں حل کون کرے گامسکہ ؟ سلف نے کیسے سمجھا؟ امام عبداللہ بن المبارک وَیُنالیّہ اور اہل تصوف میں معروف نام ہے ہمارے سلف میں سے ہیں توان کے سلف میں سے بھی ہیں فرماتے ہیں "ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور یہ نہیں کہتے کہ یہاں بھی ہے (اور زمین کی طرف اشارہ کیا) جیسا کہ جممی کہتے ہیں "۔

یہ الفاظ ہیں ان کے بات سمجھ آئی؟امام عبداللہ بن المبارک عُیاللہ فرماتے ہیں کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے سجانہ و تعالیٰ اور یہ نہیں کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے سجانہ و تعالیٰ اور یہ نہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ کیا جم بن صفوان اور اس کے متبعین اہل سنت میں سے سخے ؟راستے دوہیں ایک امام عبداللہ بن المبارک عُیّاللہ کاراستہ ہے سلف کاراستہ ہے ایک جم بن صفوان کاراستہ ہے جو سلف کے راستے سے مگراتا ہے اب آپ کی مرضی ہے جو بھی راستہ اپنانا چاہیں۔ یہ میں نے ایک مثال دی ہے صرف۔ تو فیصلہ کس نے کیا ؟جو آیات آپ پیش کر رہے ہیں ، جواحادیث آپ پیش کر رہے ہیں ، سلف نے پڑھا یا نہیں پڑھا سمجھا ہے ؟ان کی فہم نے کیا جواب دیااللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے یا عرش پر مستوی ہے ؟عرش پر مستوی ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

امام ابن القيم توالله فرماتے ہيں وجہ الدلالة اس آيت كريمہ ميں سے:

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْهُسْتَقِيْمَ ﴿ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ أَغَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾-

امام صاحب مین الله تعالی کے غضب اور گر اہی کے راستوں سے بچنا ہے ، ہری ہونا ہے تواس کاایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے صحابہ کرام الله تعالی کے راستے کوا ختیار کیا تو وہ ہی کہ استوں سے بچنا ہے ، ہری ہونا ہے تواس کاایک ہی طریقہ ہے اور ہی ہوا کرام الله تعالی کے داستے کوا ختیار کیا تو وہ ہری ہوا اللہ تعالی کے عذاب سے اللہ تعالی کے غضب سے اور گر اہی سے۔اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر اللہ تعالی کے غضب سے بچنا ہے ، گر اہی کے راستوں سے بچنا ہے کہ صحابہ کرام الله تعالی کے غضب سے تھا ما جائے ،ان کی اتباع کی جائے اور ان کی ہدایت کو لازم کی شراجا کے اور سمجھ لیس کہ اتباع ،ان کی ہدایت کا راستہ بغیران کی فہم کے ممکن ہے ؟ ناممکن ہے۔

Page 76 of 164 www.AshabulHadith.com

#### 09: ایسے دلاکل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جحت ہے ( مثبت دلاکل 10-6)

اب ہم دلیل نمبر چھ، فہم السلف جحت ہے اس کے دلائل ہم بیان کررہے ہیں۔ پانچ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ 6۔ چھٹی دلیل،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَإِنْ الْمَنُوا بِمِثْلِ مَا الْمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَكَاوُ ا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكُفِينَكُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّبِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ (البقرة/137)

﴿ فَإِنْ الْمَنُوْ الْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى مَا الْمَنْتُمْ بِهِ ﴿ حِيساكُهُ ثَمْ لِهِ ﴾ (حيساكُه تم لوگ ايمان لائه وه الله عَنْ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَا اللّهُ عَنْ الم

دلیل کہاں ہے اس آیت کریمہ میں ؟امام ابن القیم عُشِلَقَ فرماتے ہیں ''اس آیت کریمہ نے ایمان صحابہ کو تراز و بنادیا ہدایت اور شقاق کے نی میں تفرقہ بیان کرتے ہوئے''۔ ہدایت کیا ہے شقاق کیا ہے؟ایمان صحابہ رُقَالَتُهُمُ کو دیکھ لیس وہی تراز وہے''والحق والباطل''اور حق اور باطل کے نی میں فرق کو جاننے کے لیے ایمان صحابہ کود کیھ لیس وہی تراز وہے۔ پس اگراہل کتاب ایمان لے کر آئیں جیسا کہ صحابہ کرام اللّٰ ایمان لے کر آئیں جیسا کہ صحابہ کرام اللّٰ ایمان لے کر آئیں جیسا کہ صحابہ کرام اللّٰ ایمان لے کر آئے سے پس تحقیق وہ ہدایت یافتہ ہو چکے ہیں۔

کیسی ہدایت؟"هدایة مطلقة تامة ''بیعنی مکمل ہدایت او صوری نہیں جزوی نہیں مطلقاً تام ہدایت جو ہے اور اگروہ منہ موڑ لیتے ہیں اہل کتاب ہوں یا کوئی بھی ہوں اگروہ منہ موڑ لیتے ہیں اہل کتاب ہوں یا کوئی بھی ہوں اگروہ منہ موڑ لیتے ہیں (کس چیز سے ؟) اس ایمان سے جو صحابہ کرام المان ہے''فقد سقطوا فی شقاق کلی بعید''تواس طریقے سے وہ شقاق کلی بعید میں گرگئے اور دور ہو گئے۔امام صاحب می اللہ علی اور جتناوہ صحابہ کے ایمان سے مطابقت رکھتا ہے اتن ہی وہ ہدایت پالیس کے اور جتناوہ صحابہ کرام المان ہوں گے۔ ایمان سے دور کی اختیار کریں گے اتناہی ہدایت سے دور اور شقاق سے قریب ہوں گے۔

"وجه الدلالة" اس آیت کریمہ سے دلیل کہاں سے لی گئ؟ کہ صحابہ کرام اللہ ان اللہ ان اللہ ان اللہ میں ہوتی ہے بنیادی اتباع اور یہی ہے بنیاد ہدایت کی، ہدایت ہے ہدایت کی بنیاد ہے اتباع صحابہ و کُلُنْدُمُ کی۔

کس چیز میں ؟ایمان میں۔اور یہی راستہ ہے جو شقاق اور ضلال سے اور گمر اہی سے محفوظ کرتا ہے اور ان کی اتباع شامل ہے یعنی صحابہ کرام اُلیْنَ اُلَیْنَا کی اتباع جو ہدایت کے لیے شرط ہے وہ شامل ہے ان کے عقیدے میں ان کے قول میں اور ان کے عمل میں کیوں کہ بیہ ساری کی ساری چیزیں داخل ہیں ایمان کے اندر اتباع سلف کے نزدیک۔

سلف کے نزدیک اور اتباع سلف کے نزدیک ایمان کیاہے؟ تین چیزوں کا مجموعہ ہے زبان کا قول ہے ، دل سے یقین ہے اور پورے جسم سے عمل ہے تو پھر جب ایمان کی بات آئی توصحابہ کرام اللّٰ ا

پھر شیخ صاحب عیث فرماتے ہیں آخر میں 'وطلب الهدایة والایمان أعظم الفرائض''اور ہدایت اور ایمان کی طلب کرنادعا کرناصرف فریضہ نہیں بلکہ ''أعظم الفرائض''میں سے ہے۔

فرض ہے کہ نہیں؟ ہم کہتے ہیں ﴿إِهْدِ مَا الصِّرَ اطِّ الَّهُ سُدَقِيمٌ ﴾ دعاہے کہ نہیں؟ سجان الله۔

Page 77 of 164 www.AshabulHadith.com

اور حقیقتاً دیکھا جائے کہ ہدایت اور اتباع بغیر صحیح فہم کے ممکن نہیں ہے۔ کیا بغیر صحیح فہم کے کوئی شخص کسی کی اتباع کر سکتا ہے؟ آپ نے اپنے والدگی بات نہیں سمجھی، توان کی اتباع کر سکتے ہیں؟ جب سمجھیں گے نہیں تواتباع کس چیز کی کریں گے ؟ اور راہ راست پر جانے کے لیے، راہ راست کو اپنانے کے لیے اگر آپ نے سمجھا نہیں توراہ راست کو کیسے اپنا سکتے ہیں؟ ذراٹرائی کر کے دیکھ لیس دنیاوی امور میں۔ آپ کو ایک جگہ تک پہنچنا ہے، آپ کو راستے کا پیتہ نہیں ہے اور آپ کے سمجھا نہیں توراہ راست کو کیسے اپنا سکتے ہیں؟ ذراٹرائی کر کے دیکھ لیس دنیاوی امور میں۔ آپ کو ایک جگہ تک پہنچنا ہے، آپ کو راستے کا پیتہ نہیں آئی۔

7\_ساتوين دليل، "قَالَ تَعَالَى "دالله تعالى فرماتي بين:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيَّ ٱدْعُوٓ اللَّهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي \* وَسُبْحِنَ اللهِ وَمَا آنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (يوسف/108)

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِينِيْ آدُعُوۤ الِى اللَّهِ عَلَى بَصِيْرَ وَ ﴾ (اے ميرے پيارے پيغيبر ﷺ ! کہه ديں يہ مير اراستہ ہے ہيں الله تعالیٰ کی طرف دعوت ديتا ہوں بصيرت پر ، يقين علم پر جوروشن ہے ، عياں ہے سورج کی طرح)﴿ اَنَا﴾ (ميں )﴿ وَمَنِ اتَّبَعَنِی﴾ (اور مير کا تباع کرنے والے ؟ سر فہرست صحابہ ہيں براہ راست آپ ﷺ سے علم بھی حاصل کيااور حقيقی متبعين اگرامت ميں کوئی موجود ہيں تووہ ہيں۔

سب سے پہلے متبعین کون ہیں تابعین ہیں یابعد میں آنے والے ہیں؟ صحابہ کرام ﷺ کو نکال دیں تو بات ہی ختم۔ چھیں ایک ہی ذریعہ ہے نبی کریم ﷺ سے ہمیں ملانے کا چھیں ایک ہی ذریعہ ہے۔ وہ کون ساذریعہ ہے؟

﴿ وَسُبُلِحٰ اللَّهِ ﴾ (اورالله تعالى ياك ہے) ﴿ وَمَا أَنَا مِنَ الْهُشُرِ كِيْنَ ﴾ (اور میں مشر كين ميں سے نہيں ہوں)۔

امام ابن القیم وَشُلَدُ فرماتے ہیں،اللّٰہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں اس آیت کریمہ کہ جس نے بھی اللّٰہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ کی اتباع کر تا ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔

علمی بات سمجھیں ذرااس آیت کریمہ سے جو آپ ﷺ کی اتباع کرتا ہے وہ کس کی طرف بلاتا ہے؟اللّٰہ تعالیٰ کی طرف کیوں؟اللّٰہ تعالیٰ خود فرمار ہے ہیں ﴿أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيُ ﴾، ﴿أَذْعُوۡ الّٰ إِلَىٰ اللّٰهِ عَلیٰ بَصِیۡرَ قِی ﴾۔

کون؟﴿ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِی﴾۔ اور جواللہ تعالیٰ کی طرف بلاتاہے بصیرت پراس کی اتباع کر ناواجب ہو جاتی ہے کیوں کہ دلیل کی روشنی میں وہ دعوت دے رہا ہوتا ہے نامیہ نہیں کہ اپنی مرضی سے دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ ﴿ عَلَىٰ بَصِیْرَ وَ ﴾ کی کیوں قیدلگائی گئے ہے؟

کہ دلائل کی روشنی میں جب آپ کواللہ تعالیٰ کی طرف کوئی دعوت دے رہا ہو تواس کی بات کیوں نہیں مانتے بھئی؟ اس کی اتباع کیوں نہیں کرتے؟ اتباع کر نا لازمی ہے کہ نہیں؟' وجب اتباعه''۔

Page 78 of 164 www.AshabulHadith.com

'کقولہ تعالی''اچھااس کی دلیل بھی ہے''فیا حکاہ عن الجن''اللہ تعالی فرماتے ہیں جن کے تعلق سے''ورضیۃ'' قول تو جن کا تھالیکن اللہ تعالیٰ اس قول پر راضی ہو گیااتنا پیارا قول ہے جنوں کا۔ کیا جن بھی کچھ بولتے ہیں ؟ جی! جن بھی بولتے ہیں دیکھیں کیا بولا جنوں نے، سورۃ الاحقاف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جنوں کی زبانی:

#### ﴿ يُقَوْمَنَا آجِيْبُوْ ا دَاعِيَ اللَّهِ وَالمِنُوْ ابِهِ ﴾ (الاحقاف/31)

(اے ہمارے قوم!) ﴿ يُقَوُمَنَاۤ اَجِيْبُوۡا دَاعِىَ اللهِ ﴾ الله تعالى كے دائى كى استجابت كرواس كى بات كومان لو) ﴿ وَامِنُوۡ ابِهِ ﴾ (اوراس پرايمان بھى لے كر آؤ)۔

یعنی جواللہ تعالیٰ كى طرف بلاتا ہے اس كى اتباع واجب ہے كہ نہيں؟ اور دليل ہے ہے كہ جنوں نے بھى گواہى دى ہے جنوں نے اسلام قبول كيا۔ وہ جب اپنى قوم كى طرف گئے توكيا كہا نہوں نے؟ كہ بہ جواللہ تعالیٰ كے بيارے پغير ﷺ ہيں بہ اللہ كى طرف دعوت دينے والے ہيں۔ ديسيں ابنی طرف نہيں "داعى النصيحة الى الله "سبحان اللہ اللہ تعالیٰ كى طرف دعوت دينے والے ہيں ہميں اللہ كے قريب كرنے والے ہيں اللہ تعالیٰ كا پيغام سنانے والے ہيں ہميں نجات كاراستہ دكھانے والے ہيں توان كى بات كومان لينا چاہے ، واجب ہے اور ايمان بھى لاز مى ہے ايمان كے بغير تو بات ماننے كافائدہ ہى نہيں ہے۔ ﴿ يَقُومَنَاۤ اَجِيْبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ ﴾ ﴿ وَامِنُوا بِهِ ﴾ بغيرا يمان كے۔

امام ابن القیم عیرانی خوالد تریں ، اور جس نے جسی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی لوگوں کو بلا یا بصیرت پر توحقیقتاً اس نے حق کی طرف دعوت دی۔ علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ؟علم کے ساتھ دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا بغیر علم کے ؟علم کے ساتھ دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا مطلب ایک طرف تو دین کی طرف دعوت ہے ، جو جسی احکام بیں شریعت کے ۔ تواس سے بات یہ ثابت مطلب ایک طرف تو دین کی طرف دعوت ہے اور دوسری طرف امر اور نہی کی طرف جسی دعوت ہے ، جو جسی احکام بیں شریعت کے ۔ تواس سے بات یہ ثابت ہوئی کہ صحابہ کرام بھی تھی تو چسر لازمی ہے کہ ان کی اتباع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت بھی دیتے تھے تو چسر لازمی ہے کہ ان کی اتباع کی جائے اور میں یہ کہتا ہوں کہ بغیر صبح فہم کے اتباع ممکن نہیں ہے۔ ممکن ہے ؟

میں بارباریہ بات دہرارہاہوں کیوں کہ ہمارامسکلہ فہم کاہے مخالفین تواتباع کی بات بھی نہیں کرتے بہر حال لیکن میں یہ کہتاہوں کہ اگرا تباع بھی مان لیں اور فہم کو جھٹلا دیں یاٹھکرا دیں فہم سلف کو، وہ یہ کہیں گے کہ نہیں اتباع توہم مانتے ہیں اگرچہ وہ اتباع بھی جحت نہیں مانتے۔ اچھا سمجھتے ہیں کہ سلف کی اتباع اچھی ہے لیکن جحت پھر بھی نہیں مانتے۔ تو میں یہ کہتاہوں کہ اگرا تباع کو بھی آپ جمت مان لیں اور فہم کو نکال دیں تو پھر وہ اتباع ہوتی نہیں ہے کیوں کہ فہم لاز می ہے اتباع کے لیے۔ میں آپ کو واضح مثال دے چکاہوں دنیاوی امور میں ممکن نہیں ہے کہ آپ منزل مقصود تک پہنچ جائیں بغیر راستے کو سمجھنے کے ، اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ صراط مستقیم پر آپ چلتے رہیں اور فہم سلف کے بغیر آپ صراط مستقیم کو اپنالیس یہ ممکن نہیں ہے۔

8\_آ تھویں دلیل،"قالَ تَعَالَى" الله تعالی فرماتے ہیں:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْهَعُرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْهُنْكِرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ - آخرتك (آل عمران :110) -

امام این القیم وَیُشَدُّ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے گواہی دی ہے۔ یہ کون سے لوگ ہیں؟﴿ کُفَتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ﴾ پہلے تواس پر بات کرتے ہیں﴿ خَیْرَ اُمَّةٍ﴾ کون ہیں؟ ﴿ کُفَتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ﴾ پہلے تواس پر بات کرتے ہیں﴿ خَیْرَ اُمَّةٍ﴾ کون ہیں؟ صحابہ کرام اِللّٰہُ ﷺ میں کہ خاطب کون ہیں اس وقت ؟ قرآن مجید میں جواللہ تعالی جن کاذکر خیر کررہا ہے اللہ جل شانہ، وہ صحابہ کرام اِللّٰہؓ ﷺ میں۔ خیر بت کس چیز سے جڑی ہوئی ہے؟ جب تک کہ یہ چیز موجود ہے تو خیر بھی موجود ہے یہ نہیں تو خیر بھی نہیں۔

تین چزیں ہیں۔ ﴿ تَأْمُرُونَ بِالْهَ عُرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْهُنْكَرِ وَتُوْمِنُونَ بِاللّٰوْ ﴾ جب تک امت میں یہ تین چزیں موجود ہیں تو واللہ! امت میں خیر ہے جب یہ نہیں ہے تو کوئی خیر ہی نہیں ہے۔ اور ایمان کیوں ہے آخر میں ہے ﴿ وَتُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ ﴾؟ کیوں کہ وہی بنیاد ہے اگروہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے۔ المعروف بھی بہت سارے لوگ کرتے ہیں، نصاری بھی اپن طرف سے کررہے ہیں، ہندو بھی اپن طرف سے کررہے ہیں، دوسری قومیں بھی ، دوسرے مذہب بھی روک رہے ہیں کہ کررہے ہیں وہ یہ بہت ہیں کہ لوگوں کو اچھائی طرف بلارہے ہیں تو ہم اچھے ہیں۔ برائی سے دوسری قومیں بھی ، دوسرے مذہب بھی روک رہے ہیں کہ نہیں ؟ لیکن حدفاصل کیا ہے؟ ﴿ وَتُوْمِنُونَ بِاللّٰا اللّٰ ہِ جب تک یہ نہ ہو تو پھر کوئی امر بالمعروف ہو نہیں سکتا نہی عن المنکر ہو بھی نہیں سکتا جب تک کہ اللہ تعالی

Page 79 of 164 www.AshabulHadith.com

پرایمان لاز می نہ ہو ﴿ وَتُوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ ۔ توصحابہ کرام ﷺ سر فہرست ہیں یعنی ہیں صحابہ کرام ﷺ کے لیے اور وہی معنی ہیں اور خیر امت بھی وہی ہیں،
گواہی ہے اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ۔ توامام ابن القیم عُیشاً فی ماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ گواہی کس کی طرف سے ہے، خیر امت کی ؟ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں، کیا گواہی ہے؟ کہ وہ لو گوں کواچھائی کی طرف بلاتے ہیں برائی سے روکتے ہیں اور اگر (یہ بڑی علمی بات ہے سمجھیں ذرا، غور سے سنیں) امر معروف بھی کرتے ہیں اور نہی عن المنکر بھی کرتے ہیں۔ اور اچھائی اس سے جڑی ہوئی ہے کہ نہیں؟ ٹھیک ہے۔

امام صاحب عینی فرماتے ہیں کہ اگران کے زمانے میں ایک نیامسلہ آگیا مسائل ہوتے ہیں ناشریعت کے ، کوئی مسلہ ہے اور فتویٰ دیناہے ان کے زمانے میں اور فتویٰ اس نے دیا جس نے خطاء کا۔خطاء کا امکان ہے کہ نہیں؟

بشر ہیں صحابہ کرام ﷺ فی اس نے دیا جس سے غلطی ہوئی یعنی سب میں سے جس نے جواب دیااس نے غلط جواب دیاتو کیاامر بالمعروف ہو سکتا ہے؟ ایک نے فتو کا دیا، ایک ہی فتو کا ہے اور وہ شریعت سے ٹکرار ہاہے۔ فرض کریں، فرضی بات ہے تو کیا ممکن ہے کہ یہ امت جو خیر کی امت ہے یہ امر بالمعروف کرنے والی ہے؟ ناممکن ہے میرے بھائی۔ ناممکن ہے۔

الله تعالی نے گواہی دی ہے ناکہ یہ خیر امت ہے۔ کس سے جڑی ہوئی ہے خیریت ؟امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے۔ایک مسکلہ آگیا ہے فتو کا دینے والے نے فتو کا دیافتو کی غلط ثابت ہوااور ساری کی ساری امت خاموش ہے، کسی نے اس کو غلط نہیں کہاتو خیریت کہاں ہے اس امت کی ؟ کوئی خیریت ہے؟ یعنی الله تعالیٰ کی گواہی درست ہے کہ غلط ہے، نعوذ بالله۔

گواہی اس سے غلط ثابت ہور ہی ہے۔امام صاحب می تواند خواتے ہیں کہ فتوی نہیں دیاالا یہ کہ اس نے جس نے غلط فتوی دیا ہے۔ تو حقیقت یہ بات ہے کہ امر بالمعروف بالمعروف کیاہی نہیں ہے۔ بات واضح ہے کہ نہیں؟ نہ تو فتوی دینے والے نے امر بالمعروف کیاہی نہیں ہے۔ بات واضح ہے کہ نہیں؟ نہ تو فتوی دینے والے نے امر بالمعروف کیا ہے اور نہ جو خاموشی اختیار کرنے والے سارے لوگ ہیں انہوں نے منع تو نہیں کیااور نہ غلط ثابت کیا ہے نہ اس کی اصلاح کی ہے تو نہ امر بالمعروف ہوااور نہ ہی عن المنکر ہواتو خیریت کہاں گئی امت کی !

فرماتے ہیں ''إذ الصواب معروف بلا شك'' جو صواب ہے جو صحیح ہے وہ تو معروف ہے بغیر شک کے اور منکر جو ہے وہ خطاء ہے ہے وہ غلط ہے۔ فرماتے ہیں ''ولولا ذلك لما صح التمسك ہذہ الآية على كون الإجماع حجة''اورا گريہ بات نہ ہوتی تواجماع جحت نہ ہوتااور بعض علماء نے اس آیت كو اجماع کے لیے دلیل بیان كیاہے جمت ہے۔ كہ اجماع جمت ہے دلیل كیاہے ؟ يہ آیت بھی پیش كرتے ہیں۔

تواس آیت میں کہاں ہے دلیل ہے کوئی اس میں کہ اجماع جمت ہے؟ تی ہاں ہے۔ کہ امر بالمعروف ہے، نہی عن المنکر ہے اور پہ جب تک موجود ہے توامت میں خیریت موجود ہے تو کیسے ممکن ہے کہ خاص طور پر صحابہ کرام ﷺ کی بات جو سلف کے بہترین زمانے تھے جہاں پر اجماع کو جمع کرنا بھی ممکن تھا بعد میں تو پھر اجماع بہت منتشر ہو گیا پوری دنیا میں تو مشکل ہو گیا کہ پاکستان کو اکٹھا کریں، انڈیا کو اکٹھا کریں، مسلمانوں کو پوری دنیا کو اکٹھا کریں پھر اجماع ثابت کریں مشکل ہے لیکن بہترین تین زمانوں میں اجماع ہو جانا ممکن ہے کہ نہیں ؟اوری کہتے ہیں امام ابن تیمیہ بھتا تھے المنضبط وہ ہے جو پچھلے تین زمانوں میں تھا گزرے ہوئے بہترین تین زمانوں میں تھا خیر القرون میں۔

توامام ابن القیم است فرمارہے ہیں کہ سلف کے زمانے میں خاص طور پر صحابہ کرام اِلْنَانَ اَمْنَیْ کیلیں دوصد یاں اور بھی چھوڑ دیں ہم بات صحابہ کی کررہے ہیں ایس کے بعد۔ تو بہترین تین زمانوں میں خاص طور پر صحابہ کے سر فہرست صحابہ کرام اِلْنَانَ اَمْنَیْ ہیں ان کے بعد۔ تو بہترین تین زمانوں میں خاص طور پر صحابہ کرام اِلْنَانَ اَمْنَیْ ہیں ان کی فہم اگر غلط ہے شریعت کامسکلہ غلط ہوا کہ نہیں ؟ جب غلط مسکلہ آگیاہے تو پھر اس کی اصلاح اس زمانے میں کسی شخص نے بھی نہیں کی نہیں کی نہیں اور نہ تابعین و تیج تابعین نے کیا ممکن ہے کہ ایسی امت خیر امت ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی گواہی صحیح ثابت ہو سکتی ہے ایسی امت کے لیے ؟ نہیں! نہیں ہو سکتی۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا ہے کہ ان کا اجماع جت ہے۔

Page 80 of 164 www.AshabulHadith.com

ا گرکسی مسئلے کود یکھ کرخاموشی اختیار کرتے ہیں مسئلے کا پیتہ بھی چل گیا پھر بھی خاموش ہیں مطلب وہ درست ہیں امر بالمعر وف میں سب شامل ہیں اورا گروہ غلط ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی اس کے خلاف بات کر کے اس کی اصلاح بھی اور تقییح بھی کرلیتا ایک ہی کافی ہے اس کی اصلاح کرنے کے لیے۔اس لیے قول صحابی کب جمت ہوتا ہے بار بار ہم بیان کر چکے ہیں، دوشر طیس ہیں۔

1۔نص کی مخالفت نہ ہو۔

2۔ کو فی اور صحابہ اس کی مخالفت نہ کرے۔

ا گرایک صحابی اس کی مخالفت کر دیتا ہے تو ججت ہے ؟ نہیں۔امام ابن القیم عملیات نہیں اور جب بیہ چیز باطل واضح ہو گئی تو پھر اس سے بیہ ثابت ہوا کہ ان کا جو اجماع ہے وہ ججت ہے۔

9-نويس دليل،"قال تعالى "الله تعالى فرماتي بين: ﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ امَّنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوْا مَعَ الطُّبِوقِينَ ﴾ (التوبة/119)

دیکھیں یہ آبیتیں ہم پڑھتے ہیں تو ہمیں لگتاہے کہ ان میں کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ بات ہور ہی ہے فہم السلف کی ججت کی،اس آبیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿
يَّا لَيُهَا الَّذِيْنَ الْمَنُوا اللَّهَ وَكُوْنُواْ مَعَ الطَّدِقِيْنَ﴾ (اےایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو، تقویٰ کاراستہ اختیار کرواور سپوں کے ساتھ رہو)۔اچھادلیل
کہاں ہے بھئی اس میں ؟ ﴿ کُونُواْ مَعَ الصَّدِقِیْنَ﴾ آہئے دیکھتے ہیں۔

"قال این القیم رحمۃ الله علیه" (اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحابہ کرام رہاں گئی گئی خاص طور پر اور سلف عام طور پر "من اٹمۃ الصادفین" (صرف صادفین نہیں ہیں)

پیموں کے سر دار ہیں)۔ اس میں کسی کوشک ہے تو ہتا ہے؟ مخالفین کو بھی شک نہیں ہے جھے یقین ہے کیوں کہ وہ بھی اہل سنت میں سے ہیں ان کو بھی اس میں شک نہیں ہے۔ اور ہر سچاان کے بعد میں آنے والا انہیں کہ افتداء کرتا ہے۔ بچھ ہے کہ نہیں ؟ جب وہ آئمہ ہیں پیموں کے یعنی جو سچا ہے جو صادفین ان کے بعد میں آنے والا انہیں کہ افتداء کرتا ہے۔ بچھ ہے کہ نہیں اقتداء کریں گے کیوں کہ وہ امام ہیں ناسر دار ہیں سب کے۔ کس بچھ چیز میں افتداء کریں گے کوں کہ وہ امام ہیں ناسر دار ہیں سب کے۔ کس بچھ چیز میں افتداء کریں گے کیوں کہ وہ امام ہیں ناسر دار ہیں سب کے۔ کس بچھ چیز میں افتداء کریں گے کہ میں اس کے دس بے پہلے سچائی میں ہی کریں گے نا میہ نہیں کہ شک میں افتداء کریں گے وہوڑ کر کسی اور چیز میں افتداء کریں گے ؟ سب سے پہلے سچائی میں ہی کریں گے نا میہ نہیں کہ شک ہوئی جو بی اور امام صاحب بڑتا اللہ فرماتے ہیں کہ (اس سے "بل "ان کی سچائی اس سے معلوم ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہا تو افتداء کیا ہوئی جس اور یہ ثبوت ماتا ہے ہم جب ان کیا تباع کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہیں ساتھ ﴿الصّٰ بِولِیْن ﴾ تو ہم جان کی اتباع کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہیں ، اب ﴿مُحَالَمُ مِن افتاء کی بات کرتے ہیں دولت کی بیں ، اب ﴿مُحَم ہِ کی بات کرتے ہیں میت کی بات ہے۔ ہیں میت کی بات ہے۔ ہیں میت کی بات ہے۔ ہیں دولت کی سے ہیں میت کی بات ہے۔ ہیں میت کی بات ہے۔ ہیں میت کی بات ہے۔

امام صاحب عُنَّاللَّهُ مَاتِ بَیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ جس نے ان کی مخالفت کی کسی چیز میں اور بعض چیز وں میں موافقت کی بعض میں مخالفت کی اور بعض میں موافقت کی وہ ان کے ساتھ نہیں ہوتا اس چیز میں جس میں اس نے مخالفت کی ہے اور اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ نہیں ہے۔ کوئی کسی کے ساتھ کب ہوتا ہے ، جب اس کی موافقت کرتا ہے یا مخالفت کرتا ہے؟ موافقت کرتا ہے۔ اچھا یہ جو موافقت ہے ، ادھور چلے گا، ادھوری موافقت ؟ %70% موافقت ہوتی ہے؟ معیت کی بات ہور ہی ہے ﴿مَعَ الصَّدِ قِیْنَ ﴾ سوفیصد ہوانا یانو سے فیصد کافی ہے؟ جب تک کہ سوفیصد نہیں ہوتو معیت ہوتی نہیں ہے آپ کو؟

امام صاحب عید اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بعض چیزوں کی مخالفت ہے اور بعض چیزوں میں موافقت ہے تواس جو معیت مطلقہ ہے اس کی نفی ہو جاتی ہے اگرچہ بعض معیت ثابت ہے ان کی موافقت میں لیکن یہ حقیقتاً نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ان کے ساتھ ہے جزوی ساتھ ساتھ نہیں ہوتا ساتھ ہمیشہ مکمل ہی ہوتا ہے۔ نہیں! از دواجی زندگی میں بیوی ساتھ ہوتی ہے ہمیشہ سوفیصد ساتھ ہوتی ہے یافغٹی، ففٹی چلے گاکیا خیال ہے؟ ہمیشہ ساتھ مکمل ہی ہوتا ہے نااس کو ساتھ کہا جاتا ہے۔ نہیں؟ تو معیت کا لفظ امام صاحب محیلت بیر فرمانا چاہتے ہیں یہ بیان کرنا چاہتے ہیں یہاں پر کہ معیت مطلقہ لازم آتی ہے معیت میں۔ جزوی معیت یاجواصل معیت ہے۔ نہیں کہلاتی الایہ کہ قید کے ساتھ کہ ان کے ساتھ ہے فلاں چیز میں ،ان کے ساتھ ہے فلاں چیز میں قید کے ساتھ۔ لیکن جب حقیقتاً جب

Page 81 of 164 www.AshabulHadith.com

کہاجاتا ہے کہ فلاں کے ساتھ رہنا تو سوفیصد رہنا ہے یابعض چیزوں میں رہنا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ میرے بچے کے ساتھ رہنا یامیرے بھائی کے ساتھ رہنا۔ کیا مطلب ہے اس کا؟ صرف رات کورہنا ہے یاو قتی طور پہر ہنا ہے یاپورے معاملات میں اس کی دیکھ بھال کرنی ہے؟ تو معیت کے لفظ کے لفظی طور پر بھی یہی معنی بیں اور شرعاً بھی یہی معنی ہیں، سجان اللہ۔

امام صاحب عُنِيْنَ فرماتے ہیں کہ (فرق ہے المعیة مطلقا کا اور مطلق المعیة کا تو جمیں تکم دیا گیا ہے ﴿ کُونُوْا مَعَ الصَّدِوِیْنَ ﴾ میں المعیة المطلقة کا، مطلق المعیة کا نہیں )۔ یعنی جزوی معیت کا نہیں کلی معیت کا جمیں تھم دیا گیا ہے کلی ساتھ کا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جمیں سے تھم دیا ہے، ہم سے سے نہیں کہا ہے کہ بعض چیزوں میں آپ ان کے ساتھ رہیں اور بعض میں نہیں بلکہ معیت کا نام ہی اس وقت مکمل ہوتا ہے جب مکمل ان کا ساتھ دیا جاتا ہے۔ اور جولوگ سے ہتے ہیں کہ جزوی معیت کا فی ہے توحقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہے بالکل دور ہیں اللہ تعالیٰ کی مراد ہر گزیہ ہے ہی نہیں اور اسی طریقے سے جب جمیں تھم دیا جاتا ہے تقویٰ کا یا بر کا یا سے ان کی اسلام وف کا ، نہی عن المنکر کا، جہاد کا اور ان جیسی دوسری چیزوں کا جتنا بھی ہمیں تھم دیا گیا ہے ﴿ کُونُوْا مَعَ الصَّدِوِیْنَ ﴾ فعل امر ہے ناں۔ جتنے بھی اور احکام ہیں ﴿ اتَّقُوا اللهُ ﴾ میں جزوی تقویٰ کا فی ہے ؟

اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے کہ تھوڑے سے متقی بن جاؤکام بن جائے گا یاپورا متقی بننا ہے کیا خیال ہے؟ جبنے بھی تھم دیے گئے ہیں ﴿ وَاقِینہُوا الصَّلُو قَ﴾ مثال کے طور پر یعنی پانچ میں سے دو نمازیں پڑھ لوآپ مقیم الصلوٰ قبن جاؤگے کیا خیال ہے؟ جب تک کہ مکمل پانچ نمازیں نہیں پڑھوگے اور وہ بھی جیسا کہ سنت کا طریقہ ہے پڑھنے کا۔ نہیں؟ تواصل تھم اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اس پر مکمل طور پر عمل کیا جاتا ہے۔ تو شخصا حب عُیالینیٹر ماتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تھم دیئے ہیں تواسل تھم اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اس پر مکمل طور پر عمل کر کے گزارا کر لواور نام پالو۔ متقی وہ نہیں ہے جو ایک وصف میں تقویٰ اختیار کرتا ہے چور ی نہیں کرتا ہوگا تا ہے۔ کیااییا شخص متقی ہو سکتا ہے؟ کیوں نہیں ہے متقی بھی ؟ اس نے ایک چیز تو چھوڑی ہے ، اللہ سے ڈر کر چور ی نہیں کرتاوہ لیکن اللہ سے ڈر کر سود کیوں نہیں چھوڑتا وہ؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا شخص متقی نہیں ہوا کہ ایسا شخص متقی نہیں کہا تا، سپا۔

اس میں جزوی ڈر تو موجود ہے لیکن جب تک یہ کلی ڈر نہیں ہو تاجوا سے ہر برائی سے دور کر دے اس وقت تک متقی نہیں کہا تا، سپا۔

سچا کون ہوتا ہے؟ جو بعض او قات سے بولتا ہے یا ہمیشہ سے بولتا ہے؟ کیا خیال ہے؟ کیا اسے بھی سچا کہا جاتا ہے جودس میں سے ایک جھوٹ بولتا ہے اور نو باتیں ٹھیک کرتا ہے سچا ہوتا ہے کیا خیال ہے؟ بات کم کی نہیں ہور ہی ہمیں حکم جو آتا ہے اللہ تعالی نے جو حکم دیا ہے وہ کم تقوی کا حکم دیا ہے بات یہ ہور ہی ہے اللہ تعالی کی مراد کیا ہے۔ یعنی دس میں سے آپ چار کا تقویٰ لے لیں باقی چھ کی معافی ہے ایسا بھی ہوا ہے؟

یاسوفیصد مراد ہے؟ 10/10 نمبر لینے ہیں تقویٰ ہیں۔ وہ الگ بات ہے کہ ہماری خود ایمان کی کمزوری ہوتی ہے تقوی کی کمزوری ہوتی ہے وہ ہمارے مسئلے ہیں، ہماری مسینتیں ہیں، ہمارے اندر کے پر ابلمز ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ نہیں چاہا کہ وقع طور پہ تھوڑا سا تقویٰ ہی کافی ہے، نہیں۔ ﴿اتَّقُوا اللّٰهِ ﴾ کامطلب کیا ہے؟ کہ تقویٰ مکمل لازمی ہے ہمیں تھم دیا گیا ہے اگر کوتاہی ہوتی ہے توہ مہارا قصور ہے تھم کا نہیں ﴿اتَّقُوا اللّٰهِ ﴾ میں ہہ معنی نہیں پیا جاتا کہ جزوی طور پر تقویٰ کافی نہیں ہوتی۔ کافی ہے۔ جب تقویٰ میں ہزوی طور پر تقویٰ کافی نہیں ہوتی۔ ہو گئی ہے۔ جب تقویٰ میں ہزوی طور پر تقویٰ کے ساتھ اجب کہ معیت پوری نہیں ہوتی۔ سوال: ۔ کیادو سرے طریقے ہے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شعوری کو شش کے باوجود گر ٹر ٹر کرتا ہے قوہ متی ہے فرق نہیں پڑے گاشعوری کو شش ہم تھی گی۔ جواب: ۔ نہیں، ہم یہ نہیں بات کررہ کہ ہم نے کیا کرنا ہے بات سمجھیں میری میں یہ کہہ رہاہوں کہ امام صاحب عُراشتہ یہ فرمار ہے ہیں جو ہمیں تھم دیا گیا ہے ہوا گؤ نُوْ اُمّع الصّٰ پوئین ﴾ اللّٰہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نہیں ؟ چھا ﴿اللّٰهِ ﴾ کس نے تھم دیا ہے جزوی تقویٰ کا فی ہے ہیں ہو ہمیں تھم دیا گیا ہے ہیں ہو ہمیں کی دیا گیا ہے ہیں ہم یہ نہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے میں بات حکم کی کررہاہوں۔ تو شخ صاحب عُراشتہ ہیں ہو تھی اور بعض چیز وں میں فہم کیوں کہ وہ چھوڑ دیں کے سردار ہیں ان کے ساتھ رہے کہ ان کی اتباع کی جائے اور جزوی اتباع نہیں ہوتی اور بعض چیز وں میں فہم کیوں کہ وہ بیا یا گیا اور کون ساسا تھ ہے یہ جہ ساتھ اس وقت تک ممکن نہیں ہے سوفیصد جب تک کہ ان کی اتباع نہیں کی جب تک کہ ان کی اتباع نہیں ہوگی اور کون سان کے رائے وابنا یا گیا اور کون ساساتھ ہے یہ جہ ساتھ اس وقت تک ممکن نہیں ہو تھومد جب تک کہ ان کی اتباع نہیں کہ ہم کونہ لیا چائے ہے۔ بات واضح ہے!

Page 82 of 164 www.AshabulHadith.com

10: دليل نمبروس قال اللهُ تَعَالَى اللهُ تَعَالَى اللهُ تَعَالَى فرماتے ہيں:

﴿ وَكَذَٰ لِكَ جَعَلَنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيْمًا ﴾ (البقرة/143)

(اوراسی طریقے سے ہم نے تہہیں در میانی امت بنایا ہے تاکہ تم گواہ رہولو گوں پر گواہی دولو گوں پر اور اللہ کے پیارے پیغیبر ﷺ آپلو گوں پر گواہ رہیں) اس میں کوئی دلیل ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

امام ابن القیم ﷺ فرماتے ہیں ،اس آیت کریمہ سے وجہ الاستدلال ہیہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہ وسلط کا معنی عدل اور سب سے اچھا بھی ہوتا ہے اور خیر بہترین لوگ بنایاہے کیوں کہ وسط کہتے ہیں عدل کو جو سب سے اچھا ہو۔وسط صرف در میانہ نہیں ہوتا بلکہ وسط کا معنی عدل اور سب سے اچھا بھی ہوتا ہے اور خیر الامور کہاجاتا ہے۔

توام صاحب و الله تعالی نے الله تعالی ان کی گواہی قبول فرمائے گاکیوں کہ وہ اللہ تعالی کے گواہ ہیں اور اسی لیے اللہ تعالی نے ان کاذکر خیر بھی کیا ہے اور ان کاذکر بلند بھی فرمایا ہے ، ان کی تعریف بھی کی ہے اللہ تعالی نے کیوں کہ اللہ تعالی نے جبان کو اپنا گواہ بنایا ہے توفر شتوں کو اللہ تعالی نے یہ بھی بتا یا اور فرشتوں کا ذکر بلند بھی فرمایا ہے ، ان کی تعریف بھی کی ہے اللہ تعالی نے اور اپنے فرشتوں کو تھم دیا کہ ان پر دعائے رحمت کریں ، کے علاوہ جو دو سری مخلوقات ہیں ان کو بھی یہ خبر دی کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو گواہ ہیں اللہ تعالی کے اور اپنے فرشتوں کو تھم دیا کہ ان پر دعائے رحمت کریں ، دعائے مغفرت کریں ان کے لیے ۔ کن کے لیے ؟ اس امت کے لیے ، سجان اللہ ۔ اور جو شاہد ہے اس میں سے اور جو گواہ مقبول ہے اللہ تعالی کے ہاں ، وہ ہے جو علم اور سپا بھی اور سپا بھی اور وہ شپا بھی ہواور سپا بھی ہوا ہوتی ہے ۔ دو چیز وں پر یہاں غور کریں ذرا ۔ کس گواہ کی گواہی قبول ہوتی ہے ؟ جس کے پاس یہ دوچیز یں ہوں ، علم ہواور سپا بھی ہوکیوں کہ جب وہ خبر دیتا ہے تو حق کی بنیاد پر اپنے علم کی بنیاد پر وہ خبر دیتا ہے اور وہ سپا بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِ وَ هُمْ ذَیْ اللہ خون کی (الزخرف/88)۔

توشہادت کے لیے علم کاہوناشرط ہے بغیر علم کے گواہی نہیں ہوتی اگر آپ کے پاس علم نہیں ہے تو آپ گواہ نہیں ہو سکتے اس لیے قاضی بھی جب گواہوں سے
پوچھتا ہے توسب سے پہلے کیا پوچھتا ہے؟ آپ نے دیکھا یعنی آپ اس قضیے میں یاجو مسلہ ہے آپ خود موجود تھے یعنی آپ کواس کاعلم ہے یقیناً کہ نہیں؟ بغیریقین علم کے گواہی گواہی ہوتی نہیں ہے۔

امام صاحب مین الله فرماتے ہیں کہ بعض او قات انسان خبر تو دیتا ہے حق کی ، اتفا قا Coincidentally بغیر علم کے ، بات سے ثابت ہوتی ہے۔ اسے پیۃ ہی نہیں ہے گواہی دیتا ہے اور بات سے نکلتی ہے بعد میں لیکن وہ بغیر علم کے بات کرلیتا ہے ، یہ گواہی بھی نہیں مانی جاتی ۔ اور بعض او قات اسے علم توہو تا ہے لیکن خبر نہیں دیتا گواہی ہوتا ہے وہ ہے جو خبر دیتا ہے علم کے ساتھ یعنی سے بھی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ علم کی بنیاد پر بھی گواہی دیتا ہے۔

Page 83 of 164 www.AshabulHadith.com

اب شاہد دیکھیں،امام صاحب عین قرماتے ہیں اگران کاعلم ایساہو تاصحابہ کرام النظافیات کی کہ ایک نے فتو کا دیاسی مسئلہ میں اور اس کا فتو کی غلط ثابت ہوا یعنی اللہ تعالی کے پیار سے پیغیبر علی کے تعلم کی مخالفت میں ہوا ہو کسی اجتہادی مسئلے میں یا کسی مسئلے میں اور ان کے علاوہ جس نے یہ فتو کا دیا غلط کسی اور نے اس کے خلاف کو کی دوسر افتو کی نہیں دیا، چاہے کیا فتو کی مشہور ہو ، منتشر ہو جائے یا مشہور نہ ہو وہ امت اس وقت تک بہترین امت نہیں ہو سکتی وسطامت نہیں ہو سکتی وسطامت نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اس حق کو بیان نہ کرے۔

تواس کا مطلب ہے کہ امت دو حصوں میں تقسیم ہوگئ، جوسب سے در میانی امت تھی، سب سے خیر والی امت تھی وہ دو حصوں میں منقسم ہوگئ۔ ایک حصے نے فتو کا دیا" بالبلطل" غلط فتو کا دیا اور دوسر سے جو ہیں دوسرا گروہ اس نے خاموثی اختیار کی حق سے خاموثی اختیار کی، امام صاحب فرماتے ہیں" و ھذا من المستحیل" (بید ناممکنات میں سے ہے کہ ایسا ہو)۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جو صحابہ کرام المنتی کے قول کی مخالفت کرتے ہیں جو ان کے فہم کو جمت نہیں سے سبت میں سے ہے کہ ایسا ہو)۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جو صحابہ کرام المنتور ہوتا تو وہ ہم سے سبقت نہ لے جاتے )۔

کیامطلب ہے؟ بعنی ایک مسلہ صحابہ کرام الٹی ٹیٹی کے فہم سے ثابت ہے شریعت کادوسراوہی مسئلہ ان کے بعد میں آنے والوں میں سے کسی نے کوئی اور فتویٰ دیا ۔ ۔ایک صحابہ کرام الٹی ٹیٹی کا فتویٰ موجود ہے ایک بعد میں آنے والوں کا فتویٰ موجود ہے تو بعض مخالفین یہ کہتے ہیں کہ ان کا قول ججت نہیں ہے، ٹھیک ہے ان کا قول تو ہم نے چھوڑدیا ہے اب آپ کا قول ججت ہے تواس کا کیا ثبوت ہے؟

ہاں اگر قرآن اور حدیث سے ٹکرار ہاہے تو واضح پتہ چل گیاہے لیکن یہ ناممکنات میں سے ہے کہ سارے کے سارے صحابہ کرام النظام آتان کا قول ٹکرا جائے قرآن وحدیث سے اجماع کبھی ٹکرا نہیں سکتا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ جتنی بھی ابھی باتیں ہوئی ہیں ساری یہ قرآن مجید کی آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ نہیں! کیسے خیر امت ہے اور کس طریقے سے امت وسط ہے؟

یہ ناممکنات میں سے ہے۔اس سے بیثابت ہوا کہ صحابہ کرام الشیشین کی فہم حجت ہے۔

Page 84 of 164 www.AshabulHadith.com

# 10: ایسے دلائل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جت ہے (مثبت دلائل 14-11)

اب ہم دلیل نمبر گیارہ سے آغاز کرتے ہیں۔

11 - فہم سلف جحت ہے اس کی دلیل، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّى جِهَادِهِ هُوَ اجْتَلِمُ مُوَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمُ فِي اللِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ آبِيْكُمْ اِبْرُهِمْ هُوَ سَمْمُكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبُلُ وَفِي اللَّهِ مِنْ قَبُلُ وَفِي اللَّهِ مِنْ قَبُلُ وَفِي اللَّهُ مُو مَوْلَكُمْ وَتَكُونُوا شُهَلَا ءَعَلَى التَّاسِ فَاقِيْمُوا الصَّلُوةَ وَالتَّوا الزَّكُوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَكُمْ وَتَكُونُوا شُهَلَاءَ عَلَى التَّاسِ فَاقِيمُوا الصَّلُوةَ وَالْتُولِ الدَّهُ وَلَا لَهُ مُولِكُمْ وَتَكُونُوا شُهِكَا عَلَى النَّصِارُ ﴾ والحج/70

امام ابن القیم الجوزی تیشاللہ بیان فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے کہ (اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالی نے ہی انہیں چناہے بین صحابہ کرام لٹونٹ کہنٹا کو چناہے وہ اللہ تعالٰی کا چناؤ ہیں اللہ تعالٰی کا ختیار ہیں جے اللہ تعالٰی نے اپنے لیے خاص چناہے اور اپنااہل بنایا ہے اپنے خواص میں ان کو شامل کیا ہے۔اپنے بندوں میں سے،اپنی مخلو قات میں سے اللہ تعالٰی نے ان کو اپنااہل بنایا ہے،اپناخاص بنایا ہے اور اللہ تعالٰی کا بہت سے لو گوں میں خاص چناؤ ہے ان کے لیے،انبیاءو مرسلین کے بعداوراسی لیےاللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ جہاد کریں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جبیا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اور اپنے اس جہاد میں وہ اپنے اس نفس کو قربان کردیں اور اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی توحید کرتے ہوئے محبت اور عبو دیت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کرتے رہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کو واحد سچامعبو دبنائیں جس کی محبت یوری دنیایوری کائنات میں سب سے اعلیٰ ہے اس کے سوااس جیسی کسی سے محبت نہیں کرنی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسر وں پریہ اختیار مجنثا ہے(اللہ تعالٰی نے ان کو چناہے اب یہ جواللہ تعالٰی کا خاص چناؤ ہیں اللہ تعالٰی کے بندے ہیں بیارے ہیں یعنی صحابہ کرام اللَّهُ ﷺ کے ورسل عَلِيْلا کے بعد ہیں الله تعالی نے ان کوخاص بنایا ہے اور انہوں نے زندگی ساری الله تعالی کو خاص رکھاہے ، سجان الله شیخ صاحب میشکتی سے بیان فرمار ہے ہیں) پس وہ اپنے الہ کو واحد الہ کواپنے سیجے معبود کو صرف ایک ہی معبود بناتے ہیں اور اس کی نزدیکی حاصل کرتے رہتے ہیں اپنی زبانوں سے اپنی جوارح سے یعنی جسم سے ،اپنے دلوں سے ، محبت سے ،اپنےارادے اور نیت سے اور وہ آ گے کر دیتے ہیں اللہ تعالٰی کی محبت کو اور عبادت کوہر حال میں ہر چیزیر،ہر چیز سے آ گے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے ان کواپنا بندہ بنایا ہے اپناولی بنایا ہے اپناپیارا بنایا ہے اور دوسر وں پراللہ تعالی نے ان کو چنا ہے۔ پھراللہ تعالی بیہ خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ان کے لیے دین کو آسان کر دیا ہےان پر دین کو آسان کر دیاہے بے حد آسان کر دیاہے اور اور اس میں کوئی حرج نہیں چھوڑی (کیوں؟) کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بہت محبت کرتاہے''لکیال معبته لمه ''الله تعالی کیان کے لیے کامل محبت ہے اور الله تعالی ان کے ساتھ نرمی اور رحمت کرنے والا ہے ، شفقت کرنے والا ہے پھر الله تعالی نے ان کو حکم دیا کہ وه ملت ابرائیم امام الحنفاءان کے والد ابرائیم علیقاد والم اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں )۔ اور ملت ابرائیم کیاہے؟ "وهي إفراده تعالى وحده بالعبودية والتعظیم والحب والخوف والرجاء والتوكل والإنابة '' (آخرتك)ملت ابرائيم كياب كه الله تعالى كوايك جانناب (افراد،oneness)س چيزمين ؟عبوديت ميس كه عبادت کا حق صرف اور صرف الله تعالی کا ہے ، تعظیم میں کہ تعظیم کا حق صرف اور صرف الله تعالی کا ہے ، محبت ، ڈر ، امید ، توکل انابت "والتفویض و الاستسلام ''معاملات کی سپر دگی اور مکمل اینے آپ کو سپر دکر دینا surrender کرلینااللہ تعالی کے لیے ہے اور یہ خاص چیزیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جن کی بنیاد عبودیت ہے اور بندگی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے دل صرف اللہ تعالی سے جڑے رہتے ہیں کسی اور سے نہیں۔ پھر اللہ تعالی نے بیہ خبر دی ہے کہ اللہ

Page 85 of 164 www.AshabulHadith.com

تعالی نے ان کی اس خصوصیت کو بیان کرتے ہوئے ان کا نام مسلمان رکھا ہے ان کو پیدا کرنے کے بعد۔ یہ اللہ تعالی کے لیے خاص اعتناء ہے اور ان کے لیے بلندی عطافر مائی ہے ان کو، یہ خصوصیت اس لیے ان کے بلندی عطافر مائی ہے ان کو، یہ خصوصیت اس لیے ان کے بلندی عطافر مائی ہے ان کو، یہ خصوصیت اس لیے ان کے لیے ہے تاکہ ان کا پیغمبر ان پر گواہ رہے اور وہ لوگوں پر گواہ رہیں۔ ان کے لیے گواہ اللہ تعالی کے پیار سے پیغمبر کی ہیں اور وہ گواہی دیں گے دوسری امتوں پر ، ان کے اور چیت قائم کریں گے۔ تو یہ خصوصیت جو ہے اور یہ اشارہ جو دیا گیا ہے ان دواہم باتوں کے لیے اور ان دوبڑی حکمتوں کے لیے ہے )۔

اور مقصوداس آیت کریمہ سے امام ابن القیم ویکن نیست فرماتے ہیں ، جب اللہ تعالی نے ان کو یہ بلند مر تبہ درجہ عطافر مایا ہے تو یہ محال میں سے ہے یعنی یہ ناممکنات میں سے ہے کہ اللہ تعالی ان کو کسی مسئلے میں اور ان ہم کردے کسی مسئلے کے صحیح جواب سے محروم کردے اور اس مسئلے میں جوحق ہے اس سے محروم کردے اور اس مسئلے میں جوحق ہے اس سے محروم کردے ناممکن ہے یہ بیس وہ صحیح فتو کی نہ دے سکیں اور ان کے بعد میں آنے والے جوہیں وہ صحیح فتوے کو یالیں اور صحیح مسئلے کو سمجھ لیں توامام صاحب ویشائلہ فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے "واللہ المستعان"۔

12: دليل باره"قال تعالى" (ارشاد بارى تعالى ب: ﴿ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَلْ هُدِي إلى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمُ ﴾ (آل عمران/101)

﴿ وَمَنُ يَعْتَصِمُ بِاللّهِ ﴾ (اور جوالله تعالى كے راست كو مضبوطى سے تھاہے ركھتا ہے)۔ "الإعتصام" (مضبوطى سے پکڑنا)۔ ﴿ فَقَلُ هُدِى إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ ﴾ (پس اس كى ہدايت كى گئى صراط متنقيم كى طرف)۔ جوالله تعالى كے دين كو مضبوطى سے تھامنے والا ہے وہى صراط متنقيم پر چلنے والا ہے يہ قاعدہ ياد ركسيں، نوٹ كرليس يہ قاعدہ۔ جوالله تعالى كے دين كو مضبوطى سے تھامنے والا ہے يعنی قرآن اور صحیح حدیث كو مضبوطى سے تھامنے والا ہے، وہى صراط متنقيم پر چلنے والا ہے، وہى صراط متنقيم پر چلنے والا ہے، وہى صراط متنقيم پر قاعدہ ہے۔ جتنا كوئى بھى شخص قرآن و حدیث سے دور ہے كوئى بھى شخص، اتناہى صراط متنقيم سے دور ہے۔ اگر كسى كو ديكھنا چاہتے ہيں كہ كون صحيح داستے پر ہے یا نہيں صحيح منہج پر ہے یا نہيں قول و فعل كو آپ تول ليس قرآن اور صحيح حديث پر پہۃ چل جائے گا آپ كو۔

امام ابن القیم وَخُتَالَتُ فرماتے ہیں "ووجه الاستدلال بالآیة"اس آیت کریمہ سے وجہ استدلال کیا ہے کہاں سے یہ دلیل لی ہے کہ فہم السلف جحت ہے؟ فرماتے ہیں "أنه تعالی أخبر عن المعتصمین به بأنهم هدوا إلى الحق" (الله تعالی نے خبر دی ہے اس آیت کریمہ میں کہ جواللہ تعالی کے دین کومضبوطی سے تھامنے والے ہیں انہیں کو ہدایت دی گئ ہے دین کی طرف) "فنقول" (پس ہم کہتے ہیں) "الصحابة رضوان الله علیم معتصمون بالله فهم محتدون" توصحابہ کرام

Page 86 of 164 www.AshabulHadith.com

النَّهُ اللّٰه تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے والے نہیں تھے؟ سب سے زیادہ اللّٰہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے والا کون مسلمان ہے؟ صحابہ کرام النَّهُ اللّٰه تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے والا کون ہے صحابہ کرام النَّهُ اللّٰهُ سے بڑھ کر کوئی اللّٰه تعالیٰ کے دین کو مسلمان آئیں گے بعد میں سب سے زیادہ دین کو قر آن و سنت کو تھامنے والا کون ہے صحابہ کرام النَّهُ اللّٰهُ سے بڑھ کر کوئی ہے ؟ کوئی بھی نہیں ہے یہ ہماراایمان ہے۔ توامام صاحب مُحَدُّ الله تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے۔ جب وہ ہدایت یافتہ ہو چکے تھے توان کی اتباع واجب ہے والے ہیں "فہم محمدون" تو یہ ثابت ہوا کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں کیوں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے۔ جب وہ ہدایت یافتہ ہو چکے تھے توان کی اتباع واجب ہے کہران کی فہم بھی جمت ہے۔

آگے امام صاحب عُرِاللَّة فرماتے ہیں "وقولہ تعالی" ﴿ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهُ هُوَ مَوْلِلُکُمْ \* فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّوْلِي وَنِعْمَ النَّوْلِي وَاور الله تعالی کوری کو مضبوطی سے تعامے رکھوہ ہی تمہارامولا ہے، وہی تمہارادوست ہے) ﴿ فَنِعْمَ الْمَوْلَى ﴾ (کیابی اچھامولا ہے کیابی اچھادوست ہے) ﴿ فَنِعْمَ الْمَوْلَى ﴾ (کیابی اچھامولا ہے کیابی اچھادوست ہے) ﴿ وَنِعْمَ النَّقِيدُو ﴾ (کیابی اچھامولا ہے کیابی اچھادوست ہے) ﴿ وَنِعْمَ النَّوْلِي الله وَضِره اِیاهِ اَتَم ضوة "اور بِه معلوم ہے کہ سب سے زیادہ دوسی اور محب ولایت جو ہے تولی جو الله تعالی کی اور سب سے زیادہ نور بی ہے انبیاء اور رسل عَیْم الله تعالیٰ کی ہے ؟ انبیاء اور رسولوں عَیْم الله تعالیٰ بات ہور بی ہے انبیاء اور رسل عَیْم الله کی اور سب کے دو ہو نور ہو الله تعالیٰ کے ہور کی ہے کہاں اور کس کی نفر ساللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ کی ہے ؟ صحابہ کرام الله تعالیٰ کی اور امام صاحب عُرائِیْنَ فرماتے ہیں اور بی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے والے سے کمال کے طریقے سے "اتم اعتصام" تو وہ ہدایت یافتہ اللہ تعالیٰ کی ویشر وفطرۃ بلا شک اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اور آخری جملہ دیکھے "واتباع المهدی واجب شرعاً وعقلاً وفطرۃ بلا شک ' اور جو ہدایت یافتہ ہے اس کی اتباع کر نا واجب شرعاً وعقلاً وفطرۃ بلا شک ''اور جو ہدایت یافتہ ہے اس کی اتباع کر نا واجب شرعاً وعقلاً وفطرۃ بلا شک اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

13-دليل نمبر تيره "قَالَ تَعَالَى "الله تعالى فرماتين ﴿ وَجَعَلْنَا مِنْهُمُ الْبِيَّةَ يَهُدُونَ بِأَمْرِ نَالَهَا صَبَرُوا ﴿ وَكَانُوا بِأَيْتِنَا يُوقِنُونَ ﴾ (السجده /24)

(اور ہم نے ان میں سے امام بنائے جور ہنمائی کرتے ہیں ہمارے حکم سے جب انہوں نے صبر کیااور ہماری آیتوں پریقین کیا کرتے تھے )

سجان اللہ ،امام ابن القیم مجھ اللہ تعالی خبر دیے ہیں اس آیت کر بعہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اللہ المام ابن القیم مجھ اللہ تعالیٰ خبر دیے ہیں اس آیت کر بعہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی ہاہ ہا ہے ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی ہاہ ہوتا ہے اور بھیم ت پر نہ دے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی رہا ہوتا ہے اور ہھیم ت پر نہ دے ہی صر کر ہنا دی ہو ہو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی دور کرتا ہے جو اس کی مشقتوں کا سامنا کرتے ہوئے یہ دعوت دے رہا ہوتا ہے اور وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے کہ اپنے نفس کوہر اس چیز ہے دور کرتا ہے جو اس کی دراستے میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے ، جو اس کی عزیمت اور ادادے کو کمزور کر بھی صبر کرتا ہے کہ اپنے نفس کوہر اس چیز ہے دور کرتا ہے جو اس کے دراستے میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے ، جو اس کی عزیمت اور ادادے کو کمزور کر دیتی ہے بہر جس کی میہ صالت ہو توا ہے لوگ اماموں میں سے ہیں جو بہدایت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے جمام ہے ۔ جن لوگوں کی حالت ایسی ہو وہ ہدایت دیتے والے یہن ہمائی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم ہے ۔ امام صاحب مجھ تھی تی ہیں اور یہ مسلمات میں سے ہی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر سے کے صحابہ دی گئی ہوں کی عوابہ موسی علیہ ہوں ہوں کی سے بہتر اصحاب موسی علیہ ہوں کے صحابہ موسی علیہ ہوں اس سے بی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں ۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں جو ہوں ان سے زیادہ یہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں جو ہو وہ ان سے زیادہ بھیں کرنے والے سے اور ان سے ذیادہ اس کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں جو ہوں ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں جو ہوں ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں کہ ہوں کو ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں جو ہوں ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور پھیں کی اور ان کے دور ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور کی میں کہ ہوں کی میں کہ ہوں کی علیہ ہوں کی سے دور ان سے نی ہیں اور ان کے صحابہ ہیں۔ ان کا صبر و تخل اور کی کی کی میں کی ہیں۔

Page 87 of 164 www.AshabulHadith.com

پھرامام صاحب بیست فرماتے ہیں یہ محال میں سے ہے جن کی یہ شان ہو کہ وہ سارے خطاء پر ہوں اور حق بیان نہ کر سکیں اور بعد میں آنے والے لوگ حق کو پالیس (یہ ذراغورسے سنیس) اور اگریہ ممکن ہوتا تو حقائق الٹ ہو جاتے ، حقائق الٹ ہو جاتے ، حقائق الٹ ہو جاتے نا۔ اور جو متاخرین ہیں ، جو بعد میں آئے ہیں جو اس محق کے خلاف ہیں ان کی بات چھوڑ دیں۔ یہی چاہتے ہیں نامیہ لوگ اور کیا چاہتے ہیں؟!

توام صاحب بیست فرماتے ہیں کہ جو متاخرین ہیں وہ امام ہوتے جن کی طرف رجوع کرناہوتا ان کے فناو کی اور ان کے اقوال میں۔ متاخرین امام ہوتے متقد مین کی شرف رجوع کرناہوتا ان کے فناو کی اور ان کے اقوال میں۔ متاخرین امام ہوتے متقد مین کے شخص صاحب بیست فرماتے ہیں' وہ ہذا کہا آنہ محال حساکہ یہ محال ہے حساگ۔ جو پہلے ہے وہی امام ہوتا ہے نااقتداء پہلے والے کی کی جاتی ہے یاپہلے والے بعد والوں کی اقتداء کرتے ہیں؟ پہلے والے تو ہوتے نہیں ہیں بعد والے بعد میں آتے ہیں نا۔ توامام صاحب بیست فرماتے ہیں کہ جیسا کہ یہ ناممکن ہے حساوا قعتاً حقیقتاً ناممکن ہے' وعقلا''اور عقلاً بھی ناممکن ہے' فہو محال شرعاً 'بھر شرعاً بھی محال ہے' وباللہ التوفیق''ام صاحب بیست شرعاً بھی عال ہے۔ وہم الساف جمت ہے اس دلیل میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبُ لَنَامِنُ اَزُواجِنَا وَذُرٍّ يُّتِنَا قُرَّةً اَعُيْنِ وَّا جُعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ (الفرقان/74)

(اورجولوگ یہ کہتے ہیں اے ہمارے رہ ایے ہماری ہویوں میں سے اور ذریت میں سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہمیں متقیوں کے لیے امام بنادے)
آمین یا رہ العالمین، بڑی خوبصورت دعاہے مومنین اکثر یہ دعاپڑھا کرتے ہیں انبیاء عَیْہُ اللہ کی دعا اگر آپ دیکھتے ہیں قرآن مجید میں ۔ جب آپ انبیاء عَیْہُ اللہ اور متعین کی کوئی دعاد کھتے ہیں تو یہ دعاسب سے پہلے آتی ہے بڑی خوبصورت دعاہے، جس میں دنیا اور آخرت کی خیر کو جمع کر دیا گیا ہے۔ سبحان اللہ۔
امام ابن القیم عَیْشَاللہ فرماتے ہیں 'فکل من کان من المتقین وجب علیہ أن یاتم به' جو متقین میں سے ہے تو واجب ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے ''والتقوی واجبہ ''
کیوں کہ تقوی واجب ہے ''والائتام ہم واجب'' اور ان کی اقتداء بھی واجب ہے 'و مخالفتہم فیما افتوا فیہ مخالف للائتام ہم '' اور ان کی مخالفت جن چیز وں میں انہوں نے فتوی دیا ہے ان کے قول کی مخالفت حقیقتاً ان کی اقتداء کی مخالفت ہے۔

اقتداء تواقداء،ی ہوتی ہے جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکاہوں مکمل اقتداء ہوتی ہے نا۔ ﴿ کُوْ نُوْا مَعَ الصّٰیو قِیْنَ ﴾ ادھوری معیت، ادھور اساتھ اس میں مطلوب ہے یا مکمل ساتھ ؟ اس طریقے ہے اقتداء ہی ہوتی ہے۔ کسی اقتداء ہے اگر آپ صحابہ کو مام سجھتے ہیں تو پھر ان کی اقتداء ان کے فہم کے بغیر کیسے ممکن ہے بھی ؟ جس مسئلے میں انہوں نے فتو کا دیا ہے، آپ نے ان کے مخالف فتو کا دیا ہے، وہاں پر اجماع صحابہ ہیں اور آپ کا قول آپ کہتے ہیں کہ قرآن وسنت سے میں نے لیا ہے۔ بھی قرآن وسنت سے آپ نے لیا ہے تو انہوں نے کہاں سے لیا ہے تورات، انجماع صحابہ ہیں اور آپ کیا تھا کی اجماع صحابہ کی بات کر باہوں صحابہ کرام اللّٰ ہیں کہ بیت میں کہ بیت کر باہوں۔ تو اس لیے امام صاحب مُحِیاتُ فرماتے ہیں کہ بیت کر باہوں۔ تو اس لیے امام صاحب مُحِیاتُ فرماتے ہیں کہ جس مسئلے میں جس نے بھی صحابہ کرام اللّٰ ہی اقتداء میں مخالفت کی ہے مسئلے میں محالے میں محالے میں محالے میں کی اقتداء واجب ہے اس لیے ان کی اقتداء واجب ہے تو ان کی فہم بھی جسے۔

Page 88 of 164 www.AshabulHadith.com

## 11: السے دلائل جو ثابت كرتے ہيں كہ فہم سلف جت ہے (مثبت دلائل 17-15)

فہم سلف کی شرعی حیثیت کے تعلق سے ہم بات کررہے تھے اور مثبت دلائل ہم بیان کررہے تھے اور ہم سب ملاکر تقریباً 14 مثبت دلائل بیان کر چکے ہیں اور الحمد لللہ، ان دلائل کو ہم نے ایک ساتھ مل کر سمجھا بھی ہے۔ اب ہم دلائل بیان کرنے جارہے ہیں۔

دلیل نمبر پندرہ کہ فہم السلف جمت ہے اس مفہوم سے ہم بیان کر چکے ہیں اس تفصیل سے کیوں کہ اجماع جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی جمت ہے اور ان کے جمہور کا قول بھی السلف یا بعض السحابہ افراد کا قول جمت نہیں ہے اور اس کو فہم السلف بیا بعض السلف یا بعض السلف بیا بعض السلف ہے۔

15-وليل نمبر يندره"قال الله تعالى" الله تعالى فرمات بين: ﴿ هُوَ الَّذِي كَ انْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتْبِ مِنْهُ اللهُ تَعَالَى " الله تعالى فرمات بين : ﴿ هُوَ الَّذِي كَ انْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتْبِ مِنْهُ اللهُ تَعَالَى " الله تعالى فرمات بين : ﴿ هُوَ الَّذِي كَ انْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتْبِ مِنْهُ اللهُ عَمَالَ اللهُ تعالى " الله تعالى فرمات بين : ﴿ هُوَ الَّذِي كَ انْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتْبِ مِنْهُ اللهُ عَمَالَ اللهُ تعالى " الله تعالى الله الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْخٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأُويُلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَأُويُلِهُ وَلَا اللَّهُ ۖ وَالرُّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُونَ امَنَّا بِهِ ۖ كُلُّ مِّنْ عِنْدِر رَبِّنَا ۚ وَمَا يَنَّ كَرُ إِلَّا أُولُوا الْاَلْبَابِ (آل عمران : 7)- ﴿ هُوَ الَّذِي مِّ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبِ مِنْهُ الْيَتُ خُنَكُمْتُ هُنَّ اُمُّر الْكِتٰبِ ﴿ (اس نَه على اللَّهُ عَنْدُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتْبِ ﴿ (اس نَه على اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتْبِ مِنْهُ اللَّهُ عُلَّمُتُ هُنَّ الْكِتْبِ ﴾ (اس نَه على اللَّهُ عَنْدُ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتْبِ فَيْ اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُ عَنْدُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلْهُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ عَلْكُولُ نازل كياآپ پر اے اللہ كے پيارے پغمبر ﷺ!)﴿الْكِتٰبِ﴾ (قرآن مجيد)﴿مِنْهُ اللَّهُ مُّخْكُمْتُ﴾ (جن ميں سے بعض آيات محكم آيات ہيں)﴿هُنَّ أُمُّهُ الْكِتْب ﴿ وَبَى بنيادى آيات بين قرآن مجيدكى ﴾ ﴿ وَأَخَرُ مُتَشْبِهِ عَنْ ﴾ (اور بعض آيات متثابه بين ﴾ ﴿ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوَ بِهِمْ زَيْعٌ ﴾ (پس جن كے دلوں ميں کوئی خرابی ہے کوئی کیا ہے۔ ﴿فَيَدَّبُعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ﴾ (وہ اتباع کرتے ہیں متابہ آیات کی )۔جواس میں سے متنابہ ہیں ان کی اتباع کرتے ہیں۔ محکم کا مطلب ہے کہ ظاہراً جیسے آپ پڑھتے ہیں، فوراً سمجھ لیتے ہیں،مزید تفسیر کی، تفصیل اور تشریح کی آپ کوضر ورت نہیں پڑتی ہے۔جو متثابہ ہیں آپ کوان کومزید بیان کرنے کی،مزید تفصیل، تشر تے اور تفسیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ متثابہ ہیں اور یہ محکم ہیں۔ بات واضح ہوئی؟ جن لو گوں کے دلوں میں کوئی خرابی ہے وہ اتباع كرتے ہيں، پيچھاكرتے ہيں قرآن مجيد كيان آيات ميں سے جو مثابہ آيات ہيں۔ كيوں كرتے ہيں؟اللہ تعالی فرماتے ہيں ﴿ابْتِغَاءَ الْفِتُنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأُويْلِهِ ﴾ (قتنه چاہتے ہیں اور اس کی غلط تاویل کرناچاہتے ہیں) ﴿ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَةَ إِلَّا اللَّهُ ﴾ (اور تاویل توضیح، حقیقتاً صرف الله تعالی ہی جانتے ہیں) ﴿ وَ اللَّهِ سِخُونَ فِي الْعِلْمِرِ يَقُوْلُونَ ﴾ (اور جوراتخ ہیں علم میں اور جو ثابت قدم ہیں علم میں وہ کہتے ہیں) ﴿ اَمَنَا بِهٖ ﴾ (جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے جو بھی آیات ہیں چاہے محکم ہوں یا متنابہ ہوں ہماراسب پرایمان ہے) ﴿ اُمَنّا بِه ﴾ (یعنی سب پر ہماراایمان ہے اللہ تعالٰی کے کلام پر کتاب پر ہماراایمان ہے) ﴿ كُلُّ مِّنْ عِنْدِرَ بِّنَا ﴿ سارے کاسارا ہمارے رب کی طرف سے ہے)﴿ وَمَا يَنَّ كُو إِلَّا أُولُوا الْآلْبَابِ ﴿ (اور نصیحت توصرف عقل مند، سمجھدار لوگ ہی حاصل ہی کرتے ہیں)۔ بیرآیت کریمہ ہے۔امام ابن القیم الجوزی ﷺ اس آیت کریمہ کے تعلق سے فرماتے ہیں،اس آیت کریمہ میں بیرواضح ہوا کہ قرآن مجید کی بعض آیات محکم ہیں جن کی دلالت ظاہر ہے یعنی ان کومزید ہیان اور تفسیر کی ضرورت نہیں پڑتی اور بیر آیات اصل ہیں جن کی اتباع کی جاتی ہے اور جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہےاور بعض آیات قرآن مجید کیالیی ہیں جن کی دلالت واضح نہیں ہے جو محتاج ہیں مزید بیان اور تفسیر کی قرآن مجید میں سے یاسنت میں سے۔ امام صاحب ﷺ آگے فرماتے ہیں اور جن کے دلوں میں کوئی مرض ہے، کوئی خرابی ہے، زیغ ہے،استقامت سے ہٹے ہوئے ہیں وہ اتباع کرتے ہیں متثابہ د لالات کی اس سے پہلے کہ ان کو محکم بنادیا جائے۔ محکم کیسے بنادی جاتی ہیں؟ کہ متثابہ کولوٹاد و محکم کی طرف،سب محکم بن جائیں گی۔ا گران کو الگ الگ کرتے رہیں گے تو متثابہ ، متثابہ رہے گااور محکم توویسے محکم ہے۔ متثابہ کو بغیر محکم کے آپ سمجھ نہیں سکتے۔ تواحکام ضروری ہے قرآن مجید میں یانصوص شرعیہ یا حدیث میں سب میں احکام ضروری ہیں۔ توامام صاحب عیسیہ فرماتے ہیں اور استقامت سے جود ور ہیں، جن کے دلوں میں کوئی مرض ہے وہ اتباع کرتے ہیں، پیچھے لگتے ہیںان آیات کی جن کی دلالات متثابہ ہیںان کے احکام سے پہلے کیوں کہ وہاس کے معنی کو تحریف کرناچاہتے ہیں تاویل کے نام پراوراس کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں اپنی خواہشات نفسانی کی بنیاد پر اور وہ حقیقتاً صحیح معنی اور اس کی صحیح تفسیر نہیں جانتے یعنی وہ جاننا بھی نہیں چاہتے۔

Page 89 of 164 www.AshabulHadith.com

امام صاحب عُنَالَةُ آگے فرماتے ہیں اور جو الراسعین فی العلم ہیں (کون ہیں؟) یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح تغییر اور معنی جانتے بھی ہیں اور بیان بھی کرتے ہیں۔ کیسے کرتے ہیں؟ یعنی واپس لوٹادیتے ہیں تھام کی طرف۔ اور اس سے یہ بات لازم آتی ہے امام ابن القیم عُنالَتُ فرماتے ہیں کہ ہر شخص پر ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ تشابہ کی جو صحیح تغییر اور تاویل ہے، جو صحیح معنی ہے وہ اہل علم سے جا کر پوچھے جو الراسعین فی العلم ہیں جن کے قدم رائے ہیں علم میں ان سے جا کر پوچھے۔ اور تثابہ آیات کی تاویل ان کی طرف رجوع کیے بغیر یعنی علماء سے رجوع کیے بغیر وہ صرف فتنہ ہے اور اپنی خواہش نفس کی اتباع ہے)۔ کتنی پیاری بات ہے۔ یعنی یہ معنی ہے دفاصل ہے، یہ تراز وہے۔ جب آپ دیکھے ہیں کسی شخص کوجو کسی ایسی آیت بیان کرتا ہے جو تتابہ ہے اور رجوع نہیں کرتا علمائے حق کی طرف جو الراسعین فی العلم ہیں جو ان مثابہ آیات کو صحیح رہنمائی کرتے ہوئے محکم کی طرف لوٹاتے ہیں اور سمجھاتے ہیں ان کی طرف نہیں جاتے تو پھر راستہ صرف ایک ہی ہے۔ کیا العلم ہیں جو ان تتابہ آیات کو صحیح رہنمائی کرتے ہوئے محکم کی طرف لوٹاتے ہیں اور سمجھاتے ہیں ان کی طرف نہیں جاتے تو پھر راستہ صرف ایک ہی ہیں وہ محض فتنہ چاہتے ہیں اور ﴿الرُّ سِحُوْنَ فِی الْعِلْمِ ﴾ کون ہیں امت عبر سے بڑے ؟اصحاب رسول اللہ ﷺ۔

اب آرہے ہیں اصل بات پر آپ ﷺ کے صحابہ ہیں 'ولا واحدا ''پوری امت کا اتفاق ہے سوائے رافضیوں کے کیوں کہ ان کی بات اہل بدعت بات اہماع میں قابل اعتبار ہوتی نہیں ہے، جب بات کرتے ہیں اتفاق کی یا ہماع کی تواس میں اہل سنت والجماعت ہی مراد ہوتے ہیں۔ 'ولا واحدا'' اور اس کی دلالت کے لیے کا فی ہے جو دلا کل و براہین ہم پہلے بیان کر چکے ہیں امام صاحب مُحاتیت فرماتے ہیں۔ تواس سے یہ لازم آتا ہے کہ صحابہ کرام ﷺ کی اتباع متنابہ کی تاویل میں فرض ہے اور جو فتنوں سے اور خواہشات نفسانی سے بری ہو ناچا ہتا ہے اسے چاہیے کہ صحابہ کرام ﷺ کاجو فہم ہے جو قول ہے اس کی پیروی کر سے اور ان کی مخاص محالم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محام کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف ، سب محکم ہو جاتا ہے اور عمل کرتے ہیں اس متنابہ کو محکم کی طرف دو اور خور ہو تا ہے اور حور ہو نہیں ابنا وہ حقیقتا گین خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والا ہے اور فتنہ چاہتا ہے۔

16۔ آیات قرآنی 15 گزر چکی ہیں، اب احادیث پر بات کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبرﷺ فرماتے ہیں''خیرُ النابِس قزینِ ، ثمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُم ، ثم الَّذِینَ یَلُونَهُم'''منفق علیہ (سب سے بہترین زمانے والے لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھران کے بعد میں آنے والے لوگ پھران کے بعد میں آنے والے لوگ )۔میرازمانہ پھر بعد میں آنے والازمانہ پھراس کے بعد میں آنے والازمانہ تو تین بہترین زمانے بیان ہوئے۔

امام ابن القیم عین نظرماتے ہیں اس حدیث کے تعلق سے۔اللہ تعالی کے پیار کے پینیم بیٹی خبر دےرہے ہیں کہ "خیر القرونِ"سب سے بہترین زمانہ جوہے وہ مطلقاً یعنی ہراعتبار سے وہ آپ عین کا بیناز مانہ ہے۔ "خیر النابِ قزنی "آپ عین کا زمانہ ہے اور اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ جواس زمانے میں رہتے تھے ان کو ہر بات میں آگے کرناہے، خیر کی ہر بات میں انہیں کو آگے کرنا پڑے گااور اگر خیریت کا تعلق بعض چیزوں سے ہوتااور بعض سے نہ ہوتا تو پھر خیریت مطلقاً بیان نہ کی جاتی انہ کی حاتی "خیر النابی "نہ کہا جاتا۔

پھر امام صاحب میں انتہار کرتے اور صحیح فتوی، اگریہ ممکن ہوتا جائز ہوتا کہ ان میں سے ایک شخص سے غلطی ہو جاتی سی حکم میں ، کسی مسئلے میں اور باقی صحیح فتو سے خاموشی افتیار کرتے اور صحیح فتوی ، جو صحیح جواب ہے ان کے بعد میں آنے والوں نے کسی اور نے دیا اور پہلے جو صحابہ ، جو سلف ہیں ان کی غلطی باتی رہی۔ جو غلط فیصلہ ، فتوی تھاوہ باقی رہا تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جو بعد میں آنے والے لوگ ہیں جنہوں نے صحیح سمجھا ہے اس مسئلے کو ، ان کا زمانہ پہلے والے لوگ وں کے زمانے سے بہتر ہوتا خیر ہوتا۔ کیوں کہ انہوں نے اس مسئلے کو سمجھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں ، کیوں کہ اگر خیریت سے مراد بعض خیریت ہوتی مطلقاً نہ ہوتی تو پھر بعد میں آنے والے ان سے بہتر کبھی ہو میں آنے والے ان سے بہتر کبھی ہو میں آنے والے ان سے بہتر کبھی ہو نہیں سکتے۔ پھر امام صاحب پڑوائٹ فرماتے ہیں ، یہ بہت سارے مسائل میں ممکن ہے تواصل بات یہ ہے کہ علم کی فضیات اور صحیح جواب کی معرفت ، یہ فضائل میں ، خیر میں سے جو سب سے بڑھ کر خیر اور بہتری ہے وہ علم کے اعتبار سے ہوتی ہے اور معرفت الصواب اور صحیح جواب کی معرفت الصواب اور صحیح جواب کی میں سب سے بڑے فضائل ہیں ، خیر میں سے جو سب سے بڑھ کر خیر اور بہتری ہے وہ علم کے اعتبار سے ہوتی ہے اور معرفت الصواب اور صحیح جواب کی میں میں سب سے بڑے فضائل ہیں ، خیر میں سے جو سب سے بڑھ کر خیر اور بہتری ہے وہ علم کے اعتبار سے ہوتی ہے اور معرفت الصواب اور صحیح جواب کی

Page 90 of 164 www.AshabulHadith.com

معرفت ہے ہوتی ہے، یہ اکبر الفضائل اور اشرف الفضائل ہیں۔ فرماتے ہیں "فیا سبھان اللہ!" یہ کس طریقے ہے ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کی تعظیم کی جائے جن میں سید ناصد ایق ہوں، سید نافار وق ہوں، سید نافار کی ہوں، سید نافار کی ہوں، عبارہ عبین ہوں کہ وہ کسی حکم میں اللہ تعالی کے دین میں شریعت میں کوئی ایسا حکم بیان کریں ایک میں نہیں بلکہ ایک سے زیادہ مسائل میں اور ان سے خطاء ہو جائے اور ان کے زمانے میں، اللہ تعالی کے دین میں شریعت میں کوئی ایسا حکم بیان کریں ایک میں نہیں بلکہ ایک سے زیادہ مسائل میں اور ان سے خطاء ہو جائے اور ان کے زمانے میں، اللہ تعالی کے دین میں شریعت میں کوئی ایسا حکابی نہیں تفاجو ان کی اس غلطی کی تھی کر تا اور جو بعد میں آنے والے ہو کہ تعلی کی تھی کر تا اور جو بعد میں آنے والے لوگوں کو سجھ آئی اور خططی ہوئی اور حکم ہوئی اور میں معاور کے جان کو سجھ آئی اور خططی ہوئی اور میں میں اور ان ہوں کو بیا ہے جس حق کو ان ہے اور کے بیں وہ ان مسائل سے جائل تھے ان کو سمجھ نہ آسی بعد میں آنے والے لوگوں کو سمجھ آئی اور کی ہوئی تا بین کہ انسان میں کہ جس میں کو ان اسے بہلے والے نہ پاسے یعنی صحابہ کرام الگرائی تھیں اور کی ہوئی تا انسی میں نے جس میں کو ان ہوں کو ان کی ہوئی آور کی ہوئی آور کی ہوئی آورز کی ہوئی آورز کی ہوئی کہ انسان میں جس خیر ہوئی ہوئی آورز کی ہوئی آورز کی ہوئی کے جان کے این کے مال ودولت کی ہے خیریت کس چیز کی ہے جاسل خیریت سے مراد کیا ہے پیت ہے جو دین کے اعتار ہے۔ اس کی اعتار ہے۔ اس کی اعتار ہوئی آورز کی ہوئی آورز کی کے انسان کے رائن سہن کی ہے جان کے مال ودولت کی ہے خیریت کس چیز کی ہے جاسل خیریت سے مراد کیا ہے پیت ہے دورین کے اعتار ہے۔

پھر دوسری حدیث میں کیا آیا؟"مَن پُرِدِ اللهُ بِه حَیرًا پَفَقِهُ فِی الدِّینِ"۔ اصل خیریت دین کی فقہ اور سمجھ میں ہے اگر آپ فقہ کو، سمجھ کو نکال دیں جیسے بعض کہتے ہیں کہ فہم سلف جہت نہیں ہے، فہم سلف کوا گر نکال دیں خیریت باقی بچتی ہے؟ پھر شکل وصورت بچے گی،ان کی جسامت بچے گی،ان کے بازووں کی طاقت بچے گی اور ان کار بہن سہن،ان کا اخلاق اور ان کی دنیاوی امور میں جو اچھائیاں ہیں وہ باقی رہیں گی۔ دین کوا گر نکال دیتے ہیں تو پھر اچھائی باقی کیار ہتی ہے؟ اور دین کی اور ان کی دنیاوی امور میں جو اچھائیاں ہیں وہ باقی رہیں گی۔ دین کوا گر نکال دیتے ہیں تو پھر اچھائی کیا تہتی ہے؟ اور دین کی اعتبار سے تو فہم سب سے پہلے ہے۔ اس سے بید لازم آتا ہے کہ جب خیریت کی بات ہوئی تو خیریت سے مرا دبنیادی طور پر فہم ہی ہے۔ اس اعتبار سے 'خیرُ النائس قَرِیْنِ" کس اعتبار سے ؟ فی الفھم کیوں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ خیریت ہواور بہترین لوگ ہوں لیکن فہم ان کی قابل اعتبار نہ ہو تو پھر یہ کون می خیریت ہواور کون می بہتری ہے ایسے لوگوں کی ؟

-1,

Page 91 of 164 www.AshabulHadith.com

17۔ سید ناابو موسیٰ اشعری ڈلٹنٹۂ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے مغرب کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ کے ساتھ۔ پھر ہم نے کہا ہم عشاء تک یہاں پر بیٹھے رہتے ہیں، عشاء کی نماز کاانتظار کرتے رہتے ہیں، پھر عشاء کی نماز پڑھ کر گھر جائیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر طبیقا آئے، مسجد میں تشریف لائے اور ہمیں دیکھااور فرمایا کہ ''کیا بھئی تم لوگ یہیں پر بیٹھے ہو''؟۔ہم نے عرض کی اے اللہ کے پیارے پینمبر ﷺ ! ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز بھی پڑھنا چاہتے ہیں اس لیے ہم لوگ بیٹھ گئے نماز کے انتظار میں۔ توآپ ﷺ نے فرمایا''أخسَلَمُّهُ أَوْ أَصَبْتُمْ " (تم نے اچھا کیااور ثواب کو پایا، صحیح کیا۔ اچھا کیااور درست کیا، صحیح کیا)۔ پھر آپ ﷺ نینا سرآسان کی طرف اٹھایا کرتے تھے سیدناابو موسیٰ اشعری ڈالٹھُؤفر مارہے ہیں اس روایت میں۔فَقَالَ: پھر آپ ﷺ نے فرمایا،اب بیہ حدیث ہے "الدُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ" (تارے آسان کے محافظ ہیں)" فَإِذَا ذَهَبَتْ النَّهُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ" (جب بيتارے حلي جائيں گے تو پھر جو آسان كا حكم ہے يعنی خاتمے كا، قيامت كا، وہ اس کا حکم آ جائے گا)۔ جب تک تارے ہیں تو قیامت نہیں آئے گی جب تارے ٹوٹمانٹر وع ہو جائیں گے ، بکھر نانٹر وع ہو جائیں گے ، مطلب قیامت آگئی ہے۔ جب تک تارے ہیں تو آسان بھی محفوظ ہے۔ تو تارے جو ہیں وہ آسان کے محافظ ہیں، حفاظت کرنے والے ہیں۔' وَأَمَّا الْمَدَةُ لِأَصْحَابِي''(اور میں محافظ ہوں اپنے صحابه كرام النَّانَةُ أَمُّناكُا) ليعنى جب تك مين موجود مون تب تك صحابه كرام النَّانَةُ أَمُّناكُ فكر نهين كرني حياسي - "فإذا ذَهَبْتُ أَبِّي أَصْعَابِي مَا يُوعَدُونَ " (جب مين جيلا جاؤں گاد نیاسے تو پھر میرے صحابہ کووہ پہنچیں گی جس کاان سے وعدہ کیا گیاہے)۔ یعنی تکلیفیں ہوں گی،مشکلات کاسامنا کرناپڑے گا۔'' وَأَصْعَابِي أَمَنَةٌ لِإِثْمَتَى''( اور میرے صحابہ محافظ ہیں میری امت کے )۔ سجان اللہ، میرے صحابہ محافظ ہیں میری امت کے۔ ' قافا کھب اصحابی ''(پس جب میرے صحابہ عليے جائيں گے)''أتی اُمّتی مَا پوعِدُورٌ''(میریامت کووه پنجیں گی جس کاان سے وعدہ کیاتھا)۔ یعنی فتنے بریاہو جائیں گے ہر طرف سے اور فتنے عام ہو جائیں گے اوران پر تکلیفیں بھی عام ہو جائیں گی۔ رواہ المسلم، صحیح مسلم کی روایت ہے۔امام ابن القیم توانیڈ فرماتے ہیں اس حدیث مبار کہ کے تعلق سے ،اس حدیث میں سے جو وجہہ استدلال ہے وہ بیہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے بیار سے پینمبر ﷺ نے صحابہ کرام اللہ علی کی نسبت ان کے بعد میں آنے والوں کے لیے ایسی نسبت کی جیسی آپ ﷺ کی اپنی نسبت ہے صحابہ کرام النَّائِیَّا اُنْ کے لیے۔اور جبیبا کہ تاروں کی نسبت ہے آسان کے لیے اور اس بات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے من المعلوم ہے کہ بیر تشبیہ جو ہے اسے بیہ بات مراد ہے کہ امت کی رہنمائی کا یہی راستہ ہے جو واجب ہے ان پر۔ جبیبا کہ وہ ہدایت لیتے تھے اپنے نبی ﷺ سے،ان کی ہدایت کا دوسرا راستہ پیرہے کہ صحابہ کرام اٹٹائٹیٹٹٹٹ کی پیروی کرتے رہیں جیسا کہ زمین والے آسان کے تاروں کردیچہ کراپناراہ راست اختیار کرتے ہیں اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔جبز مین پر کوئی بھٹک جاناہے تو تاروں کو ہی دیکھتاہے ناسیدھاراستہ اختیار کرنے کے لیے۔اوراس کے ساتھ ساتھ امام صاحب تھٹاللہ فرماتے ہیں کہ جب تک امت میں بیہ صحابہ رنگانی موجود ہیں تو پھر شر سے اور اسباب شر سے امت محفوظ ہے اور اگر جائز ہوتاان کے لیے ، صحابہ کرام النَّائي ﷺ کے لیے کہ وہ خطاء کرتے اپنے بعض فماویٰ میں اور بعد میں آنے والے اس خطاء کو درست کر لیتے جووہ نہ درست کر سکے، حق کونہ پاسکے تو پھر بعد میں آنے والے لوگ حق کو پا لیں گے اور پھر صحابہ کرام اللّٰ ﷺ کی س طریقے سے محافظ تھے اس امت کے اور یہ محال میں سے ہے۔ سبحان الله، جب وہ محافظ ہیں اس امت کے تو ظاہر ہے کہ خیران کے پاس ہے نا۔ تووہی صحیح فیصلہ کریں گے ،وہی صحیح فتو کا دیں گے ۔ یہ کیسی حفاظت اور خیر ہور ہی ہے دین کی اوراس امت کی کہ وہاس حق کو پانہ سکے ، بعد میں لوگ آئے اور انہوں نے حق کو پالیا۔ اور اس سے بیر ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک صحابہ کرام اللَّا ﷺ کا بڑابلند مقام ہے۔ جیسے تارے آسان کی زینت ہیں، آپ ﷺ یوری امت کی زینت ہیں، صحابہ کرام إلله ﷺ کی بھی زینت ہیں اور صحابہ کرام الله ﷺ کے بعد پوری امت کی زینت ہیں۔ اور زینت صرف نام کی زینت نہیں ہوتی۔اب آسان کے تارے نام کی زینت ہیں، کیاان سے رہنمائی نہیں حاصل کی جاتی ؟آپﷺ صرف کیا نعوذ باللہ نام کے نبی ہیں کیا ان سے رہنمائی نہیں حاصل کی جاتی؟ تو پھر جب ایک ہی سیاق میں سب کو ، ایک ہی طرف ، ایک ہی طرح آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ تارے محافظ ہیں ، آپﷺ محافظ ہیں اور صحابہ کرام النظافی بھی محافظ ہیں تواس سے بیر مراد ہے کہ حقیقتااًن کا کوئی اثر ہے امت پر۔اور کیااثر ہو سکتا ہے بغیر فہم کے ؟ دینی اثر کے علاوہ کوئی اور اثر ہو سکتاہے؟ جب دینی اثر ہے تو دین سے مراد قرآن اور صحیح حدیث ہے۔ صحیح حدیث کو سمجھنے والے صحابہ کرام الطاق انتخابات سے بہتر کوئی ہو سکتے ہیں؟ جبان سے بہتر کوئی ہو نہیں سکیاتوان کا جماع کیوں جت نہیں ہوسکیا؟

Page 92 of 164 www.AshabulHadith.com

## 12: ایسے دلائل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جت ہے (مثبت دلائل 19-18)

ہم بات کررہے تھ مثبت دلائل کے تعلق سے کیافہم السلف جمت ہے؟ جی ہاں! فہم السلف جمت ہے اوراس کے ہم مثبت دلائل بیان کررہے ہیں اس تفصیل کے ساتھ جومیں پہلے عرض کر چکا ہوں اور ہم پہنچے تھے دلیل نمبر 18 پر۔

18۔ صحیح بخاری میں ،اللہ تعالیٰ کے بیار سے پنجمبر ﷺ فرماتے ہیں 'لا تشہوا أصحابي ''(میر سے صحابہ کرام کو گالی مت دو)' فَلَوْ أَنَّ أَمَّقَ مِثْلَ أَحُو ذَهَبَا''
(اگرتم میں سے کوئی شخص احد کے پہاڑ جتناسونااللہ تعالیٰ کے راستے میں نفقہ دے دے)' مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ تَصِيفَهُ''(توصحابہ کرام اگراللہ تعالیٰ کے راستے میں وہ مشیلی یاایک ہتھیلی جو یا کوئی ایسی چیز اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقے میں دیتے ہیں تواس کے برابر صحابہ کرام رُسُن لَنُشُومُ کے علاوہ جو صدقہ دینے والے ہیں احد کے پہاڑ جتناسونا بھی اگر دے دیں تب بھی اس ایک یادو ہتھیلی کے برابر نفقے کا اجر نہیں یا سکتے )۔

"وفي لفظ" (اور دوسرے لفظ میں) "فَوَالَّذِي مَشْي بِيَدِهِ" الله تعالیٰ کے بيارے پيغيبر ﷺ نے قسم کھائی ہے اس ذات کی قسم جس کی مٹھی میں يا جس کے ہاتھ میں ميري جان ہے کہ ايباہے بيہ معاملہ ايباہے۔

اس حدیث میں کہاں دلیل ہے کہ فہم السلف جمت ہے؟امام ابن القیم عمیلیہ فرماتے ہیں،اللہ تعالیٰ کے پیار ہے پیمبر ﷺ نے جب یہ بات فرمائی توان لو گوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا جن لو گوں نے بعض صحابہ سے کوئی مخالفت کی کچھ رنج تھا اور جانتے ہیں کہ وہ کون تھے؟ سید ناخالد بن ولید رٹی تھی معروف صحابی یعنی اسلام میں داخل ہو چکے تھے صحابی بن چکے تھے لیکن جو سابقون الاولون ہیں ان میں سے کسی سے کچھ جیسے بشر ہیں خفا ہو جاتے ہیں، دوستوں میں بھی بعض او قات مسئلہ ہو جاتا ہے تواللہ تعالیٰ کے پیار سے پنجبر ﷺ کو یہ بات اچھی نہیں لگی اور یہ فرمایا جو حدیث آپ کے سامنے ہے۔

امام ابن القیم عیشی فرماتے ہیں، یہ خطاب اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ کاسید ناخالد بن ولید ڈلٹٹیڈ کے لیے تھااوران کے ساتھ وہ صحابہ بھی شامل تھے جیسے آپ نے کہا کہ سید نامعاویہ رٹٹاٹیڈڈ ور دوسرے صحابہ ٹٹکاٹیڈ مجھی جو صلح حدیبیہ یافتح مکہ کے بعد جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

اب دیکھیں شاہد کہاں پر ہے اور کس طریقے ہے دلیل کا استنباط کیافر ماتے ہیں، اگر سید ناخالد بن ولید رٹی نفیڈا وران جیسے دوسرے صحابہ رٹی نکٹی جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کیا ہے وہ ان صحابہ کے برابرا گر کوئی چیز نفقہ میں دیتے ہیں تواتنافر ق ہے احد کے پہاڑ کا اگر سونے میں دے دیں اور ایک ہتھیلی یادو ہتھیلی مد (یہ مد ہے سے اسلام قبول کیا ہے وہ ان صحابہ کے ہاں تو کس طریقے سے یہ ممکن تھا کہ اللہ تعالی نے بیان فرمادی ہے ایک یادو ہتھیلیاں جو ہیں جو یا کسی اور چیز کو نفقہ میں دے دیں اگر اتنافر ق موجود ہے اللہ تعالی کے ہاں تو کس طریقے سے یہ ممکن تھا کہ اللہ تعالی نے بیان فرمادی ہے اتنی بڑی فضیلت ہے اور جہاں پر علم کی بات ہے سمجھ کی بات ہے سمجھ کی بات ہے وہ ان کے بات سے فقہ کی بات ہے سمجھ کی بات ہے اور جہاں پر علم کی بات ہے سمجھ کی بات ہے فقہ کی بات ہے وہاں سے ان لوگوں کو محروم کر دیا ہے اور بعد میں آنے والے لوگوں نے ان سے زیادہ سمجھنا شروع کر دیا ہے۔

سجان اللہ یعنی جب فضیلت ہے صد قات و خیر ات کی تواس کا مطلب ہے کی جواس سے زیادہ بڑھ کر جس چیز کی فضیلت ہے علم کی ، ہے یا نہیں ؟ اس کا مطلب ہے کہ علم میں تووہ ہے چارے پیچے رہے اور صد قات و خیر ات میں آگے رہے۔ کیا ممکن ہے ہیے؟ تو سمجھ میں بھی وہ سب سے آگے ہیں، جب نان نفقہ میں اور صد قات و خیر ات میں ان کااجر و ثواب بعد میں آنے والے لوگوں سے ،اگرچہ وہ بھی صحابہ ہیں جو بعد میں آئے ہیں جو ان سے پہلے والے صحابہ ہیں، اگر صحابہ میں یہ فرق موجود ہے ، ہیں سارے صحابہ تو پھر جو صحابہ نہیں ہیں ان میں فرق کیوں موجود نہیں ہے؟ اور خاص طور پر سمجھنے کے تعلق سے کیوں فرق موجود نہیں ہے اور آپ ﷺ جن صحابہ کی اتنی بڑی فضیلت ہیاں فرمار ہے ہیں سمجھ کے اعتبار شہیں ہیں ،ان کی سمجھ کوئی جمت نہیں ہے۔ بعد میں آنے والے لوگ ایسے آئے ہیں جن کی سمجھ بھی جمت تھی اور ان کی سمجھ ان سے بھی اچھی تھی تو وہ پھی جمت تھی اور ان کی سمجھ کوئی جمت نہیں ہے۔ بعد میں آنے والے لوگ ایسے آئے ہیں جن کی سمجھ بھی جمت تھی اور ان کی سمجھ ان سے بھی اچھی تھی تو وہ فرماتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ "ھذا من آئین الحال" دیعنی بہت ،ئی زیادہ محال ہے۔

19۔ ابن ماجہ میں صحیح سند کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیار ہے پیغیبر ﷺ فرماتے ہیں ایک کمبی حدیث میں میں صرف شاہد بیان کر تاہوں آپﷺ فرماتے ہیں ''لَقَدُ تَوَکُشُکُمْ عَلَی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ ''(میں تنہیں سفید جیسے میدان پر چھوڑ کر جارہاہوں)''لَیْلُهَا کَتَهَارِهَا''(جس کے دن اور رات برابر ہیں)۔ جس کے رات اور دن ایک

Page 93 of 164 www.AshabulHadith.com

جیسے ہیں، برابر ہیں یعنی جیسے دن روش ہے ویسے رات بھی روش ہے۔ "لا <sub>تقریق</sub> عنها إلا هَالِكُ" ( نہیں اس سے ہٹے گا، دوری اختیار کرے گاالا یہ کہ جوہلاک ہونا چاہتا ہے)۔

امام ابن القیم عیشته فرماتے ہیں، اللہ تعالی کے پیارے پینمبر ﷺ نے صحابہ کرام النظافی آئیں گوائیں قویم اور باقرار ملت پر چھوڑااورائیں سفید چیک دار محجت پر چھوڑا جس میں کوئی چیز چھی ہوئی نہیں ہے اور کوئی شک وشبہ اور کوئی ابہام نہیں ہے جواس سے انحراف کر لیتا ہے اور دور ہو جاتا ہے اپنار استہ جدا کر لیتا ہے اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے کیوں کہ ججت اس پر قائم ہو چکی ہے اور دلیل اس تک پہنچ چکی ہے۔ سجان اللہ۔

پھر فرماتے ہیں، یہ صحابہ کرام اللہ تھا گئی خصوصیات میں سے ہے کہ انہوں نے براہ راست علم اللہ تعالیٰ کے پیار ہے پیغیبر کی سے حاصل کیا ہے۔ بعد میں آنے والے لوگ تابع ہیں صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے بعد میں ہیں وہ تابع ہیں متبوع نہیں ہیں یعنی وہ پیچے چلے والے ہیں صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس علم میں۔ قرآن وسنت کے علم میں، جو صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس بیان صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس میان کے محابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس علی ہوں کہ یہ جو فضیلت تھی کہ براہ راست علم حاصل کیا اور اس خوبصورت، چک دار، سفید میدان میں وہ رہتے جس کی گواہی آپ کی گئی نے دور فرمائی ہے کہ جس کے رات اور دن برابر ہیں، وہ خود راس میں رہتے سے توکسی اور کو جو بعد میں آنے والے ہیں جتنا بھی علم کا درجہ حاصل کرلیں وہ اس چیز سے محروم ہو چکے ہیں کہ نہیں؟ اس خوبصورت، سفید میدان سے محروم ہیں کہ نہیں؟ جب وہ اس سے محروم ہیں تو علم میں ان سے آگے بڑھ نہیں سکتے توان کی سمجھ جسے۔

پھر فرماتے ہیں کیوں کہ وہ بشر ہیں بعض چیزیں ان کو سمجھ نہیں آئی تھیں آگے فرماتے ہیں، جو چیزان کو سمجھ نہیں آئی یاکوئی مشکل پیش ہوئی یا کسی چیز میں شک و شبہ پڑگیا، اشتباہ ہو گیاتو پھرا نہوں نے آپ ﷺ سے براہ راست پو چھا کی اور صحابہ سے پو چھا لیا۔ اچھا جو بعد میں آنے والے ہیں جب ان کو کسی چیز میں کوئی شک و شبہ پڑتا ہے جو صحابہ کے ثنا گرو ہیں انہوں نے کس سے پو چھا؟ صحابہ ٹن النیم کے سے پو چھا۔ اور جو بعد میں آئے ہیں انہوں نے کس سے پو چھا؟ تا بعین سے پو چھا۔ اور جو بعد میں آئے ہیں انہوں نے کس سے پو چھا؟ تا بعین سے پو چھا۔ تو وہ فرماتے ہیں کہ اصل یہ جو سلسلہ ہے وہ کہاں سے شر وع ہوا؟ پہلے آپ ﷺ ہیں پھر صحابہ ٹن النیم کی انہوں نے کس سے پو چھا۔ تا ہوں کہ جو صحابہ گرام ٹن النیم کی انہوں نے صحابہ کرام ﷺ کی اس خوصوصت سے فائد ہا ٹھا یا ہے وہ اس خصوصیت کے محتاج ہیں۔ کس خصوصیت کے کاس خوبصورت سمجھ کے جو صحابہ کرام ٹن النیم کی سمجھ تھی اس کے محتاج ہیں سمجھا اس نے سمجھا اس نے سمجھان کے عقیدے میں ان کے اقوال میں ،ان کے افعال میں اور پورے کے پورے دین میں جس نے نہیں سمجھا اس نے سمجھا اس نے سمجھان ہیں جس نے نہیں سمجھان ہوں نے سمجھان ہیں ہوں نے سمجھان ہیں ہوں نے سمجھان ہوں نے سمجھان ہیں ہوں نے سمجھان ہیں ہوں نے سمجھان ہیں ہوں نے سمجھان ہوں نے سمبر ہوں نے سمجھان ہوں نے سمبر ہوں نے سمجھان ہوں نے سمجھان ہوں نے سمبر ہ

پھر آخر میں فرماتے ہیں کہ یہ لاز می ہے، واجب ہے کہ واپس لوٹا جائے صحابہ کرام اِلنَّائِیْنَ کے علم کی طرف، صحابہ کرام اِلنَّائِیْنَ کی سمجھ کی طرف۔اور جو بھی اختلاف ہے اسے اسی ایک ہی طریقے سے دور کیا جاسکتا ہے۔

Page 94 of 164 www.AshabulHadith.com

حدیث میں الجاریہ کی حدیث میں۔ کہاں دلیل ہے؟ جب اللہ تعالی کے پیار ہے پینجبر ﷺ نے یہ پوچھا براہ راست پوچھا اور یہی مسئلے کاحل ہے کوئی اور سوال نہیں تھا' آئئ اللہ ؟'' (اللہ تعالی کہاں ہے؟)۔ ہمارا جھاڑا کس چیز میں ہے؟ اللہ تعالی کہاں ہے؟ وہ شخص کہتا ہے کہ ہر جگہ موجود ہے میں کہتا ہوں کہ عرش پر مستوی ہے، صحیح ہے۔ سوال کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالی کے پیار ہے پینجبر ﷺ نے ' آئئ اللہ ؟''اور اس میں انہوں نے کیا جواب دیا؟''فی اللہ تعالی کے پیار ہے پینجبر ﷺ نے ' آئئ اللہ ؟''اور اس میں انہوں نے کیا جواب دیا؟''فی اللہ تعالی کے نزدیک بھی یہ جواب کھی کھڑے ہوئے تھے سید نامعاویہ بن حکم سلمی رہائے ہوئے نے اموشی اختیار کی کہ نہیں کی خاموشی اختیار کرنے کا کیا مطلب ہے؟ کہ ان کے نزدیک بھی یہ جواب صحیح ہے کہ غلط ہے؟

میں آپ ﷺ کی بات نہیں فرمارہاآپ ﷺ کا فرمان اور آپ ﷺ کی خامو شی ویسے ہی دین ہے جمت بن چکی ہے میں یہ کہدرہاہوں کہ صحابہ کرام النظائی کا کیا عقیدہ تھا؟ میں یہ کہدرہاہوں اس جزیئے میں۔ اگریہ جواب غلط ہو تا اور سید نا معاویہ بن حکم سلمی ڈاٹٹیڈ ہانے ہیں کہ کیوں بلایا گیا تھا اور معاملہ کیا تھا؟ اس نے تھیٹر مار دیا۔ پھر ندامت ہوئی پھر آپ ﷺ کا کیا تھیٹر مارا تھا ایک چھوٹی می غلطی پر کہ بھیٹریا آیا اور ایک بحری کھا گیا۔ غصے میں آیا اور اس کم سن لونڈی کو اس نے ایک تھیٹر مار دیا۔ پھر ندامت ہوئی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، پھر عرض کی کہ اے اللہ تعالی کے بیارے پیٹیبر ﷺ اجمعے علیطی ہوئی میں اسے آزاد کر داوا ہے۔ تو بھر یہ نہیں پوچھا اسے بلاؤ، جب اسے لے کر آئے تو آپ ﷺ نے اس سے یہ چھوٹا ساام تحان لیا کہ مومنہ ہے کہ نہیں کیا کہتے ہیں؟ گرمومنہ ہے تو پھر آزاد کر دوا ہے۔ تو پھر یہ نہیں پوچھا سوال کیا کہ کلمہ پڑھ کر سناؤ۔ اگر ہم ، آپ آئ کسی کو دیکھنا چا ہے ہیں مومن ہے کہ نہیں کیا کہتے ہیں؟ کلمہ پڑھ کر سناؤ۔ اب آپ ﷺ کودیکھنی کہ یہ نہیں ہونا کہ کلمہ آتا ہے کہ نہیں آتا کیوں کہ کلمہ پڑھتا ہے اور توحید نی الاساء والصفات ہے جو ایک باریک بینی ہے جس کا تعلق اللہ تعالی کی ذات سے واقف ہی نہیں ہے تو لاالہ اللہ تو اللہ کون ہے اسے پید ہی نہیں ہے تو کیا اسے والے تو کیا ہیں ہے کا کمہ پڑھا ہے؟! گویا کہ آپ ﷺ ہمیں کیا سبق وے بیں؟ کہ اللہ تعالی کی ذات سے واقف ہی نبیں ہے تو لاالہ اللہ تو اللہ کیا اللہ تو اللہ کا کہ ہو تو حید کے۔ اساء والصفات کو بھی جانالازی ہے کلے کے ساتھ یہ لوازمات میں ہے کہ کمہ تو حید کے۔

بہر حال، تو جب جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آسان میں ہے۔ "میں ہے ' کا ترجمہ درست نہیں ہے "آسان پر ہے" اور بعض جابل لوگ کہتے ہیں کہ "فی" و (میں) ہے اور غلط ترجمہ اپنی طرف سے کر لیتے ہیں۔ عربی گرامر کے اعتبار سے عربی زبان کے اصولوں کے اعتبار سے کہ حروف الجرایک دوسرے کی جگہ لے لیتے ہیں "فی ہعنی علی"۔ جیسے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتے ہیں سورۃ طہ میں فرعون نے جادو گروں کو جب سولی پر چڑھایا کیا فرمایا ﴿ وَصَلِّبَتَ کُمُهُ فِیۡ اللّٰہِ عَلٰیٰ وَصَلِّبَتُ کُمُهُ فِیۡ ہُونِ عَلٰیٰ اللّٰہِ عَالٰیٰ فرماتے ہیں سورۃ طہ میں فرعون نے جادو گروں کو جب سولی پر چڑھایا گیا یا چڑھا یا جادو گروں کے اندریادر ختوں کے اوپر ؟اوپر۔ توحرف کون سااستعال کیا گیا؟ ﴿ فِیْ ﴾ بولی ہونے النہ اسماء) جیسا کہ (علی جذوع النہ ل) مراد (علی) ہور حرف ﴿ فِیْ ﴾ ہے وہاں پر مراد (علی) ہوں کہ یہ ناممکن ہے۔ حرف ﴿ فِیْ ﴾ ہے کیوں کہ یہ ناممکن ہے۔

اچھا پہ لفظ ہوتا کیوں ہے؟ جیسا میں نے کہا کہ ہم بھی بچوں کا امتحان لیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں 2+2 کتنا ہوتا ہے؟ 4 ہوتا ہے۔ اچھا 4-8 کتنا ہوتا ہے؟ ایک ہی جواب توایک ہی ہے لیکن الٹاسیدھا کیوں کررہے ہیں ہم لوگ؟ ٹیسٹ کے لیے کہ اس کو بچھ آتا بھی ہے یا نہیں آتا ہے۔ میرے بھائی اللہ جل شانہ سجانہ و تعالیٰ جب ہماری آزمائش کرتا ہے ، ہمارا جینا ہماری آزمائش ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم بڑے موحد ہو گئے ہم بڑے عالم ہو گئے ہیں تو کتنا ہمیں آتا ہے پہتے ہے کہ نہیں؟ اب جو 'فی الشعاء 'کو (علی السہاء ) نہیں جانے تواسے آتا کیا ہے؟ کیا اس نے سمجھا ہے؟ کیا ہم ممکن ہے کہ بیہ ہو گئاوق چھوٹا سا آسان ہے جس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے عرش کے سامنے اور کرس کے سامنے اور کرس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے عرش کے سامنے اور عرش کی اور پوری گئاوق کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ۔ کہاں گئین ہمیں ہے اللہ تعالیٰ کو ۔ کہاں گئین کہ ہم جگھ کے اللہ تعالیٰ ہو ۔ کہاں گئین آسان میں ہے؟ یعنی آسان نے گھر کرر کھا ہے اللہ تعالیٰ کو ۔ کہاں گئین کہ ہم جگھ ہو جگھ ہیں اور جس کو غلط فہی ہے وہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لے۔ یہ ہٹ دھری کا مظاہرہ ہے الغرض، یہ شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ اگر ہم ہے کہیں کہ صحابہ کرام اور ٹین کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ اگر ہم ہے کہیں کہ صحابہ کرام اور ٹین کہتا ہی کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ اگر ہم ہے کہیں کہ صحابہ کرام اور ٹین کہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ اب یہ کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ اب یہ کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ اب یہ کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ اب یہ کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عرش کی مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ حدیث نے مسئلہ تو صل کرے گا؟ دور میں کہتے ہیں کہتے کو سر کی کو کی کو میں کو میں کو کی کی کی کو کی کو کر

Page 95 of 164 www.AshabulHadith.com

کو حدیث سے مارتے ہیں اور آیت کو آیت سے مارتے ہیں، نعوذ باللہ لیکن جب سلف کا اجماع ہو چکاہے، صحابہ کرام الله تخالی بھی ہیں، تابعین بھی ہیں، تبع تابعین بھی ہیں، بہترین تین زمانے کے لوگ اور ان کے متبعین آج کے زمانے سے لے کرتا قیامت بیہ اجماع باقی رہے گاان شاء اللہ کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی بے کہا یلیق بجلاله سبحانه وتعالی۔

سلف میں سے کسی ایک کا قول لے کر آئیں میں ایک کی بات کروں گادوسرے کی بات نہیں کروں گا کس نے کہاہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے ؟۔ بار بار کیوں یہ بات آتی ہے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے ؟۔وحدت الوجود کار دبار بار کیوں آتا ہے ؟

امام ابو صنیفہ میں بیان کرچکا تھاامام عبداللہ بن مبارک،امام ابن خذیمہ،امام شافعی،امام مالک اور دیگر علاء و محدثین وَہُالشّا وجہ کیا ہے؟ان میں سے ایک مرتبہ بھی ثابت نہیں ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے۔وجہ کیا ہے وہ جانتے نہیں سے کیا یاوہ چھپاتے سے ؟ یاجائل سے یاچھپاتے سے۔اور دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر گتاخی ہے ان کے حق میں۔ تو آج اکثر لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے یہ کیا ہے؟ یہ جہالت کی انتہا ہے۔جب مرکب کی انتہا ہے۔جب علم کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور تصوف کاراستہ اختیار کر لیا گیا ہے، بغیر علم کے دین کو اپنانے کی کوشش کی۔ تو کیادین آپ کے ہاتھ میں ہے بغیر علم کے جب دین کی بنیاد ہی ﴿ اللّٰہِ اللّٰہِ

جباس کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر آپ کے ہاتھ میں آتا کیاہے؟

Page 96 of 164 www.AshabulHadith.com

## 13: ایسے دلائل جو ثابت کرتے ہیں کہ فہم سلف جت ہے (مثبت دلائل 26-20)

اب ہم آغاز کرتے ہیں دلیل نمبر ہیں۔

اس کی شکل وصورت کیسی ہے؟ جبشی غلام کی حیثیت حبشی غلام ہے (شکل وصورت و یکھیں ذرا)۔ "گائی زائسۂ زبیبۃ" (اس کا سرایباہے جیسا کہ (کشمش و یکھی ہے؟) سو کھاانگور)۔ اگراس کی شکل وصورت اتن بُری ہے یعنیاس کا جو سرہے وہ ایباہے جیسا کہ "زبیبۃ" ۔ "وَعَلَیٰکُمْ بِمُسُنِیْنَ مِنْ بَعْدِی " (اور میری سنت کو لازم پکڑو) "وسئة الْخُلْفَاءِ الرُّواشِدِینَ الْمَهْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِی " (اور خلفائے راشدین، محد بین کی سنت کو بھی لازم پکڑو میرے بعد) "تعشکُوا بِہا" (عَکَیْکُمْ کے لفظ بیس حکم ہے اور "تعشکُوا بِہا" پھر لازم پکڑو)۔ مزید تیسری تاکید "وَعَضُوا عَلَیْهَا بِالدُّواجِدِ" (اور اس کو مضبوطی سے اپنو دونوں "واجِدِ" لیعنی نو کیلے دانتوں سے پکڑے رکھولیتی جھوٹے نہ بیاے) "وائیکُمْ وَمُحْدَمَّاتِ الْاُمُورِ" (میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں نئی چیزوں سے) "وَلِیُّ کُلُ مُحْدَمَّة بِدْعَةٌ ' (بِ شِک ہر نئی چیز ہوعت ہے) "وَکُلُّ بِدْعَةِ ضَائِدَ الْاَمُورِ" (میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں نئی چیزوں سے) "وَلُنْ کُلُ مُحْدَمَة بِدْعَةٌ " (بِ شِک ہر نئی چیز ہوعت ہے) "وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَائِمَا اور ہر بدعت گراہی ہے)۔ اسے تر نہ کی ایسے۔

امام ابن القیم عین شده فرماتے ہیں اس حدیث کے تعلق سے کہ اللہ تعالی کے پیار سے پنیمبر ﷺ نے ملایا ہے اپنی سنت کواور اپنے صحابہ کرام الله تعالی کے پیار سے پنیمبر ﷺ نے ملایا ہے اپنی سنت کواور اس کی اتباع کا ایسا حکم دیا ہے جیسا کہ اپنے خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع کا ایسا حکم دیا ہے جیسا کہ اپنے سنت کی اتباع کا حکم دیا ہے جیسا کہ اپنے سنت کی اتباع کا حکم دیا ہے۔'' وہالغ فی الأمر بہا''اور بہت ہی زیادہ اس کا حکم دیا یہاں تک کہ انہیں یہ حکم دیا کہ دانتوں سے خاص طور پر نو کیلے دانتوں سے اسے مضبوطی سے پکڑویعنی خلفائے راشدین کی سنت کو۔

امام صاحب عنین نیست فرماتے ہیں،اس کے اندر رہے بات بھی شامل ہے کہ جو فتوے انہوں نے دیے ہیں ان کے جو فتاو کا ہیں وہ بھی شامل ہیں اور جو بھی سنتیں امت کے لیے انہوں نے قائم کی ہیں وہ بھی شامل ہیں اگرچہ آپ ہے ان میں سے کوئی چیز ثابت نہ ہو۔اگر آپ ہے سے کوئی چیز ثابت نہ ہوں تا تم کی بین وہ بھی شامل ہیں اگرچہ آپ ہے ان میں سے کوئی چیز ثابت نہ ہوں اگر آپ ہے سات نہیں ہوتی بلکہ آپ ہے کہ سنت ہوتی۔ تو دونوں سنتوں کو الگ الگ کر کے بیان کر کے ایک ساتھ پھر ملانے کا مقصد ہے ہے امام ابن القیم مختلف فرماتے ہیں کہ آپ ہے کی سنت الگ ہے، صحابہ کرام ہے تھی تھی سنت الگ ہے اور جیسا آپ ہے نے نہیں کہ است کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی تھی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی تھی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی کی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی کی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی کی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی کی سنت کا حکم و یا ہے ویسانی صحابہ کرام ہے تھی ہیں کہ چاروں کا ہون است کا حکم و یا ہے ویسانی سے مراد ہے بیان فرمایا ہے اس سے مراد ہے بیان فرمایا ہے تھی بیاں بیان کر نا کیے مسام ہے کہ سارے خلفائے راشدین کی سنت اس سے مراد ہے۔امام ابن القیم سنت کا مطلب ہے کہ سارے خلفائے راشدین کی سنت اس سے مراد ہے۔امام ابن القیم سنت کا مطلب ہے کہ سارے خلفائے راشدین کی سنت اس سے مراد ہے۔امام ابن القیم سنت کی جو باتیں ہیں آپ کے دیکھتے ہیں میں دوبارہ سے بیان کر تاہوں۔

Page 97 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

3۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی سنت کااور صحابہ کرام النظافی اللہ کی خلفائے راشدین کی سنت کا مقابلہ کس چیز سے کیاہے ان کی ضد میں ؟ بدعات کا کیاہے اور بدعات سے آگاہ کیاہے تواس سے بیر ثابت ہوا کہ جو صحابہ کرام النظافی آئی گئی کی سنت کے مخالف ہو گاوہ بدعت ہو گی۔جو خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق ہو گاوہ بدعت منہیں ہوگی جھی۔ نہیں ہوگی کبھی۔

4۔اس اختلاف کیوں کہ ایک روایت میں "مُن یَعِش مِنْکُمْ فَسَیری الحقِلاقا کَقِیرا" لفظ آیا ہے کہ تم میں سے جوزندہ رہے گابہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ توکیا حل ہے اس کا؟ پھر آپ ﷺ نے فرما با(میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا)۔

تواختلاف سے باہر لکانے کے لیے اور بدعت سے بچنے کے لیے جوراستہ آپ علیہ نے بیان فرمایا ہے وہ کیا ہے؟

میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت ہے۔ جیسا کہ فرقۃ الناجیہ کے تعلق سے جس روایت میں آیا ہے اس میں بھی یہی ثبوت ماتا ہے کیوں کہ جو فرقۃ الناجیہ ہے وہ تاقیامت رہے گااور نئے نئے مسائل در پیش ہوتے رہیں گے تو آپ ﷺ کی سنت کے انڈر ہی صحابہ کرام ﷺ فی سنت ہے خاص طور پر صحابہ کرام ﷺ فی سنت کی طرف ہوتی ہے اور جب اختلاف ہوتا ہے تو پھر واپسی آپ ﷺ کی سنت کی طرف ہوتی ہے اور جب اختلاف ہوتا ہے تو پھر واپسی آپ ﷺ کی سنت کی طرف ہوتی ہے اور خافائے راشدین کی سنت کی طرف ہوتی ہے۔ خلفائے راشدین کی سنت کی طرف ہوتی ہے۔

5۔ بڑی بیاری بات فرماتے ہیں،اللہ تعالی کے پیارے پیغیبر ﷺ نے اختلاف کثیر میں جواختلاف کثیر ہوگااس میں نہ تواپنی سنت کو شامل کیااور نہ ہی صحابہ کرام وہ است کو شامل کیا ہے۔ خلفائے راشدین کی سنت اور اپنی سنت کو اس اختلاف کثیر سے باہر رکھاہے کیوں کہ ضد ہیں دونوں نا۔ یا تواختلاف کثیر ہے یا تو پھر سنت ہے آپ ﷺ کی اور خلفائے راشدین کی ۔ توجب ان کاذکر کیا تواس میں،اختلاف کثیر میں اس سنت کاذکر نہیں کیا۔ اس سے کیاوہ ثابت کر ناچاہتے ہیں ؟ فرماتے ہیں،اس سے یہ دلیل لی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی سنت سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کیوں؟ فرماتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرُانَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَلُوا فِيْهِ اخْتِلَا فَأ كَثِيرًا ﴾ (النساء/ 82)

(کیایہ قرآن مجید کاتد بر نہیں کرتے اگریہ قرآن مجید اللہ تعالی کے سواکسی اور کی طرف سے ہو تاللہ تعالی کا کلام نہ ہو تاتو پھراس میں بہت ہی اختلاف ان کو نظر آتا بہت ہی اختلاف پایاجاتا )

توجب اختلاف کثیر کی بات آتی ہے تواس میں ممکن نہیں ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی چیز ہواور جب آپ ﷺ نے اپنی سنت کو جوڑا ہے خلفائے راشدین کی سنت کے ساتھ اور اختلاف کثیر میں شامل نہیں کیا توامام صاحب عِیشائیہ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا کہ آپ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور دین ہے اسی طریقے سے اجماع خاص طور پر ، خلفائے راشدین کی سنت جو ہے وہ بھی اس میں شامل ہے۔

Page 98 of 164 www.AshabulHadith.com

امام صاحب نے مطلقاً بات کی ہے، میں اجماع کی بات کر رہاہوں کہ خاص طور پر اجماع ہے امام صاحب بھالتہ ویسے تو مطلق بات کر رہے ہیں ان کے نزدیک بعض صحابہ کے بعد بھی ججت ہے لیکن ہم یہ کہہ رہے ہیں، ہمارے علماءاور ہم لوگ میہ کہتے ہیں کہ اجماع ججت ہے اور جہاں پر اختلاف ہو تاہے تواس کی تفصیل میں پہلے بیان کر چکاہوں۔

پھرایک بات جو سوچنے کی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ کی سنت کوامت میں کس نے سب سے زیادہ سمجھاہے؟

کس نے سب سے زیادہ توقیر کی ہے ،احترام کیاہے؟ کس نے سب سے زیادہ عمل کیاہے؟

جس نے سب سے زیادہ عمل کیاہے وہ سنت کے قریب ہوں گے ،اس کی مخالفت کریں گے یاد ور رہیں گے کیا کریں گے ؟

مجھے بتائے قریب یاد ور موافقت یامخالفت؟

کیایہ ممکن ہے کہ جنہوں نے اس سنت کواپنی زندگی میں پایا، یہ شرف ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، سبحان اللہ۔ بعد میں آنے والے محروم ہیں اوران کواللہ تعالیٰ نے بہ شرف بخشاہے۔

براہ راست آپ ﷺ کے ساتھ سے علم حاصل کیا ہے اور آپ ﷺ کی سیرت کا حصہ ہیں، قرآن مجید کی بعض آیات کا حصہ ہیں،ان کاذکر ہے قرآن مجید میں۔ سید نازید ڈلٹٹنڈ کا نام ہے سور ۃ الاحزاب میں یعنی آپ اہمیت دیکھیں صحابہ کرام ﴿ اللّٰہُ ﷺ کی اور خاص طور سے خلفائے راشدین کی جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد خاص طور پر بیر بنایا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیسے ممکن ہے؟

دوسرے صحابہ بھی ہیں لیکن سے جو خلفائے راشدین ہیں، مھدیین ہیں جن کی گواہی آپ ﷺ نے خود دی ہے اور ان کی سنت کو اپن سنت سے جوڑا ہے تو کیاان کے فنہم کی کوئی حیثیت نہیں ہے، کوئی قدر وقیمت نہیں ہے؟

اچھاہم بات کررہے ہیں خلفائے راشدین کی جو دوسرے صحابہ ہیں دوسری روایت آگے آئے گی ان شاءاللہ تہتّر فرقوں والی حدیث اس میں صحابہ کاذکر ہے جس سے بیٹابت ہوتا ہے کہ صرف خلفائے راشدین ہی نہیں بلکہ سارے کے سارے صحابہ اس میں شامل ہیں۔اور کیسے ممکن ہے، آخر میں اس پوائنٹ کے تعلق سے، یہ توضیح فہم سے قاصر رہے اور بعد میں آنے والے صحیح فہم تک پہنچے۔

عجب بات سیہ ہے کہ جنہوں نے ان بعد میں آنے والے لو گوں کو سنت تک پہنچایا، آپ ﷺ کی سنت تک پہنچایا ہے ، جو ذریعہ تھے وہ قاصر رہے اور جوان کے مختاج تھے وہ ان سے آگے بڑھے۔ عجب بات ہے کہ نہیں ؟

سجان الله

21\_ولیل نمبراکیس،سید ناعبدالله بن مسعود والنینهٔ بیان فرماتے ہیں کہ الله تعالیٰ کے بیارے پیغبر ﷺ فرماتے ہیں:

پیروی کر ناجانتے ہیں۔

Page 99 of 164 www.AshabulHadith.com

جوسب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے ہوتے ہیں نا۔ یہ توان لو گوں کاذکر ہے جواندیاء عَلِیلاً کے دوست تھے، حواری تھے، صحابی تھے۔ جو بعد میں آئیں گے ان کا کیا حال ہے؟ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور جو کرتے ہیں اس کاان کو حکم نہیں دیا جاتا۔ غرض کہ مخالفت ہی مخالفت ہے شریعت کی۔

ایعنی ان سے غلطیاں زیادہ ہوں گی تقویٰ کم ہوگا، علم کم ہوگااور آخرتک آپ جتنے بھی یہ اوصاف بیان کر ناچاہیں بیان کر دیں۔ توان کے خلاف جہاد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کو براجاننا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ کہ ہاتھ اٹھاؤاوران کو مارتے رہو۔ نہیں،اس کا مطلب ہر گزیہ نہیں ہے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ ان کو برا جاننا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ کہ ہاتھ سے روکے، نہیں روک سکتا تواپنی زبان سے روکے نہیں روک سکتا تواسے اپنے دل سے روکے)'وڈلِگ گئے الابھان'' (اور بیدا یمان کا کمزور ترین درجہ ہے)۔

یہ حدیث اور وہ حدیث اس کے آخری الفاظ ایک جیسے ہیں کہ نہیں؟ ایک جیسے ہیں۔ ہاتھ سے وہ روکتا ہے جو ہاتھ سے روک سکتا ہے یعنی حکمر ان ، ولی امر اور اس کا جو نہ تے ہیں ، نہ وہ ہیں ، تیسر سے پھر عوام ہی باقی رہتے کا جو ماتحت عملہ ہے ، ہاتھ سے وہ روکتے ہیں ۔ زبان سے روکتے ہیں علاءاور دل سے روکتے ہیں عوام ۔ جو نہ یہ ہیں ، نہ وہ ہیں ، تیسر سے پھر عوام ہی باقی رہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہر گزیہ نہیں ہے ، جبیبا کہ بعض لوگوں نے یہ شمجھا ہے کہ جب کوئی منکر دیکھتے ہیں تواپنے ہاتھوں سے اسے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سینماہالوں میں آگ لگادیتے ہیں۔

بھئی کیوں آگ لگائی ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ سے برائی کوروکو تو ہم نے روک دیا ہے۔ یہ کس نے کہا ہے کہ آپ کو حکم ہے، یہ اس کو حکم ہے جو ذمہ دار ہے، وہ نہیں ہے، وہ نہیں ہے، وہ نہیں اس کو منع کر تاتو وہ گناہ گار ہے۔ عوام الناس میں سے کوئی گناہ گار نہیں ہے ہاں آپ تب گناہ گار ہیں جب آپ جائیں گے اوراس غلطی کار تکاب کریں گے اگر آپ غالم ہیں، آپ کے پاس کچھ دلائل یا تا کار تکاب کریں گا اگر آپ عالم ہیں، آپ کے پاس کچھ دلائل یا تا خوام الناس علی جس سے پاس کوئی علم ہے تو آپ لوگوں کو آگاہ کریں، حرام اور حلال کی بات کریں اور سمجھائیں تو زبان سے جہاد کریں، زبان سے منع کریں۔اورا گر آپ عوام الناس میں سے نہیں ہیں علماء میں سے نہیں ہیں اور من باب اولی اگر آپ علماء میں سے نہیں ہیں اور حکمر انوں میں سے نہیں ہیں ور صرف عوام الناس میں سے نہیں ہیں علماء میں اسے نہیں اور آپ یہ غلطی نہ کریں۔

الغرض، اس حدیث میں سے جود کیل ہے یاوجہ الدلالة ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام النظام النظام کے ساتھ کے سیار میں سے سب سے بہترین ہیں۔ ہر نبی کے اپنے صحابہ ہیں۔ جیسے آپ کے سیار ہیں، خاتم النہ بین ہیں توآپ کے سیار کے اپنے صحابہ ہیں۔ جیسے آپ کے سیار سیار کیوں کہ آپ کے سیار سب سے بہترین ہیں توآپ کے سیار میں منام النہ بین ہیں توآپ کے صحابہ بھی دو سرے انبیاء کرام میں کے صحابہ کے صحابہ کے مقابلے میں سب سے ایجھے ہیں۔ جب سب سے ایجھے ہیں توسنت کی پیروی اور سنت پر عمل کرناسب سے آگے ہیں تو بغیر سمجھ کے دین پر عمل کریں گے جب سمجھ کے اور فہم کے ساتھ دین پر عمل کریں گے جب سمجھ کے اور فہم کے ساتھ دین پر عمل کریں گے تھے نہیں ہے ؟اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان میں غلطی کا امکان زیادہ ہے توان کا قول کیسے جمت ہو سکتا ہے ؟ بجب بات ہے نا۔

معیار یہ ہے کہ یہ فہم الصحابہ جو ہیں وہی معیار ہے جو متقی ہیں، پر ہیز گار ہیں، ابرار ہیں، اخیار ہیں، یہی معیار ہے اور یہی ججت ہے۔

22۔اس دلیل میں سید ناعمر بن خطاب رٹھاٹنٹۂ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے خطبہ دیا یعنی بہت لمباخطبہ تھا تواللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ بدءالخلق سے لے کر آخر تک جنت اور دوزخ تک بات کولے گئے۔

یعنی برءا کخلق، به ابتداء کیسے ہوئی مخلو قات کی اور جنت اور دوزخ کے ذکر تک پورے کا پورا دن میں به خطبہ دیا۔

"عفظ ذلك مَنْ عفِظَهُ ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ "دليعنى جنتى كوجنت تك پنجاد يااور دوزخى كود وزخ تك پنجاد يا پھر جس نے ياد كرناتھا ياد كرليااور جس نے بھلادياوہ بھول گيا۔ متفق الحديث ہے اوراس ميں صحابہ كرام الله گائين أن اس حديث كوسنا،ان ميں سے جن كواس كى سمجھ آگئى جنہوں نے ياد كرناتھا تو ياد كرليا جيسے عمر بن خطاب رخالتُنينُ نے فرما يا ہے اور سجان اللہ، جو بھول گياوہ بھول گياليكن جن كو ياد تھا نہوں نے ان مسائل كو بيان كيااور جن كو ياد نہيں تھا تو يو چھنے سے ان كو پية چل

Page 100 of 164 www.AshabulHadith.com

گیااورا گرنہیں بھی پوچھاتوعلم باقی رہاکہ نہ رہا؟جب علم باقی رہااوریہ علم بغیر فہم کے ممکن نہیں ہے تو فہم بھی باقی رہی۔جب علم بھی ہے اور فہم بھی ہے تو پھر ایسا فہم جس میں صحابہ کرام ﷺ کا جماع ہووہ ججت کیسے نہیں ہو سکتا؟

23\_معروف حدیث،الله تعالی کے پیارے پیغیر ﷺ فرماتے ہیں کہ:

( یہودیوں کے اکہتر فرقے ہے ، نصار کی کے بہتر فرقے ہے ، میری امت کے تہتر فرقے بنیں گے سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے)۔ بعض سحابہ نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پنجبر ﷺ فی اور میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پنجبر ﷺ فرماتے ہیں (جس پر میں اور میرے سحابہ ہیں)۔ اسے تر مذی نے دوایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ ۔ امام این القیم میں ہوں گے ، صرف ایک فرقہ باتی ہے گا ، جنت میں جائے گا اور میارے کے سارے جہنم میں ہوں گے ، صرف ایک فرقہ باتی ہے گا ، جنت میں جائے گا اور سارے کے سارے جہنم میں ہوں گے ، صرف ایک فرقہ باتی ہے گا گا، جنت میں جائے گا اور سارے کے سارے کے سارے جہنم میں ہوں گے ، صرف ایک فرقہ باتی ہے گا گا کہ نسبت بھی اسلام ہی سارے جہنم میں ہوں گے ، صرف ایک فرقہ باتی ہے گا اس کی نسبت بھی اسلام ہی کی طرف ہے کیوں کہ دو اس چزیر تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پنجبر ﷺ اور سحابہ کرام ﷺ ہیں۔ اور اس سے یہ دلیل کی جائی ہیں کی گئی ہے دہ اس جائے گئی ہے کہ سات پر نہیں ہیں یا سلام سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی سنت پر نہیں ہیں یا سلام سے ہمارا تعلق نہیں ہو جہنم میں کے دمانے ہیں ہو جہنم میں کہ حقور اسے جن کی سنت پر نہیں ہیں یا سلام سے ہمارا تعلق نہیں ہوں اتباع آپ ﷺ کی دمانے بیں ہو جہنم میں کے دمانے ہیں ہو جہنم میں کی دمانے ہیں ہو جہنم کی طرف اسے جائے ہیں ہو جہنم میں کی دمانے ہیں ہو جہنم کی دمانے ہیں ہو جہن کی دمانے ہیں ہو جہن کی دمانے ہیں ہوں ہیں اور بی ہے ایک داستہ نجات کا در ہدایت کا در ہداتے ہیں ہوں۔ اس کے بادے ہیں ہوں میں در سرے ہی تائم دی اور میں جہنے ہیں۔ وہ فرق ہیں متفرق ہیں اور اس وعید کے نیچ ہیں گئی کی دمانے ہیں۔

کیوں؟ کیوں کہ صحابہ کرام الٹیانی آئی کے منہج کی مخالفت ان فر قوں نے کی ہے اور هدی صحابہ سے منہ موڑا ہے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور ایک ہی وصف ہے جس کی وجہ سے وہ نجات پاسکتے تھے اور وہ ہے صحابہ کرام الٹیکٹی ٹیکٹ کے رائے کو اختیار کرنا، سبیل المؤمنین جسے کہا جاتا ہے۔

اوراس بات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے صحابہ کرام اللّٰنَّةُ ﷺ کا منہج اور جس چیز پر وہ قائم تھے اللّٰہ تعالیٰ کا کلام قر آن مجیداور آپ ﷺ کی سنت پر وہ قائم تھے انہوں نے براہ راست علم لیااللّٰہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ سے۔

جوان کو چھوڑ تاہے وہی ہلاک ہوتا ہے اور جوان کو لازم کپڑتا ہے یعنی قرآن وسنت اور فہم السلف، بیہ تین چیزیں ہیں جوان کو لازم کپڑتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے اوران کو لازم کپڑنا ممکن نہیں ہے جب تک کہ ان کی اتباع نہ کی جائے یعنی صحابہ کرام اِٹھائی گیان کے اقوال میں ،افعال میں ،احوال میں اور پورے کے پورے دین میں اور اسے کہتے ہیں منہج السلف۔

امام صاحب د ولفظوں میں کیافرمارہے ہیں؟

کہ جتنے بھی فرقے ہیں تہتّر فرقے ہیں سب کہتے ہیں قرآن اور حدیث۔

ایک فرقہ کہتا ہے قرآن اور حدیث اور فہم السلف۔ جس نے قرآن وحدیث کو فہم السلف کے مطابق سمجھااس نے نجات پائی اور جس نے قرآن وحدیث کہاتو ہے۔ ہے لیکن اپنی سمجھ کی پاکسی بھی سمجھ کی بنیاد پر سمجھا ہے گو یا کہ فہم السلف، صحابہ کرام ﷺ فٹیم کے علاوہ کوئی بھی راستہ اختیار کیا ہے تووہ گر اہ ضرور ہوا ہے۔ کیوں کہ نجات کاراستہ ہے "عَلَي مَا أَمَّا عَلَيْهِ ' قرآن اور سنت ہے "وَأَصْعَابِي '' کُنون کہ نجات کاراستہ ہے "عَلَي مَا أَمَّا عَلَيْهِ ' قرآن اور سنت ہے "وَأَصْعَابِي '' فَهُم القرآن وسنت ہے جیسے علامہ البانی عَدِّ اللہ نے فرمایا ہے۔

24\_ يهي حديث تهتّر فرقوں كى حديث ليكن دوسرالفظ ہے آپ ﷺ فرماتے ہيں حديث كے آخر ميں ''الْجَمَاعَةُ''۔

نجات كاراسته كيابي؟ الْجَمَاعَةُ-

اسے ابن ماجہ نے روایت کیاہے صیح سند کے ساتھ۔

Page 101 of 164 www.AshabulfAadith.com

علامہ ابن القیم عشیۃ فرماتے ہیں کہ بہت سارے نصوص ہیں قرآن وسنت میں جس میں جماعت کولازم پکڑنے کا حکم دیا گیاہے اور جماعت کے لازم پکڑنے کے حکم کا مطلب کیاہے؟ لینی ان کے اقوال کولازم پکڑنا، تحلیل میں، تحریم میں اور ان کو چپوڑ کر کسی اور رائے کو نہ اپنانا۔ یعنی جب آپ حلال اور حرام کی بات کرتے ہیں تو کیا بغیر فہم کہ ممکن ہے کہ آپ کسی مسئلے میں کہیں، یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے؟ ممکن نہیں ہے۔

تو فہم اس میں پھر بھی لازم آتی ہے اور بات 'الْجَمَاعَةُ' دکی ہے تو گویا کہ 'الْجَمَاعَةُ ' دیعنی اجماع مراد ہے اور جہاں اجماع صحابہ ہویا اجماع امت ہو وہ مسئلہ کیا ہوتا ہے ؟ ججت ہوتا ہے ، سجان اللہ ۔ امام شافعی عُیشائیہ بڑی بیاری بات فرماتے ہیں ، وہ جماعت کی بات فرمار ہے ہیں کہ جب ان کی جماعت متفر ق اور مختلف ممالک میں مختلف شہر وں میں تو بدنی یاجسمانی اجماع ، اجماع ممکن نہیں ہے ۔ کیوں کہ وہ الگ الگ ہیں اور بعض جگہوں پر مسلم اور کافر ایک ساتھ بھی ہوتے ہیں ، اچھے اور برے ایک ساتھ ہوتے ہیں تو اس سے یہ مراد ہر گزنہیں ہے ، اجماع سے مراد یا جماعت سے مراد ہر گزیہ نہیں ہے کہ بدنی اجماع ہویا اجتماع ہوسب کا کہ ایک ہی جگہ برسب موجود ہوں تب اس کو اجماع با جاتا ہے۔

25 صحیح بخاری میں، یعنی عجب دیکھیے اس حدیث میں سے فہم کیسے لیا گیاہے یعنی دلیل کیسے لی گئی ہے؟

خوارج کی حدیث،اللّٰہ تعالٰی کے بیارے پنجبر ﷺ فرماتے ہیں، شاہد میں دلیل کابیان کر تاہوں۔صحابہ کرام لِیْنَ ﷺ فی جماعت سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

> "تَّغْقِرُوْنَ صَلَاتِكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ" (آپلوگاپنی نماز کو حقارت کی نظرے دیکھیں گے ان کی نماز کے سامنے) "وَصِیَامُکُمْ مَعَ صِیَامِهِمْ" (اوراپنے روز لکوان کے روزول کے سامنے)۔

یہ جملہ ہے حدیث آخر تک ہے لیکن یہ جملہ میں لے لیتا ہوں صحیح بخاری کی روایت ہے۔ کہاں دلیل ہے کہ فہم السلف جمت ہے یافہم الصحابہ جمت ہے؟ کہ جب خوارج کی نماز اور روزہ اتناز بردست فقسم کا ہوگا کہ صحابہ کرام النظافی اپنی جو عبادات ہیں ان کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے کہ یہ لوگ استے زیادہ عبادات میں منہمک ہیں ، زیادہ کرنے والے ہیں اور خوارج کا منج بالکل غلط ہے ، ثابت ہوا۔ آپ کی نے خود فرمایا ہے اس حدیث کے آخر میں کہ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر الرَّمِیَّةِ سے یعنی شکار سے پار ہو جاتا ہے یا کمان سے نکل جاتا ہے۔ تواس کا مطلب ہے کہ ان کا منج تو غلط ہے۔ جب ان کا منج علط ہے تو باقی کیار ہا کسی کا منج باقی رہا؟ جو صحیح سے ، صحابہ کرام النظافی آئی کا منج صحیح ہے اور وہ قائم ہیں ان کے فہم پر تو پھر جمت کیسے نہیں ہے؟ اگر خوارج کسی ان کو اپنا لیتے ، اگر چہ وبصورتی ظاہر آگیسے ہے؟ میں نو بصورتی ظاہر آگیسے ہے؟ میں ان کو اپنا لیتے ، اگر چہ وبصورتی ظاہر آگیسے ہے کہ اندر سے کیسے ہیں ؟عباد سے کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔

دل میں فہم کیے ہے؟ نصوص کی سمجھ کیے ہے؟ پھر ظاہر آپ نے کیا کیا ہے؟

Page 102 of 164 www.AshabulHadith.com

جب ظاہر اندر کے مخالف ہو تو پھر ظاہر کا کو ئی اعتبار نہیں ہو تا۔اوراندر کااعتبار تب ہو تاہے جب فہم صحیح فہم کی بنیادیر ہو تاہے۔

اس لیے خوارج اگر صحابہ کرام اٹریٹ ٹیٹ کے راستے کواپنا لیتے تو پھرانہیں کی نماز اور انہیں کاروزہ سب سے اچھاہو تا۔ لیکن جب ان کاراستہ چھوڑ دیاہے توان کی سے

خوبصورت نمازاور بیخوبصورت روزے کوئی کام آئے؟ کوئی کام نہیں آیاواضح بات ہے۔ تو فہم صحابہ، فہم سلف جو ہے وہ حجت ہے۔

26۔اس دلیل پراکتفاکرتے ہیں کہ 26دلا کل کافی ہیں،میراخیال ہےاورا گلے در س میں ان شاءاللہ عقلی دلیل کاآغاز کریں گے۔

کی بن یعمروُ اللہ کہتے ہیں کہ ''سب سے پہلے جس نے تقدیر کاا نکار کیابھر ہ میں معبدالحبہنی تھا۔ میں اور حمید بن عبدالرحمن الحمیری دونوں حج یاعمرے کی نیت ۔

سے چلے گئے اور ہم نے یہ کہا کہ اگر ہم آپ ﷺ کے صحابہ کرام النظافی میں سے کسی سے ملاقات کر لیں اور ان سے یہ سوال کر لیں جولوگ یہ کہتے ہیں تقدیر

کے تعلق سے ''آخر حدیث تک یہ پہلی حدیث ہے صحیح مسلم کی حدیث نمبر ایک بڑاپیارا قصہ ہے اور معروف حدیث ہے۔

توسيد ناعبدالله بن عمر خلافيُّ ہے جا کر کہتے ہیں تووہ کیافر ماتے ہیں سید ناعبدالله بن عمر خلافیُّ؟

"جاؤ خبر دیناان کو که میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں" ۔ معروف حدیث ہے۔

الغرض، شاہدیہال پرہے آگے حدیث میں نہیں پہیں پر میں رکتاہوں۔

ا گر صحابہ کرام اللہ ﷺ کا فہم حجت نہ ہوتی توا تنالمباسفر کر کے جانے کی ضرورت کیا تھی قرآن اور حدیث موجود تھا کہ نہیں اور یہ کون ہیں؟

تابعین ہیں یہ دونوں تابعین ہیں قرآن بھی تھاحدیث بھی تھی۔

اور معبدالجہنی نے جو تقدیر کے انکار کافتنہ ایجاد کیاوہ رد کر سکتے تھے کہ نہیں؟قر آن اور حدیث تو موجود تھی پڑھتے بھی تھے لیکن محض قر آن اور حدیث سے وہ رد نہ کر سکے۔ ضرورت پڑگئ کس چیز کی؟صحابہ کے فہم کی ضرورت پڑگ کہ نہ پڑی؟اور بھرہ سے لے کر مدینے کاسفر کرناٹھیک ہے کہ جارہے ہیں تو جج اور عمرہ بھی کر لیس تواصل مقصد کیا تھا؟ کہ ہم اس بارے میں تو پوچھیں یہ جو تقدیر کا انکار کرنے والا ہے اور یہ ایک شخص نہیں بلکہ اس کی جماعت بنی ہوئی ہے بھر ہمیں ۔ بہلوگ کیسے ہیں کیابہ حق برہیں؟

اس سے پہ ثابت ہوتا ہے کہ تابعین بھی جانے تھے کہ فہم السلف جو ہے، صحابہ کرام انٹی شکٹی فہم جت ہے۔ جب انہوں نے فرمادیا کہ میں ان سے بری ہوں اور پھر دلیل بھی بیان کی تو پھر تسلی ہوئی کہ اب جب صحابی بھی ان سے بری ہیں تو ہم بھی ان سے بری ہیں۔ تواس سے پہ ثابت ہوا کہ فہم السلف جت ہے۔ جوا بھی آخری دلیل میں نے بیان کی ہے تو بہ کاسفر برنیدالفقیر وہ صحیح مسلم کی روایت ہے بڑا پیارا قصہ ہے وہ کہتا ہے کہ میں خوارج کی سوچ رکھتا تھا۔ یہ قدری ہے آخری دلیل میں نے بیان کی ہے تو بہ کاسفر برنیدالفقیر وہ صحیح مسلم کی روایت ہے بڑا پیارا قصہ ہے وہ کہتا ہے کہ میں خوارج کی سوچ رکھتا تھا۔ یہ قدر ی ہے تو بہ کاسفر برنی کیا اور اس خارجی کا علاج کس نے کیا اور اس خارجی کا علاج کس نے کیا اور اس خوارج کی موج کے اللہ دی تھا ہے کہ علاج کیا سید ناعبداللہ بن عمر دی تھا تھا۔ یہ تو وہ بھی اللہ تعالی نے جھے اس خوارج کی فکر سے نجات عطافر مائی ہے۔ تو وہ بھی دیک خوارج کی وجہ سے اللہ تعالی نے جھے اس خوارج کی فکر سے نجات عطافر مائی ہے۔ تو وہ بھی دیل بنتی ہو ہے کہ بیت ہوا ہے کہ وہ بھی اپنی فکر یعنی خوارج کے میں اور وہ جہنیوں کاؤ کر کر رہے ہوتے ساتھ جارہ ہے تھے تجی براور وہاں پر وہ فساد بر پاکر ناتھا کیکن سجان اللہ سید ناجا بر بن عبد اللہ دی تھی تھا تھی ہوتی ہے مدینہ میں اور وہ جہنیوں کاؤ کر کر رہے ہوتے ہیں "الجھنیون"۔

#### يعنی جہنمی کون ہیں؟

یہ وہ مومن ہیں جنہوں نے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے جہنم میں سزاکائی چراس کے بعد جنت میں داخل ہو کے انہیں الجھنیون کہتے ہیں۔ تویزید الفقیر اپنی بات کرتا ہوا وہ ہوتا تو چر جہنمی ہوئی ہوتا تو چر جہنمی ہوگیا۔ واضح دلیل ہے کہ اگر کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہوتا تو چر جہنمی جو ہے الجھنیون یہ جنت میں کیا کر رہے ہیں یہ کہاں سے آئے؟ کافر پر جنت تو حرام ہے خود خوارج کہتے ہیں۔ تودیکھیں کہ کس طریقے سے فہم السلف نے یہ نصوص قوموجود سے یہ قرآن اور حدیث تووہ بھی پڑھتا تھا کیکن جب تک یہ فہم السلف، فہم السلف، فہم الصحابی سامنے نہیں آیا اس کو بات سمجھ نہیں آئی اور اس نے توبہ بھی نہیں گیا۔ وہ کھی پڑھتا تھا کیکن جب تک یہ فہم السلف، فہم الصحابی سامنے نہیں آیا اس کو بات سمجھ نہیں آئی اور اس نے توبہ بھی نہیں گیا۔

Page 103 of 164 www.AshabulfAadith.com

## 14: فہم سلف کے اثبات کی عقلی دلاکل

جو مثبت دلائل ہیں فہم سلف کی جیت کے وہ تقریباً چھییں بیان کیے ہیں، الحمد للّٰہ قر آن مجیداور صحیحاحادیث میں سے۔

اب ہم ایک عقل دلیل بھی بیان کرتے ہیں اور عقلی دلیل بیان کرنے سے پہلے ایک شبے کا ازالہ بھی کرتا چلوں کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عقل سے تم لوگ روکتے ہیں پھر عقل کی دلیل بھی لے کرآتے ہو؟ ہم نے اس عقل سے روکا ہے جس سے قرآن اور سنت نے روکا ہے ، جس سے سلف نے روکا ہے ، وہ عقل جو اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے ، وہ عقل جو اپنی ہو اپنی ہو گئی بات اللہ تعالیٰ کوئی قدر وقیمت نہیں ہے ، اس عقل پر کوئی بات بھی نہیں کرتا ہے ۔ لیکن وہ عقل جو قرآن اور سنت کی حدود کے اندر ہے جو شریعت کے نصوص کو سمجھتی ہے تو اس عقل کی بات قرآن مجید میں بھی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے بارے میں اور اس کے بارے میں صبح احادیث میں بھی ہے اور سلف نے بھی اس کا اعتبار کیا ہے ۔ قرآن مجید میں آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کئی جگہوں پر دعوت دیتے ہیں غور و فکر کس چیز سے کیا جاتا ہے ؟ دل سے کیا جاتا ہے سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے سوچ نیر انسان مجبور ہو جاتا ہے ، مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

#### ﴿ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَنِفَ خُلِقَتُ ﴾ (الغاشيه/17) (كيابيد كيصة نهيس كه اونثوں كي طرح كيسے ان كوپيدا كيا كيا ہے؟)

تواس میں آپ غور و فکر کرتے ہیں کہ اونٹ کو کس طریقے سے پیدا کیا گیاہے؟آخر کیا خاصیت ہے اس اونٹ کے اندر؟ تو پھر آپ عقل کا استعال کرتے ہیں، سوچتے ہیں، سوچتے ہیں، سوچتے ہیں اور نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اللہ تعالی کی عظمت سامنے آتی ہے۔ اسی طریقے سے آج کل کے زمانے میں کلوننگ آپ نے سنی ہو گی۔ بعض لو گوں نے کہا بھی انسان کو پیدا کر دیا اور اس زمانے میں جو سب سے بڑی بات میہ ہے کہ دیکھیں سائنس اتنی ترقی کر پچی ہے کہ اب انسان پیدا کر رہی ہے۔ اندھے، بہرے اور گونگ لوگ ہیں ہے کہاں انسان نے انسان کو پیدا کیا ہے؟! زندہ انسان میں سے اس کے خلیے لے کر اس کو خاتون سے ملاکر آپ نے انسان کو پیدا کیا ہے؟! زندہ انسان کو پیدا کیا ہے؟! اللہ تعالی کیا فرماتے ہیں: ﴿أَفَرَأَ يُتُمُ مَا مُنْهُونَ۞ أَأَنْهُمْ تَخَلُقُونَهُ أَمْ فَحْنُ الْخَالِقُونَ۞ (الواقعه 85-58)۔

جی! بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچے پیدا کرتے ہیں ہم ہی خالق ہیں۔ بچے تو پیدااللہ تعالیٰ ہی نے کے ہیں لیکن یہ بناؤ منی جو تم خارج کرتے ہواس خلیے کو نطفے کو کس نے پیدا کیا ہے کیا تم لوگوں نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ نطفہ بنتا کس چیز سے ہے چہم جو خوراک کھاتے ہیں جو پانی پیتے ہیں اس سے ہمارے جسم کے یہ جتنے بھی لیکویڈز ہیں یہ جتنی بھی چیزیں ہیں یہ بن رہی ہیں کہ نہیں ؟ بجب بات دیکھیں آپ زبان پر جو لعاب ہے اس میں مٹھاس ہے جو ناک اور آئکھ کا پانی ہے اس میں نمک ہے ، جو کان سے نکلتا ہے وہ کڑوا ہے ، عجب سی بات ہے! سجان اللہ اور پھر نطفہ بنتا کیسے ہے یا یہ لیکویڈز بنتے کیسے ہیں ہم بناتے ہیں؟ باقی دلائل بھی موجود ہیں سارے تب بھی عقل نہیں آر ہی تواب اس عقل کا استعال کروہو سکتا ہے تمہیں سمجھ میں بات آ جائے۔

﴿ أَمْرُ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْرِ هُمُّهُ الْخُلِقُونَ﴾ (الطور/35) بير کس چیز کے تعلق سے آیت کریمہ ہے؟ ذراغور وفکر کروسوچو ذراتمہیں کس نے پیدا کیا ہے کیا تم لوگ خود دنیامیں آئے ہوخوداپنے آپ کو پیدا کیا ہے تم لوگوں نے؟ جواب کیا ہے؟ نہیں۔

تو پھر کوئی اور ہے پیدا کرنے والا۔ پھر غور وفکر کرو، وہ کون ہو سکتا ہے؟ تمہارے جیساانسان ہو سکتا ہے عیسیٰ علیہ انہا ہا؟ وہ خود محتاج سے اپنی پیدائش کے لیے تووہ تو نہیں ہو سکتے۔ پھر کون ہے؟ پتھر ہے، درند ہے، پرند ہے، اولیاء ہیں، جن ہیں، فرشتے ہیں؟ وہ خود محتاج ہیں اپنے وجود کے تو پھر کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے سواکوئی ہو نہیں سکتا جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔

الغرض، عقل کی جب ہم بات کرتے ہیں تواس کامطلب میے نہیں ہے جس سے ہم منع کررہے ہیں پھراسی کودلیل بنارہے ہیں۔ توعقلی دلیل کے تعلق سے بیہ دیکھتے ہیں کہ فہم سلف ججت کیسے ہے۔

Page 104 of 164 www.AshabulHadith.com

امام ابن القیم تین است کی است کی الوجه الثالثون أربعون (دیعنی تینتا لیسوال جواب دے رہے ہیں یا 43د کیل بیان کررہے ہیں کہ فیم السلف جست ہیں سے تجبیس کی تین سے تکالا ہے اب وہ 43 پر آگئے ہیں اور یہ عقلی دکیل بیان کررہے ہیں کہ جبیں کہ حالی جب کوئی قول کہتا ہے یا کوئی فیصلہ کرتا ہے یا فتو کی دیتا ہے تواس کے ایسے مدارک ہیں یعنی اس کاایباعلم حاصل کرنے کاذریعہ ہے جس میں وہ خاص ہے اور بعض ایسے مدارک ہیں ذریعے ہیں جس میں ہم بھی ان کے شریک ہیں جو ان کے لیے خاص ہیں۔ توان میں سے آپ سے سے براہ راست سنا خاص ہے کہ نہیں ان کے لیے کیا ہم نے براہ راست سنا ہے آپ سے جس نے آپ سے خواص سے جس نے آپ سے خواص س

ایک عجب بات ہے، چھٹی صدی میں رتن الہندی ایک شخص تھااس نے کہا کہ میں صحابہ ہوں، عجب بات دیکھیں اس کی بھی پیروی کرنے والے لوگ پیدا ہو گئے۔انہوں نے کہا کہ واقعی بیہ صحابی ہے۔اب کہاں چھ سوسال بعد یعنی پانچ سوسال بعد کوئی شخص کہتا ہے'' میں صحابی ہوں''اور لوگوں کی یعنی جہالت کی انتہاد یکھیں آپ،لوگوں نے مان لیا کہ واقعی بیہ صحابی ہے۔سجان اللہ۔

امام ابن القیم ﷺ فرماتے ہیں، جس علم میں انہوں نے انفرادیت اور خصوصیت حاصل کی ہے وہ اتنازیادہ ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیا کسی صحابی کے علم کا احاطہ کوئی کر سکتا ہے کہ اس کا علم کتنا تھا؟ تو کیا حدیث دلیل ہے یعنی میں کہہ رہا ہوں یعنی اگر کوئی راوی کا احاطہ کوئی کر سکتا ہے کہ اس کا علم کتنا تھا؟ تو کیا حدیث دلیل ہے جاس کا کیا خیال ہے ؟ لاز می نہیں ہے بارک اللہ فیک۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے ؟ کہ جو کبار الصحابہ ہیں جن کی روایت کم ہے اس کا علم بھی کم ہے اگر حدیث کی روایت معیار ہوتی تو حدیث کی کثر ت روایت معیار نہیں ہے کسی صحابی کے علم کا کہ اس کا علم کتنازیادہ ہے۔ واضح بات ہے کہ نہیں ؟ آگے مزید وضاحت آگے گی۔

امام صاحب عُنِشَدِ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام اِللَّا البوں سے سب نے ہراس چیز کی روایت نہیں کی جوانہوں نے سن ہے جو کچھ سید ناابو بکر صدیق الله عنیا سید ناعم فاروق والله عُن نے سنا یکبار الصحابہ میں سے سنا، جتنا انہوں نے سنا ہے آپ ید دیکھیں کہ انہوں نے روایت کتنا کیا ہے؟ صدیق الامۃ نے تقریباً سو احادیث کو روایت کیا ہے ہیں۔ اس ہے بڑھ کر نہیں۔ اور یہ جان لیں، امام صاحب فرماتے ہیں کہ جا بلیت اور اسلام میں آپ ﷺ کے ساتھ ہیں یعنی نبوت سے پہلے ہوت سے پہلے کون ساتھ جو جسید ناابو بکر صدیق والنَّمَوَّ والله عُن بہت سے نیادہ فرماتے ہیں کہ جا بلیت اور اسلام میں آپ ﷺ کے ساتھ ہیں ابو بکر صدیق والنَّمَوَّ والله عُن سے سے زیادہ علم والے اپنے قول میں اپنی هدی اور سیر سے میں کون ہیں کے کہو واللہ کو بیان کیا ہے کہ سب سے زیادہ علم والے نبی صدیق والنَّمَوَّ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَمَوْ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَّ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَّ ہیں گھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَّ ہوں کہا جو ہیں ہے بھر ان کے بعد سید ناابو بکر صدیق والنَموَّ ہوں کو بیان کیا ہے کہ سید ناابو بکر صدیق والنَموَّ ہوں کہا والے ہیں )۔ امام صاحب مُن الله کیا کہنا چاہے ہوں تک ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں تک کو بیان کیا تہا ہوں کہا ہوں کہ ہوں تک ہوں والیت کی کو والیت کی کو ایس ہوں کو ایس ہوں کو ان گان میں ہوں کا کہنا ہوں کہا کہنا ہوں کہ ہوں کہ اکثر صحابہ کو الله کو ایس کو ایس ہوں کو ایس ہوں کو ان گان میں سے ''دواوات کی کو والیت کی کو ہو بات بتاؤں گاان میں سے ''دواوات کی کو والیت کی کو ہو بات بتاؤں گاان میں سے ''دواوات کی کو والیت کی کو شرع نہیں کی آگھ وجو بات بتاؤں گاان میں سے ''دواوات کی المیام کو دوایت کی کو شرع نہیں کی آگھ وہو ہو بات بتاؤں گاان میں سے ''دواوات کی کو والیت کی کو ہو بات بتاؤں گاان میں سے ''دواوات کی کور وایت کور وایت کی کور وایت کور وایت کی کور وایت کور

دوسری بات کہ اکثر صحابہ فڑالڈ کو ایت کی کثرت نہیں کی آئے میں پھے وجوہات بتاؤں گاان میں سے ''الحلفاء الأربعة الراشدین المحدیین''جن کی کو اہی آپ سے عظیما نے خود دی ہے جن کی سنت کو اپنانے کا حکم بھی دیا ہے مضبوطی سے تھامنے کا''عَلَیٰکُمْ بِسُلِّتِی وَسُلَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ الْمُعْدِیِّنَ بَعْدِی عَضُّوا عَلَیْمًا بِالنَّوَاجِدِ''۔ سید حدیث گزر چکی ہے بچھلے در س میں ،اور اس کے باوجو دبھی کہ کم روایتیں سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون متھے ؟ سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون متھے ؟ سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون متھے ؟ سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون متھے ؟ سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون میں اور اس میں اور اس کے باوجو دبھی کہ کم روایتیں سیدناابو بکر صدیق رفیانٹیڈ کی ہیں۔اور سب سے زیادہ علم والے کون میں کہ اور کریں کہ اجماع اہل النہ ہے اجماع اہل بدعت نہیں ہے۔

واپس آتے ہیں امام ابن القیم عظیمتا آگے فرماتے ہیں،اوراس طریقے سے اکثر صحابہ ان کی روایت بہت کم ہے اس کی نسبت جو وہ سن چکے تھے آپ ﷺ سے اور جو کچھ دیکھے چکے تھے آپ ﷺ کو کرتے ہوئے اور اگروہ ہر اس چیز کور وایت کر دیتے جو انہوں نے سنایادیکھاتو-وہ سیدناابو ہریرہ ڈٹاٹنڈ سے کئی گنازیادہ روایات پیش

Page 105 of 164 www.AshabulHadith.com

کر سکتے تھے یار وایات کر سکتے تھے کیوں کہ سید ناابو ہریر ہ ڈٹاٹٹڈ نے صرف چار سال آپ ﷺ کے ساتھ گزارے ہیں۔ چار سالوں میں اتنی احادیث ہیں توجس نے آپ ﷺ کے ساتھ آدھی سے زیادہ زندگی گزاری ہے ان کی احادیث کتنی ہوں گی۔

ا یک شبھے کاازالہ کرتے چلتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بیہ کہتاہے ،اگر صحابی کے پاس کسی واقعے کے تعلق سے کوئی حدیث ہوتی تواسے بیان ضر ور کر تا۔امام ابن القیم عث فرماتے ہیں کوئی شخص یوں کیے گایایوں کہتا ہے اگر صحابی کے پاس کسی مسئلے کے لیے جس پروہ فتو کی دے رہاہے یاس کاجو فیصلہ کر رہاہے،اس کے پاس کوئی حدیث ہوتی تواس حدیث کو ضرور بیان کرتا۔ بات کیا ہور ہی ہے کہ فہم السلف کہ صحابی نے کوئی قول کہااور پھر حدیث نہیں بیان کی وہ ایک اپنا فہم بیان کررہا ہے، صحابی جو ہے ٹھیک ہے،اب اس تعلق سے امام ابن القیم میشائیہ بات فرمار ہے ہیں، فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پیر کہتا ہے کہ اس صحابی کے پاس جو بیہ فتویٰ دے رہاہے یعنی وہ دلیل نہیں بیان کر رہابلکہ اپنی بات کر رہاہے اگراس کے پاس کائی حدیث ہوتی، کوئی علم ہوتا نصوص کی روشنی میں اگر کوئی بات کر رہاہوتا تو پھر وہ حدیث ضر وربیان کر تا۔امام صاحب ﷺ فرماتے ہیں بیراس شخص کا قول ہے جوان لو گوں یعنی صحابہ کرام اللّٰه ﷺ کی بائیو گرافی نہیں جانتا محروم ہے ،ان کی سیرت سے محروم ہےاوران کے حالات سے محروم ہے نہیں جانتا۔ کیوں کہ صحابہ کرام الٹُنٹِیٹُٹیٹُ کثرت روایت سے ڈرتے تھےروایت کی تعظیم کرتے تھےاور بہت کم روایت بیان کرتے تھے اس ڈرسے کہ کہیں اس میں کوئی زیادتی نہ ہو جائے یا کوئی کمی نہ ہو جائے اور صرف اس چیزیر اکتفا کرتے تھے روایت کرتے وقت جوانہوں نے آپ ﷺ سے براہ راست سنی ہے اور بار بار سنی ہے اور بعض او قات بات توبیان کر دیتے ہیں لیکن تصریح نہیں کرتے بعض صحابہ کہ ہم نے آپ علی سے براہراست سناہے' سیمفٹ رشول الله صلّى الله عَلَيْهِ والله وَسَلَّم (اوراس كى مثال جو حديث علم مر فوع ميں ہے مصطلح الحديث ميں جو علم حديث كى خاص terminology کی کتابیں ہیں ان میں آپ دیکھیں بعض روایات میں محدثین کہتے ہیں''ھذا فی حکم المرفوع'' بیر وایت حکم المرفوع میں ہے اگر چیہ اس روايت ميں بين نهيں ہے كه "قال صَلَّى الله عليه وَسَلَمُ "صحابي خود خبر دے رہاموتا ہے تو يہاں پر صحابي نے بين نهيں کہا كه "قال صَلَّى الله عَليه وَسَلَمُ " تو محدثين نے یہ کیوں کہا کہ یہ حکم المر فوع ہے یاآ ہے ﷺ ہی کافرمان ہے خاص طور پر جوامور مغیبات ہیں جن مسائل کا تعلق ہے،مغیبات سے۔صحابی کو کہاں سے پتہ چلا ہے بھی ؟ یا تووہ جھوٹا ہے ، اپنی طرف سے بات کررہا ہے ، اگروہ ثقہ ہے تواس کامطلب ہے کہ اس نے آپ ﷺ سے براہ راست ہی سنا ہے لیکن اس نے یہ نہیں کہاہے کہ میں نے آپ ﷺ سے سناہے بلکہ اپنے طرف سے بات کرلی ہے۔ تووہ قابل قبول ہے کہ نہیں؟ محدثین نے یہ نہیں کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے یااس پر کوئی وجی نازل ہوتی ہے۔ محدثین نے میہ کہا کہ ''ھذا فی حکم المرفوع'' بیروایت حکم المرفوع میں ہے۔ بیروضاحت میں کررہاہوں ابن القیم میٹاللہ نے نہیں کی۔ میں سمجھانے کے لیےایک بات کررہاہوں اس میں چھر یہ بات بھی سن لیس کہ خلفائے راشدین نے کیوں بہت کم روایتیں روایت کی ہیں؟ چند وجوہات ہیں: 1۔ کہ وہ مشغول تھے خلافت کے کاموں میں۔

2۔ درس وتدریس کے لیے فارغ نہیں تھے۔ طالب علم کے لیے آپ کے پاس فرصت ہونی چاہیے وقت ہوناچاہیے آپ درس دیتے ہیں پھر حاصل بھی کرتے ہیں ان کے پاس ایساوقت نہیں تھا۔

3۔ قرآن مجید کی حفاظت کے لیے تاکہ کثرت حدیث قرآن مجید میں شامل نہ ہو جائے جیساکہ آپﷺ نے شروع میں منع بھی کیا تھا۔

4۔ اور چوتھی بات جوخود امام ابن القیم عَشَلَتْ نے بھی کی ہے یہاں پر کہ ان کویہ ڈر تھا کہ کوئی زیادہ یا کی نہ ہو جائے آپ ﷺ کے فرمان پر کیوں کہ آپ ﷺ نے مرک طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جومیں نے نہیں کی تواپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے ''مَنْ قَالَ عَلَيْ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ اللَّادِ'' أو کہا قال صلی الله علیه والله وسلم۔

سوال: کیاوہ کثرت روایت کو بھی روکتے تھے؟

جواب: جی ہاں، کثرت روایت خود نہیں کرتے تھے اور دوسرے سے تحقیق کرتے تھے پہلے کہ کون گواہی دیتا ہے کہ حدیث اس نے آپ ﷺ سے سی ہے؟ تو اس لیے نہیں کہ وہ حدیث کار دکرتے تھے بلکہ اس لیے کہ لو گوں کو یہ انفار میشن دیں میہ پنتہ چلے کہ ہمیں احتیاط سے کام لینا ہے اور اس زمانے میں جو منافقین تھے فتنے کا زمانہ تھا تاکہ وہ بھی اس میدان میں نہ گھسیں جو منافق ہیں یاجو کم علم ہیں جو اعرابی ہیں جو بدوہیں جن کو کچھ پیتے ہی نہیں ہے، کو کی سلیقہ نہیں ہے اپنی

Page 106 of 164 www.AshabulHadith.com

باتیں کہیں، وہ بھی کہیں کہ ہم نے آپ ﷺ سے ساہے تواس کی روک تھام کے لیے، دین کی حفاظت کے لیے یہ ہونا تھا، سجان اللہ اور یہ ہواہے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعض احادیث جو تھیں خلفائے کُر اَللہ اِین کُر اَللہ اِین کُر کُر اَللہ اِین کُر اللہ اِین کُر اللہ اور اور اللہ این کُر اللہ اور اللہ این کُر اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

دین محفوظ ہو چکا ہے اور دین کامل ہے دین کی بھیل آج کے زمانے میں نہیں، کل کے زمانے میں نہیں، پچھلی صدی اس سے پچھلی میں نہیں کب ہوئی؟ آپ ﷺ کی زندگی میں ہوئی ﴿اَلْمَیْوُ مَدَ اَکْمَلُتُ لَکُمْدُ دِیْنَکُمْهُ﴾ صرف قرآن نہیں پورادین کامل کر دیا﴿ وَاَتْمَمْنُتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَیْتِیْ ﴾ اور نعمت بھی تمام کر دی﴿
وَرَضِیْتُ لَکُمُدُ الْإِسْلَا مَدِ دِیْنَا ﴾ اور دین اسلام پر بھی راضی ہوگیا تمہارے لیے۔

تو یہ ہر گز کوئی نہ سمجھے ، جیبا بعض لوگ کہتے ہیں بعض یعنی جو صرف کتابیں پڑھ کر بعض انٹر نیٹ سے کوئی انفار میشن لے لیتے ہیں جو مسقفین ہیں جو چند انفار میشن لے کراپنے آپ کوطالب علم یاعلاء سمجھتے ہیں اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں خاص طور پر وہ پڑھا لکھا طبقہ جو ما ثناء اللہ بڑی ڈ گریز حاصل کر چکے ہیں ان کے سب نہیں ،ان کی اکثریت کی بات میں کر رہا ہوں یا ان میں سے بعض سمجھ لیس آپ جو میر سے سامنے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں جھٹی اگر آپ احادیث کی بات کر رہا ہوں یا ان میں سے بعض سمجھ لیس آپ جو میر سے سامنے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں جھٹی اگر آپ احادیث کی بات کرتے ہیں سید نا ابو بکر صدیق والتی ہو کہتے ہیں اور چو میر اور یہ منکرین حدیث کا ایک اور یعنی چور در وازہ ہے وہ یہاں سے اٹیک کرتے ہیں) بھٹی آپ احادیث کی بات کرتے ہیں اور جو علم چھپاتا ہے اس کو جہنم کتی روایات کیں احادیث کی ؟ سوسے زیادہ نہیں ہیں۔ کیوں کیا ان کو پیتہ نہیں تھا کہ احادیث کیا ہے؟ یا تو مانو وہ علم چھپاکر گئے ہیں اور جو علم چھپاتا ہے اس کو جہنم کی آگ کی لگام بھی لگائی جائے گی یا پھر مانو کہ احادیث کا مجموعہ مکمل نہیں ہے اور اگر حدیث پر آپ بھر وسہ رکھتے ہیں تو دین ناقص ضرور ہی بنتا ہے تو اس بات سے بیٹابت ہوا کہ دین ناقص ہے تو دونوں میں سے ایک تم چن لو۔

د و نوں غلط ہیں یہ تمہاری جہالت اور کم علمی کے اور کم عقلی کے دلا کل ہیں یہ کس نے کہا کہ دین ناقص ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے ﴿ اَلْیَوْ مَرَ اَ کُمَلُتُ لَکُمْ ﴿ یَنَکُمْ ﴾ بات ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے قرآن مجید میں ﴿ اِنَّا اَخْنُ نَوَّ لُنَا اللَّٰ کُرَ وَ اِنَّا لَکُ وَ اِنَّا اَللَّٰ کُرَ وَ اِنَّا لَکُ وَ اَنْ کُر مُنا اللہ تعالیٰ نے آسان کے فیظون ﴿ اِنَّا اَنْ اِللہ تعالیٰ نے آسان سے فرشتے نازل نہیں کرے گاکہ انہوں نے دین کی حفاظت کرنی ہے اللہ تعالیٰ اس امت میں سے لوگوں کو توفیق دے گاور اس توفیق کی بنیاد پر محد ثین نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اس علم کے لیے ، علم الحدیث کے لیے ۔ ورنہ مجھے بتائے کہ اس دنیا میں وہ کون سی قوم ہے ایک مجھے مثال دیں دوسری نہیں پوچھوں گا میں ، جوابے زمانے کے لوگوں کے تعلق سے اتنی باریک بنی بھی جانتی ہے کہ اس کی کتنی ہو یاں تھیں ؟ کتنے نیچ تھے ؟ کون استاد تھا؟ کون شاگر دھا کہاں جاتا تھا کہاں آتا تھا کون دوست سے کوئی جانتا ہے ہے۔ اس علم کے لیے تواللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ہو سکتا ہے ہے! سے ان اللہ ۔

یہ تو جابل لوگ ہیں یہ تو وہی بات ہے جو میں کہتا ہوں buy one get one free والے بس ایک چیز مل گئ ہے دوسری وہ بس پورے علم کو ایک وقت میں حاصل کر ناچاہے ہیں۔ ایسانہیں ہوتا ہے علم کے لیے محنت کی ضرورت ہے ، جاؤ علماء کے پاس۔ کیوں نہیں جاتے ہو علماء کے پاس۔ یہ لوگ متکرین حدیث کیوں نہیں جاتے وجہ کیا ہے ؟ ان کو پہتے ہے کہ وہاں منہ توڑ جواب ملتے ہیں۔ تو پھر پھنساتے کسے ہیں ؟ ان نئے نئے جوانوں کو پکڑ لیتے ہیں جو مدیث کیوں نہیں جاتے وجہ کیا لیجز کے اسٹوڈنٹ ہیں انہیں پکڑ لیتے ہیں اور ان کا برین واش کر دیتے ہیں اور وہ لوگ بے چارے کہتے ہیں کہ "یار یہ لوگ اچھے ہیں"۔

اور وقت نہیں ہے ورنہ کئی ایس مثالیں سامنے گزری ہیں واللہ! عقل حیران ہو جاتی ہے ہمارے بچوں کو جوانوں کو کیسے یہ لوگ گمر اہ کررہے ہیں بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے ،بغیر کسی سلطان کے ان کے پاس کیاہے سوائے جہالت کے اور باتوں کے ہے کیاان کے پاس!

الغرض، واپس آتے ہیں یہ چندوجوہات تھیں جن کی وجہ سے اکثر صحابہ نے اکثر روایات نہیں بیان کیں جس سے یہ معلوم ہو تاہے کہ ان کے پاس علم تو تھا مسائل کالیکن روایات وہ نہیں بیان کرتے تھے۔

Page 107 of 164 www.AshabulHadith.com

5۔اورایک اور وجہ یہ بھی ہے پانچویں نمبر پر کہ جب دوسرے صحابہ روایت کر رہے تھے تو پھر وہ کیوں بار باراسے روایت کرتے۔ بعض صحابی کرتے تھے۔ ایک متن کی حدیث کئی صحابہ نے کی ہیں اور بعض اکتفا کر لیتے تھے۔سب سے پہلی حدیث پتہ ہے صحیح بخاری میں ''اِٹھا الْأَعْمَالُ بِالیّیَّاتِ'' کتنے صحابہ نے روایت کیا؟ایک صحابی نے پکی بات ہے دوسرانہیں تیسرانہیں صرف ایک صحابی نے۔کس نے کی ؟سیدناعمر بن خطاب رہائی گئے نے۔

کیا باقی جو صحابہ تھے وہ نیت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے؟ کیا خیال ہے؟اس حدیث کاعلم تھا کہ نہ تھا؟روایت ملتی ہے؟ یا تو پھریہ مانو کہ نیت کے بارے میں سے میں کچھ جانتے ہی نہیں میں صرف سید ناعمر فاروق رٹھا ٹھڈ جانتے تھے اور باقی سارے صحابہ کورے تھے نعوذ باللہ،ان کی نیتیں تھیں ہی نہیں۔وہ نیت کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں سے کہ نہیں، کچھ نہیں جانتے تھے۔ایک صحابہ نے جانا ہے۔

کیااس کا کوئی ثبوت مل سکتاہے کہ صرف ایک صحابی جانتاتھا؟ یاجانتے تو بہت تھے لیکن ایک روایت پیراکتفا کرلیا۔ ثبوت ہے کہ نہیں؟

سبحان اللّدب

ابن القيم عَيْنَ اللهِ كَي بات البھي اد هوري ہے فرماتے ہيں توجو فتوي صحابي ديتے ہيں اس كي چھ صور تيں ہيں:

1- انہوں نے آپ ﷺ سے براہ راست سنافتوی دیالیکن سے نہیں کہا'قال رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ''یاتو براہ راست آپ ﷺ سے اس مسلّط میں جو صحیح بات سے وہ آپ ﷺ سے براہ راست سنی لیکن سے نہیں فرمایا کہ'قال صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ''اپنی طرف سے بات کرلی ہے۔

2-'الناني'' ووسرى صورت كه ايسے صحابی سے سنی ہوجس نے آپ ﷺ سے سنا ہے۔

3۔ تیسری صورت، اس صحابی نے قرآن مجید کی آیت میں سے ایسی بات سمجھی ہے جو آج ہم پر مخفی ہو گئی ہے۔ وہ کیسے ؟ کیوں کہ ان کے جو مدارج تھے جو ذریعہ تھا علم کاان میں وہ مختص تھے اس زمانے میں موجود تھے۔ جب کوئی مسئلہ ہوتا آیات کا یااسباب نزول، جب قرآن مجید کی آیات نازل ہوتی تھیں تو وہ ان کا حصہ سھے وہ موجود ہوتے تھے کہ بات کیا ہور ہی ہے بلکہ یہ جانتے سے وہ موجود ہوتے تھے کہ بات کیا ہور ہی ہے بلکہ یہ جانتے تھے کہ کس وجہ سے بات ہور ہی ہے۔ تو یہ ایک شراعلم ہے کہ نہیں؟ اس ایک شراعلم کی وجہ سے زیادہ علم کی وجہ سے وہ بعض او قات ایسی باتیں کرتے ہیں جو ہم سے مخفی ہو جاتی ہیں۔ یہ مختص سے اس میں۔ سے مخفی ہو جاتی ہیں۔ یہ میں جو ان کے لیے خاص تھا مختص سے اس میں۔

امام صاحب عُیشانی فرماتے ہیں کہ تیسری صورت میہ ہے کہ بعض صحابہ قرآن مجید کی کسی آیت میں سے ایسی فہم نکال لیتے جو آج ہم پر مخفی ہو چکی ہے یعنی وہ سمجھا۔ یہ آیت میں سے ہم نہیں سمجھ سکتے جیسے کہ انہوں نے سمجھا تھااور بیان کیا تھا۔ پھر ہم کیا کرتے ؟ کہتے کہ نہیں، صحابی کا قول غلط ہے کیوں کہ ہم نے نہیں سمجھا۔ یہ کیوں نہیں کہتے کہ صحابی کا قول ٹھیک ہے کیوں کہ قرآن وسنت کے مخالف تو نہیں ہے۔ جب قرآن وسنت کے مطابق ہے تواس بات کا مطلب میہ ہے کہ انہوں جو سمجھا ہے وہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہی سمجھا ہے۔

4۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس مسئلے پر ان سب کا اتفاق یا اجماع تھالیکن وہ اجماع یعنی بات جس نے سب سے پہلے کی، سب سے پہلے جس نے فتو کا دیا ہمیں نہیں پتہ کہ وہ کون تھا، جس نے سب سے پہلے بات کی ؟ کسی مسئلے میں کسی صحابی نے ایک فتو کا دے دیا، بات کی وہ بات اتنی معروف و مشہور ہوگئ کہ سب نے خاموشی اختیار کی اور سب نے اس مسئلے کو جان لیا۔ ہمیں پتہ ہے کہ کس کا قول تھا شر وع میں ؟ مسئلہ تو مشہور و معروف ہے کہ فتو کا بیہ ہے لیکن کس کا ہے پتہ

Page 108 of 164 www.AshabulHadith.com

ہے؟ میہ پنتہ نہیں ہے، ٹھیک ہے ناتوامام صاحب تحییاتی فرماتے ہیں چو تھی صورت میہ ہے کہ وہ فتو کی جو دے دیا گیا ہے اس پران کا اتفاق ہو،اجماع ہولیکن ہماری طرف میہ بات نہیں پہنچی کہ کون تھاان میں سے میہ بات کرنے والا؟ کیوں، وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ اتنے مشہور ہو چکے ہیں کہ پیتہ ہی نہیں چلا کہ ان میں سے کہنے والا کون ہے؟

5۔ پانچویں صورت کہ اس صحابی کا کمال علم، بغت، دلارہ الالفاظ جیسا کہ وہ ان میں سے مختص تھے ہم سے اور ایسے قرائن بلند قرائن جو خطاب کے ساتھ موجود سے ، جن کو براہ راست انہوں نے سناہے یا بعض ایسے مجموع الامور جو انہوں نے آپ سے کے ساتھ زیادہ عرصہ گزار نے سے ان کو ایک معلام سے ، جن کو براہ راست مشاہدہ این آ تکھوں سے کچھ افعال کرتے ہوئے، آپ سے کی سیرت کا حصہ بنتے ہوئے، اس پر گری نظر رکھتے ہوئے اور آپ سے کے کلام اور اقوال کو سبحتے ہوئے، اس سے کیا بنتا ہے ؟ ایک مجموعہ بن جاتا ہے ان ساری چیزوں کا اس مجموعے کی بنیاد پر اور اس کے ساتھ یہ بھی امام صاحب مختلہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ "شہود تنزل الوحی" وہی کا نازل ہوناان کے زمانے میں تھا خوب جانتے تھے کہ آپ سے اوقات خامو شی اختیار کرتے تھے تو وہی نازل ہوتی تھی چر وہ جواب دیتے تھے۔ تو گویا کہ ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ وجہ کیا تھی ؟ صرف یہ نہیں کہ یہ آیت کیول نازل ہوئی ہے ؟ وہ اس کی وجہ بھی جانتے تھے۔ کون وجہ بنا تھا؟ وہ اس صحابی کو بھی جانتے تھے۔ جسے سورت الحجاد لہ کی ابتدائی آیات کہ ظہار ہوا تھا۔ کس نے ظہار کیا؟ پھر اس کی کیابات ہوئی؟ ٹھیک ہے نا تو صحابہ کرام الگانگائی میں یہ بات مشہور و معروف تھی۔ تواس سے یہ ثابت ہوا، امام صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک چریں سمجھ سے ان چروں کے ہوتے ہوئے۔

امام صاحب عیناللہ فرماتے ہیں کہ یہ پانچوں چیزیں جو گزر چکی ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا فتو کی ججت ہے جس کی اتباع واجب ہے۔امام ابن القیم عیناللہ فرماتے ہیں کہ ان پانچوں امور سے جوان کے لیے خاص تھے، جو گزر چکے ہیں ان سے بیہ ثابت ہوتا ہے کہ فہم السلف ججت ہے اور ان کی ان مسائل میں ،ایسی باتوں پر اتباع کرناواجب ہے۔

6۔ چیٹی صورت، صحابہ میں کسی نے وہ چیز سمجھی ہے نصوص میں سے ایی فہم جو آپ کے مرادنہ تھی۔ یعنی کسی صدیث میں سے ایسی چیز سمجھی ہو آپ کے مراد نہیں تھی اور اس سے خطا ہو گئی اور مراد وہی تھی جو آپ کسی مراد نہیں تھی اور اس سے خطا ہو گئی اور مراد وہی تھی جو صحیح مراد ہے۔ وہ وہ نہیں تھی جو اس صحابی نے بیان کی ہے اس صورت کی بنیاد پر اس کا قول جحت نہیں ہو گا ور بیہ قطعاً معلوم ہو چکا ہے کہ پانچ کا اختال اس ایک صورت پر غالب ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ انہوں نے غلط سمجھا ہے ، پانچ صور تیں ہیں کہ انہوں نے صحیح سمجھا ہے اور ایک کا وقوع أغلب بالظن جو ہے وہ ان پانچوں کے سامنے قطعی طور پر فرماتے ہیں کہ درست نہیں ہے اور اس پر کوئی عقل مند شک بھی نہیں کر سکتا اس لیے میں نے کہا ہے بیہ عقلی دلیل ہے یہ چھ قطعی طور پر فرماتے ہیں کہ درست نہیں ہے اور اس پر کوئی عقل مند شخص اسے deny نہیں کر سکتا اس پر شک نہیں کر سکتا اور اس پر شک نہیں کہ سامنے ایک کا اندیشہ سے "پیفیدہ ظنا غالباً" غالب قطن ہو جاتا ہے کیو نکہ پانچ میں من سے بوچیز مطلوب ہے امام صاحب شائطن ہو جاتا ہے اور تھین نہیں ہو تا ہے ایسائی ہو تا ہو اپنی کہ میں شک ہواور شریعت میں سے جوچیز مطلوب ہے امام صاحب شائلت ہیں وہ طن غالب اور اس پر وہا تا ہے جو پر کا فی ہو تی متعین ہے اور یکی چرخ کا فی ہو تی ہے۔ ۔

کیا طن غالب بھی علم ہوتاہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ طن تو طن ہی ہوتاہے گمان ہوتاہے اور گمان تو گفرہے شریعت میں گمان کرنا۔ میرے بھائی طن دوقتهم کے ہیں ﴿ إِنَّ بَعْضَ الطَّنِّ إِثْمُ ﴾ (الحجرات/12) یہ بدگمانی ہے یہ گناہ ہے۔ شریعت میں طن کا مطلب شک بھی ہے اور شک کرنا گفرہے شریعت میں ۔ لیکن ظن کا مطلب یقین بھی ہے اور عجب بات دیکھیے کہ غلبۃ الظن کو علم بھی کہا گیاہے مزے کی بات دیکھیں آپ علم الیقین بھی کہا گیاہے! کسی کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ یہ تو دلیل ہے کہ ظن کا مطلب یقین ہے ﴿ إِنِّ ظَنَدُتُ آتِیْ مُلْقِ حِسَابِیّهُ ﴾ (الحاقہ: 20) (جھے یقین تھا کہ میر احساب ہونا ہے)۔ یہ تو یقین کی بات ہو رہی ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ظن غالب کو علم کہا گیاہے قرآن مجید میں اللہ تعالی نے خود فرمایاہے کہ طن غالب علم کے برابرہے ، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

Page 109 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿ فَإِنْ عَلِمْتُمُو هُنَّ مُؤْمِنْتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ﴾ (المتحذ/10)

(جب تمهیں بیہ معلوم ہو جائے کہ بیہ مومنہ عور تیں ہیں تو پھران کو واپس کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ)

کسی کے بارے میں جاننا کہ بیہ کتناایمان دارہے یہ یقینی ہے یا ظن غالب ہے؟ ظن غالب ہے، سبحان اللہ۔

تو ظن غالب کے بارے میں اللہ تعالی نے کیافر مایاہے؟

﴿عَلِمْتُهُوْهُنَّ مُؤْمِنْتٍ ﴾ تواس سے بیثابت ہوتاہے کہ ظن غالب بھی علم ہوتاہے۔

ا گلے درس میں فہم السلف کے بغیر قرآن مجید وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے؟ا گرفہم السلف جحت نہیں ہے آپ لو گوں کے نزدیک تو پھر آپئے دیکھتے ہیں فہم السلف کوایک طرف چھوڑ دیتے ہیں باقی کیا possibilities ہیں کون سے وہ طریقے ہیں جن سے ہم قرآن وسنت کو سمجھ سکتے ہیں اس پران شاءاللہ بات کریں گے۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَدُٰدِكَ، أَشُهَدُأَنُ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغُفِي كَ وَأَتُوبُ إِلَيْك

#### سوال: سنی ہوئی پرانی بات ہے کہ سید ناعمر فاروق ڈلاٹھئنے کئی احادیث جلادی تھیں اس کی وضاحت فرمایئے۔

جواب: اللہ اعلم، میں نہیں جانتا ہوں میں یہ پہلی مرتبہ سن رہا ہوں۔ یہ بات درست ہے کہ سید ناعمر ڈٹاٹٹٹٹ شدت اختیار کرتے اس لیے کہ لوگ متساہل نہ ہو جائیں بلکہ جو کوئی حدیث بیان کرتا تو کہتا کہ کوئی گواہ ہے کسی اور نے سنا ہے؟ تواس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث کی تقلید کرناچاہتے ہیں یا حدیث سے دور کرناچاہتے ہیں اور یہ گئے روایت کرنا اور کرناچاہتے ہیں لوگوں کو بلکہ یہ کہ لوگ مختاط ہو جائیں جیسا میں نے ابھی عرض کی ہے کہ اس میں منافقین بھی تھے وہ بھی شروع ہو گئے روایت کرنا اور پھراع راب، بدوجن کو پیتہ ہی نہیں کہ علم ہوتا کیاہے! جاہل لوگ بھی بچے میں آگئے مخالفین بھی آگئے تواس سے احتیاط کرنا بہت ضروری تھا۔

نہیں! دیکھیں کہ ایک بات میں اور بتادوں کہ دیو بندی ہوں یا حنفی ہوں جو متعصبین ہیں وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ اہل حدیثوں کے خلاف جواہل حدیث حدیثوں کی بات کرتے ہیں تو چھر وہ آئے دن نئی بات لے کر آتے ہیں کہ کسی صحابی نے حدیث کو جلادیا تھا، جمع کیا تھا چھر ان کو جلادیا ہے کہ کا بال اگران میں کو بیات کو بیات کو جلادیا تھا جہر ان کو جلادیا ، نہیں! یہ بات غلط ہے بالکل غلط ہے۔ ورساری من گھڑت روایتیں ہیں تو جلادیا تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مطلقاً یہ کہنا کہ حدیث کو جلادیا، نہیں! یہ بات غلط ہے بالکل غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال: آپ نے یہ بتایا تھا کہ سیدناابو بکر صدیق وٹائٹنڈ کاعلم اجماع ہے ،اجماع صحابہ ہے اور ہم نے پڑھاہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں علم کاشہر ہوں اور سیدناعلی ڈلٹنٹنڈ اس کادر وازہ ہیں۔

جواب: دیکھیں صحابہ کرام افتا گئی تعلق ہے جب بھی کوئی بات ہوتی ہان کے علم کے تعلق سے یا تقویٰ کے تعلق سے تو پھراس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سارے بلند در جے پر فائز سے کین جب ہم comparison کرتے ہیں سب سے زیادہ کون، پھر بعد میں کون سے پھر بعد میں کون تواجہ کے سارے بائن در جے پر فائز سے کین جب ہم مالات والجماعت کا اجماع کی بات کر رہا ہوں اور بیا اجماع نقل کیا ہے ابن تیمیہ تو اللہ تا السینة النبویة میں میں نے حوالہ بھی دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اجماع اللہ سنت ہے کہ 'اعلم الصحابة کلھم أبو بکر صدیق رضی الله عنه ''سب سے زیادہ علم سیرناابو بکر صدیق رضیان فی اس کے ابن کہ اس کے تو تعلیم صحابی ہیں۔ جہاں پر صحابہ جران و پریشان سے وہاں پر مسئلہ کس نے آکر حل کیا ہے مثالیں آتی ہیں کہ نہیں 'مثال ہے کہ آپ سے کی وفات ہوئی کس نے مسئلہ حل کیا قرآن و سنت موجود تھی کہ نہیں ؟ سیدنا عمر فار وق رفتائیو کو دیکھیں کہ کتنے عظیم صحابی ہیں عالم صحابی ہیں لیکن جذبات میں آکر کیا کہہ بیٹے ؟ جس نے یہ کہا کہ مجمد وفات با بھی جو دو تو اللہ تعالی سے صرف ملا قات کے لیے گئی ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا اس کا میں جا کہ ہیں جو سے جی ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا تی گئی ہیں سر قلم کر دوں گا اس کا میں ۔ سیدنا ابو بکر صدیق و دائی تا کہ سے حسیم یا نہیں سمجھ رہے لوگ ، بڑا بھیب ساعالم ہے! کہاں گئے ؟ منبر رسول جہاں آپ سے کھڑے ہیں سر سے زیادہ بیار آپ ہو کو سے تھا؟ آپ سے سمجھایا نہیں سے دیادہ بیار آپ ہو کو سے تھا؟ آپ سے سب سے زیادہ بیار آپ ہو کو سے سے ایادہ کو کس سے تھا؟ آپ ہیں سبت میں اس کا میں آپ ہونے سے میں ہیں سب سے زیادہ بیار آپ ہوں کی کا نات میں۔ دنیا میں سب سے زیادہ بیار آپ کو کس سے تھا؟ آپ بہت مشکل وقت ہے اور شدید آزہ اکثور سب سے بیاری شخصیت تھی پوری کا کات میں۔ دنیا میں سب سے زیادہ بیار آپ کو کس سے تھا؟ آپ

Page 110 of 164

﴿ أَفَانِينَ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمُ عَلَى أَعْقَابِكُمْ ﴾ (آل عمران/144)(كه آپ ﷺ جبوفات پاجائيں ياانہيں قتل كردياجائے كياتم اير طبی كے بل پیچھے مثابت اللہ اللہ على الله على اللہ على ا

سجان اللہ، توسید ناعمر فاروق وٹائٹیڈ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت پڑھی تو پھر میں نے یوں سمجھا کہ پہلی مرتبہ میں نے یہ آیت پڑھی ہے۔ جذبات غالب سے شدید صدمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ فرمائے۔ بعض آزمائشیں آتی ہیں پہاڑ ہل جاتے ہیں۔ سید ناعر فاروق وٹائٹیڈ خود علم کا پہاڑ سے لیکن میں یہ بتارہا ہوں کہ بات سید ناابو بکر صدیق وٹائٹیڈ نے، علم تھا۔ پھر دفن کامعاملہ ہوں کہ بات سید ناابو بکر صدیق وٹائٹیڈ نے، علم تھا۔ پھر دفن کامعاملہ آیاآپ ﷺ کود فن کرنے کاکس نے مسئلہ حل کیا کس علم تھا؟ گویا کہ علم تو تھالیکن اسے بیان کیا تھا؟ ضرورت نہیں تھی بھی۔انبیاء عیالہ وہیں پردفن ہوتے ہیں جہاں پروفات پاتے ہیں۔اب اس حدیث کو بیان کرنے کی کوئی ضرورت تھی کہاں بیان کرتے اس کو؟لیکن جب وقت آیاتو بیان کیا کہ نہیں کیا چھپایا علم کو؟ بیان کیا کہ نہیں کیا جہاں پروفات ہوئی جہاں پروفات ہوئی۔ علم کو؟ بیان کیا کہ نہیں کیا۔ حدیث ہے آپ ﷺ کافرمان ہے خود فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے ساکہ (نبی کی جہاں پروفات ہوئی کے وہیں پردفن کر دیاجاتا ہے)۔

توبہ جہاد کہاں ہے؟ یہ توآپ ﷺ کافرمان ہے، حدیث ہے اور اس میں اہل سنت کا اہماع ہے کہ پہلا نمبر ہے سید ناابو بکر صدیق رڈائٹیڈ گا، دوسر انمبر ہے سید ناعمر بین خطاب رڈائٹیڈ گا، تیسر اے سید ناعثان بین عفان رڈائٹیڈ گا اور چوتھا ہے سید ناعلی بین ابی طالب رڈائٹیڈ گا۔ دوسرا، تیسر ااور چوتھا تو ہمارا یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل پیچھے ہیں یاان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہیں، واللہ چوتھے نمبر یہ کوئی قباحت نہیں ہے ان دونوں کے سامنے یا تیسر ہے کو کوئی قباحت نہیں ہے ان دونوں کے سامنے یا تیسر ہے کو کوئی قباحت نہیں ہے ان دونوں کے سامنے یا دوسر ہے والے کو کوئی قباحت نہیں ہے بہلے کے سامنے بلکہ اگلے دروس میں ان شاء اللہ آئے گا کہ خود صحابہ گوائی دیتے تھے کہ ہم دیکھتے تھے آپ ﷺ اور سید ناابو بکر وعمر ٹوائٹیڈا کیا ساتھ ہیں۔ توکیے ممکن ہے بھائی جس کا نمبر پہلا ہے سید ناابو بکر وعمر ٹوائٹیڈا گئے۔ آپ ﷺ اور سید ناابو بکر وعمر ٹوائٹیڈا کیا ساتھ ہیں۔ توکیے ممکن ہے بھائی جس کا نمبر پہلا ہے آپ ﷺ کے ، آپ ﷺ کی ، آپ ﷺ کوئی مثال دنیاوی دیتا ہوں میں ، کوئی بھی شخ یا استاد ہے اس کے قر بجی دوست ہوتے ہیں یا نہیں پر انے ؟اور ہم بندہ جاتھ کہ اس شخ کے بعد اس کاجو کبار الطلاب ہے وہ کون ہے کون اس کی جگہ لے گا۔ اگر شخ صاحب جو ہیں دسویں باپانچویں باچوسے نہیں پر انے ؟اور ہم بندہ جاتھ کہ سید بال کر ناجو ہے وہ استاد کے بس کی بات بھی نہیں ہوتی ، سیمان اللہ د۔ جو چیز واضح ہے سب کے سامنے اس کو قربہ بلی کر ناجو ہے وہ استاد کے بس کی بات بھی نہیں ہوتی ، سیمان اللہ د۔

تواللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر ﷺ نے نشانیاں دی تھیں ہنٹ دیئے تھے اور قرآن وسنت میں شواہد موجود ہیں کہ خلیفہ کون ہوگا؟آپ ﷺ کے بعد ابو بمر صدیق رفائلہ ہوگئے ہی ہوں گے۔ براہ راست کیوں دلیل نہیں ہے ہوتی تو مسئلہ حل ہو جاتا؟ مسئلہ تو حل تھا صحابہ کرام ﷺ کے زمانے میں بھی حل تھا کیوں کہ وہ علم رکھتے تھے یہ تورافضیوں نے آکر معاملہ بگاڑا ہے جھوٹ سے کام لیااور فریب سے کام لیاہے ، من گھڑت روایات لے کرآئے ہیں ورنہ بات بالکل واضح تھی اس میں دولوگوں کاآپس میں کوئی اختلاف ہی نہیں تھا کہ ابو بکر صدیق رفائلہ کے اپنے کام کیا ہے کہا ہے؟ سبحان اللہ، توسید ناابو بکر صدیق رفائلہ کے کام کی بہلا ہے علی داپہلا نمبر ہے اور پہلا نمبر ہے سید ناابو بکر صدیق وفائلہ کا کہ ابو بکر صدیق وفائلہ کی کا نمبر پہلا ہے علی داپہلا نمبر بالکل غلط ہے علی داچو تھا نمبر ہے اور پہلا نمبر ہے سید ناابو بکر صدیق وفائلہ کا داپہلا نمبر بالکل غلط ہے علی داچو تھا نمبر ہے اور پہلا نمبر ہے سید ناابو بکر صدیق وفائلہ کی کا نمبر بہلا ہے ابو کی معالیہ کی داپہلا نمبر بالکل غلط ہے علی داچو تھا نمبر ہے اور پہلا نمبر ہے سید ناابو بکر صدیق وفائلہ کی ایک نماز کے بھی دان کی معالیہ کے دیا تھا کہ کر معالیہ کی داپہلا نمبر بالکل غلط ہے علی داپو کی کا نمبر بعد کا معالیہ کی داپھوں کی داپھوں کی در بالکر نماز کی دلیا تھیں کو نمائل نوائلہ کی کا نمبر بالکل غلط ہے علی داپو کی دان کی کے داپو کی کی دان کی دان کی کی دان کی در کھوں کے دورو کو کی کی دان کی دان کی کا نمبر بھوٹ کے دورو کو کی کو نمائل کی کی دان کی کو نمائل کی کے دورو کو کی کو نہ کی دان کی دان کے دورو کی کو نوائل کی کو نوائل کی کیا کی دورو کی کو نوائل ک

Page 111 of 164 www.AshabulHadith.com

## 15: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔حصہ اول

فہم سلف کے بغیر قرآن اور سنت کو سمجھنے کا کیا طریقہ صحیح ہے؟ فہم سلف تو جت نہیں ہے ان لو گوں کے نزدیک جو فہم سلف کو جت نہیں سمجھتے۔اب میری سید مود بانہ گزارش ہے ان سے کہ جب فہم سلف جحت نہیں ہے،اب فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ باقی رہتا ہے؟ سوال ذہن میں آتا ہے کہ نہیں آتا؟ آنا بھی چاہیے کہ نہیں؟ ٹھیک ہے، فہم سلف کو ہم نے ایک طرف کر دیا ہے آئے دیکھتے ہیں کہ باقی ہمارے پاس کیا options رہتے ہیں؟ 1۔اندھی تقلید اور بیراہل التقلید کی نشانی ہے۔

اندھی تقلید کی سب سے بڑی مثال روافض ہیں۔امام نے جو بات کہہ دی پھر پر لکیر ہوتی ہے اور قرآن مجید کی آیات کی تحریف اس انداز سے کی ہے کہ آپ واللہ، حیران وپریشان ہو جائیں گے۔ جن آیات میں مشر کین کاذکر ہے یاکافروں کاذکر ہے یابد کارلو گوں کاذکر ہے ان آیات کو تحریف کر کے صحابہ کرام الناق آتات کی تحریف کر کے صحابہ کرام الناق آتات کی بھر چیاں کر دیا ہے۔اس سے بڑھ کر کوئی تحریف ہے، واضح ہے ﴿ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴿ (المجادلة عَنْهُ ﴿ (المجادلة عَنْهُ ﴾ (المجادلة علی کے ہوتے ہوئے بھی، گئ آیات میں صحابہ کرام الناق آتات کی انتہاد یکھیں کیوں کہ ان کے کسی عالم نے اس آیت کی تقسیر میں یوں کہا، بس بات ختم ہو گئ ''۔ان کے اپنے علماء ہیں ان کے اپنے اظریات ہیں ان کے اپنے امام ہیں کہہ دیا، بس بات ختم ہو گئ ''۔

یہ بات بھی میں بتاتا چلوں کہ جینے بھی گروہ موجود ہیں آج کلمہ گو مسلمانوں کے گروہ سارے کے سارے قر آن اور حدیث کی بات کرتے ہیں، یادر کھیں۔ کوئی تو استحصت تورات اور انجیل سے دلیل بیان نہیں کرتا، اس بات کوآپ ذہن نشین کرلیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب قر آن اور حدیث کی بات یہ لوگ کرتے ہیں تو سمجھتے بھی تو ہوں گے کہ نہیں ؟ سمجھا کیسے ، سوال یہ ہے ؟ اور کیسے سمجھنا چاہیے تھا؟ روافض کی مثال میں نے دی ہے، اندھی تقلید میں سر فہرست یہ لوگ آتے ہیں۔ دوسری مثال اندھی تقلید میں سر فہرست یہ لوگ آتے ہیں۔ دوسری مثال اندھی تقلید کی ''متعصبة المذاهب' دبعض مذاہب کے متعصب لوگ جو ہیں انہوں نے بھی انتہا کر دی ہے۔

مثال کے طور پراصول کرخی جو حفیول کی معتر کتاب ہے اصول فقہ کی کہتے ہیں:

"الاصل الثامن والعشرين" (الها كيسوال اصول اصول كرخي مين صفحه نمبر 84 ميل كتي بين:

"الأصل أن كل آية تخالف قول أصحابنا فإنها تحمل على النسخ أو على الترجيح والأولى أن تحمل على التأويل من جمة التوفيق" (اصل بيه كه جر آيت جو بمارك اصحاب يعنى بمارك علماء كے قول كى مخالفت كرتى ہے تواس آيت كوننخ پر حمل كردياجائے گالعنى آيت منسوخ ہے ياتر جيح پراسے محمول كردياجائے گاكه مرجوح ہے اوردوسرى آيت جو ہے اس پر رانج ہے جو بمارك امام كے قول كے مطابق ہے):

"والأولى أن تحمل على التأويل من جهة التوفيق" (اوراولى بيركه السركى تاويل اليے نكال لى جائة تاكه دونوں ميں توفيق بهوجائے عالم كے قول ميں بھى اور قرآن جيدكى آيت ميں بھى)۔ سبحان الله ، بهوناكيا چاہيے تھا اصل كيا ہونا چاہيے تھا كہ قول جو ہے وہ اگر آيت كى مخالفت كرتا ہے يا آيت قول كى مخالفت كرتى ہے؟ عجب بات ديكھيں كہاں تك پہنچ گئے لوگ! اور چو تھى صدى ميں بير تعصب شروع ہواور اپنی اليی جڑيں مضبوط كيں الله تعالى ہم سب كو محفوظ فرمائے كه آج مشرق سے مغرب تك آپ ديكھيں امت اسلاميه ميں ، اس تقليدكى دلدل ميں غرق ہو چكے ہيں إلًا من رحم الله سبحانه و تعالى ۔

تواند هی تقلید باقی بچتی ہے تواس کا توبیہ نتیجہ نکلاہے کیایہ بات درست ہے؟ کیاطریقہ سمجھنے کا قرآن اور سنت ہے یہ جواصول نکالا گیاہے یہ قرآن وسنت کی روشنی میں نکالا گیاہے یہی کہتے کہ نہیں؟

. یعنی قرآن وسنت کو مد نظر رکھتے ہوئے نکالا گیاہے یہ نہیں کہ تورات اورانجیل کوپڑھ کر نکالا گیاہے۔ تواس کامطلب ہے کہ یہ جوایک آپشن ہے یہ باطل ہے۔ ٹھیک ہےاتفاق ہے دوسرے آپشن پر چلتے ہیں۔

Page 112 of 164 www.AshabulHadith.com

2۔ عقل ومنطق،اور یہ اہل عقل ومنطق اور اہل الکلام کی پیچان ہے۔اور انہوں نے بھی بڑا عجیب وغریب جیران کن طریقہ اپنایا ہے کہ عقل مقدم ہے، نقل پر،قر آن اور سنت پر۔ پہلے مسائل کو عقل پر تولو، بہلے مسئلے پر غور و فکر کرواور دلائل کو عقل پر تولو، جو دلیل قر آن و سنت ہے،ا گر عقل اسے قبول کر لیتی ہے تو الجمد مللہ، حق ہے لے لواور اگر عقل قبول نہیں کرتی تو چھوڑد و۔

قرآن اور سنت کو چھوڑ دواور عقل کو آگے کر دو؟اور بہت سارے اصول اہل بدعت کے اس عقل کو آگے کرنے کی وجہ سے بیج ہیں۔جہمیہ کو لے لیں، معتزلہ

کو لے لیں، کلا بیہ ہیں، اشاعرہ ہیں، ماتر ید یہ ہیں، روافض ہیں۔ رافضیوں نے بھی یہی راستہ اپنایا ہے۔ آپ اصول کافی میں، سب سے پہلی کتاب "الا یمان" نہیں ہے، کتاب العقل ہے، بعد میں چھر کتاب الا یمان ہے اور بعد میں چھر دو سری بکس ہیں۔ آپ کے نزدیک وہ کتاب، جیسے ہمارے نزدیک صحیح بخاری کی جگہ رکھتی ہے۔ اتنی قدر وقیمت کی کتاب ہے۔ ابتداء کہاں سے ہوئی؟ صحیح بخاری میں تو کتاب الا یمان ہے لیکن اصول کافی میں کتاب العقل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقل پہلے ہے، شریعت کو عقل پر تولو، اگر موافق ہے تو لے لواور مخالف ہے تو چھوڑ دواور اس طریقے سے اشعریت کے اصول فخر الدین رازی نے جو بنائے ہیں ، حیران کن اصول بنائے ہیں اور عجب بات دیکھیں کہ جب قرآن اور سنت کو عقل و منطق اور اہل کلام کے قواعد کی بنیاد پر سبجھنے کی کو شش کی تو کتنی بڑی ٹھو کر سے گئی اور ٹھو کریں گئی رہیں اور آئے بھی لگر ہیں۔ ذرا سنیں ذرا میں بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

أبوالمعين النسفي الماتريدى انهول نے ايک متفق عليه حديث پر طعن کياہے۔ صحیح بخاری، مسلم ميں ايمان کے ساٹھ ياستر جھے ہيں، سب سے بلند حصه "قولُ لا اِلله " اِلاَّ اللهُ " ہے سب سے بہت حصہ ہے "إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُغْبَةٌ مِنْ الْإِيمَانِ" اس حديث پر اُبوالمعين النسفي جو ہے بڑی عجيب بات کرتاہے۔امام ابن اَنی العز الحنفی عَشِید ہم حنفی عالم ہیں ذراسنیں شرح العقید ة الطحاویہ میں فرماتے ہیں:

(اس حدیث میں اُبوالمعین النسفی نے طعن کیاہے اور یہ کہاہے کہ راوی سے غفلت ہوئی ہے اور اس میں قرآن مجید کی مخالفت ہے اس حدیث میں ایک توراوی سے غفلت ہوئی ہے اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور دوسرایہ قرآن مجید کے خلاف اس میں پیغام ہے اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے )۔

فرماتے ہیں امام ابن ابی العز الحنفی تو الله الله الله الله الطَّفنِ مَا أَعُجِبَه! '' (اس طعن کود یکھیں جواس نے اس حدیث پرکی ہے، کتنا عجیب طعن کیا ہے)'' قَإِنَّ تَرَدُدَ الراوي بَيْنَ السِّقِينَ وَالسَّبْعِينَ لَا يَلْزَمُ منه عَدَمُ صَبْطِه '' (اگر راوی میں تردو ہوجاتا ہے کہ ساٹھ سے زیادہ یاستر سے زیادہ شعبے، ھے ہیں ایمان کے تواس سے بیہ بات الزم نہیں آتی کہ اس نے ضبط نہیں کیااور اس نے صبح نہیں یاد کیا کہ ساٹھ تھے یاستر تھے؟اس لیے یہ بات لازم نہیں )۔

کول که اگرراوی کے ضبط میں کمی ہو تو پھر شر وطاور صحت حدیث میں فرق پڑ جاتا ہے ناتوامام صاحب فرماتے ہیں خودامام ابن اُبی العز الحنفی بَیْنَ الله که یہ بات لازم نہیں۔اور پھر "مَعَ أَنَّ البخاري رحمه الله ۔ إِنَّمَا رواه: بِضْعٌ وَسِتُّونَ "(اورامام بخاری نے صحیح بخاری میں "بِضْعٌ وَسِتُّونَ "کے لفظ سے اسے روایت کیا ہے) "مِنْ غَیْرِ شک و ترد د کے )۔

جب امام بخاری عین اللہ نے اس حدیث کولیا ہے جن کے جو قواعد اور اصول اور شر وطر وایت کے سب سے مشکل اور سب سے زیادہ تعضیٰ ہیں جب انہوں نے اس حدیث کولیا ہے ، ان کے بعد امام مسلم عین کی شرطیں ہیں انہوں نے اس حدیث کولیا ہے تو پھر کوئی طعن کرنے کا کسی اور کوئی وجہ اور طریقہ باقی رہتا ہے؟ سبحان اللہ فرماتے ہیں امام ابن اُئی العز الحنفی تو اللہ شرح العقید ۃ الطحاویہ میں:

"وأما الطعن بمخالفة الكتاب" (اوربيه كهناكيول كه قرآن مجيد كى اس ميس مخالفت ہے) "فأين في الكتاب ما يدل على خلافه ؟! " (بية قرآن مجيد ميں ہے و كھائيں كه كہال پر قرآن مجيد ميں ہے كہ جس ميں به پيغام ہو حديث كے مخالف؟) \_ كهال پر ہے كه ايمان كے جھے نہيں ہيں؟ا يك آيت و كھا دو كهال ہے قرآن مجيد ميں ، سجان الله \_ "وإنما فيه ما يدل على وفاقه" (قرآن مجيد كى آيات اس كے مطابق ہى پيغام ديتى ہيں، وفاق ہے دونول ميں) "وإنما هذا الطعن" بي بيارى بات سنيل آخر ميں "وإنما هذا الطعن" (پير طعن كيول كيا گيا؟ بير طعن جو ہے) "من ثمرة شؤم التقليد والتعصب" (بير نتيجہ ہے ، بير ثمرہ ہے تقليد اور تعصب كى نحوست كى وجہ ہے)۔

Page 113 of 164 www.AshabulHadith.com

نحوست ہے تقلیداور تعصب۔ یہاں پر تقلید کی بات بھی آگئ کہ تقلید کی وجہ سے اور تعصب کی ہٹ دھر می کی وجہ سے اور اپنی عقل کو آگے کرنے کی وجہ سے اور تعصب کی ہٹ دھر می کی وجہ سے اور اپنی عقل کو آگے کرنے کی وجہ سے ایمان کے ہو سکتے ہیں ؟ جب ایمان صرف زبان کا قول اور دل سے تصدیق ہے۔ عمل کا تعلق ہی نہیں ہے مرجی ہیں نال ، اشاعرہ، ماتریدیہ، اور مرجیہ ہیں۔ توجب زبان اور دل کا معاملہ ہے تو پھر ھے کیسے ہو سکتے ہیں؟

اس حدیث میں دیکھیں آپ "وَالْحَیّاءُ شُغبَةٌ مِنْ الْإِیمَانِ"ول کاعمل ہے "وَنِلُ، لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ "زبان کا قول ہے تائیداور تیسرا" اِمَاطَهُ الْاَدٰی عَنِ الطّرِیْقِ"۔ کس چیز سے آپ موذی چیز کوراستے سے ہٹاتے ہیں ؟ زبان سے ہٹاتے ہیں ؟ بھی دیکھا ہے کہ کوئی زبان زمین پر مار کر کانٹے ہٹارہا ہو؟ کس چیز سے آپ موذی چیز کوراستے سے ہٹاتے ہیں ؟ ہلی واضح الفاظ ہیں کہ ایمان تین موذی چیز کوراستے سے ہٹاتے ہیں ؟ ہاتھوں سے ہٹاتے ہیں ہوئوں سے ہٹاتے ہیں جسم کے کسی حصے سے ہٹاتے ہیں گویا کہ حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ ایمان تین چیز ول کا مجموعہ ہے "قول ہاللسانِ وتصدیق بالجنانِ وَحَمَلٌ بِالأَرْکَانِ ، یَزِیدُ بالطاعةِ ویَتقُصُ بالعصیانِ"۔ اور بیہ حدیث ہی کافی ہے اس اصول کو بیان کرنے کے لیے اور اس اصول کی بنیادایک ہی حدیث ہی حدیث ہی حدیث کی ہے۔

ابو منصورالمماتوریدی، کتاب التوحید میں ایک قائدہ بیان کرتے ہیں انکار وصفات کا۔ عجیب قائدہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جنتی بھی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے ان آٹھ صفات کے علاوہ جن کاوہ اقرار کرتے ہیں۔ دومیں سے ایک راستہ اختیار کرناپڑے گایاتوان کی تاویل کی جائے فور آاور اگر تاویل نہیں کرتے تو پھر تفویض سے کام لیا جائے جیسا کہ حروف مقطعات ہیں ﴿الْقَدِی قَرْ آن مجید میں ہم پڑھتے توہیں لیکن ان کے معنی نہیں جانتے، بغیر معنی کے ہیں تو جنتی بھی دوسری آیات ہیں صفات کی ان کو بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔

یہ فہم ہے قرآن وسنت کی ؟ وجہ کیا ہے ؟ عقل آگے ہے ، عقل مقدم ہے ، اہل الکلام ہیں ، باتیں بناناجانے تھے ، باتیں بنائیں۔ اگر ہم مان لیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ کیسے مان سکتے ہیں ؟ تو پھر مخلوق بھی رحم کرتی ہے اور رحت کے معنی دل میں شفقت کا ہونا۔ تودل کا ہونالاز می ہے ، دل میں پھر نرمی کا پیدا ہونالاز می ہے ، پھر دل کی دھڑکن میں تبدیل ہونالاز می ہے ، پھر اس کا اثر ہونالاز می ہے پھر جاکر مخلوق رحم کرتی ہے۔ میرے بھائی! یہ مخلوق ہے ۔ مخلوق ہے ، بے چارا ، مسکین ، فقیر ، حقیر ۔ کیا خالق بھی ایسا ہو سکتا ہے ؟ خالق کے رحم کرنے کے لیے دل کی ضرورت ہے ؟ دھڑکن کی ضرورت ہے ؟ زمی کی ضرورت ہے ؟ شفقت کی ضرورت ہے ؟ یہ سے بیتی باتیں ہیں ؟ لیکن جب عقل اپناکام کر چکی ہے اور عقل کو مقدم کر لیا ہے تو پھر یہی نتیجہ نکلنا تھا۔

ایک اور مثال دیتے ہیں، سید ابوالا علی المودودی۔ اسی عقل کو آگے کرتے ہوئے انہوں نے بھی بعض ایسی احادیث پر طعن کیاہے کہ واللہ، عقل جیران ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے میں بتاؤں کہ کس حدیث پر طعن کیاہے اور کیسے کیاہے ؟ ان کا ایک قائد ہاور اصول دیجے لیں آپ۔ اچھا، قائد ہاور اصول میں آگے بیان کروں گاجب میں ذوق کی بات کروں گالیکن پہلے آپ بید دیجے لیں کہ انہوں نے عقل کی بنیاد پر احادیث کو کیسے رد کیاہے ؟

رسائل ومسائل میں وہ لکھتے ہیں د جال کے تعلق سے بلکہ تر جمان القر آن میں بھی یہ بات انہوں نے بیان کی ہے۔ کہتے ہیں (یہ کاناد جال وغیر ہ توافسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے،ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں۔عوام میں اس قشم کی جو باتیں مشہور ہیں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے اور ان میں سے کوئی چیزا گرغلط ثابت ہو جائے تواسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا )۔

د جال کی احادیث صحیحین میں ہیں متفق علیہ احادیث ہیں اور آپ ﷺ نے اس مسئلے کو کھول کھول کربیان فرمایا ہے۔

دوسری جلّه کہتے ہیں (لیکن ساڑھے تیرہ سوبرس کی تاریخ نے بید ثابت نہیں کردیا کہ حضورﷺ کابیا اندیشہ صحیح نہیں تھا)۔

كياآپ ﷺ كانديشه صحيح نہيں تھا؟آپ ﷺ اپن مرضى سے بات كرتے تھے؟﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحُيُّ يُوْحَى ﴾ (النجم/3-4)\_

لوگ کہتے ہیں علامہ ہیں یہ آیت نہیں پڑھتے یہ آیت کہال گئ؟! د جال کے تعلق سے جب آپ ﷺ نے بات فرمانی دین کے تعلق سے تھی یا کوئی ایسے ہی بس کوئی افسانہ ہے یا کوئی ایسے ہی خبر سنادی آپ ﷺ نے کبھی لغوبات کی ہے؟ عجب بات ہے!! آپ ﷺ اگر کوئی بات فرماتے تو واللہ! نور ہو تا الفاظوں میں ''اور یہاں پر آپ ﷺ کا ندیشہ صحیح نہیں تھا محض گمان کی بنیاد پر بات کرتے تھے''!!۔

یرالی احادیث ہیں کہ متفق علیہ احادیث ہیں اس حدیث کا بھی رو کیاہے۔وجہ کیاہے؟ کہ عقل کو مقدم کیاہے۔

Page 114 of 164 www.AshabulHadith.com

اسی طریقے سے تقہیمات حصہ دوم صفحہ نمبر 122 میں قرآن مجید کی آیت جہاں پر یوسف علیہ الجہائی فرماتے ہیں ﴿ اَجْعَلْنِی عَلَی خَوَآبِنِ الْاَدْضِ ﴾ (یوسف: 55) کہ وزارت کا نہوں نے کہاتھا کہ مجھے وزیر بنادیں۔ کہتے ہیں (یہ محض وزیر مالیت کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا جیسے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا (اللہ تعالی کے نبی یوسف علیہ الجہ اللہ تعالی کے نبی یوسف علیہ اللہ تعالی کے نبی یوسف کے اس کے نبی یوسف کے اس کر اللہ تعالی کے نبی یوسف کے اللہ کا مطالبہ تھی جو اس وقت اللی میں موسلینی کو حاصل ہے )۔

اٹلی کاموسلینی ڈکٹیٹر یہ کافراور جاہل انسان اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر، پیارے نبی یوسف عَلِیّاً الْہِ ونوں ایک جیسے ہیں؟! ڈکٹیٹر شپ ہے نعوذ باللہ ڈکٹیٹر ہیں دونوں؟!جو ڈکٹیٹر شپ کی بنیاد پر حکومت کرتے تھے۔ یہ مطالبہ ڈکٹیٹر شپ کامطالبہ تھا؟ سجان اللہ۔ موسلینی تو ڈکٹیٹر تھاہم جانتے ہیں، پوری دنیاجا نتی ہے۔ اللہ تعالی کے پیارے نبی عَلِیّاً اللّٰہ اللہ کیا تھا، ڈکٹیٹر شپ کامطالبہ تھا؟ اس آیت کو، قرآن مجید کی آیت کو آپ ﷺ نے پڑھا، صحابہ کرام اللّٰہ ہُنان میں گنا خی تودیکھیں!

يوسف عَلِينًا فَهُوَا مِن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم "- كتف بين ؟ چار-

آپ ﷺ نے سوال کیا کہ کون ہیں؟ تعجب ہوا صحابہ کو کہ کون ہو سکتا ہے دنیا میں؟ اتن بڑی فضیلت ''الْکَرِیمُ ابنُ الْکَرِیمِ ابنِ الْکَرِیمِ ابنِ الْکَرِیمِ ''چار مرتبہ۔ ''یُوسُفُ بْنُ یَعْفُوبَ بْنِ إِسْعَاقَ بْنِ إِبْرَاهِیمَ' 'علیہم الصلوة والسلام۔نسب کادر جہ دیکھاہے؟

چاروں انبیاء عیالہ اور ایک شخص آکر کہتا ہے کہ وہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا، وہ ڈکٹیٹر تھا۔ انا للہ وانا إلیه راجعون ۔ الغرض، قرآن مجید کے تعلق ہے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ کئی آیات کی تفہیم القرآن میں ، انہوں نے عقل کی بنیاد پر خاص طور پر آیات الصفات میں انہوں نے سلف کے منہج کے خلاف باتیں کی بیں۔ اور اشاعرہ اور اشاعرہ اور ماترید ہے مطابق بات کی جس سے بیٹابت ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اشعری اور ماترید کی تھے۔ لعض لوگ کہتے ہیں کہ کہاں ہے کہ اس نے کہا ہے ؟ اور ان کی بنیاد پر خاص طور پر آیات الصفات میں انہوں نے سلف کے منہج کے خلاف باتیں کی کہا ہے۔ تو کہا ہے ؟ ان کی نماز کا طریقہ در کھے لیس، حنفی طریقہ ہے ؟ اور ان کی باتیں اور ان کے جوا قوال ہیں ان کی کتابوں میں جو موجود ہیں ، وہ اشاعرہ اور ماترید کے تھے۔ تو عقل کی اور بات یہ ہور ہی ہے کہ قرآن و سنت عقید تا وہ اصول میں اشعری اور ماترید کی تقور فروع میں وہ حنفی تھے۔ اور عجب بات دیکھیں! بات ہور ہی ہے عقل کی اور بات یہ ہور ہی ہے کہ قرآن و سنت کو سیجھنے کی۔ سور قالنصر کے تعلق سے فرماتے ہیں قرآن کے چار بنیادی اصطلاح میں صفحہ نمبر 136 میں آخری صفحے میں ''اس 23 سال کے زمانہ خدمت میں اپنے فرائض اداکر نے میں جو خامیاں اور کو تاہیاں مجھ سے سر زرد ہوگئی ہوں انہیں معاف فرمادیں''۔ کس کی زبانی کہدر ہو ہیں؟ اللہ تعالی کے بیارے پنجیر کی زبانی کہدر ہے ہیں؟ اللہ تعالی کے بیارے پنجیر کی زبانی سور قالنصر میں:

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۞ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَلُخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفُوا جًا۞ فَسَبِّحُ بِحَمْدِرَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّا بَا۞﴾ (النصر/1-3)- الله تعالى نے فرمایا ہے ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُهُ﴾

استغفار كى بات آئى ہے نا ﴿ إِنَّهُ كَانَ تَوَّا آبًا ﴾ كہتے ہيں كه:

(اس 23 سال کے زمانۂ خدمت میں (اگر آپ چاہیں تو پور اپڑھ کر سنادیتا ہوں کوئی یہ نہ کہے کہ نے ہیں سے out of context ہیں) پانچویں آبیت میں نبی کریم سے اس موقع پر خطاب کیا گیا ہے جب کہ 23 سال کی مسلسل جدوجہدسے عرب میں انقلاب کی پیمیل ہو چکی تھی اسلام اپنی پوری تفصیلی صورت میں ایک اعتقادی و فکری واخلاقی و تعلیمی تمدن اور معاشرتی اور معاشی سیاسی نظام کی حیثیت سے عملًا قائم ہو گیا تھا اور عرب کے محتلف گوشوں سے وفد بہ وفد آکر اس نظام کے دائر ہے میں داخل ہونے گئے تھے اس طرح جب وہ کام شیمیل کو پہنچ گیا جس پر محمد سے کو معمور کیا گیا تھا تو آپ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کارنامے کو اپناکارنامہ سمجھ کر کہیں فخر نہ کرنے لگنا نقص سے پاک ، بے عیب ذات ، کامل ذات صرف تبہارے رب ہی کی ہے لمذا اس کار عظیم کی انجام د ہی پر اس کی تشبخ اور حمد و ثناء کر واور اس ذات سے درخواست کرو کہ مالک اس 23 سال کے زمانہ خدمت میں (یہ شاہد ہے ) اس 23 سال کے زمانہ خدمت میں اینے فراکفن ادا کرنے میں جو خامیاں اور جو کو تاہیاں مجھ سے ہوگئی ہوں انہیں معاف فرمادے )۔

Page 115 of 164 www.AshabulHadith.com

آپ سے کیا فرائض میں کو تاہی کرتے تھے؟!آپ سے کا تائید کون کر تا تھااس دین کی تبلیغ میں کس کی مدد تھی اللہ تعالی کی تھی کہ نہیں؟اور جس کو اللہ تعالی کی مدد سوفی صدحاصل ہووہ فرائض کی ادائیگی میں کو تاہیاں کرے گا؟ میرے بھائی! یہ بات کس کے تعلق سے ہورہی ہے اللہ تعالی سے ڈرتے کیوں نہیں لوگ؟! بعد میں پھر کہتے ہیں کہ بات کرتے ہیں، یہ صرف پکڑنا جانتے ہیں۔اللہ کی قشم!اگریہ بات یہ نہ کرتے توہم بھی نہ کرتے۔ عجب بات یہ ہے کہ جو بات کرتا ہے غلطی کرتا ہے،وہ ٹھیک ہے۔اگر غلطی کو سد ھارنے کی کوشش کریں تو کہتے ہیں غلطے ہے۔اسے کہتے ہیں اندھی تقلید اور شخصیت پرستی۔

میرے بھائی میرے عالم ہے، مجھ ہے بھی غلطی ہو تواللہ تعالی کے لیے میں یہ سب کو کہہ رہاہوں بیان کریں کہ یہ غلط ہے۔ یہ دین میری پراپرٹی نہیں ہے، یہ میری مرضی کادین نہیں ہے ''قال الله تَعَالی وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّم '''کی بنیاد پر جو بات ہے وہ حق ہے۔ اس سورت کو آپ ہے نے پڑھا ہے، صحابہ کرام الله الله عَدَال بالله عَدَال الله عَدَال بالله عَدَال بالله عَدَال بالله عَدَال بالله عَدَال بالله عَدَال بالله بالله بالله بالله عَدَال بالله بال

﴿إِنَّ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (البقرة /20) مطلقاً ہے۔ کوئی سوچ سکتا ہے مسلمان کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز پر قادر نہیں ہے یا بعض چیز وں پر قادر نہیں ہے یا ایک چیز پر قادر نہیں ہے؟ مطلقاً ﴿إِنَّ اللهُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ کُئ آیات میں بار بار بیہ پیغام اللہ تعالیٰ نے بیان فرما یا ہے۔ ایک مرتبہ واللہ ہی کافی تھا سیجھنے کے لیے اہل ایمان کے لیے ایک مرتبہ ہی کافی تھا۔ بار بار کیوں دہرایا؟' التکرار دیفید التا کید ''بید ایک قاعدہ ہے۔ کاش پڑھتے ہوتے نابہ قواعد! کہاں وقت ہے پڑھنے کا اور کس سے یہ قاعدے پڑھے ہیں؟ چلیں، تیسری بات کر لیتے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ عقل اور منطق اہل کلام کے اصول جو ہیں وہ بھی اور ان کی فہم جو ہے وہ بھی باطل ہے۔ یہ کہاں تک لے کر جاتی ہیں؟ آپ لوگوں نے نتیجہ دیکھ لیا ہے۔

3۔ اگر فہم سلف نہیں تو پھر خواب، اہل المنامات ان کو کہاجاتا ہے اور یہ ان کی پہچان ہے اہل تصوف کی یہ پہچان ہے۔ شیخ اکبر ہے صوفیوں کا محی الدین ابن عربی فتو حیات مکیہ میں کہتا ہے کہ: (بعض احادیث سنداً صبحے ہوتی ہیں لیکن کسی بزرگ کو آپ علی کی خواب میں زیارت میسر ہوتی ہے۔ آپ علی کا دیدار کرتے ہیں خواب میں ، زیارت ہوتی ہے تو براہ راست آپ علی سے اس حدیث کے تعلق سے پوچھ لیتے ہیں جو سنداً صبحے ہے محدثین کے نزدیک۔

توآپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ میرا قول نہیں ہے تو پھراس بزرگ کے ہاں یہ حدیث ضعیف ہو جاتی ہے کیوں کہ اس نے براہ راست آپ ﷺ سے پو پھا ہے اور وہ حدیث محدیث کے نزدیک صحیحے حدیث ہوتی ہے۔ اور بعضاو قات کسی ضعیف حدیث کے تعلق سے بعنی اگر حدیث صحیحے ہے تو وہ بھی خواب کے ذریعے سے حدیث کی صحت اور ضعیف جو ہے وہ کسی اصولی آپ ﷺ سے براہ راست پو چھ لیتے ہیں تو گویا کہ حدیث کی صحت اور ضعیف جو ہے وہ کسی اصولی بنیاد پر قائم نہیں ہے۔ آپ ﷺ خواب میں آ جائیں جو آپ ﷺ نے فرمادیا وہ حق ہوگیا)۔ یہ اہل المنامات ہیں۔ سب سے بہترین درود کون ساہے ؟ درود ابراہیمی۔ کس نے کہا ہے؟ حدیث میں ہے۔ سات ملتے جلتے الفاظوں سے یہ درود موجود ہے صحیح بخاری میں، صحیحین میں متنق علیہ حدیث ہے۔ آپ ﷺ سے صحابہ کرام ﷺ میں کہا ہے؟ حدیث میں کہ اب اللہ کے پیارے پیٹیمر ﷺ! ہم نے سلام توجان لیا کہ کیسے کیاجاتا ہے؟ ہم درود کیسے پڑھیں آپ ﷺ پر؟۔

میر اایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیبر ﷺ نے اپنے صحابہ کرام النائے آئین کو جو جواب دیاہے وہ سب سے افضل اور اعلیٰ جواب ہے۔اس سے بہتر ہو نہیں سکتا۔اور آپﷺ مجھی بھی اپنے ان پیارے صحابہ سے کوئی بھی خیر کی بات چھیا نہیں سکتے اور نہ مجھی چھیائی ہے۔

احمد التیجانی کہتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبرﷺ میرے پاس آئے''یقطۃ لا مناما''ہم منامات کی بات کررہے ہیں یہ تواور دس قدم آگے چلے گئے ہیں۔ بیداری کی حالت میں خواب میں نہیں، آپﷺ چل کر آئے میرے پاس بیداری کی حالت میں اور مجھے صلاۃ الفاتح، درود فاتح عطافر مایا۔ جو شخص اس درود کو پڑھتا ہے اپنے شخ کی اجازت سے تواس کو قرآن مجید کے چھ ہزار ختم سے بہتر ثواب ملے گااور اگروہ بغیر اپنے شخ کی اجازت کے اسے پڑھتا ہے ایک مرتبہ توقر آن

Page 116 of 164 www.AshabulHadith.com

مجید کے برابراوراس کے ختم کے برابراس کا ثواب ہے )۔ چھ ہزار ختم کا ثواب یعنی اگر کوئی شخص قرآن مجید کو چھ ہزار مرتبہ ختم کر لےاوراس درود کوایک مرتبہ

يره الساكاتواباس سے زياده ہے! جارلا سنيس مشكل سے ہيں إنا لله وانا إليه راجعون

یہ راستے ہیں؟ جو چیزیں نچ گئی ہیں ان شاءاللہ آگے میں بیان کروں گا، نوٹ کرلیں بے شک:

4۔ کشف، مراقبہ اور وجد۔ بیراہل الکشف، مراقبہ والوجد کی بات ہے۔

5\_ذوق اوراہل الذوق کی بات۔

6۔ لغت، عربی لغت کی بنیاد پر مسمجھیں قرآن اور سنت کو۔ اہل الغت کی بات ہے۔

7۔ اپنی رائے کی بنیادیر اہل الرائی۔

8 - ظاہر ی لفظ کی بنیاد پر اہل الظاہر۔ یہ باقی پوائٹ ہیں۔

Page 117 of 164

# 16: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔حصہ دوم

ہم بات کررہے تھے کہ اگر فہم سلف جحت نہیں ہے اور فہم سلف کی ضرورت نہیں ہے قر آن اور سنت کو سمجھنے کے لیے تو پھر ہمارے پاس باقی کیار ہتا ہے؟ ،اس سے پہلے میں نے تین چیز وں پر بات کی:

1-اند هي تقليداوريه ابل التقليد والع بين-

2۔ عقل اور منطق باقی رہ جاتا ہے اور یہ اہل العقل والمنطق، اہل الكلام پلاہل الفلسفہ یہ سارے مختلف نام ایک ہی لوگوں کے ہیں۔

3۔ خواب، اہل المنامات۔ خواب کے ذریعے سے دین کو سمجھنا، قرآن وسنت کو سمجھنا۔

اور ریہ پتہ چلامثالوں کے ساتھ کہ بیرسارے کے سارے باطل ہیں۔

**چوتھے نمبر** پر جو چیز باقی رہتی ہے قرآن اور سنت کو سمجھنے کے لیے ،اگر فہم سلف حجت نہیں ہے یاضر وری نہیں ہے تو کشف ، مراقبہ اور وجد اور بیہ لوگ اہل الکشف ،اہل المراقبہ الوجد بھی ان کو کہاجاتا ہے اہل التصوف میں بہ بات معروف اور مشہور ہے۔

مثال کے طور پر، میں ایک مثال دیتا ہوں جیسا کہ پچھلے دروس میں میں نے مثال دی فضائل حج مولانا محمد زکریاصاحب کی معروف تصنیف فضائل حج صفحہ نمبر 164 میں مولانا محمد زکریاصاحب لکھتے ہیں:

(ابدال میں سے ایک شخص نے حضرت خضر علیقاً ہوتا ہا سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبے والا بھی کوئی ولی دیکھا؟

فرمانے لگے ہاں دیکھاہے۔ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں حاضرتھا میں نے امام عبد الرزاق محدث کو دیکھا (یہ کون ہیں یہ امام عبد الرزاق؟الصنعانی،امام احمد بن حنبل ﷺ کے استاد ہیں معروف محدث ہیں کہ ) میں نے امام عبد الرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنارہے ہیں اور مجمع ان کے پاس احادیث سن رہاہے اور مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں پر سررکھے علیحدہ بیٹھاہے۔

میں نے اس جوان سے کہا، تم دیکھتے نہیں ہو مجمع حضور اقد س ﷺ کی حدیثیں سن رہاہے، تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے؟ اس جوان نے نہ تو سراٹھایا، نہ میر کی طرف النفات کیااور کہنے لگا کہ اس جگہ وہ لوگ ہیں جورزاق کے عبدسے حدیثیں سنتے ہیں (رزاق کے عبد کون ہیں؟ عبدالرزاق)جورزاق کے عبدسے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہیں جو خود رزاق سے سنتے ہیں نہ کہ اس کے عبدسے (یعنی براہ راست الرزاق اللہ تعالی سے سنتے ہیں) حضرت خضر عبد اللہ تعالی سے سنتے ہیں کون ہوں؟ اس نے عبد ساڑھایا اور کہنے لگا اگر فراست صحیح ہے توآب خضر ہیں)۔

عجب بات ہے سید ناخصر عَلِیْاً انجِیاً ای بیں یا کوئی نبی سے مخاطب ہونے کا ایک طریقہ ہوتا ہے ناادب بھی ہوتا ہے لیکن اب ولایت کا درجہ بلند ہے نا! کہتے ہیں حضر علیہ اللہ بھی ہیں جن کوعلو مرتبے کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانیا، حق تعالیٰ شاندان سے میں ان کو نہیں پہچانیا، حق تعالیٰ شاندان سے راضی ہواور ہم کو بھی ان سے نفع پہنچائے، آمین )۔

یہ قصہ ہے، معروف قصہ ہے، پہلے بھی میں کئی مرتبہ بیان کر چکا تھا کہ براہراست اللہ تعالیٰ ہے علم حاصل کرنا۔

نبی کون ہوتا ہے ؟ جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وحی کون لے کر آتا ہے ؟ سید ناجبریل امین عَلِیَّا اَبِیَّا اِن کِی براہ راست علم حاصل کر تاتھا اللہ تعالیٰ سے عجب بات ہے کہ نہیں ؟

کلیم الله سید ناموسیٰ عَلَیْهِ اللهٔ تعالیٰ کے جبالله تعالیٰ ہے جبالله تعالیٰ نے چاہاکلام کیا، جب چاہائہیں کیامر ضی الله تعالیٰ کی تھی جسسے چاہاکلام کیا۔ اور محمد مصطفی ﷺ سے الله تعالیٰ نے کلام فرمایاکب؟

معراج کے موقع پر براہراست کلام فرمایا کیا یلیق بجلاله سبحانه وتعالی مخلوق کے کلام جیسانہیں جیساکہ خالق کی ذات جیسی کوئی ذات نہیں ویسے ہی خالق کی صفات جیسی بھی کوئی صفات نہیں۔

Page 118 of 164 www.AshabulHadith.com

کشف اور مراقبہ سے جس نے بھی علم حاصل کرنے کی کوشش کی تو پھرائی ہی ٹھوکر لگتی ہے وہ محدثین جو مسجد نبوی میں بیٹھ کرامام عبدالرزاق رئم لللہ سے علم حاصل کرتے ہیں جو حاصل کررہے ہیں امام احمد بن حنبل بھی ان کے بھی میں بیٹھے ہوئے ہیں ،امام اہل السنة رئم لللہ وہ سارے کے سارے ایک ایسے شخص سے علم حاصل کرتے ہیں جو رزاق کاعبد ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہے دوسرے لفظوں میں اگر یہ معاملہ فیتی ہوتاتو خود بھی وہاں بیٹھے ہوتے ناتو دبے لفظوں میں علم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے یہ لوگ وہ ہیں جواللہ تعالی کے بندوں سے علم حاصل کرتے ہیں۔ کسی نے یوں بھی کہا، کسی صوفی نے یوں بھی کہا کہ (یہ وہ لوگ ہیں جو مردوں سے علم حاصل کرتے ہیں۔ کسی نے یوں بھی کہا، کسی صوفی نے یوں بھی کہا کہ (یہ وہ لوگ ہیں جو مردوں سے علم حاصل کرتے ہیں)۔

مرُ دے کون ہیں، نعوذ باللہ؟ جب حدیث کی سند بیان کی جاتی ہے تواہام بخار کی ڈِٹُللٹے؛ ہیں پھر ان کے استاد ہیں ان کے استاد پھر آپ ﷺ تک سند ہے نا۔ پوچھیں کہاں ہیں؟ کہتے ہیں کہ وفات پاگئے ہیں۔ توبیہ علم وہ ہے جو مرُ دول سے حاصل کیا جاتا ہے۔ زندہ سے علم کون ساہے؟ جواللہ تعالیٰ سے براہ راست حاصل کیا جاتا ہے، سبحان اللہ۔ جائے یہ وہ علم ہے جوزندوں سے حاصل کیا جاتا ہے، سبحان اللہ۔

اس علم سے اولیاؤں کے سردار محروم تھے سیدناابو بکر صدیق، سیدناعثم، سیدناعثمان، سیدناعلی عشرة بالجنة صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندگی میں جنت کی بشارت دی گئیان کو''ابو بکر فی الجنة و عبر فی الجنة و عنان فی الجنة و علی فی الجنة ''آخر تک جودس صحابی ہیں سیدناابوعبیدہ ہیں، سیدناعبدالرحمٰن بن عوف ہیں اور سیدناسعد بن ابی و قاص ہیں اور سعید بن زید ہیں، سیدناطلحہ بن عبیداللہ ہیں زیبر بن عوام ہیں ہے دس صحابہ جتنے بھی ہیں سب کے بارے میں آپ میں افرایا ہے۔''فی الجنة ''(جنت میں ہیں)۔

وہ تو براہ راست نہ علم حاصل کر سکے اور نہ کر سکتے تھے آپ ﷺ کی زندگی میں بھی نہیں اور وفات کے بعد بھی نہیں تاکہ کوئی شخص میہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے کیاضر ورت تھی!

توآپ ﷺ کی وفات کے بعد پھر کیوں نہیں حاصل کیا؟ نہ توآپ ﷺ کی زندگی میں ضرورت تھی اور نہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد نہ تو ضرورت تھی اور نہ ہی ممکن ہے و جی کادر وازہ بند ہو چکاہے۔

وہ کون ساعلم ہے جووحی کے بغیر اللہ تعالی سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور نبی کے بغیر کوئی حاصل کر سکتا ہے؟! نبوت کا در وازہ بند ہو چکا ہے آپ ﷺ خاتم النبیدین ہیں بات ختم ہے۔

اب مسجد نبوی میں جگہ کاشر ف دیکھیں آپ مقام دیکھیں مسجد نبوی ہے اور درس حدیث ہے اور علم کاشر ف دیکھیں آپ حدیث کاعلم اور دینے والے امام عبد الرزاق صنعانی ڈٹملٹٹۂ محدث، شخصیت کے علم کاشر ف دیکھیں آپ اور علم دیکھیں اور ایک شخص کونے میں بیٹھا ہے اور اپنے سر کواپنی ٹانگوں میں دباکر گھٹنوں میں دباکر بیٹھاہے مراقبے کی حالت میں!

جب ہم بات کرتے ہیں پھرلوگ کہتے ہیں کہ یہ بات کرتاہے! تونہ ایس باتیں کیا کرو کتابوں میں کیوں لکھاہے یہ ؟ فضائل جج تبلیغی جماعت والے کیوں لے کر جاتے ہیں دنیا کی سیر کرتے ہیں اورلو گوں کو کیوں پڑھ کرسناتے ہیں ؟ کہتے ہیں یہ فضائل کی احادیث ہیں۔

یہ مدیث ہے کون سی مدیث ہے، مجھے بتائے یہ مدیث ہے یا قصہ ہے؟!

ا گرفضائل کی احادیث ہو تیں کچھ ضعیف بھی ہو تیں تب ہم کہتے کہ چلوضعیف حدیث تھی دس حدیثیں صیحے بھی تو تھیں چلو کچھ بات تھی لیکن بات کرتے ہیں احادیث فضائل کی اور اندر سے دیکھیں کہ اپناتصوف کیسے بھیلار ہے ہیں میہ لوگ میہ تصوف ہے کہ نہیں ؟وہ کون سااس وقت گروہ ہے جو آپ کو علم سے دور کرتا ہے، مجھے بتائیں ؟

ایک رافضی ہیں جو کہتے ہیں کہ حدیث کوئی ہے ہی نہیں کیوں کہ صحابہ کرام اِٹھائی آئی مرتد ہو چکے ہیں سوائے دویاچار کے یاسات کے۔ تواحادیث کا مجموعہ گرادیں باقی کیا بچتاہے مجھے بتائیں؟آپاس قرآن مجید پر عمل بھی نہیں کر سکتے بغیر حدیث کے۔

Page 119 of 164 www.AshabulHadith.com

یہ منکرین حدیث ہیں جو کہتے ہیں کہ ''کوئی حدیث بھی نہیں ہے''کیوں کہ معیار نہیں ہے ہمارے پاس کوئی تراز و نہیں ہے صحیح میں یاضعیف میں توساری ضعیف ہیں بات ختم ہے۔

یا پیراہل تصوف ہیں جو حدیث کا افار بھی نہیں کرتے واضح طور پر لیکن دبے لفظوں میں علم سے دور کررہے ہیں کہ نہیں؟

اب یہ حدیث کے علم سے دوری کا سبق ہے کہ نہیں کہ کیاضر ورت ہے بھئی علم حدیث کے لیے وقت نکالو جاؤاور سفر کرو پھر پیٹھ جاؤ حلقے میں، مجلس میں، دورو گھنٹے، چار چار گھنٹے بیٹھے رہو کمر بھی ٹوٹ جاتی ہے کیاضر ورت پڑگئی ہے بس مجاہدے کرتے رہواور جنگلوں میں نکل جاؤ،غار وں مہیں جاکر بسو، شیطانوں اور جنوں کے ساتھ اندھیر وں میں اندھیر وں میں علم کانور ماتا ہے۔

جنگلوں میں آپ کو کیاملتاہے سوائے شیطانوں کے! شیطان کہاں بسیر اکرتے ہیں مجھے بتائیں؟ جن، شیطان ویرانوں میں رہتے ہیں شہروں میں گھروں میں رہتے ہیں، کہاں رہتے ہیں؟ جنگلوں اور غاروں میں کیاملتاہے؟ نہ جمعہ کی نماز اور نہ ہی نماز باجماعت۔ بھٹی یہ کون سافرقہ ہے اور یہ کون سادین ہے لوگوں کو عقل نہیں آتی!

تو کشف، وجدیہ بات میں کر رہاتھا، مراقبہ ،یہ ایک ہی مثال کافی ہے ورنہ کئی مثالیں ہیں۔ میرے بھائی! فنہم سلف سے بہتر واللہ کوئی راستہ نہیں ہے۔قر آن و سنت کو سمجھنے کاراستہ فنہم سلف ہے جواس کو جحت نہیں مانتاتو پھریہ دیکھیں کہ کون سے خطر ناک راستے دوسرے موجود ہیں۔

5۔ ذوق ، ذوق باقی رہتا ہے اور اہل الذوق ، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ذوق سے قرآن وسنت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذوق کیا ہے؟ اس کی کیا مثال ہے؟ آیئے پر کیٹیکل مثال لیتے ہیں۔

میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ سید ابوالا علی المودودی ، یہ کتاب ہے تفہیمات حصہ اول ، صفحہ نمبر 350 میں ، یہ ہے مسلک اعتدال۔اس سے پہلے منکرین حدیث پر بات کر چکے ہیں۔ حدیث کا انکار کرنے والے غلط ہیں ، پھر مسلک اعتدال بتاتے ہیں کہ ان کا کیا مسلک ہے ؟ جو معتدل ، سیدھاراستہ ہے ،اعتدال کا راستہ ہے حدیث کو سمجھنے ، پر کھنے میں۔ میں یہاں پر صرف جوذوق کی بات ہے وہ آپ کوپڑھ کوسناتا ہوں صفحہ نمبر 362 میں کہتے ہیں:

(جو شخص اسلام کے مزاح کو سمجھتا ہے اور جس نے کثرت کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو گہر امطالعہ کیا ہوتا ہے وہ نبی اکرم ﷺ کاالیامزاح شناس ہو جاتا ہے کہ روایات کو دیکھ کرخو دبخو داس کی بصیرت اسے بتادیت ہے کہ ان میں سے کون سا فعل میرے سرکار کا ہو سکتا ہے اور کون سی چیز سنت نبوی سے اقرب ہے یہی نہیں بلکہ جن مسائل میں ان کو قرآن و سنت سے کوئی چیز نہیں ملتی ان میں بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کے سامنے فلال مسئلہ بیش آتا تو آپ اس کا فیصلہ یوں فرماتے۔ یہ اس کی روح ، روح محمد میں گم اور اس کی نظر بصیرت نبوی کے ساتھ متحد ہو جاتی ہے ، اس کا دماغ اسلام کے سانچ میں ڈھل جاتا ہے اور وہ اس طرح دیکھتا اور سوچتا ہے جس طرح اسلام چاہتا ہے کہ دیکھا اور سوچا جائے۔ اس مقام پر پہنچ جانے کے بعد انسان اسناد کا بہت نیادہ محتاج نہیں رہتا۔ (اسناد جانتے ہیں ؟ سند حدیث کی ) وہ اسناد سے مد دضر ور لیتا ہے گر اس کے فیصلے کا مدار اس پر نہیں ہوتا۔

(اچھا، فیصلے کامدار کس چیز پر ہوتا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں، کہتے ہیں) وہ بسااو قات ایک غریب، ضعیف، منقطع السند، مطعون فیہ حدیث کو بھی لے لیتا ہے اس لیے کہ اس کی نظراس افتادہ پھر کے اندر ہیرے کہ جوت دیکھ لیتی ہے (سبحان اللہ) اور بسااو قات وہ ایک غیر معطل، غیر شاذ، متصل السند، مقبول حدیث سے بھی اعراض کر جاتا ہے اس لیے کہ اس جامع زریں میں جو بادۂ معنی بھری ہوئی ہے وہ اسے طبیعت اسلام اور مزاج نبوی کے مناسب نظر نہیں آتی۔ یہ چیز چوں کہ سراسر ذوقی ہے اور کسی ضابطہ کے تحت نہیں آتی نہ آسکتی سراسر ذوقی ہے اور کسی ضابطہ کے تحت نہیں آتی نہ آسکتی ہے اس لیے اس میں اختلاف کی گنجائش پہلے بھی تھی اور اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی)۔

احادیث کے مجموعے کو چند جملوں میں گرادیاہے۔احادیث کی بنیاد سے ہی جو قواعد تھے۔سلف نے محدثین نے جو قواعد بنائے ہیں قرآن وسنت کی روشنی میں یاد رکھیں کسی محدث کی جراُت نہیں تھی کہ وہ کوئی قانون یا کوئی قاعدہ بنانا قرآن وسنت کے خلاف۔ یہ تو محدثین کے قواعد ہیں جو زیادہ مضبوط ہیں، میں آپ کو

Page 120 of 164 www.AshabulHadith.com

فقہاء کے قواعد آپ کو بتاؤں گاان شاءاللہ قواعد فقہیہ پر در سان شاءاللہ شروع کریں گے۔جو قواعد فقہیہ پر بعض ساتھی اعتراض کرتے ہیں یہ قاعدے کہاں سے آئے ہیں ؟قرآن اور سنت سے لیے گئے ہیں اور دلیل کے ساتھ ان شاءاللہ بیان کریں گے اور دیکھیں علم میں کیسے ترقی آتی ہے۔

بعض او قات بعض مسائل میں بعض طلاب علم پریشان ہو جاتے ہیں کہ اب اس میں کیا کیا جائے؟ طہارت کا کوئی مسئلہ آ جاتا ہے یا کوئی معاملات ایسے درپیش آ جاتے ہیں جب دلیل یاد نہیں ہوتی تو قواعد فقہیرا گرآپ کو یاد ہیں تودلیل فوراً یاد آ جاتی ہے، سجان اللّٰہ توعلم میں ترقی ہے۔

الغرض قواعد فقہیہ کی بنیاد بھی قرآن وسنت ہے ہاں! جو غلط ہے وہ غلط ہے اس کو توہم رد کرتے ہیں لیکن جو قرآن وسنت کے مطابق ہے اس کو کیوں رد کرتے ہیں اپنیاد بھی قرآن وسنت کے مطابق ہے اس کو کیوں رد کرتے ہیں؟!

اور احادیث کا مجموعہ امام بخاری ٹیٹائٹڈ نے سولہ سال ایک کتاب کی تصنیف کی ہے۔ زندگی وقف کر دی ہے دس لا کھ درہم لگادیئے ہیں اور مودودی صاحب حدیث کی طرف آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بی حدیث صحیح نہیں ہے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ عقل نہیں مانتی اس حدیث کو تو ہم کیا کریں۔ عقل نہیں مانتی، ذوق کے مخالف ہیں تو کیا کریں؟ اور انتہادیکصیں، عجب بات دیکھیں کہ انسان جب صحیح راستہ چھوڑ دیتا ہے ، واللہ یہ حقیقت ہے میرے بھائیو! جب انسان صراط متنقیم چھوڑ دیتا ہے کوئی اور راستہ اپناتا ہے اسے اس راستے ہی ٹھوکر لگتی ہے۔ اب انہوں نے ذوق کی بات کی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں اور آپ ﷺ کی حدیث میں جو گہری نظر رکھتا ہے اس کامزاح بن جاتا ہے اس کاذوق بن جاتا ہے حدیث کو سمجھنے کااور قرآن کو شمجھنے کااور خاص طور پر حدیث صحیح ہے یاضعیف ہے۔ یعنی قابل قبول ہے یا نہیں ہے ، عجب بات دیکھیں آپ!

سور ةالنصر ميں جوان كا قول تھاميں پہلے بھى بيان كر چكاتھا پچھلے در س ميں قر آن مجيد كى چاربنياد ي اصطلاح ميں كہتے ہيں:

(الله تعالى كے پيارے پغيمر ﷺ كوجب الله تعالى نے حكم ديا ہے سورة النصر ميں ﴿إِذَا جَاءَ نَصُرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ﴿ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَلُ خُلُونَ فِي دِيْنِ اللهِ اللهُ تعالى اللهِ عَالَى كَ يَعْدِر عَلَيْهُ كُورَ اللهِ عَلَى اللهُ عَالَ اللهُ تعالى اللهِ تعالى اللهِ عَيارے يَغْمِر عَلَيْهُ كُورَ مَن كه وه استغفار كريں جوان سے كوتا بياں اور خامياں بوكي بين فرائض كي ادائيكي ميں ﴾ ۔

ا گروہ واقعی قرآن مجید کو سبھے اور گہری سبھے رکھتے جیسے کہ انہوں نے خود کہاہے کہ ذوق کووہ صبحے سبھے ہیں تو یہاں پران سے غلطی نہ ہوتی۔ کوئی جانتا ہے کیے؟ قرآن مجید کاایک طریقہ ہے جس کووہ مزاج کہہ رہے ہیں ایک طریقہ ہے کہ آیت کا جواختام ہوتا ہے نااس کی ابتداء سے اس کا گہرا تعلق ہوتا ہے خاص طور پروعد و وعید کے تعلق سے ۔ سورۃ النوح میں اس سے ملتی جلتی آیت ہے کون سی ہے ؟ ﴿ فَقُلْتُ اللّٰهَ عَنْوُوْا رَبَّکُمْ ۖ اِنَّهُ کَانَ غَفَّارًا ﴾ (انوح 10/)۔ ﴿ فَقُلْدُ اللّٰهَ عَنْوُوْا رَبَّکُمْ ۖ اِنَّهُ کَانَ غَفَّارًا ﴾ (انوح 10/)۔

﴿اسْتَغْفِرُوا،غَفَّارًا﴾ يهاب ير ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ ﴾، ﴿غَفَّارًا ﴾ يا ﴿تَوَّابًا ﴾؟ ﴿تَوَّابًا ﴾ ـ

فرق کیاہے دونوں میں؟

جب غلطی ہوتی ہے تو وہی لفظ دہرایاجاتاہے جب غلطی نہیں ہوتی تولفظ کو چینج کر دیاجاتاہے۔

قوم نوح عَلِيْهُ وَلِيَّا السِيهِ غَلْطَي ہو ئی تھی کہ نہیں؟ شرک سے بڑھ کر کیا غلطی ہے۔

﴿ الْسَتَغُفِورُ وَ ارَبَّكُمْ اللَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴾ تم غلط كرر ہے ہواب مغفرت كى تمہيں اشد ضرورت ہے اس ليے ﴿ غَفَّا رًا ﴾ كالفظ دہر ايا گيا ہے اور آپ ﷺ كى : غلطى نہيں ہوئى فرائض كى ادائيگى ميں كوئى غلطى نہيں ہوئى ہمار اايمان ہے معصوم ہيں، حفاظت تواللہ تعالى فرماتا ہے اپنے پيارے نبى ﷺ كى :

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَى ﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا وَخُيٌّ يُوحَى ﴾ (النجم/3-4)-

توكيافرمايا؟:

Page 121 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿فَسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُهُ ۚ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ يا﴿ غَفَّارًا﴾؟ا گر﴿غَفَّارًا﴾ وتاتو پھروى غلطى تقى اور غلطى سے توبہ كرنى چاہيے مغفرت كى دعاكرنى چاہيے كيكن ﴿إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ كه آپ سے غلطى نہيں ہوئى مير بے پيار بيغبر ﷺ۔

یہ مزاج ہوتا ہے اگروہ مزاج کہتے تومزاج توبیہ تھا۔ کہاں سے ٹھو کر لگی ہے کیوں ٹھو کر لگی ہے؟! کیوں کہ بیراستہ مزاج کااور ذوق کا ہے ہی غلط راستہ اور خود فرما رہے ہیں کہ کیوں کہ بید ذوقی معاملہ ہے تواختلاف پہلے بھی تھااب بھی ہے اور رہے گا بھی۔

قرآن اور سنت کوجو سمجھنے میں اختلاف ہے بڑا خطر ناک اختلاف ہے!

اور یہ تو حدیث ہی کی بات کررہے ہیں حدیث صحیح یاضعیف ہے تواعد کے باوجود اصولوں کے باوجود بھی بعض اختلاف پایاجاتا ہے ان کا جن کے علم میں کمزور ی ہے کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ محد ثین نے تواعد اور اصول بنائے ہیں۔ بعض ہیں متسا ہلین، بعض ہیں متوسطین بعض ہیں متشددین۔ نہیں! ابن حبان کی تقیح کیوں نہیں لیتے ؟اس لیے کہ متساہل ہیں۔

یہ قاعدہ میر ابنایا ہواہے؟ میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ سمجھیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ قواعداوراصولوں کے ہوتے ہوئے بھی اختلاف تھالیکن بہت کم ہےا گرذوق کے لیے دروازہ کھول دیاجائے تب اختلاف کو کوئی روک سکتاہے کوئی سمیٹ سکتا ہے اختلاف کوامت میں؟ پھر حدیث کا مجموعہ رہے گا کیا مجھے بتائیں؟! ہر بندہ کیے گاہر داڑھی والا کیے گاچاہے اس کی علم سے واقفیت ہویانہ ہو کہ میراذوق تو کچھ اور کہتاہے میرامزاج کچھ اور کہتاہے۔

واللہ! میرے پاس ایک شخص آیا اور کئی لوگ ایسے آتے ہیں ایک صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے اور یوں رد کر دیتے ہیں میں جیران ہوں میں نے کہا یہ باتیں کہاں سے تم لوگوں نے سیھی ہیں کسی حدیث کی روایت کیوں ردی میں ڈال دی؟! کہتے ہیں یار عقل نہیں مانتی نا۔

میرے بھائی! بس وہی بات ہے بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿أُشُرِ بُواْ فِی قُلُو بِهِمُ الْمِعِجْلَ بِکُفْرِ هِمْ﴾ (البقرة/93)۔ ورنہ کہال بچھڑا جواپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس کی عبادت کرنا پھراس کے لیے جھگڑا کرنا پھر دوفر قول میں بٹ جانا کوئی تصور کر سکتا ہے!لیکن اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿أُشُرِ بُواْ ﴾ (دلوں میں محبت بلادی گئی) خود نہیں پی بلادی گئی ﴿بِکُفْدِ هِمْ ﴾ کفر پہلے انہوں نے کیا پھر بلادی گئی۔ یہ لوگ جوالی باتیں کرتے ہیں جب راہ راست کو چھوڑ دیاجان بوجھ کراب ان کو بھی عقل کوآگے کرنے کی محبت بلادی گئی۔

میں اللہ تعالی سے دعا کر تاہوں کہ اللہ تعالیان کواور ہم سب کوہر شر سے محفوظ فرمائے اور قر آن وسنت پر چلنے کاجو صحیح راستہ ہے جو فہم سلف ہے ، منہج سلف ہے اس پر قائم ودائم رکھے اور ثابت قدمی عطافر مائے۔ آمین۔

6۔اللغہ (عربی لغت)۔ٹھیک ہے ذوق بھی غلط ہے ثابت ہوا، کشف، وجد بھی ثابت ہو گیا کہ غلط ہے لغت باقی رہتی ہے۔ کیالغت کافی ہے بس کہ جس کو عربی آتی ہے وہ قرآن و حدیث سمجھ لے کافی ہے ؟

یہ دوقتم کے لوگ ہیں جو لغت کے اعتبار سے بات کرتے ہیں ایک تواہل الظاہر آخر میں یاا گلے در س میں ان شاء اللہ میں بیان کروں گاہل الرائی اور اہل الظاہر سے دو چیزیں رہ گئی ہیں اہل الرائی اور اہل الظاہر بید دو نوں بالکل ایک دوسر ہے کے آمنے سامنے دو گروہ ہیں ان کی بات ایک ساتھ الگے در س میں ان شاء اللہ میں بیان کروں گا۔ آج کے درس میں لغت کی بات کرتے ہیں کیوں کہ ایک تواہل الظاہر ہیں جو صرف لغت کودیکھتے ہیں اور پچھاس کے ساتھ ظاہری لفظ کو لیتے ہیں۔ دوسری قشم کے لوگ ان میں سے جو اہل الظاہر میں سے نہیں ہیں لیکن لغت کی بنیاد پر ہی وہ قرآن اور حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں دیکھیں کہ تھو کر کسے لگی۔

ان میں سے دیکھیں عمروخالد یہ معروف داعی ہے مصر کااور بنیادی طور پر یہ خودانجیئئر نگ کر چکاہے یعنی شریعت کاعلم کسی مدرسے یا کسی مسجد میں حاصل نہیں کیا انجیئئر نگ کے بعداس نے کچھے چند چیزیں سیکھی ہیں اور سبحان اللہ،اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ معروف ومشہور داعی بن گیاہے یعنی دنیا کے لیول پر بہت بڑا۔آ سیے دیکھتے ہیں کہ وہ شخص کہتا کیاہے۔

Page 122 of 164 www.AshabulHadith.com

اور دیکھیں کہ غلطی کیسے لگتی ہے جب صرف لفظ کولیاجاتا ہے اور وہ خود عربی مصری ہے اس کو عربی آتی ہے اب دیکھیں کہ عربی کی بنیاد پر اب اسے تھوڑی ہی بھی واللہ! قرآن وسنت کی سمجھ ہوتی ناواللہ بیہ غلطی نہ ہوتی اس سے ۔ آپ دیکھیں ذرا غلطی کو imagine کریں اور سوچیں ذرا کہ کتنی بڑی غلطی ہے ہیہ! شاید اس بچسے پوچھیں تواس سے بیہ غلطی نہیں ہوگی۔ دیکھیں کتنی بڑی غلطی کرتا ہے ۔ عمر وخالد کہتا ہے ابلیس کے تعلق سے اب ابلیس سے بڑھ کر کوئی کافر ہے دنیا میں ابلیس مردود؟! یہ کہتا ہے:

"ابلیس ماکفرش" نیان کاجوا پناaccent ہے مصری کا کہتا ہے کہ (ابلیس نے کفر تو نہیں کیا)

"يبقى هو اعترف لله إن هو خلقه ولا؟مش كده؟ "(كياوهاعتراف نهيس جاس سے يعني البيس سے كه الله تعالى نے اسے پيداكيا جه يہ بات صحيح ہے كه نهيں؟)

"قال" ﴿ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ ﴾ (شيطان نے كہامجھ تونے آگ سے پيداكيا ہے الله تعالى!)

"يقوله إيه "اوركياكها؟ ﴿ وَ خَلَقُتَهُ مِنْ طِينِ ﴾ (اوراسے مٹی سے پيداكيا)-

"إنتا خلقتني وانتا إلى خلقته " (ليعني توني مجھے پيداكيا اور توني اسے بھي پيداكيا)

"وفي آية تانية بيقوله إيه" (يعنى دوسرى آيت مين الله تعالى كيافر ماتا ہے) ﴿فَبِعِزَّ تِكَ﴾ (ص:82) (باالله تعالى تيرى عزت كى قسم!)

"يقى مدرك عزة الله عز وجل ولا لا ؟" (يعنى الله تعالى كي عزت كوابليس نے جانا ہے كه نہيں جانا سے ادراك ہے كه نہيں سمجھ ہے كه نہيں؟)

"وفي آية تالتة يقوله إيه ' (اور تيسري آيت ميس كيا كهتابي ؟ الله تعالى فرماتاب يعني الميس كي زباني)

﴿قَالَ﴾ (الحجد:36) (الله تعالى فرماتا ہے)﴿قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرُ نِيَّ إِلَى يَوْمِر يُبْعَثُونَ﴾ (اكالله تعالى! مجھے مہلت دے قيامت تك دوباره زنده مونے تك )\_

"ماهو مش بایدی بایدك إنتا" (بعنی میرے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے اے اللہ تعالیٰ! تیرے ہاتھ میں ہے دوبارہ زندہ کرنا)

"فهل أنكر إبليس إن الله هو الخالق ؟ أنكر إبليس إن الله هو الرب ؟ لا" (كيا بليس نے انكار كياكه الله تعالى بى خالق ہے؟ كيا بليس نے انكار كياكه الله تعالى بى الليس نے انكار نہيں كيا)

''أمال أنكر إيه؟ مشكلة إبليس إيه؟ ''(يعنى البيس كى اصل مشكل كيابي؟ كيامشكل تقى اس كو؟) \_ كهتاب

"وفض الطاعة" (كه فرمال برداري كواس في جيمور الص نافرماني كي ہے)

"آه،ده نقطة محمة جداً جداً "وه كهتاب

"إنت رب آه.. " (تورب ہے میں مانتا ہوں، جی ہاں)

"لكن إله تقوللي أعمل كذا ومعملش كذا ، لأقر (ليكن تم مجھے تم يہ كہتے ہواہے مير برب! ميں يه كروں اور بين كروں، نہيں ميں يه نہيں مان سكتا)۔ الجيس كابية قصور بي!

یه ایک کیسٹ ہے اس کاعنوان ہے محاربة الشیطان اس کی سائیڈا ہے میں بیاس نے کہاہے، حوالہ نوٹ کرلیں "محاربة الشیطان" کیسٹ ہے اور اس کی سائیڈ اے میں اس نے بیات کی ہے۔ اے میں اس نے بیہ بات کی ہے۔

اباللہ کے لیے مجھے بتائیں،ایک شخص کہتاہے کہ ''ابلیس کافر نہیں ہے''۔ابلیس کافر نہیں ہے تو پھر اللہ المستعان تو پھر کون کافر ہے دنیامیں ؟!اور دلا کل کیا ہیں؟قرآن مجید میں سے تینآیات میں سے کہتاہے:

1۔ ﴿ خَلَقُتَنِي ﴾ بہل مرتبہ توبیہ ہے پھر تفصیل ہے:

﴿ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴾ خالق توب ميں مانتا ہوں، ربّ كو توجان لياس ليے وہ مومن ہے نعوذ باللہ يعني وہ كافر نہيں ہے۔

Page 123 of 164 www.AshabulHadith.com

2۔ ﴿ فَبِعِزَّ تِكَ﴾ دوسرى آيت، جوعزت كى قسم كھاتا ہے وہ كيسے كافر ہوسكتا ہے؟ وہ تواللہ تعالى كى عزت كى قسم كھانے والا ہے اور پھريہ بھى مانتا ہے كہ دوبارہ زندہ بھى اللہ تعالىٰ ہى كرے گا، ميں نہيں کچھ كرنے والا توہى سب کچھ كرے گا تو پھر كافر تونہيں ہے نال وہ۔

اس نے صرف لغت کودیکھاہے اگر قرآن مجید کووہ سمجھتا یاسور ۃ البقر ۃ ہی پڑھ لیتازندگی میں ایک مرتبہ شر وع میں پڑھ لیتاا گرمیں یہ نہیں کہتا کہ اللّٰداعلم پڑھی ہے یانہیں لیکن سمجھ کر نہیں پڑھی ہوگی میں بیدد عوے سے کہتا ہوں۔

ا گرجیبا کہ یہ اس نے پڑھاہے یہاں پراوراس کو ثبوت ملاہے کہ وہ کافر نہیں ہے تو سورۃ البقرۃ کی اس آیت کے بارے میں کیا کہے گاللہ تعالیٰ فرماتاہے ﴿إِلَّا إِبْلِيسَ أَبِيۡ وَاسۡتَكۡبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾(البقرۃ/34)﴿وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾واضح لفظہے کہ نہیں؟

(سوائے ابلییں کے سجدہ نہیں کیا بلیس نے اور ابلیس کافروں میں سے تھا)۔ابلیس کافرہے کہ نہیں؟اللہ تعالی فرماتا ہے اوریہ شخص کہتا ہے کہ کافر نہیں ہے۔ سجان اللّٰد۔

3۔اگلی غلطی دیکھیں، یہی غلطی کافی ہے لیکن بعض ساتھیوں کے لیے جو یہ نہیں مانتے چلوایک غلطی ہو گئ!ا گرچہ ایک غلطی میں سمجھتا ہوں کہ کافی ہے کہتے ہیں کہ نہیں ایک غلطی میں کیاہو تاہے غلطی توہر انسان سے ہو جاتی ہے! چلیں دوسری دیکھے لیتے ہیں۔

الله تعالیٰ کے اساء والصفات میں دیکھیں کہ کس طریقے سے غلطی کرنا حیران کن بات ہے واللہ! چار آیات میں اللہ تعالی نے قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے کہ تزکیہ انسان کا کیسے ہوتا ہے۔

ایک آیت میں علم پہلے ہے اور تزکیہ بعد میں ہے اور باقی آیات میں تزکیہ پہلے ہے اور علم بعد میں ہے تین آیات میں۔سیدناابراہیم عَلِیْاً اُوْوَا اُکِی دعامیں علم پہلے ہے اور تزکیہ بعد میں ہے: اور تزکیہ بعد میں ہے اس کی تصحیح کی گئی جیسے کہ سور ۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات میں تزکیہ پہلے ہے اور علم بعد میں ہے:

﴿وَيُزَكِّيهِم وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ (الجمعه/2)

﴿وَيُزَكِّيهِ هِ﴾، ﴿وَيُعَلِّمُهُ ﴾ بعد ميں ہے۔اب ديكھيں وہ كياكہتا ہے عمر و خالد كہتا ہے مقدمہ في الاخلاق سائيڈا ہيں كہتا ہے:

يبقي سيدنا ابراهيم يدعي ويقول يارب ابعث في الامة دي رسولا منهم يعمل ٣ حاجات: يتلو عليهم الوحي ويعلمهم العلم ويحسِّن اخلاقهم، الاية دي جاءت في القران ٤ مرات به آيت قرآن مجيد مين چار جگهوں پر آئی ہے۔

مره واحده علي لسان سيدنا ابراهيم وثلاث مرات علي لسان الله عز وجل، وال٣ مرات علي لسان الله الترتيب مختلف، لكن الله تبارك وتعالى قام حاطط تزكية الأخلاق قبل العلم. احفظها كده.

الغرض غلطی کہاں پر ہوئی؟''لسان الله''(الله کی زبان)۔الله کی زبان ہے؟! میرے بھائی! اساء والصفات کی جب الله تعالی کی ذات کے تعلق سے بات کی جاتی ہے تواحتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کہیں الله تعالی نے فرمایا ہے کہ میر کی زبان ہے کسی آیت میں کسی حدیث میں؟! اہل سنت والجماعت کا سب سے پہلا قاعدہ کیا ہے اساء والصفات کے تعلق سے؟جونام یاصفت قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں ثابت ہیں ہم اس کو ثابت کرتے ہیں چار شرطوں کے ساتھ''مِن غَیْرِ تَعْطِیلِ مِنْ غَیْرِ تَعْشِیفِ مِنْ غَیْرِ تَعْشِیفِ مِنْ غَیْرِ تَعْشِیفِ مِنْ غَیْرِ تَعْشِیفِ مِنْ غَیْرِ تَعْشِیلِ"۔ نہیں پڑھا ہے؟! سبحان الله۔

ای کیسٹ میں آگے کہتاہے کہ "سیدناا براہیم عَلِیْاً ہُوا عاکرنے کاطریقہ نہیں آتا تھاد عاکرنے میں غلطی کرلی اور جو قرآن مجید کویاد کرتے ہیں حفظ کرتے ہیں ا بے چارے یہاں پر پریثان ہو جاتے ہیں"۔ کیوں پریثان ہوتے ہیں؟

"کہ سید ناابراہیم عَلیَّا الْبِیَّا اُوجہ سے پریشانی ہوئی ہے انہوں نے علم پہلے کہاہے تزکیہ بعد میں ہے اور باقی تین آیات میں تزکیہ جو ہے ناپہلے علم بعد میں ہے تو یہاں پروہ پریشان ہوتے ہیں توسید ناابراہیم عَلِیَّا الْبِیَامُ کُود عاما مَکنے کاطریقہ نہیں آتا تھا"!۔

Page 124 of 164 www.AshabulHadith.com

ایمان باللہ،ار کان ایمان کا پہلار کن ہے،الایمان بالرسل ار کان ایمان کا چوتھار کن ہے یہ بنیادی علم میں غلطی ہے کہ نہیں؟اور بھی باتیں ہیں لیکن عجب بات دیکھیں آپ کہ ایک اہل حدیث رسالہ ہے The simple truth کے نام سے یہ شائع ہوتا ہے اور مار چ 2014 اس مہینے میں شائع ہوا ہے اور عمر وخالد کا اس شخص کا آر ٹیکل اس میں انہوں نے چھا پاہے Goodness and perfection کے نام سے۔

یار میرےاہل حدیث بھائیو!اللہ کے لیے یہ کیا کررہے ہو کیااییا شخصاس قابل ہے کہ اس کی باتیں شائع کی جائیں جو یہ نہیں جانتا کہ اہلیس کافرہے کہ نہیں بلکہ وہ کہتاہے کہ اہلیس کافر ہی نہیں ہے!ایک ایسا شخصاس کی علمی حیثیت ہے کیا مجھے بتائیں؟!

صرف اس کے دروس میں کچھ مجمع ساہو جاتا ہے اور جوم ساہوتا ہے بس یہی عالم تمہیں دنیا میں ملاہے کہاں گئے اہل حدیث علاءان کے آرٹیکل کیوں نہیں چھاپتے تم لوگ کہاں گئے ہیں؟! کہاں گئے ہیں؟! پھر لوگ ناراض موتے ہیں (الله تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) کہاں گئے ہیں؟! پھر لوگ ناراض ہوتے ہیں کہ یار یہ توکسی کوچھوڑ تانہیں ہے۔

الله کے لیے ایساکام نہ کروکہ کوئی آپ پر انگلی کھڑی کرے عمر و خالدرہ گیاہے صرف اس کے آرٹیکل چھاپنے ہیں!

لیکن میراحسن ظن ہے اپنے بھائیوں سے کہ ان کواس چیز کاعلم نہیں تھااللہ کے لیے اب تمہیں پیۃ چل گیاہے کہ یہ شخص کیاہے اوراس کی اور بہت ساری غلطیاں ہیں میرے یاس وقت نہیں ہے واللہ!

سنگین غلطیاں ہیں بعنی ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے، یہ توعقیدے اور منہج کی غلطیاں دیسیں آپ کہتا ہے کہ ''جو شخص جاتا ہے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت میں توجاکر آپﷺ سے جو بھی دل میں جاکر کہے ناجو بھی پریشانی ہے آپﷺ سے جاکر شیئر کرے بتائے آپﷺ کو''۔

كيابي:!

کوئی شخص جواہل سنت والجماعت کے ساتھ رہتا ہویاان کے منہج کو سمجھتا ہو کبھی ایسی بات کرتاہے؟! کیااہل حدیث ایسی باتیں پیند کرتے ہیں ایسی باتیں شائع کرنے کو؟ نہیں! وہ کہتے ہیں کہ ہم توالی باتیں شائع نہیں کرتے۔میرے بھائی! بندہ تو وہی ہے نا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بات تو قرآن وسنت کے مطابق ہی ہے ناجو آرٹیکل چھایاہے۔

بات قرآن وسنت کے مخالف ہویانہ ہواس کو چھوڑیں، مجھے بتائیں یہ شخص کون ہے؟ یہ وہی تو شخص ہے یہاں پر آپ بات کر وقرآن وسنت کے مطابق اور دس جگہ بات کر وقرآن وسنت کے مخالف توانسان تو وہی ہے ناآپ کیوں اسے اس طریقے سے اس کے علم کو پھیلار ہے ہیں اور کیوں اس کی promotion کر رہے ہیں کیاضر ورت ہے بھئی؟!

تواللہ کے لیےان مسائل کو سمجھیں، یہ اللہ تعالیٰ کادین ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کوئی خیر کام کر ناچا ہتاہے اور خیر کام کرنے کے بعداس کواس کااجر بھی ملتار ہتا ہے اسی طریقے سےا گر کوئی کسی شخص نے بھی کسی شرکا باعث بناتو پھر وہ بھی اس شرمیں برابر کا شریک ہے جس میں اس نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

عمروخالداکاؤنٹٹ ہے مجھے پیتہ ہے کہ اس نے پی ایج ڈی کی ہوئی ہےاکاؤنٹٹ ہے ڈ گری اس نے لی ہے انجینئر نہیں ہے۔

Page 125 of 164 www.AshabulHadith.com

## 17: فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔حصہ سوم

ہم بات کررہے تھے کہ اگر فہم سلف جمت نہیں ہے تو پھر ہمارے پاس وہ کون سے راستے ، کون سے منہج باتی رہتے ہیں قر آناور حدیث کو سمجھنے کے لیے ؟ اب ہم بات کریں گے ساتویں نمبر پر جو ساتویں چیز رہتی ہے وہ ہے رائےاوران کو کہتے ہیں اہل الرائی۔

پہلے نمبر پراندھی تقلید تھی، دوسرے پرعقل ومنطق، تیسرے نمبر پر خواب، چوتھے نمبر پر کشف، مراقبہ اور وجد، پانچویں نمبر پر ذوق، چھٹے نمبر پر لغت، آج کے درس میں ساتویں نمبر پرالرائی یارائے اوران کو کہاجاتا ہے اہل الرائی۔

7۔اہل الرائی کون ہیں اور کیا صرف رائے کی بنیادیر،اپنی سوچ کی بنیادیر،اپنی مرضی سے قرآن اور حدیث کو سمجھا جاسکتا ہے؟آ ہیے دیکھتے ہیں۔

اہل الرائی کون ہیں؟ یہ وہ گروہ ہے جس نے حدیث سے زیادہ قیاس آرائیوں کااور عقلی مفروضوں کااہتمام کیااوراس پراعتاد کیاہے قرآن مجید کی تفسیر میں،
عقید ہیں، تین چیزوں میں اوراس معاملے میں غلوسے کام لیااور قیاس، عقل ومنطق کو نصوص قرآن وسنت پر مقدم کر دیابلکہ ان میں سے بعض
نے یہاں تک کہا کہ قرآن وسنت نے لوگوں کی حالتوں کا دسواں حصہ بھی پورا نہیں کیا تو توسع ضروری تھا، حاجتیں ضروری تھیں۔ قرآن و حدیث میں جو
مسائل ہیں جن مسائل کو بیان کیا گیاہے وہ جو مسائل لوگوں میں موجود ہیں، وہ ان کا دسوال حصہ بھی نہیں ہیں اس لیے ہمیں ضرورت پڑگئ قیاس کی اور رائے کی ادر ائے۔
کی۔ انہیں کو اہل الرائی، اہل الکلام اور اہل القیاس بھی کہا جاتا ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے اور یہ قول اس لیے ہے میں وضاحت کر دوں کیوں کہ سلف کے زمانے میں اور خاص طور پر صحابہ کرام الٹانٹی آئی گئی کے زمانے میں بعض صحابہ سے رائے کو مذمت کرنے کی دلیل ملتی ہے بعض آثار میں مثلاً سید ناعمر بن خطاب ڈلائٹی فرماتے ہیں:

''أَصْبَحَ أَهْلُ الرَّأْيِ أَعْدَاءَ السُّنَنِ أَعْيَبُهُمُ الأَحَادِيثُ أَنْ يَعُوهَا وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ أَنْ يَرُوهِهَا فَاسْتَبَقُوهَا بِالرَّأْيِ ''(اہل الر کی جوہیں وہ سنتوں کے دشمن بن گئے (کیسے؟) سیجھنے سے قاصر رہے کہ حدیث کو یاد کرتے حفظ کرتے یا سیجھتے اور ان سے جھوٹ گئیں کہ ان کوروایت کرتے توانہوں نے کہا ہم رائے سے کام چلا لیتے ہیں تواپی رائے کو مقدم کردیا)۔

اب صحابہ کرام النَّانَّ النَّنْ النَّانَ النَّانَ النَّانِ عَیْنِ کو فَی البیا گروہ تھاجو فقہی مسائل میں اپنی رائے پیش کرتا تھا کبھی ؟ نہیں فقہی مسائل میں رائے نہیں پیش کرتے تھے صحابہ کرام النَّانَّ النَّانَ اللَّانِ اللَّالِ اللَّالِ عَلَیْ کَمُ مَسائل میں تووہ قرآن وسنت کی روشنی میں اختلاف تھا کسی نے اپنی رائے کو مقدم نہیں کیا کسی نے اپنی رائے کا اعتبار نہیں کیا، کسی نے قباس آرائیاں نہیں کیں دلیل کے ہوتے ہوئے۔

تو پھر کیامراد ہے سیدناعمر بن خطاب ڈٹاٹٹڈ کی یہاں؟ اہل الکلام جواس زمانے میں موجود تھے جیسا کہ قدری موجود تھے،خوارج موجود تھے ان لو گوں نے، خوارج نے اپنی رائے کی بنیاد پر خروج کیا کہ نہیں کیا ورنہ خوارج کے پاس ہے کیا نگلنے کے لیے خروج کے لیے؟ اپنی رائے کی بنیاد پر قرآن و سنت کو سمجھااور خروج کر دیا۔

﴿إِنِ الْحُكُمُّدِ اللَّا لِللهِ﴾(الانعام/57) قرآن مجید کی آیت ہے اس میں کہال ہے کہ صحابہ کرام الطبقائی شائل خلاف خروج کروبتائیں مجھے ؟ کیا صحابہ نے اس آیت کو نہیں سمجھا؟وہ فنہم سلف تھی صحابہ کرام کی سمجھ تھی اور یہ خوارج کی سمجھ ہے۔

کیا سمجھااس آیت میں سے؟ کہ نعوذ باللہ سید ناعلی وٹالٹنڈ نے کفر کیا ہے اس نے فیصلہ تو کیالیکن قر آن مجید کے خلاف فیصلہ کیالہذاوہ کافر ہو گئے اس لیے ہم ان کے خلاف فرح کرتے ہیں کاروائی کرتے ہیں اور سید ناعلی وٹالٹنڈ سے جاکر کہا کہ تم دوبارہ کلمہ پڑھ لو توبہ کرلو کفرسے ورنہ پھر ہم تمہارے خلاف تلوارا ٹھاتے ہیں۔ تلوارا ٹھاتے ہیں۔

ولیل کیاہے؟﴿إِنِ الْحُکُمُ اِلَّا یلْهِ﴾۔سیدناعلی ڈٹاٹنُڈ کیافرماتے ہیں؟"گِلمَهُ حَقِّ أُرِیدَ بِهَا بَاطِلٌ ''(بات توحق ہے الله تعالی کافرمان ہے اس کے پیچیے باطل چیپا رہے ہیں)۔اوراسی باطل کی بنیاد پر آپ دیکھیں کہ خون ریزی ہوئی قتل وغارت ہوئی اور آج کے زمانے تک دیکھ لیں آپ۔

Page 126 of 164 www.AshabulHadith.com

تویہ کون سی رائے ہے؟ بیان کی رائے ہے جنہوں نے عقیدے میں اور قرآن کی تفسیر میں باطل تاویل سے کام لیااور اپنی رائے کی بنیاد پر مسائل کو پیش کیا۔
اور اس کی مزید وضاحت یعنی صحیح قول کیا ہے؟ اہل الرائی جو متاخرین میں جس پر استقرار ہوااہل الرائی فقہیات میں عقیدے کے مسائل میں نہیں۔ جب ہم کہتے ہیں اہل الرائی تو پھر آپ سمجھ لیس کہ اہل الکلام نہیں ہیں اب ان کاجو مصطلح ہے وہ اہل الکلام ہو گیا ہے وہ قابل مذمت ہے سوفی صد اہل الرائی بھی قابل مذمت ہیں لیکن فقہی مسائل میں ان سے غلطی ہوئی ہے اس لیے ان کو خارج نہیں کیا گیااہل سنت والجماعت سے لیکن اہل الکلام جو ہیں وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہو چکے متھے اور ایسے ہی رہیں گے۔

اوراس کی دلیل میں دیکھیں شخصالح آل شخ طُلِقُ العقیدة الواسطیة کی شرح میں فرماتے ہیں ان سے سوال کیا گیاجب انہوں نے حدیث بیان کی الطائفة المنصورة کی الفرقة الناجید کی حدیث اللی اللہ تعقید اللی الله تربی ہیں اور کوئی نہیں ہے توسائل نے یہ سوال کیا کہ آپ نے شرح میں یہ بات فرمائی کہ ''الفوقة الطائفة هم أهل الحدیث و أهل الأثر ''مید دوہیں تو کیا''فهل یخرج بذلك أهل الرأي من الحنفیة''اللی الرئی جواحناف ہیں حنفید میں سے وہ اس سے خارج ہوجاتے ہیں الطائفة المنصورة سے اللی الحدیث سے کیا خارج ہوجاتے ہیں؟

تو جنہوں نے فقہی مسائل میں قیاس سے کام لیاانہیں کہتے ہیں اہل الرائی۔ بات واضح ہوئی؟ اہل الرائی کے دومفہوم سمجھ لیں آپ،ایک مفہوم عام ہے اور مفہوم خاص ہے۔

مفہوم عام میں ہروہ شخص جسنے اپنی رائے کی بنیاد پر قرآن و حدیث میں بات کی یا شریعت کے کسی بھی مسئلے میں بات کی ؟ رائے ہوتی ہے نا۔ دیکھیں یا تو نص ہے یا اس کی ضد میں رائے ہے۔ نص قرآن و سنت ہے اور اس کی صحیح فہم سلف ہے جو ہمار اموضوع ہے۔ اگر فہم سلف نہیں ہے جس نے بھی کوئی اور بات کی عقل والے بھی کون ہیں، ذوق والے کون ہیں، اب ان کی اپنی رائے ہے نا۔ اب میں نے مودود کی صاحب کی مثال دی انہوں نے ذوق کو مقدم کیا۔ ان کی رائے کیا تھی ؟

یدرائے ہے ناان کی کہ ذوق جوہے یہی بہترین راستہ ہے سمجھنے کا۔

اشاعرہ اور ماتریدیہ نے کیا کیا؟ اہل الکلام اور معتزلہ نے کیا کیا؟ اہل الکلام نے عقل ومنطق کو آگے کیا۔ یہ ان کی رائے تھی کہ نہیں؟

اہل تصوف نے کیا کیا؟خوابوں اور منامات کوایک راستہ اور طریقہ بنالیا۔ان کی رائے تھی کہ نہیں؟

تورائے کے عام مفہوم میں وہ سب داخل ہیں جنہوں نے عقیدے میں ، قرآن کی تغییر میں اور فقہی مسائل میں اپنی رائے کی بنیاد پر قرآن وسنت کے تعلق سے بات کی۔اور جو خاص مفہوم سے اور یہی مراد ہے اہل الرائی سے آج بھی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف فقہی مسائل میں اپنی رائے کی بنیاد پر بات کی اور اس میں توسع کیا اور عقلی مفروضے کیا ہوتے ہیں ؟

کہ اگراییاہو گاتوکیاہو گا؟اگراییاہو گاتوکیاہو گا؟اگراییاہو گاتوکیاہو گا؟ یعنی ایسی نئی باتیں لے کر آئے ہیں جن کاوجود ہی نہ تھااوریہ معیوب ہے مذموم ہے شریعت میں ،اللّٰد تعالیٰ فرماتے ہیں(کہ ایسی چیز کاسوال نہ کروجب تنہیں پتہ چلے پھر تنہیں نا گوار لگے)(المائدہ/101)۔

تو پہلے سوال کرتے کیوں ہوجب مسکلہ ہو جائے تب سوال کرونا!

Page 127 of 164 www.AshabulHadith.com

توانہوں نے اچھاچاہایعنی ان کی نیت اچھی تھی (نیت پر بات کریں گے ان شاءاللہ) نیت تواچھی تھی ان کی کہ اگرایسامسکلہ آجائے فیوچر میں جو آج نہیں ہے تواس کاجواب توہو ناچاہیے ناں اس کاجواب کیاہے ؟ جواب آج دے دیاہے مسکلہ ابھی آیا نہیں ہے۔ توبیہ جو فقہی مسائل میں قیاس آرائیاں ہیں اور عقلی مفروضے ہیں یہ مذموم ہیں شرعاً قابل مذمت ہیں۔

تو پھر شیخ صالح آل شیخ خُطِیْنی بات کی طرف واپس آتے ہیں فرماتے ہیں 'فقول السائل''(سائل کابیہ کہنا کہ کیااٹل الرائی ان سے خارج ہیں؟ بیاس اعتبار سے کہ اگرائل الرائی سے مرادوہ نہیں ہیں)۔ کسی زمانے میں اگرائل الرائی سے مرادوہ نہیں ہیں)۔ کسی زمانے میں اگرائل الرائی سے مرادوہ نہیں ہیں)۔ کسی زمانے میں تھالیکن اصطلاحات تبدیل ہو جاتی ہیں ان کے مفہوم تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اب عرف جو ہے صحابہ کرام اللّٰ اللّٰ کے زمانے کی بات، اہل الرائی، اہل الفقہ جو فقہی مسائل میں کرتے ہیں اور ان کواہل الکلام کہد دیا گیا یااہل المنطق، اہل العقل کچھ بھی کہیں آپ تووہ الگ ہوگئے بالکل۔

توشیخ صالح آل شخطی فرماتے ہیں (اور جو حفیہ ہیں ان کی بہت ساری قسمیں ہیں،جواولون تھے مقد مین تھے وہ مرجئہ تھے،جو متاخرین ہیں ماتریدی ہیں اور میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ اہل سنت والجماعت میں سے ہیں اور نہ ہی ماتریدی اہل سنت والجماعت میں سے ہیں کے بیان کرچکا ہوں کہ انہوں نے عقیدے کے مسائل میں سلف کی پیروی نہیں گی۔

اہل سنت والجماعت کاراستہ اختیار نہیں کیا، اپناراستہ اختیار کیا ہے یہ تواشاعرہ اور ماتریدیہ کی بات ہم کررہے ہیں)' فضلا عن المرجمة والحوارج'' وہ تو سرے سے ہی نہیں ہیں کسی صورت میں بھی۔ شخ صاحب طلیہ فرماتے ہیں کہ اور میں نے اس لیے یہ بات کی ہے کہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کو امام سفارینی جو ہے انہوں نے شامل کر دیا ہے اہل سنت والجماعت کے تین گروہ ہیں، اہل حدیث ہیں، شامل کر دیا ہے اہل سنت والجماعت کے تین گروہ ہیں، اہل حدیث ہیں، اشاعرہ ہیں اور ماتریدیہ ہیں۔

یہ تینوں اہل سنت ہیں اہل حدیث ہیں۔ توشنے صالح آل شیخ مخطہ فرماتے ہیں (میں شیخ سفارین کار دکرتے ہوئے یہ بیان کررہاہوں کہ اشاع وہ ورماتریدیہ اہل سنت ہیں ہیں جانا ہے حدیث میں سے نہیں ہیں اور طاکفہ و منصورہ میں سے نہیں ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امام سفارینی کی بات بالکل غلط ہے کیوں کہ اشاعر وہ ماترید یہ نے مخالفت کی اہل سنت والجماعت کی اور نصوص کی تاصیل میں مخالفت کی اور نصوص کو لینے کے طریقے کی بھی مخالفت کی کہ کیسے استنباط کیا جاتا ہے نصوص میں سے تو جو بنیادی ان کے مخالف ہے ،عقیدے میں بھی اختلاف ہے تو کیسے اہل سنت میں سے ہو سکتے ہیں وہ؟ تو یہ فرماتے ہیں کہ غلطی ہوئی ، امام سفارینی سے بہو سکتے ہیں وہ؟ تو یہ فرماتے ہیں کہ غلطی ہوئی ۔ امام سفارین سے بہو سکتے ہیں وہ؟ تو یہ فرماتے ہیں کہ فلطی ہوئی ۔ امام سفارین سے بہاں یہ غلطی ہوئی ہے )۔

شیخ صاحب طفظہ کی بات ختم ہوئی یہاں پر فرماتے ہیں اور حقیقت میں دیکھا جائے کہ الرائی جو ہیں الرائے جو ہیں یہ کوئی فد ہب نہیں ہے یہ ایک منہ فکری ہے ایک فکر ہے ایک فکر ہے ایک سوچ ہے اگر مذہ ہب کہتے تو پھر سب کا ایک ہوتا۔ اب آپ دیکھیں کہ اہل الکلام کے different گروہ ہیں مختلف ہیں اور اشاعرہ جو ہیں وہ خوابوں کو دلیل نہیں بناتے تھے سوال ہی نہیں پیدا ہوتاذوق کو نہیں سمجھتے تھے وہ ان کا اپنا ایک طریقہ تھا عقل کو مقدم کرنا، منطق کو مقدم کرنا توایک منہ فکری یہ ہے ایس کے بیان سال ہو سکتے ہیں جیسا کہ میں نے بیان سے ہے اسے کوئی بھی اپنا سکتا ہے۔ اور منہ کی ایس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے توحقیقتاً منہ فکری ہے اور اس کی اس طرح سے مذمت کی ہے۔

امام ابن القيم وَثُرُ السِّن اعلام الموقعين مين برى بيارى بات فرمات بين رائكى فرمت كرتے ہوئے فرماتے بين اب چندا نہوں نے سلف كے اقوال بيش كيے رائے كى فرمت مين، فرماتے بين، غرماتے بين، عن محمد بن إبراهيم التيمي أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال أصبح أهل الرأي أعداء السنن أعيتهم أن يعوها وتفلتت منهم أن يرووها فاستبقوها بالرأي "ديم بيان كرچكا مول مين سيدنا عمر بن خطاب رفي الله عنه قال أصبح أهل الرأي "ديم بيان كرچكا مول مين سيدنا عمر بن خطاب رفي الله عنه قال أصبح أهل الرأي "ديم بيان كرچكا مول مين سيدنا عمر بن خطاب رفي الله على الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه على الله عنه الل

"عن عبيد الله ابن عمر أن عمر بن الخطاب قال" (دوسرا قول سيرنا عمر بن خطاب رُثَانُتُهُاکا ہے) "اتقوا الرأي في دينكم" (اپنے دين ميں رائے سے بچو يعنی دين كو رائے كى بنياد پر ہر گرنه سمجھنا، اس راستے سے نچ كے رہنا)۔ سجان اللہ۔

Page 128 of 164 www.AshabulHadith.com

''عن مسروق عن عبد الله''عبدالله كون ہيں؟ بارك الله فيك بيه فائدہ ہے نوٹ كرنے كالمصطلح الحديث كا جب مطلقاً صرف عبدالله كها جائے اور كو كى اور نام نه ہو صرف عبدالله ہو تو محد ثين كے نزديك بيہ ہيں سيد ناعبدالله بن مسعود و الله يُؤيَّ عبدالله كتنے ہيں؟ سيد ناعبدالله بن مسعود ہيں، سيد ناعبدالله بن عباس ہيں، عبدالله بن عمر ہيں، عبدالله ابن زبير رضى الله عنهم ہيں۔ معروف ہيں ناسارے؟

عبدالله بن عمر و بن العاص ر اللغمُّ بهي بين پانچوين، پانچ صحابي بين ناعبدالله بن عمر و بن العاص ر اللغمُّ بهي تو بين -

ليكن ديكهين جب عبدالله كانام آناہے تو پھر كون ہيں؟ سبحان الله، سيد ناعبدالله بن مسعود رخياتُنيُّ، فرماتے ہيں:

"لا یأتی علیم عام إلا وهو شر من الذی قبله" (کوئی ایساسال نہیں آئے گاإلا بید کہ جواس کے بعد میں آنے والاسال ہے وہ پہلے سال سے زیادہ شر والا ہوگا۔"ولا عام "أما أنی لا أقول أمير خير من أمير" (ميں بيہ نہيں کہتا کہ کوئی امير دوسر ہے بہتر ہوگا)۔ یعنی پہلے والاا چھااور دوسر ااس سے زیادہ شر والا ہوگا۔"ولا عام أخصب من عام" (اور نہ ہی کوئی سال دوسر ہے سے زیادہ زر خیز ہوگا)"ولکن فقهاؤکی یذھبون" (لیکن تمہار ہے علاء، فقہاء جاتے رہیں گے)۔ پہلے سال میں زیادہ اس سے بعد میں کم پھر کم یعنی بیہ وقت کے ساتھ کم ہوتے رہیں گے۔"ثم لا تجدون منہم خلفاً" (پھران کے بعدان کے نقش قدم پر چلنے والے خلف آپ کو نہیں ملیس گے)"ویجیء قوم" (اور ایسے لوگ آئیں گے)" یقیسون الأمور ہرأ پھر " (جو لوگ اپنی رائے کی بنیاد پر قیاس آرائیاں کرتے رہیں گے شریعت میں بات ملیس گے)۔ گنی خطر ناک بات ہے یہ! جب تک علاء موجود ہیں واللہ! خیر و ہر کت ہے جب یہ جاتے رہیں گے تو پھران کے بعد میں کون ہوگا جوان کے واپنائے گا؟!

"عن عبد ابن خیر عن علی رضی الله عنه أنه قال: لو كان الدین بالرأي لكان أسفل الخف أولى بالمسح من أعلاه" (ا گردين قیاس آرائيول كی بنياد پر بهوتاتوجب موزے پر مسح كرتے ہیں موزے كے والاحصه زیاده مسح كرنے كے لائق ہوتاہے پاوپر والارائے كياكہتی ہے؟)۔

توہم کہاں سے مسح کرتے ہیں؟اوپر کیاہے؟اتباع سنت ہے۔ نیچے کیاہے؟رائے ہے۔ مقدم کیاہے؟اتباع سنت۔ سجان الله۔

"عن أبي فزارة قال: قال ابن عباس" (سيرناعبرالله بن عباس رُقَاللَّهُ وَمات بين) "إنما هو كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" (صرف ووچيزي بين (إنها حصرك ليه به) يا توالله كاكلام به الله كى كتاب به قرآن مجيد به ياآپ قطي كى سنت به) "فن قال بعد ذلك برأيه" (جوان كه بوجودان كه بوت بهن (جوان كه بوت بهن الله كى كتاب به بين شهيس به كه اس كى بير بات اس كه بوت اين رائع كى بنياد بركوئى بات كرتا به يعن شريعت مين ) "فلا أدري أفي حسناته يجد ذلك أم في سيئاته" (تواسم به بية شهيس به كه اس كى بير بات اس كى منات التحصاع الله مين بابر كاعمال مين بوگى) ـ

کیاوہ جانتاہے یا نہیں کہ بُرے اعمال میں ہے لیکن ایک طریقہ ہو تاہے ،انداز بیان ہو تاہے کہ تم لوگ کر کیارہے ہو؟!اپنی قیاس آرائیوں کی بنیاد پران نصوص کے ہوتے ہوئے قیاس آرائیاں کرتے ہواور پھریہ سجھتے ہو کہ اچھاکام کررہے ہیں اور یہ قیامت کے دن ہمارے نامہ اعمال میں ہو گااور حسنات میں اچھائیوں میں ہو گا! بات الیی نہیں ہے۔ سجان اللہ۔

امام ابن القیم عنی بہت سارے ہیں میں نے مختصر آبیان کیا ہے بہت سارے اور بھی صحابہ کرام الناقی القیم عنی بہت سارے ہیں میں نے مختصر آبیان کیا ہے بہت سارے اور بھی صحابہ کرام الناقی الناقی بہت سارے ہیں میں نے کوٹ نہیں کیا ور نہ لمباہو جاتا سیر ناابو بکر صدیق رقائی آبین نے دو کہ جن کی بات انہوں نے کوٹ کی ہے رائے کی فدمت کرتے ہوئے "فیؤلاء من الصحابة آبو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلی ابن آبی طالب وعبد الله بن عمر وزید ابن ثابت وسهل بن حنیف ومعاذ بن جبل ومعاویة خال المؤمنین (معاویہ بن ابی سفیان)"۔ بعض لوگ جہالت کی بنیاد پر میں کہوں گاسید نامعابی والتی کی خلافت کو خلافت پر طعن کرتے ہیں جو بھی اختلاف صحابہ کرام الناقی آبین کی خلافت کو زبر دستی لیا ہے انہوں نے جو ہے خلافت کو ختم کیا ہے۔ ان الله وانا الله واجعون کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ سید نامعاویہ والناقی الله وانا الله واجعون کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ سید نامعاویہ وانا الله وانا الله واجعون کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ سید نامعاویہ وانا الله وانا الله واجعون کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ سید نامعاویہ وانا الله وانا الله وانا الله وانسکوت عا شیر بنی ہیں ہیں بی مسئلہ ہوا اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں ایک اصول ہے کیامو قف ہے ؟"السکوت عا شیر بی ہیں ہی جو بھی اختیار کی جو کچھ صحابہ کرام الناقی آبین کے بی میں آبی ہے۔

Page 129 of 164 www.AshabulHadith.com

اور يبال برامام ابن القيم عشية فرمات بين "خال المؤمنين "- كيابوتاب" خال المؤمنين "ج مومنول ك مامول-

ماموں کیا ہوتا ہے؟ ماموں کیسے کہا کوئی جانتا ہے؟ اُم المو منین سیرہ ام حبیبہ رفی ﷺ ابوسفیان کی بیٹی ہیں۔ سیرنامعاویہ رفی آتی ہیں؟ ابوسفیان کے بیٹے ہیں ابوسفیان کے بیٹے ہیں ابوسفیان کے بیٹے ہیں ابوسفیان کے بیٹے ہیں اسلامہ منین وہ ہماری مال ہیں مومنوں کی مال ہیں توماموں ہوئے کہ نہ ہوئے؟ سبحان اللہ، تو علاء کیسے بات کرتے ہیں سبحان اللہ۔ بعض طعن کرنے سے تھکتے نہیں ہیں اور بعض ان کی شان کس طریقے سے بڑھاتے ہیں دور کارشتہ بھی لے کرآتے ہیں تاکہ منہ توڑ جواب ان لوگوں کے لیے ہوجو طعن کرتے رہتے ہیں۔ فرماتے ہیں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ:

" يخرجون الرأي عن العلم " (رائے كوعلم سے نكال ديتے ہيں كه رائے كاعلم سے كوئى تعلق ہى نہيں ہے) "ويذمونه " (مذمت كرتے ہيں)

"ویحذرون منه''(اس سے آگاہ کرتے ہیں)' وینہون عن الفتیا به''(اوراُس سے فتویٰاد یے سے بھی منع کرتے ہیں)

"ومن اضطر منہم إليه أخبر أنه ظن" (اورا گركوئي) اس كويہ كہتا ہے كہ مجبوراً اس پر ميں نے يعنی قياس آرائی کی ہے تو کہتے ہیں يہ اس کاصرف ظن ہے گمان ہے)
"وأنه ليس علی ثقة منه" (وسوق كے ساتھ تو كوئی نہيں كہہ سكتا كيونكہ ظن توہوتا ہے نا)۔اور بيہ بھی فرما يا كہ يہ بات جواس نے كہی ہے اپنی رائے کی بنياد پر اس کی
اپنی بات بھی ہوسكتی ہے اور شيطان کی بات بھی ہوسكتی ہے جو وسوسہ كرتار ہتا ہے كيونكہ يقيناً بات نہيں ہے يہ اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ اس سے بَری ہيں، اُس
سے اور اس فتوے سے بَری ہیں اور اگر ضرورت بھی پڑ جاتی ہے بعض او قات كہ انسان اجتہاد كرتا ہے (اس كی رائے بھی توہوتی ہے نااجتہاد ميں) تب وہ اس پر عمل كرليتا ہے كيكن لوگوں كو مجبور نہيں كر سكتا اس پر عمل كرنے كے ليے كيوں كہ ہو سكتا ہے كہ غلطی پر ہو۔ سجان اللہ۔

کیاآپ نے کبھی کسی کودیکھا ہے امام ابن القیم عیشہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے اپنی رائے کوایک شخص بعینہ کی بنیاد پراس کی رائے کی اوجہ سے قرآن اور سنت کو چھوڑ دیا؟ جو ثابت سنتیں ہیں آپ عیش اور سنتیں ہیں آپ عیش کی اتواب صرف ایک شخص کی رائے کی وجہ سے سنتوں کو چھوڑ دیا ہو کبھی آپ نے دیکھا ہے امام صاحب عیش فرماتے ہیں؟ یعنی کبھی نہیں دیکھا۔اور اس کی بنیاد پر وہ لوگوں پر بدعت کے فتوے بھی لگاتا سنتوں کو چھوڑ دیا ہو کبھی آپ نے دیکھا ہے امام صاحب عیش صحابہ کرام اللی تا اللہ مسلم کی ذراغورسے سنیں فرماتے ہیں:

"فهؤلاء برك الإسلام" (اسلام ك كنوي بين (سبحان الله) "وعصابة الإيمان ك محافظ بين) "وأمّة الهدى" (بدايت ك امام بين يعنى ربنما) "ومصابيح الدجي" (ظلمتول ك جراغال)

"وأنصح الأثمة للأمة "سبحان الله، فرمات بين (امت مين سب سے زياد هامت كوسب سے زياد ه نصيحت كرنے والے)

"وأعلمهم بالأحكام وأدلتها " (سب سے زیادہ احكام اور ان كے دلائل كوجانے والے)

"وأفقههم في دين الله وأعمقهم علمادو (الله تعالى كورين مين سبس زياده كبراكي سع علم ركھنے والے)

"وأقلهم تكلفاً ((اوران مين سب سے كم تكلف كرنے والے)"وعليهم دارت الفتيا ((اورانهين پر فقوے كادار ومدارر با)"وعنهم انتشر العلم ((اورانهين سے علم كيلا)"وأصحابهم هم فقهاء الأمة ((اوران كي جواصحاب بين وه امت كے فقهاء اور علاء بين) ومنهم من كان مقيا بالكوفة ((ان مين سے بعض كوفه مين سے) "كهلى وابن مسعود (جبيبا كه سيدناعلى اور عبداللد بن مسعود رضي الله على اور عبداللد بن مسعود رضي الله على اور عبدالله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود الله بن مسعود الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود الله بن مسعود الله بن مسعود رضي الله بن مسعود الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود الله بن مسعود الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود رضي الله بن مسعود الله بن الله بن مسعود الله بن الله بن مسعود الله بن مسعود الله بن ا

Page 130 of 164 www.AshabulHadith.com

ہی جگہوں سے پوری دنیامیں علم پھیلا کہ نہ پھیلا؟)۔علم تھا یا قیاس آرائیاں تھیں؟علم تھا۔ قیاس آرائیوں کی مذمت کرتے رہے کہ نہ کرتے رہے؟ یعنی جہاں سے علم کی روشنی پھیلی پوری دنیامیں وہیں پر علم کے ساتھ ساتھ علم کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ قیاس آرائیوں کی اور رائے کی مذمت بھی ساتھ ہوتی رہی ہے۔ سیان اللہ۔ پھرامام ابن القیم میں تھا تھ چیند غلطیاں بیان کرتے ہیں اہل الرائی کی، فرماتے ہیں:

1۔ پہلی غلطی اہل الرائی کی ہیہے کہ انہوں نے سمجھا (اب اہل الرائی کس کی بات ہور ہی ہے؟ جنہوں نے فقہی مسائل میں قیاس آرائیاں کی ہیں، اہل الرائی جو وہ علامے وہ سے وہ تھے وہ گذر چکے ہیں اہل الکلام ان کی بات ختم ہو گئی ہے ) کہتے ہیں انہوں نے یہ گمان کیا کہ نصوص شریعت قرآن اور حدیث جو ہے وہ سارے مسائل بیان کرنے سے قاصر ہے۔

2۔ کہ بہت سارے نصوص کا نہوں نے اپنی قیاس آرائیوں سے سامنا کیا، نص آ گیااس پر قیاس کیا۔

ا گرچہ امام ابو حنیفہ وَٹِشَاللَّۃ نصوص کا کافی احترام کرتے تھے کوئی حدیث مل جاتی تو عمل کرتے تھے جو ثابت ہو جاتی تھی ان کے نزدیک سبحان اللّٰہ لیکن اس کے بوجود بھی دیکھیں جب آہتہ آہتہ یہ مسئلہ بڑھتار ہااور قیاس آرائیاں بڑھتی رہیں اور پھر تعصب کازمانہ آیا تیسری صدی کے بعد بہترین زمانوں کے بعد پھر معالمے جو ہیں اور بگڑتے گئے۔

3۔اور تیسری غلطی امام ابن القیم عیشانہ جو بیان کرتے ہیں اہل الرائی کی کہ بہت سے احکام شرعیہ کو انہوں نے سمجھا ہے کہ قیاس کے خلاف ہیں اور ان کے نزدیک جو عدل ہے انصاف ہے وہ ہے جو تراز وئے عدل ہے یعنی بعض مسائل میں ان کو عدل نہیں نظر آرہا تھا تو انہوں نے قیاس آرائی سے کام لیا تا کہ انصاف ہوجائے۔

4۔انہوں نے ایسی علت اور ایسے اوصاف بیان کیے شریعت میں جن کاوجو د تھاہی نہیں۔

علت یعنی وجہ اور سبب نہیں تھے توانہوں نے خودا بجاد کر دیا یعنی رائے میں توسع کرنا، قیاس میں توسع کرنا قیاس میں فدموم کو بھی شامل کر لیناور نہ قیاس جو ہے دوقتم کا ہے جیسے اہل سنت والجماعت کا منہج ہے کہ قیاس صحح بھی ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہے مخالف نہیں ہے، مذموم جو قرآن و سنت کے مخالف ہوتا ہے اورانہوں نے قیاس مذموم سے کام لیا ہے یہ ساری باتیں وہ ہیں جو قابل مذمت ہیں۔

5- پانچوین نمبریر "نناقضهم في القياس" جب قياس آرائيال حدسے براه كئيں تو چران كا آپس ميں بھي اختلاف ہوااور تضاد ہوا۔

آپ خود دیکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ و شاہد کے معروف اور سب سے بڑے دوشا گردامام قاضی ابو یوسف اورامام محمد بن حسن شیبانی رحمہااللہ نے ایک تہائی سے زیادہ مسائل سے اختلاف کیا اپنے امام سے ۔ نہیں کیا؟! کیوں کیا؟ جب قیاس کی بات آتی ہے تواختلاف بڑھتا ہے اور قرآن و سنت میں جتناآپ زیادہ قریب جاتے ہیں فہم سلف جتنازیادہ آپ لازم پکڑتے ہیں اتناہی اختلاف کم ہوتا ہے۔ سجان اللہ۔

آپ امام احمد بن حنبل کودیکیے لیں،امام شافعی،امام مالک رحمہااللہ کودیکیے لیں اور دیگر آئمہ کودیکیے لیں ان کے بھی شاگر دیتھے کچھ اختلاف ان کا بھی تھالیکن بہت کم تھا۔ کیوں؟ کیوں کہ ان کی اصل بنیاد جو تھی حدیث تھی وہ محدثین تھے وہ اہل حدیث تھے اہل الاثر تھے اور بیر اہل الرائی میں سے تھے۔

بہر حال،اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض رائے کی بنیاد پر بھی قرآن اور صحیح حدیث کو سمجھنا ممکن نہیں ہے بہت ساری غلطیاں آتی ہیں اور جن کا یہ اعتراض ہے کہ فہم سلف جحت نہیں ہے یا بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت ہے تو پھر ساتواں آپٹن جو ہے وہ بھی گیا کہ رائے بھی اس قابل ہے ہی نہیں کہ اس کی بنیاد پر قرآن اور سنت کو سمجھاجائے۔

سوال: کیایہ صحیح جولوگ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ عِنَّاللَّہ نے بہت ساری حدیثوں کواس لیے نہیں قبول کیا کیوں کہ ان کے نزدیک حدیث کامشہور ہوناشرطہ۔ جواب: یہ بات درست ہے کہ وہ محدث نہیں تھے مسلہ یہ ہے کہ وہ محدث نہیں تھے ان کے کچھ اپنے طریقے تھے حدیث کو قبول کرنے میں انہوں نے زیادہ وقت فقہ میں لگایا۔امام البانی عَیْشَاللَّهُ فرماتے ہیں کہ حدیث میں وہ ضعیف ہیں۔ جیسا کہ محدثین کااس پر انفاق ہے کہ امام ابو حنیفہ عَیْشَاللَّهُ ضعیف حدیث کیوں ہیں

Page 131 of 164 www.AshabulHadith.com

حدیث میں ؟اس لیے نہیں کہ وہ عدل نہیں اس لیے کہ ان کا حافظہ کمزور تھاانہوں نے دیکھا جن احادیث میں امام ابو حنیفہ عُرِیْالَیْت راوی ہیں اور وہی طرق جمع کیے ہیں جن میں اور ثقات تھے توامام ابو حنیفہ عَیْنِالَیْا نے ستر سے زیادہ احادیث میں غلطیاں کی ہیں ستر سے زیادہ۔

توجیسے انہوں کہا کہ ان کاحافظہ کمزورہے لیکن امام البانی ٹیٹائیڈ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ٹیٹائیڈ فقہ کے امام تصاور وہ حدیث میں اس لیے مہارت حاصل نہ کر سکے کیوں کہ ان کازیادہ وقت جو ہے وہ فقہ میں لگاہے۔

تواس کیے ان کے کچھ اپنے بھی طریقے تھے اس میں کوئی تنک نہیں ہے اور امام ابو صنیفہ ٹروائٹ کے تعلق سے آپ بعض بعنی آثار پڑھتے ہیں جس میں ان پر کی نے کفر کا فتو کی بھی لگا یا ہے کس نے کہا کہ وہ نوارج میں ہے ہیں بہت سارے کو گوٹ تو کوئی ہے کہ بنا کہ بیان کہا کہ جس کے بہت ہیں ہوں سارے کوئی ہے تو کہ بنا کہ بیان کہا تعام کے کہا کہ وہ نوارج میں سے ہیں بہت سارے کو گوٹ نے تعلق ہے بیان کہا تعام کہ بیان کہا تعام کہ بیل کہ میں نے شرح العقید ہوں کے تعلق سے بیبال کہ یوسف ٹروائٹ فرات ہیں کہ میں نے امام ابو صنیفہ ٹروائٹ کے ساتھ مناظرہ کیا گئی مرتبہ مناظرہ کیا۔ کس مسئلے میں ؟ خلق القرآن کے مسئلے کے تعلق سے بیبال کہ یوسف ٹروائٹ تعال کہ میں نے امام ابو صنیفہ ٹروائٹ تعال کا شکر ہے کہ وہ اپنے اس مقدید کے رجوع کر گئے۔ اب ایک عالم گوائی دے رہے ہیں کہ "میس نے مناظرہ کیا ہے ابتدائی خلطیاں ہوئی ہیں ابتداء میں نقص ہوتا ہے کمال انتہا میں میں ہورو تھاوہ زمانہ فتنے کا زمانہ تعافتوں کی ابتداء ہو بھی میں ہورو تھاوہ زمانہ فتنے کا زمانہ تعافتوں کی ابتداء ہو بھی میں ہورو تھاوہ زمانہ فتنے کا زمانہ تعافتوں کی ابتداء ہو بھی میں ہورو و تھی ہور تھیں ابتداء میں نقص ہوتا ہے کمال انتہا میں تعلق ہورو تھی ہورائن زمانے ہیں کہ ہورو تھی موجود تھی ہور تھیں ہورود تھی اور آئی ہیں ہورود تھی ہوروں کی ہورود تھی ہورائن زمانے ہیں ابتداء میں خوص کی کہ میں ہورود تھی ہوروں تھی ہورود تھی ہوروں کی ہورود تھی ہوروں کی ہورود تھی ہوروں کی ہورود تھی ہوروں کی ہوروں کی ہورود تھی ہوروں کی ہورائی ہورود تھی ہوروں کی ہورود تھی ہوروں کی کی ہو عام خلطی کوئی ہوروں کی کی ہوروں کی

### **سوال:** کیاعلماء نے ان کی حدیث کواس لیے قبول نہیں کیا کہ وہ مر جئزالفقہاء میں سے تھے؟

نہیں نہیں! یہ وجہ نہیں ہے۔ بھائی کا یہ سوال ہے کہ کیا حدیث کواس لیے انہوں نے قبول نہیں کیاامام ابو حنیفہ عمیائی کی کیونکہ وہ مرجئة الفقهاء میں سے تھے؟ نہیں۔ یعنی بدعت سے بھی حدیث لے لیتے تھے لیکن شروط کے ساتھ تو مرجئة الفقهاءا گربدعتی بھی ان کو کہا جائے جیسا کہ بعض علماء نے کہاہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کی حدیث کواس لیے رد کیا ہے حدیث کار دکرنے کی وجہ بتادی ہے میں نے کہ ان کا حافظہ کمزور تھا۔ اگرچہ بعض حفی غصے میں آ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ تمہارے امام کا حافظہ ٹھیک ہے ہمارے امام کا حافظہ کمزور تھا! اور پھر مثالیں دیتے ہیں۔

بھی بےاللہ تعالیٰ کی دین ہے اب حافظہ میر ااور آپ کا برابر نہیں ہےا گر آپ کا حافظہ مجھ سے زیادہ مضبوط ہے تواس میں آپ کا کیا کمال ہے اور میر اکیا قصور ہے بیہ تواللہ تعالیٰ کی دین ہے نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی لیکن اس کے باوجود بھی کہ حافظہ کمزور تھا میں کہتا ہوں کہ کمال ہے امام صاحب جیسائل کی کہ انہوں نے فقہی مسائل میں کس کے باوجود بھی کہ حافظہ کمزور تھا میں انہوں نے زندگی گزاری اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بیہ میں کس طریقے سے بعنی علم عاصل کیا اور کس طریقے سے تجارت کو چھوڑ کر یعنی طلب علم میں انہوں نے زندگی گزاری اس میں کوئی شک نہیں ہے اس میں ہاں غلطیاں کچھ تھیں لیکن ابتداء کا نقص انتہا کے کمال کے سامنے کوئی قابل اعتبار نہیں رہتا۔

Page 132 of 164 www.AshabulHadith.com

## 18: فہم سلف کے بغیر قرآن وست کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے۔حصہ چہارم

ہم بات کررہے تھے اگر فہم سلف جحت نہیں ہے تو پھر ہمارے پاس اور کون سے راستے باقی رہتے ہیں جن کے ذریعے سے ہم قرآن اور احادیث کو سمجھ سکتے ہیں ان میں سے سات گزر چکے ہیں، آٹھویں یوائنٹ پر اب بات کرتے ہیں جو سات گزر چکے ہیں:

1\_اند هي تقليد كاراسته (اہل تقليد)\_

2\_عقل ومنطق (ابل العقل وابل المنطق اور ابل الكلام)\_

3- تيسر اراسته تفاخواب اور ابل المنامات كاراسته

4۔ چوتھاراستہ تھاکشف، مراقبہ اور وجد ، جسے اہل الکشف، اہل الوجد اور اہل المراقبہ کہتے ہیں۔

5\_ پانچواں تھاذوق جنہیں اہل الذوق کہتے ہیں۔

6- چيٹاتھاء ر بې لغت جنهيں اھل اللغة العربية كہتے ہيں۔

7۔ ساتواں تھارائے کی بنیاد پر جسے اہل الرائی کہتے ہیں۔

> ﴿ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ (البقرة/29) (الله تعالى بى نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے بیداکیا)

یہ اصل ہے اس کی لیکن کیامطلقا اُلیا ہے؟ تواس کی تفصیل ہے استصحاب کی تفصیل ہے اس کی قسمیں ہیں جیسے آگے ذکر ہوگاان شاءاللہ۔ تویہ ایک ایسا گروہ ہے فرقة الظاہریة، مذہب الظاہریة سمجھ لیس آپ جو نصوص کے ظاہر کو لیتے ہیں لیکن کاش کہ اس ظاہر کو جواصل بنیاد ہے جے میں آگے بیان کروں گا صحیح طریقے سے لیتے۔ انہوں نے اس ظاہر کازیادہ اہتمام کرتے کرتے غلوسے کام لیااور اس سے بہت ساری غلطیاں ہوئیں جنہیں ان شاءاللہ میں آگے بیان کرتا ہوں۔ یادر کھیں ، نصوص ہے اصل جو نص ہم پڑھتے ہیں اس نص سے مراد قرآن مجید کی آیت یا حادیث، حدیث صحیح خاص طور پر ، اس میں جو الفاظ ہیں کیا صرف الفاظ ہی مراد ہیں یاان الفاظوں کا معنی ہی مراد ہے۔ جو اصل بات یہ ہے کہ صحیح فہم مراد ہے یادر کھیں میری بات، صحیح فہم نص میں سے ۔ ہم سے اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ وَ اَقِیْہُوا الصَّلُو اَ ﴾ کیا جاہتا ہے ہم سے ہم نماز پڑھیں یانماز نہ پڑھیں، نماز کی اقامت کریں یانہ کریں۔ ٹھیک ہے نا۔

Page 133 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

تواصل بات یہ ہے اگرچہ لفظ ظاہر بھی یہی کہتا ہے تواصل مراداس کی فہم ہے، ٹھیک ہے نا۔ تواصل مراد نصوص میں سے جو ہم سے مطالبہ شریعت نے کیا ہے وہ یہ سے کہ صحیح فہم ہے۔ صحیح فہم کیا ہے ؟ نصوص میں سے اللہ تعالیٰ کی مراد اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پنیمبر ﷺ کی مراد کو معلوم کرنا، جاننا اور یہ کیسے ممکن ہے ؟ بنیاد کی طور پر ظاہر کی لفظ کود کھے کر ظاہر کی لفظ کوا ہتمام کرتے ہوئا گرکوئی قرینہ ہے جو اس لفظ کواس کے ظاہر سے ہٹادیتا ہے تواس قرینے پر بھی عمل کیا جائے گا اور یہ خاص ضوابط شرعیہ ہیں۔ نص ہے ، اس کا ظاہر ہے ، اصل یہی گا اور یہ خاص ضوابط شرعیہ ہیں۔ نص ہے ، اس کا ظاہر ہے ، اصل یہی ہے ، قرآئن بھی ہیں کہ نہیں ہیں ، ان قرآئن کود یکھنا ہے اور کب قرینہ معتبر اور کب معتبر نہیں ہوتا ، یہ ضوابط شرعیہ ہیں اس کے علیاء نے ضوابط بیان کیے ہیں اور بغیر ضوابط کے کوئی بھی قرینہ جو ہے وہ نہیں ہوتا قرینہ وہ چیز ہوتی ہے جو اس نص کے ساتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہے جس کا تعلق اس نص سے ہوتا ہے جو اس نص کے ماتھ جڑی ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر ہم ایک مثال لیتے ہیں کیام ہمیشہ وجوب کے لیے ہے؟'الأصل فی الامرالوجوب'' شیک ہے نا۔جب کوئی فعل امر آتا ہے افعل کے صیغے پر وجوب کے لیے ہوتا ہے بامر الوجوب کے لیے ہی ہوتا ہے، اس کی مثال ﴿ وَ اَوْیَدُوا الصَّلُو قَا مُم کُر نافر صَ ہے ، واجب ہے۔ مستحب، استحباب کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اس کی دلیل ﴿ فَکَاتِبُو هُمُ اِنْ عَلِمْهُمْ وَیْبُومُ الصَّلُو قَا مُم کُر نافر صَ ہے ، واجب ہے۔ مستحب، استحباب کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اس کی دلیل ﴿ فَکَاتِبُو هُمُ اِنْ عَلِمْهُمْ وَیُبُومُ الصَّلُو قَا مُر کُر نافر صَ ہے ہوتا ہے۔ اس کی دلیل ﴿ فَکَاتِبُو هُمُ اِنْ عَلِمْهُمْ وَیُبُومُ اللّٰ عَلَم عَلِمَ وَیَ اللّٰ ہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰ ہِ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّ

#### ﴿ وَإِذَا كَلَّتُمْ فَاصْطَادُوا ﴾ (المائدة/2) (احرام سے جب حلال بوجاؤتوشكار كرو)

Page 134 of 164

﴿ ذُقُ ﴾ فعل امرہے اس پر فرض ہے کہ وہ مزاچھارہے عذاب کا کیاخیال ہے؟ لیکن یہ کس لیے بیان کیاہے؟ اس کی ذلت اور رسوائی بیان کرنے کے لیے کہ تم اب ذلیل وخوار ہواب تم یہی کچھ کرتے رہو۔

﴿ فَأَصْبِرُ وَۤ اللهِ لَوَ لَا تَصْبِرُوۡ ا﴾ (الطود/16) فعل امر ہے۔ کیا جہنم میں جو عذاب میں مبتلا ہوں گے کیاان پر فرض ہے صبر کرنا؟ واجب ہے ان پر صبر کرنا؟ سبحان اللہ۔ توکس لیے ہے؟ صبر کرویانہ کروتصفیہ کے لیے ہے برابر ہے۔

اس طریقے سے: ﴿ اِعْمَلُوْا مَا شِنْتُمْ ﴾ (فصلت 40٪) فعل امر ہے کہ نہیں؟ اب مرضی ہے کافر کفر کرے؟ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ﴿ اِعْمَلُوْ ﴾ فعل امر ہے کہ نہیں؟ اب مرضی ہے کافر کفر کرتے ہو؟ کوئی کہتا ہے کہ میں کفر کرتا ہوں اس آیت پر عمل کرتا ہوں ہوکہ وجو کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ﴿ اعْمَلُوْ ا مَا شِنْتُمْ ﴾ میں زناکاری کرتا ہوں کیوں مجھے منع کرتے ہو؟ کوئی کہتا ہے کہ میں کفر کرتا ہوں اس آیت پر عمل کرتا ہوں ﴿ اِعْمَلُوْ ا مَا شِنْتُمْ ﴾ کہ جو تمہاری مرضی ہو کر وجاکر۔

تو بچہ بھی سمجھتاہے جب آپ بچے کو کہتے ہیں ناکہ ٹھیک ہے جو تم نے کرناہے کرو کیا مطلب ہے وہ کیا سمجھتاہے کروں بانہ کروں؟رک جائے گا کہ نہیں رک جائے گا؟ کیا خیال ہے رکے گانا! کیوں؟ کیوں کہ اسے پتہ ہے کہ یہ مجھے دھمکی دے رہاہے یہ دھرکانے کے لیے مجھے کہہ رہاہے کہ کرو۔

تویہ ساری چیزیں یعنی فعل امر کو اگر ہم صرف ظاہر کو لے کر عمل کریں تو فعل امر صرف وجو بے لیے نہیں ہوتا میں نے یہ چند مثالیں دی ہیں۔ تقریباً پندرہ ایس فتل امر کے دس، بارہ کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب علماء کسی نص کو اپنا ظاہراً صرف کرتے ہیں تو وہ صرف نص کو یعنی قرآن کی آیات اور احادیث کو صرف اس کو الگ سے نہیں دیکھتے بادر کھیں اور اس کے قریبے کو الگ سے نہیں دیکھتے بیں کہ اس میں کو کی قریبہ تو نہیں ہے جو اس کے وجو بسے اس کرتے ہیں جو ایک موضوع کے تعلق سے ہیں اور سب ان نصوص کو جمع کرنے کے بعد وہ دیکھتے ہیں کہ اس میں کو کی قریبہ تو نہیں ہے جو اس کے وجو بسے اس کو الگ کر دے اور استخباب میں یار دمیں یا جتنی یہ میں نے چیزیں بیان کی ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ جب تک آپ کے پاس دو سرے اس مسائل جیسے اور جو نصوص ہیں ایک موضوع کے تعلق سے آپ جمع نہیں کر تے۔

ظاہر کے تعلق سے کہ نص ظاہر کو لینے کے تعلق سے لو گوں کی تین قسمیں ہیں دونے غلوسے کام لیاایک گروہ نے اعتدال سے کام لیا۔ جن لو گوں نے غلوسے لیا:

1۔انہوں نے جنہوں نے نص ظاہر پر دھیان ہی نہیں دیا ظاہر کو چھوڑ کر تاویل کے پیچھے لگ گئے یا پنی رائے کی بنیاد پریاکسی اور وجہ سے صرف مفہوم کے پیچھے دوڑ لگائی اور غلو کیانصوص کے ظاہر کو چھوڑ دیا۔

2۔ دوسرے گروہ نے اس کے برعکس اس کی ضد میں ظاہر کو لیااور ظاہر کو لیتے لیتے غلو کر لیا جہاں پر قرینہ تھایا نہیں تھااس کی پرواہ نہیں کی ان کے اپنے کوئی اصول بنے ہوئے ہیں جسے اہل الظاہر نے بنائے ہیں بعض ان کے نزدیک اصول ہیں جن پروہ ظاہر سے لفظ کو یعنی صرف تو کرتے ہیں لیکن پھر بھی اسے ظاہر ہی کہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

3۔اور جو تیسرا گروہ ہے اعتدال پینداہل سنت والجماعت کااور جو محدثین کاجو طریقہ رہاہے اہل حدیث کاجو طریقہ رہاہے وہ یہ ہے کہ نصوص کواپنے ظاہر سے صرف کرتے ہیں دلیل کے ساتھ بغیر دلیل کے نہیں کرتے ،دلیل یاقرینہ جو ہے اگرہے تو صرف کرتے ہیں ورنہ نہیں کرتے۔

چلیں مثال لیتے ہیں چند مثالیں لیتے ہیں صحیح مثال کہ نص کواپنے ظاہر سے صرف کرنا۔ جب میں یہ کہوں کہ نص کو ظاہر سے صرف کرناتوعقیدے کے مسائل میں مثال لیتے ہیں چند مثالی کہ نص طور پر باب الاساء والصفات میں ممکن نہیں ہے کیوں کہ سلف سے ثابت ہے جیسے آگے بیان کروں گامیں۔''اُورُّو ها کیا جاءت بلا کیف''(ان نصوص کو جیسے ہیں ظاہر آگیسے ہی آگے بیان کردو)۔اس کا مطلب بیہ ہے کہ یہ جو نصوص ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے اساء والصفات کاذکر ہے ان سے ظاہر ہی مراد ہے بغیر کیفیت کے 'بلا کیف'' یا بغیر مثلیت کے اس طریقے سے بیان کرنے ہیں۔ تواب میں بات کررہا ہوں فروعی مسائل میں جن میں صرف الظاہر کا امکان جیسے میں نے مثال دی فعل امرکی ایک مثال دی افعل کے صینے میں کتنے ہی مفہوم موجود ہوتے ہیں۔ایک مثال ہے ایک حدیث لیتے ہیں ایس کی مقاور اس کی بینا چا ہتا ہے اور اس

Page 135 of 164 www.AshabulHadith.com

کے ساتھ ایک ہمسایہ ہے ٹھیک ہے ناتووہ اس کی اجازت سے بیچا گراجازت سے نہیں بیچاتو پھر وہ اس پر کیس دائر کر سکتا ہے اور وہ خود اس زمین یا اس پر اپر ٹی کو لے ساتھ ایک ہمسایہ ہے ٹھیک ہے بیں جو عام مفہوم بتار ہا ہوں میں آپ لوگوں کو کہ آپ کی زمین ہے یا آپ کا گھر ہے ، ساتھ میں آپ کا پڑوسی رہتا ہے تو زیادہ حق کس کا ہے گھر کو خرید نے کا ؟ پڑوسی کا ہے آپ باہر بھی کسی کو بیچے ہیں ناتواسی کو بیچے ہیں ناتواسی کو بیچے ہیں ناتواسی کو بیچے ہیں مراد ہے یا پچھا اور مراد ہے ؟
زیادہ حق ہے سبقت وہ لے چکا ہے اس حق میں شفعہ کے حق میں ۔ کیا اس سے یہی مراد ہے یا پچھا اور مراد ہے ؟

دوسرى حديث آپ ﷺ فرماتے ہيں 'إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ''(اور جب حدين لگادى جائين) 'وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةُ ''(اور راستے بناديئے جائين تو پھر شفعہ نہيں ہے)۔ کيامطلب ہے اس کا؟

دونوں حدیثوں کو ملائیں سامنے رکھیں تواس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شفعہ اس وقت ممکن ہے جب کوئی شریک ہے ایک پر اپرٹی میں اور کتنی شراکت ہے مشاع کینی الگ الگ نہیں ہے عام ہے یعنی %70 میر ا، %30 آپ کا ہے۔ کہاں پر ہے زمین میں ہے کوئی پیتہ نہیں ہے تعین نہیں کیا ہے لیکن ہم دونوں شریک ہیں۔ ایسی صورت ہے تواب توراستے نہیں بنے حدیں نہیں لگیں نااب اگر میں بچنا چاہتا ہوں اپنا %70 یا \$50 جو میر احصہ ہے آپ کا حق ہے جو آپ میر سے یارٹنز ہیں آپ شفعہ دائر کر سکتے ہیں کیوں کہ حق آپ کا ہے اس سے یہ مراد ہے۔

اب پہلی حدیث کو ظاہر سے کس چیز نے صرف کیا؟اس روایت نے صرف کیاہے کہ یہاں پر کیوں کہ دوسری روایت بھی ہے اس لیے جمع کر ناسب سے پہلا اقدام ہوتاہے آپ نصوص کو جمع کریں ایک موضوع کے تعلق سے پھر آپ فیصلہ کرتے ہیں۔

اسی طریقے سے دوسری مثال لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں (مجھے جہنم دکھائی دی گئی اور میں نے سب سے زیادہ جہنم میں عور توں کو دیکھا )۔ وجہ کیا ہے؟''پیکھُزُن ''توجب آپ ﷺ نے فرمایا''پیکھُزُن ''توصحابہ کرام ﷺ ٹیکھُزُن ''توصحابہ کرام ﷺ ٹیکھُزئ جالگہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟)۔ کی''کہ اے اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ ٹیکھُزئ ہاللہ ''(کیازیادہ ترعور تیں کافر ہیں جواللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟)۔

توآپ ﷺ نے فرماتے ہیں' قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَیَکْفُرْنَ الْمِصْانَ ''(اپنے خاوند کی ناشکری (یعنی کفر کامطلب ناشکری ہے یہاں پر) ہیں اور احسان کی ناشکری ہیں )''لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمُّ رَأَتْ مِنْكَ شَیْنًا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ مِنْكَ حَیْرًا قَطُّ''آخر تک۔

توصحابہ نے اس نص سے کیا سمجھا تھا ظاہر سے ؟ کفرا کبر سمجھا تھا۔ لیکن اصل مفہوم کیا ہے کفرا کبر ہے ؟ تو ظاہر کو دیکھنا ہے یامفہوم کو دیکھنا ہے اصل مراد کیا ہے ؟ ؟ تومر ادکس نے بیان کی ہے آپ ﷺ نے بیان کی ہے کہ نہیں؟ تواصل ظاہر کو نہیں دیکھنا بلکہ مراد کودیکھنا ہے۔

اب غلط مثال دیکھ لیس آپ اگر کوئی ایسی مثال کرناچا ہتا ہے اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں 'الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَمَدِهِ ''مسلمان کون ہیں؟ (جس کے زبان اور ہاتھ کی ایذ ا،اذیت یا شرسے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں)۔

ایک کر سپخن ہے نہ زبان درازی کرتا ہے نہ گالیاں دیتا ہے نہ ہاتھ چلاتا ہے دوسر ہے لوگ اس کی زبان کے شرسے ، ہاتھ کے شرسے محفوظ ہیں کیا یہ مسلمان ہو گوئی شخص اس حدیث کو دلیل بنائے اور کہے کہ مسلمان توہے ہی وہ جس کی زبان اور ہاتھ کے شرسے دوسر ہے لوگ محفوظ ہوں دوسر ہے مسلمان محفوظ ہوں اور یہ ایساں محفوظ ہوں اور یہ ایساں بیاں پر اور یہ ایساں ہودی ہے یاایساہند وہے جو دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہی نہیں ہے۔ کیا اسے مسلمان کہیں گے کیا خیال ہے ؟ اس کا یہ ظاہر کو لینا یہاں پر درست ہے؟ نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ مراداصل ہے ہی نہیں یہ اس کی مرادیہ ہے کہ جو مسلمان ہے وہ ایساکام کرتا ہے، بنیادی طور پر ہے مسلمان وہ اور وہ ایسا کام کرتا ہے تو یہی سچا مسلمان ہے اسلام کامل، جے کہتے ہیں ایمان کامل یہ اس کی نشانی ہے۔

اس کی اور مثال لے لیتے ہیں 'لا یؤینُ أَحَدُمُ حَتَّی یُجِبَّ لِأَخِیْهِ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا یُجِبُ لِنَفْسِهِ '' (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ وہ دوسروں کے لیے وہی پیند نہ کرے جواپنے لیے پیند کرتا ہے )۔ کوئی شخص کے کہ یہ کفر ہے ''لا یؤینُ ''ظاہر کیا ہے ؟ کہ اس کا بمان نہیں ہے ، جب ایمان کی نفی کی گئے ہے تو پھر کیا باقی رہتا ہے تو کیا یہی مراد ہے آپ ﷺ کی اس حدیث میں ؟ تو مراد کو جاننالازم ہے یاظاہر کودیکھناکا فی ہے ؟ مراد کودیکھنالازم ہے ۔ اور جوسب سے زیادہ اس باب میں جو غلطیاں ہوئی ہیں وہ جیسے شروع میں عرض کیا میں نے اساء والصفات کے باب میں ولید بن مسلم کہتا ہے کہ میں نے امام

Page 136 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

اوزاعی سے،امام سفیان الثوری سے،امام مالک بن انس،امام اللیث بن سعد رَبُهُ الله سے ان احادیث کے بارے میں پوچھاجن میں اللہ تعالیٰ کادیدار اور قرآن مجید کا ذکرہے توان سب نے کہا''اُوڑو ھا کیا جاءت بلا کیفِ''(جیسا کہ ہیں حبیسا کہ بیہ نصوص میں ان کوویسے ہی بیان کروآ گے بڑھاتے رہوآ گے بیان کرتے رہو بغیر کیفیت بیان کرنے کے)۔

اورامام ترمذی تیست فرماتے ہیں اوراللہ تعالی کے پیار ہے پیغیر ﷺ سے بہت ساری روایات میں ثابت ہے ایسے مسائل یعنی جن میں اللہ تعالی کی اساء والصفات کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا دیدار کہ اللہ تعالی کے دن میں سے جیسے کہ سفیان الثوری ہیں ، مالک بن انس ہیں ، ابن عیبین چہ و کیے میٹر ہوئی و وایت کی جاتم ہیں ہیر کہتے ہیں "وَعَیْر هِمْ '' وَاللہ کے دوروایت کرتے ہیں پھر کہتے ہیں "وَاللہ کے دوروایت کی ساری جوروایت کی جاتی ہیں اور ان پر ہمارا ایک کیف '' وَالا یُقالُ کیف '' (اس میں کیفیت کا سوال نہیں کیا جاتا) "وَهَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِیثِ '' (اور یہی اختیارا ہل حدیث کا ہے) ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل حدیث نیا لفظ ہے آج کے دور میں یہ لفظ ایجاد کیا گیا ہے توآگ آپ کے سامنے ہے۔ امام تریذی کا نام کیا ہے ؟ ابو عیسی محمد بن عیسیٰ بن سورہ التریذی والت من 279 ہجری۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ (اور بہی اختیار اہل حدیث کا ہے کہ ان احادیث کوروایت کرتے ہیں حیسا کہ ہیں اور ان پر ایمان بھی لے کر آتے ہیں اور ان کی تفسیر کسی وہم و گمان کی بنیاد پر نہیں ہوتی اور کیفیت کاسوال بھی نہیں کیا جاتا اور یہ اہل علم کار استہ ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے بہی ان کامذہب ہے )۔ اہل الظاہر کی جو غلطیاں ہیں امام ابن القیم عیشہ اہل الظاہر کی غلطیاں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

1۔ "ردالقیاس انصحے" صحیح قیاس کارد کرنا، خاص طور پر ایسے نصوص میں جن میں علت کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض نصوص میں علت ہوتی ہے یعنی سبب ہوتا ہے۔ اس نص کو اور حدیث کو بیان کرنے کا ور وہ سبب بذات خود ایک مضبوط حصہ ہوتا ہے احادیث کا ،اس کوا گر نظر انداز کیا جائے تو حدیث بے معنی سی ہو جاتی ہے۔ تو انہوں نے کیا کیا؟ قیاس کو بھی رد کیا اور علت کو بھی رد کیا کہ کوئی علت ہی نہیں ہے بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت میں کوئی حکمت ہے ہی نہیں۔ سجان اللہ ۔

بہر حال،اور خاص طور پرالیی علت جس سے مر ادعموم ہو مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار سے پنجبر ﷺ فرماتے ہیں' إِنَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ پَنْهَیَانِکُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
''(اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیار سے پنجبر ﷺ آپ لوگوں کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے ''فَإِنَّهَا رِجْسٌ''(گدھوں کا گوشت' رِجْسٌ'' ہے ناپاک
ہے )۔

اب 'رِخِسِ" 'کالفظ کیوں فرمایاآپ ﷺ نے آخر میں ؟ یہ علت بیان کی ، آپ ﷺ فرمارہ ہیں۔ سبب کیا ہے ؟ نہ کھانے کا سبب کیا ہے ؟ منع کرنے کا سبب کیا ہے ؟ کیوں کہ ''رِخِسِ" 'کالفظ کیوں فرمایاآپ ﷺ فرماد جسیت کی اور جانور میں پائی جائے تب بھی اسے نہ کھاؤ؟ کیاخیال ہے؟ مراد کی میں اس جانور کے لیے ہے یا ہر وہ جانور جس میں یہ علت پائی جائے ؟ ورنداس لفظ کو بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی اگر صرف یہ جانور میں اور تھی توان ہی سے منع کر دیتے ناکہ گدھے کا گوشت نہ کھاؤ بات ختم ہوگئ نال اب علت بیان کرنے کی وجہ کیا ہے ؟ الاب کہ ایک ایک شراانفار میشن ہے جو اس منع سے زیادہ ہے۔ اگریہ ''فائم ارخو ہیں ، مومن جو ہیں ان کے لیے کائی تھا کہ گدھے کا گوشت نہ کھاؤ۔ آپ گھا کہ منع ہوگیا ہے۔ ''رِخِسِ" '' بیان کرنے کی وجہ کیا ہے ؟ جب کہ مسلمان جو ہیں ، مومن جو ہیں ان کے لیے کائی تھا کہ گدھے کا گوشت نہ کھاؤ۔ آپ گھا کامنع کر ناہی کائی تھا۔ تو ''رِخِسِ" ' بیان کے ضرورت کیا تھی ؟ یوں ہے انکرہ میان کیا ؟ نبیں اس کافائدہ ہے ، بی اصل بات ہے جس کی بنیاد پر گدھے کا گوشت بھی حرام ہے۔ کیوں ہے ؟ کیوں کہ ''رِخِسِ" ' ہے۔ اب یہ علت اگر کی اور جانور میں پائی جائے لیکن نص نہ ہو کہ اس جانور کو بھی نہ کھاؤ، اس ہے منع ہے تو پھر کیااس جانور کو اس علت کی وجہ سے کہاجا سکتا ہے کہ یہ بھی حرام ہے کہ نبیں ؟ اٹل الظاہر کہتے ہیں نہیں ، بس گدھے کا گوشت حرام ہے ، یہ ''رِخِسِ" 'کی صورت اگر کسی اور جانور میں پائی جائے لیکن نص نہ ہو کہ اس جانور کو بھی نہ کھاؤ، اس ہے منع ہے تو پھر کیااس جانور کو اس علت کی وجہ سے ہم نہیں کہ سکتے کیوں کہ حدیث صرف گدھے کے گوشت میں آئی ہے۔

Page 137 of 164 www.AshabulHadith.com

تو پہلی جو غلطی تھی امام ابن القیم عیشائی فرماتے ہیں اہل الظاہر کی ہے ہے انہوں نے صرف ظاہر کی نصوص کولیا ہے اور قیاس کار دکیا ہے۔ یہاں پر قیاس جو صحیح قیاس ہے قیاس صحیح ہر قیاس نہیں، قیاس فاسد بھی ہوتا ہے۔ جو قیاس صحیح ہے، جو اس کی شرطیں معروف ہیں اہل علم کے نزدیک ان میں سے یہ مثال ہے کہ علت موجود ہے اصل ہے فرع ہے علت ایک ہی ہے رجسیت کی ہے، اصل گدھا ہے، کوئی اور جانور جو ہے وہ فرع ہے اب اس فرع کو اصل کے برابر کر دینا کوئی جرم ہے کیا یاشریعت ہے؟ یادر کھیں، شریعت دو مختلف چیزوں کو ملاتی نہیں، دوایک جیسی چیزوں کو جدانہیں کرتی۔

2۔ دوسری غلطی امام ابن القیم ٹیڈاللہ فرماتے ہیں نصوص کی سمجھ میں کمزوری کا ہونا۔

اہل الظاہر نے کیوں کہ ظاہر کازیادہ اہتمام کیاہے، نص کو سمجھنے میں کمزور ہے۔ بہت سارے احکام جن میں دلالت ہے، واضح دلالت ہے بعض چیزوں کی انہیں اہل الظاہر نظر انداز کر دیتے ہیں صرف ظاہر کود کھتے دکھتے۔ کیوں کہ انہوں نے دلالت صرف ظاہر پر منحصر کر دی ہے جو اصل مراد تھی، جو اصل معنی تھا اس پر دھیان نہیں دیا۔ کیوں کہ بعض او قات جو قرینہ ہوتا ہے لیعنی ظاہر کی لفظ توہوتا ہے لیکن وہ اشارہ ہوتا ہے کسی اور چیز کے لیے جو اس سے بڑھ کرہے، اشارہ ہے۔ کیوں کہ شریعت ہے اور اس میں جو امت ہے ہے سب سے زیادہ کا طل امت ہے دو سری امتوں کی نسبت میں، ٹھیک ہے نال اب اس لیے ان کے جو الفاظ ہیں بعض او قات آپ دیکھتے ہیں کہ صبغے مختلف ہیں تاکہ استنباط ہو جمود نہ ہو اور اس علم کو آگے لے کر جایا جائے اس میں ترقی کی جائے۔ اگرون پلس ون بی پڑھتے رہیں 2=1+1 ہمیشہ ترقی ہوگی ؟ دنیا کے اور ہمارے اپنے تعلیمی نظام کو ہی دیکھ لیس جو دنیاوی ہے کیوں ٹیچر سوال کرتے ہیں بچوں سے بھی ! امتحانوں کو مشکل بنانے کے لیے تاکہ وہ فیل ہو جائیں یاان کے علم میں ترقی ہو مضبوطی ہو کیا خیال ہے؟ تو یہی طریقہ ہے کہ بعض او قات اشارہ ہوتا ہے نص میں اصل مر اداس سے بڑھ کرکوئی مسئلہ ہوتا ہے۔

مثال کے طور پراللہ تعالی فرماتے ہیں والدین کے تعلق سے ﴿فَلَا تَقُلُ لَّهُمَاۤ أُفِّ وَّلَا تَنْهَرُ هُمَا﴾ (الاسراء/23)۔ ابن حزم مُعِيَّلَةُ فرماتے ہیں اس آیت کریمہ سے صرف اُف کرناہی مراد ہے آپ والدین کواف نہیں کہہ سکتے نہ عقل میں نہ شرع میں اس میں مار شامل ہے۔

تومار نے سے منع نہیں کیا گیاا گردوسرے دلائل نہ ہوتے تواس آیت کریمہ سے صرف اُف مراد ہے، ماراجا سکتا ہے۔ ورند دوسرے نصوص ہیں جن کی وجہ سے مارناحرام ہے ورندا گرصرف یہ آیت ہوتی کہ اف نہ کہیں تواس سے صرف اُف ہی مراد ہے اس سے بڑھ کو کوئی اور چیز مراد نہیں ہے نہ عقلاً نہ شرعاً۔ جرم ہے کہ نہیں زیادتی ہے کہ نہیں ؟اب اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اُف نہیں کہنا یہ کسی اُحکم الحاکمین کی حکمت ہے کہ اُف سے تو منع کیامار نے سے منع نہیں کیا کیا خیال ہے ہے؟! نعوذ باللہ یہ دین کس کادین ہے؟ حکمت کادین حکمت والوں کے لیے ہے یا نعوذ باللہ یا گلوں کے لیے ہے؟ کوئی بھی شخص اگر پکڑ ناچاہے، آج کوئی شخص شریعت کے کسی لفظ کو پکڑ سکا ہے قرآن مجید کی آیت کو؟ جھٹلا سکا ہے یااس میں کوئی عیب نکال سکا ہے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر نعوذ باللہ ایسا ہوتا جیسا کہ وہ لوگ کہتے ہیں تو پکڑنے کی بات تھی کہ نہیں؟ سیجان اللہ۔

2۔ تیسری غلطی کہ وہ کہتے ہیں "الاستصحاب" جیسے میں نے عرض کیااستصحاب کواس کی حدسے زیادہ استعمال کیا، غلوسے کام استصحاب سے اور کہتے ہیں کہ اصل استصحاب ہی ہے لیجنیاس کامطلب یہ ہے کہ کسی چیز کواس کے حکم پر باقی رہنے دیناجب تک کہ اس حکم کی تبدیلی کی کوئی دلیل نہ آئے۔ اس کی مثال بڑی عجیب بات ہے کہتے ہیں "ہیوی پر فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خدمت کرے"۔ یہ صحیح نہیں ہے یہ اہل الظاہر کہتے ہیں اس لیے خوش نہ ہونا۔ کہتے ہیں کہ بیوی پر فرض نہیں ہے اپنے خاوند کی خدمت کرنا۔

کیوں؟ کہتے ہیں کہ دلیل کہال ہے؟ اصل کیا ہے؟ اصل یہ ہے کہ اس پر خدمت واجب نہیں ہے اصل یہ ہے نا۔ آپ کسی کوا گر حکم دیتے ہیں، کسی کو کوئی چیز کو اصل تو ہری الذمہ ہے نا۔ اصل تو ہری الزمی کو کہنا کر آپ کسی کو کہنا کو اس کی خدمت ہے، کسی نوکری ہے ، ذمہ بری ہے۔ شرعاًا گر آپ کسی کو کہنا چاہتے ہیں کہ آپ پر یہ چیز لازم ہے تو آپ کی دلیل ہونی چاہتے ہیں کہ دلیل تو ہری الذمہ ہے نا کہ ہر بندے کا ذمہ بری ہے کی خدمت سے، کسی نوکری سے ، ذمہ بری ہے۔ شرعاًا گر آپ کسی کو کہنا چاہتے ہیں کہ آپ پر یہ چیز لازم ہے تو آپ کی دلیل ہونی چاہتے ہیں کہ اس میں دلیل تو چاہتے ہیں کہ اس میں عشرت کی بات ہورہی ہے ، فعل امر ہے عشرت کے ۔ عیش و عشرت دونوں کرتے ہیں۔ اس میں میوی کے تعلق سے جو استمتاع ہوتا نہیں ہونی ہے ، نعل امر ہے ، فعل امر ہے عشرت کے لیے۔ عیش و عشرت دونوں کرتے ہیں۔ اب میاں بیوی کے تعلق سے جو استمتاع ہوتا نہیں ہونی ہے تو استمتاع ہوتا

Page 138 of 164 www.AshabulHadith.com

ہے کہتے ہیں،اس سے یہی مراد ہے۔ یعنی بیوی کا جو فرض ہے خاوند پر،وہ صرف یہی فرض ہے بس،خدمت فرض نہیں ہے یعنی لازم ہے خاوند پراگر بیوی کھانا نہیں ہات ہیں ہور ہاہوں،خوش نہ ہو جانا یہ اہل الظاہر کہتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ یہ ان کی بات میں کررہاہوں،خوش نہ ہو جانا یہ اہل الظاہر کہتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بیوی کھانا نہ پکانا چاہے تواس پر لازم نہیں ہے، باہر سے لے کر آؤ۔اگروہ جھاڑونہ دینا چاہے تولازم ہے یاخود جھاڑود و یاکسی خادمہ کو لے کر آؤ،اس پر لازم نہیں ہے، کپڑے نہیں دھونا چاہتی تواس پر لازم نہیں ہے۔

﴿ وَعَاشِرُ وَهُنَّ بِالْمَعُوُو فِ ﴾ ابن تیمید رحمة الله علیه اس کا جواب دیتے ہیں اور علامہ البانی رحمۃ الله علیہ بھی بڑا پیارا جواب دیتے ہیں دونوں کا ہوا کہ نہ ہوا؟
جواب ہے، کہتے ہیں کہ ﴿ وَعَاشِرُ وَهُنَّ بِالْهَمُوُو فِ ﴾ اگر آپ لوگ یہ سیجھتے ہیں کہ صرف استمتاع ہی کافی ہے ہستر کی حد تک تو وہ تو دونوں کا ہوا کہ نہ ہوا؟
شمیک، دونوں کا ہوا۔ یہ یہاں پر تو برابر ہوگئے سارے۔ اب جو نققہ واجب ہے فاوند کا ہو بی براس ہو کی کیا دیتی ہوا کی خدمت ہی اور کیا ہے! بات سیجھ آئی کہ نہیں! اب واجب کی بات ہور ہی ہو کی خدمت خاوند پر واجب ہے کہ نہیں ؟جواب یہ ہے کہ واجب ہے۔

استمتاع کے لیا اگرچہ عشرت عام ہے لفظ اگر چسے الل الظاہر سیجھتے ہیں صرف ایک حد تک ہے استمتاع کی حد تک ہے وہ تو دونوں ہوگئے برابر ، وہ تو معاملہ استمتاع کی حد تک ہے وہ تو دونوں ہوگئے برابر ، وہ تو معاملہ برابر ہوگیااب خاوند ہو ہے ﴿ وَ لِلّٰ ہِ جَالَ ہِ عَلَیْ اِسْ اللّٰ ہِ ہُوں کا البقر قراح کے کان صد تک ہے استمتاع کی حد تک ہے اب وہ تو اپنا واجب پورا کر رہا ہے، برابر ہوگیااب خاوند ہو ہے ﴿ وَ لِلّٰ ہِ جَالَ ہِ عَلْ اللّٰ ہِ ہُوں کی اور نہی تو اللّٰ ہو ہوں ہو گئے برابر ، وہ خاوند ہو ہو لیا ہے ہو اللّٰ ہو ہوں ہو گئے برابر ، وہ خاوند ہو ہے ہو اللّٰ ہو ہوں کہ استمتاع کی حد تک ہے استمتاع کی حد تک ہے استمتاع کی حد تک ہے دوہ تو دونوں ہو گئے برابر ، وہ تو نہیں اسی کہ کہتے ہیں اس طریقے ہے۔ واللہ الله میں ، خاوند کے لیے ؟خدمت باتی رہتی ہے کی نہیں ؟ تاکہ وہ رہتے ہیں اللّٰ علطی کہ جو مسلمانوں کے کانٹر کیٹس ، علیاں پر خاوند دے رہا ہے آپ کا تھیں ، مل کہتے ہیں اس طریقے ہے۔ والله الله میں میا کیا دین ہو۔ وہ کہتے ہیں اگل علطی کہ جو مسلمانوں کے کانٹر کیٹس ، علمہ البانی ہیں ، شی کی کہتے ہیں اسی کہ کہتے ہیں اسی خرف کہ دلیل نہ ہو۔ وہ بیتے ہیں اگل علطی کہ میر مور نے ہیں ہو سی ہیں ہو سی ہیں ہو سی ہیں کہ کہتے ہیں اسی دلیل کی بنیاد پر ہو نے بیا ہی۔

مختصراً آبادوں تاکہ وقت پھرکافی ہوگیا ہے معاملہ کتا خطر ناک ہے کہ اگر صرف نص کے ظاہر کولے لیاجائے مثال کے طور پہ جو چیز مستحب ہے اسے واجب قرار دیناشر بعت میں ، شریعت سازی ہے کہ نہیں ؟اصل مراداستجاب کے لیے ہے اور کوئی شخص آکر کہے نہیں یو فرض ہے۔ جو چیز اللہ تعالی نے فرض نہیں گی ، واجب نہیں کی کوئی بھی شخص آکر یہ کے کہ یہ واجب ہے یہ قانون سازی ہے کہ نہیں ؟جرم ہے کہ نہیں ؟اگرچہ اس کی اجتہادی غلطی ہے یہ الگ بات ہے لیکن ہے تو غلط کہ نہیں ؟اور بعض لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "نہیں یہی حق ہے" دار سے بڑھ جرم ہے ؟اب مثال و یکھیں مثال کے طور پر ولیمہ کر ناشادی کا کیا تھم ہے واجب ہے؟ مستحب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "اولیا وَلَوْ فِشَاوِ" نَا وَلَا اللہ وَلَوْ فِشَاوِ" نَا وَلَا اللہ وَلَوْ فِشَاوِ" نَا وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَوْ اللہ وَلَا اللہ وَلَوْ اللہ وَلَا اللہ وَلَوْ اللہ وَلَوْ اللہ وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَوْ اللہ وَلَا اللہ وَلِي ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ فَاکُوْا وَلَمُ اللّٰ وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَا اللہ وَلَى فَالْ اللہ وَلَا وَلَا اللہ وَ

کیالازم ہے کہ قربانی کے جانورسے کھا یاجائے؟ کیاخیال ہے فرض ہے واجب ہے؟ا گرآپ نہیں کھاتے توآپ گناہ گار ہیں کیاخیال ہے؟ یہی لگ رہاہے لیکن پیربات استحباب کے لیے ہے،ا گرآپ کھاتے ہیں تومستحب ہے،ا گرآپ نہیں کھاتے تو کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ قربانی کے جانور کوذئ کرنے کے بعد بعض کھاتے تھے بعض نہیں کھاتے تھے اور جو کھاتے تھے وہ استحباب کے لیے کھاتے تھے وجوب کے لیے نہیں کھاتے تھے کہ یہ مستحب ہے۔

Page 139 of 164 www.AshabulHadith.com

آج ہم جب قربانی کرتے ہیں اگر آپ پورا بکرا فقیروں کو دے دیں نہ کھائیں کوئی حرج ہے اس میں ؟ اب ضرورت ہے آپ کے پڑوس ہیں ، آپ کا گاؤں ہے وہاں پر بھوکے پیاسے لوگ ہیں آپ وہاں پر قربانی جاکر کرتے ہیں اور فقراء زیادہ آ جاتے ہیں آپ اس میں سے کچھ کھانہیں سکتے ،سب ان میں دے دیتے ہیں جائز ہے بلکہ مستحب ہے ، بعض او قات ایس چیزیں مستحب بھی ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ۔

سوال: استجاب كامطلب كياب؟

**جواب:**استخباب کیاہوتاہے بھئی جواب دواسے ؟ جسے کرنے کا ثواب ہے اور جھوڑنے کا گناہ نہیں ہے۔

اللّٰد\_ تودیکھیں کہ صرف ظاہر کولے کر بغیر معنی ومراد کودیکھتے ہوئے کتنی بڑی غلطی ہے۔

اب ہم خطرناک راستے کی بات کر رہے ہیں کہ صرف ظاہر کو لے لیاجائے ایک تومستحب واجب ہو جائے گا، دوسری مثال کہ بعض باطل فر قوں نے اس راستے کواختیار کرکے اپنے باطل نظریات کورائج کیاہے۔ مثال کے طور پر خوارج نے کیا کیا؟اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنِ الْحُدُكُمُ الَّا یلْهِ ﴾ (یوسف: 40)۔

حق ہے اللہ تعالیٰ کائی تھم ہے کوئی اور کس کا ہے لیکن اس آیت کو لے کرانہوں نے صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کائی خلاف جنگ کی کہ نہ کی ؟ کیااس آیت کے ظاہر سے بہترین فیصلہ مراد ہے کہ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ہوناچا ہے اور سب سے بہترین فیصلہ کر اور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ہوناچا ہے اور سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے صحابہ دی گذشتہ ہی ہیں کیوں کہ انہوں نے بہترین سمجھا ہے قرآن مجید کو؟ صحابہ دی گذشتہ سے بہتر کون سمجھنے والا سے کیا خیال ہے؟

خوارج نے جب خروج کیاسید ناعلی ڈٹاٹٹیڈ کے خلاف تو کس بنیاد پر کیا؟اس آیت کی بنیاد پر کیا ہے ﴿إِنِ الْحُکُمُدُ اِلَّا بِللّٰهِ وہ یہ کہتے تھے کہ (اے علی! تو نے فیصلہ غلط کیا ہے، تو نے فیصلہ قرآن کے خلاف کیا ہے اصل فیصلہ قرآن نے کرنا ہے تم لوگ بشر ہوتم لوگوں نے فیصلہ کیوں کیا ہے؟)۔ عجیب سی بات ہے کہ قرآن خود بولے گا! ظاہر ہے قرآن پڑھ کر ہی فیصلہ کیا جائے گا ایسے تو نہیں۔ کہتے ہیں کہ (نہیں، پہلے تم یہ اقراد کرو کہ تم نے کفر کیا ہے، پھر تم تو ہر کرو پھر ہم تمہارے ساتھ ہیں ورنہ تمہارے خلاف تلوار ہے۔ تم مرتد ہو گئے ہو، تمہیں قتل کرنافرض ہے)۔ سجان اللّٰہ۔

ایک خلیفہ ہے امیر المو منین، خلفا کے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ کی بات ہور ہی ہے اور بیہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم کافر ہو تو بہ کرو۔ سجان اللہ۔
ای طریقے سے روافض نے اس آیت کریمہ سے اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿قُلْ لَّاۤ اَسْتَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْوًا اِلَّا الْہَوَدَّةَ فِی الْقُوْ بِی ﴿ الشور کی / 23) (میں تم سے سوال نہیں کر تالالیہ کہ رشتے داروں میں محبت اور مودت کو قائم رکھنا)۔ رافضوں نے کہا کہ اس آیت میں دلیل ہے (اس آیت کے ظاہر کودیکھیں) کہ خلافت آل بیت میں ہوگی سیدنا علی ڈالٹیوَ بی فی الْقُوْ بی ﴿ اللّٰهِ عَلَیْهِ اللّٰهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ الللهِ اللهِ ا

پھر امام ابن القیم بھٹائنہ فرماتے ہیں کہ اہل الرائی اور اہل الظاہر کود کیھے کرا گرہم دونوں کو دیکھتے ہیں کہ اہل الظاہر نے اچھاکام کیا کہ انہوں نے شریعت کے نصوص کی زیادہ حفاظ مدارسة تفقهاً 'دلیکن صرف نص کے ظاہر کی حد تک رک جانے پر اور اپنے فہم کو وہاں پر محد ودکرنے سے مار کھا گئے اور اہل الرائی جو ہیں انہوں نے مسائل کے استنباط میں اچھاکام کیا، مسائل استنباط کیے اور اجتہاد کیا، دائرے کو وسیع کیالیکن ان سے غلطی کیا ہوئی؟ کہ وہ لوگ حدسے گزر گئے اور ایس چیزیں شامل کر دیں جن کی نص میں ان کی مراد ہی نہیں ہے اور نہ ہی ان مسائل سے کوئی تعلق ہے ان نصوص کا۔

کیااہل اظاہر اہل سنت میں سے ہیں، اتنی باتیں بیان کرنے کے بعدیہ سوال کیا گیافضیلۃ الشیخ العلامہ شیخ صب الح بن فوزان الفوزان ﷺ کہتے ہیں، کیا ظاہر یوں کے خلاف جو ہے وہ اجماع کی مخالفت معتبر ہے کہ نہیں ؟ اہل الظاہر اختلاف تو کرتے ہیں اختلاف تو ہے نااہل الظاہر کا فقہی مسائل میں۔ اگروہ اختلاف کسی مسئلے میں کر دیں تو کیاان کا اختلاف اجماع پر اثر کرتا ہے کہ نہیں ؟ جواب میں کہتے ہیں، نہیں! اہل الظاہر کا اختلاف اجماع کو ختم نہیں کر سکتا، اجماع باقی رہتا ہے بلکہ ان

Page 140 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

کا ختلاف غیر معتبر ہے کیوں کہ انہوں نے غلطی کی ہے کیوں کہ وہ اہل سنت میں سے ہیں اور ان سے غلطی ہوئی ہے لیکن وہ ہیں اہل سنت میں سے اہل سنت میں سے خارج نہیں ہیں۔

اور الشیخ سلیمان بن سلیم الرحیلی ﷺ جب یہ سوال کیا گیا کہ ظاہر یوں کا ختلاف کب معتبر ہوتا ہے؟ کہتے ہیں کہ (ظاہری جو ہیں فقہاء مسلم میں سے ہیں ان کے امام داود بن علی الظاہری ہیں ،ان کے کبار آئمہ میں سے ابن حزم الظاہری ہیں اور ان کے فقہاء میں سے ہیں ان کے پاس فقہ تو ہے لیکن انہوں نے قیاس کی نفی کی ہے اور یہ کہا کہ قیاس جے اور حقیقتاً قیاس سے انکار بدعت ہے)۔

سیحان اللہ، یہ سلیمان بن سلیم الرحیلی فرماتے ہیں کیوں کہ صحابہ اور سلف اس کااقرار کرتے تھے اور قیاس کو جمت سیحھتے تھے اور سب سے پہلے جس نے قیاس کا انکار کیا وہ النظام معتز لی ہے اور اس کے بعد سارے معتز لہ نے بہی راستہ اختیار کیا اور پھر اہل ظاہر نے یا ظاہر سے نے بھی یہی راستہ اختیار کیا۔ کوئی شک نہیں ہوتا۔

کہ ان کا یہ طریقہ، یہ قول غلط ہے۔ جن مسائل میں قیاس کی ضرورت پڑتی ہے ان میں ظاہر یوں کے اجتباد کی ضرورت نہیں پڑتی، ان کا قول معتر نہیں ہوتا۔

جن مسائل میں قیاس کی ضرورت پڑجاتی ہے، ان مسائل میں قیاس کیا جاتا ہے اور اہل الظاہر کو نہیں دیکھا جاتا جو وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور جن مسائل میں انہوں نے اختلاف نہیں کیا تو ان کا قول معتر ہے جیسے دو سرے فقہاء کا قول معتر ہے اور ظاہر یہ نے یعنی اہل الظاہر کے جو علماء ہیں بہت سارے مسائل میں انہوں نے غلطیاں بھی کی ہیں قیاس کو چھوڑ نے کی وجہ سے انہوں نے نعطیاں بھی کی ہیں قیاس کو چھوڑ نے کی وجہ سے اور عدل وانصاف یہ ہے کہ ہر بات کو اس کے صحیح مقام پر کھا جائے یہی انصاف ہے۔

پھر کسی نے کہا کہ کیان کواہل انظاہر کہنان کے لیے مذمت ہے ؟جواب میں شیخ سلیمان بن سلیم الرحیلی ﷺ فرماتے ہیں کہ نہیں ان کے لیے مذمت نہیں ہے کیوں کہ اہل الظاہر خوداسی لقب سے معروف ہیں اور اپنے آپ کو ظاہری کہتے ہیں کیوں کہ ابن حزم جوہیں خودا نہوں نے ایک شعر لکھا جس شعر میں وہ خود کہتے ہیں کہ میں ظاہری ہوں،ابن حزم خود کھل کر کہتے ہیں کہ میں ظاہری ہوں اور فخر کرتے ہیں میں ظاہری ہوں توان کو ظاہر کہنے میں کیا مذمت ہے؟ پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ان سے جو غلطی ہو ئی ہے کہ انہوں نے ظاہر کو مضبوط پکڑا جب کہ دوسرے دلائل موجود تھے جواس ظاہر کواس کے اصلی لفظ سے صرف کر دے اور اصلی معنی سے دور کر دے اور بیہ مجاسفات الظاھر بة میں سے اور ان کی خطامیں سے ہے ان کی جو غلطیاں ہیں۔اور انہوں نے تھمت کی نفی کر دی ہے تعلیل کی نفی کر دی ہے اللہ تعالٰی کی شریعت میں اللہ تعالٰی کے افعال میں۔ کوئی حکمت نہیں ہے، نہ تواللہ تعالٰی کی شریعت میں کوئی حکمت ہے، نہ اللہ تعالٰی کے افعال میں کوئی حکمت ہے۔اللہ تعالیٰ کی مرضی جو کچھ بھی کرے بغیر حکمت کے۔ تو ظاہریت کی طرف دیکھا جاتا ہے ان کی حالت کے مطابق۔واللہ اعلم۔ پھر اہل حدیث جو مدرسہ ہے، جو اہل سنت والجماعت ہیں وہ ان دونوں کے پہیمیں ہیں اور یہی صحیح وارث ہیں انبیاء ﷺ کے ۔اور صحابہ کرام اللہ ﷺ خینا اور تابعین نے بھی یہی راستہ اختیار کیاہے اور انہوں نےان دونوں اسکولوں میں سے جو خیر ہے وہی لیاہے۔اہل الرائی میں سے جو خیر تھی وہ لی،اہل الظاہر میں سے جو خیر تھاوہ لیا، نہ تو غلو کیاا پنی رائے کو آگے کرتے ہوئےاور نہ ہی غلو کیااہل الظاہر کاراستہ اختیار کرتے ہوئے بلکہ نصوص کازیاد ہاغتناء کیا، نصوص کااعتناءاور جو حفاظت ہے انہوں نے اہل الظاہر سے بھی بڑھ کر کی، سجان اللہ۔اور جہاں تک اجتہاد کی بات ہے توالیسے شرعی ضوابط اور خاص قاعدے کی بنیاد پر قواعد کی بنیاد پر کی کہ بغیر د لیل کے اور بغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اور بغیر اجماع کے انہوں نے ، ہاں کو ئی اجتہادی غلطیاں ہو ئی ہیں، کو ئی شک نہیں ہے بشر ہیں غلطی ہو جاتی ہے کیکنoverall بات کررہاہوں جن مسائل میں ان کااتفاق تھاان میں حق ہے جن میں ان کااختلاف تھابعض مسائل میں تو پھراس کودیکھا جاتا ہے جس کا قول آ قرب الیالدلیل ہے۔امام شافعی میٹ فرماتے ہیں ہم اجماع کی بنیاد پر حکم کرتے ہیں فیصلہ کرتے ہیں پھر قیاس اور قیاس اجماع سے کمزور ہے۔ سبحان اللہ، یعنی قر آن ہے سب سے پہلے پھر صحیح حدیث ہے پھرا جماع ہے اور پھر قیاس ہے اور قیاس اجماع سے بھی کمزور ہے یعنی قیاس سب سے آخر میں ہے لیکن یہ قیاس جو ہے بیرضر ورت کے لیے کیا جاتا ہے اور قیاس اس وقت جائز نہیں جب کوئی نص موجو دہو۔

اورامام احر وعیات کرتے ہیں امام شافعی ویٹ سے کہ امام شافعی ویٹائٹ فرماتے ہیں 'القیاس عند الضرورة'' (قیاس ضرورت کے وقت ہوتا ہے)۔

Page 141 of 164

یبی وہ باقی راستے بچتے ہیں اگر ہم فنہم سلف کو چھوڑ دیتے ہیں اگران راستوں کو اختیار کیا جائے تو شریعت میں سے کچھ باقی نہیں رہتا۔ فنہم سلف کے بغیر کو ئی اور راستہ ہے نہیں باقی سارے کے راستے سبل ہیں ،اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ وَانَ هٰ لَا احِرَ اطِئ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴿ لِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ الانعام/153) (اور بِ شَك يهم مراسيدهاراسته ہے سواسی کا اتباع کر واور دو سرے راستوں پر مت چلووہ تہميں الله کی راہ سے ہٹادیں گے تہميں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیزگار ہوجاؤ) سید ناعبداللہ بن عباس ڈُولُتُونُو ماتے ہیں ﴿ فَاتَّبِعُوهُ وَ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴾ اور الله تعالی کابیہ فرمان ﴿ اَقِیْهُوا اللّٰ اِیْنَ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴾ اور الله تعالی کابیہ فرمان ﴿ اَقِیْهُوا اللّٰ الله تعالیٰ مومنوں کو حکم دیتا ہے ''امر هم بالجماعة 'کہ جماعت کو لازم پکڑواور اختلاف سے منع فرمایا ہے اور ایر خردی اللہ تعالیٰ نے کہ تم میں سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کیوں کہ وہ دین میں جھڑا کرتے ہیں ، سوائے اختلاف کے باقی اور ایسانی قول امام مجاہد کا بھی ہے کہ تفرقے بمیشہ ہلاک کردیتے ہیں اور اگر ہم سلف کے فہم کو چھوڑ کرکوئی اور راستہ اختیار کرتے ہیں ، سوائے اختلاف کے باقی اور اسلف سے بہترکوئی ایبا شخص موجود ہے یاکوئی ایبا گروہ موجود ہے جس نے قرآن اور صحیح احادیث کوان سے زیادہ بہتر سمجھا ہو؟

سيدناعبرالله بن مسعود دلى تنفيه وسلم خطا بيده الله تعالى ك بيار ك بيغير في خير الله خاليه وسلم خطا بيده "ايك لا تن عينى الدين الله عليه وسلم خطا بيده "ايك لا تن عينى الدين الله عليه وسلم خطا بيده "ايك التن الله مُسْتَقِمًا" (الله تعالى كاسيدهاراسته) "وخط عن يَمِينه وشِمّاله" (پهردائي بائي اورايي خط بنائ) "مُم قالَ هذه السُبل" (بيسل بي الله مُسْتَقِم سالك بيل الله مُسْتَقِم سالك بيل الله مُسْتَقِم سالك بيل إلا عليه شيطان يدعو إليه "(كوئي الياراسة نهيل سه له الله بكه الله عليه عن سيله الله عليه هو الله بين علاوت فرمائي ﴿ وَانَ هٰذَا حِرَا طِي مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ وقانَ هٰذَا حِرَا طِي مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ وقانَ هٰذَا حِرَا طِي مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ وقانَ هٰذَا حِرَا طِي مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ وقانَ هٰذَا حِرَا عَلَى مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلُ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ وقانَ هٰذَا حِرَا عِلْ مُسْتَقِيمًا فَا تَبِعُوهُ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلُ فَتَفَرَقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ هُورَا لَهُ اللهُ عَلَى هُورَا اللهُ بُلُ فَتَفَرَقَ وَلا تَتَبِعُوا السُّبُلُ فَتَفَرَقُ اللهُ عَلَى هَذِهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى هُورَا اللهُ بُلَ فَتَفَرَقَ فَي اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ سَبِيلِهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ سَبِيلِهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَ

امام مالک میسالیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر ﷺ نے سنت کا تھم دیااوران کے بعد جو ولاۃ الامر آئے ہیں کیوں کہ جانشین تھے،ان کی بھی سنیں تھیں،ان سنتوں کولیناجو آپ ﷺ کی سنت تھی اور خلفائے راشدین کی سنت ہے بعنی،اوران کی اتباع کر ناحقیقتا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اتباع ہے بعنی قرآن مجید کی اتباع ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کو کمال کی حد تک لے جانے کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں مضبوطی ہے، کسی کے لیے جائز نہیں کہ اسے تبدیل کر سن یان میں کوئی چیز یعنی باہر سے ملادے اور ان کے علاوہ کسی اور چیز میں نہ دیکھے یعنی کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس میں جو سنت ہے آپ ﷺ کی اور خلفائے راشدین کی کہ اس میں باہر سے کوئی چیز ملادے یاان میں کوئی تبدیلی کرے یاان کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف دیکھے۔ جس نے رہنمائی حاصل کی ان سے توحقیقتاً وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس نے ان کو چھوڑا ہے جہنم کامز اسے جہنم کامز اسے جہنم کامز اسے جہنم کامز اسے جہنم کی اور سبیل المومنین کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستے اختیار کیے ہیں تواللہ تعالیٰ اسے اسی چیز کے حوالے کرے گاجواس نے چاہا ہے اور چھر اسے جہنم کامز اسے گاور جہنم برترین ٹھکانا ہے۔

اورامام ابن سیرین عِیشاته کا قول معروف ہے کہ 'إِنَّ بِذَا الْعِلَمْ دِینْ" (یہ دین جو ہے علم پس تم لوگ یہ دیکھوکہ تم اپنادین کس سے حاصل کررہے ہو)۔
اس لیے دین کی بنیاد جو ہے وہ 'قالَ الله تعَالیٰ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ '' ہے ، نصوص ہیں قرآن اور سنت کے ،ان کی صحیح سمجھ ہی صحیح نہیں ہے ہاں ،
سمجھ کی بات کرتا ہے اسے لازم پکڑواور صحیح سمجھ سوائے سلف کی فہم کے ممکن نہیں ہے باقی سارے راستے ہم دیکھ بچے ہیں کوئی بھی راستہ صحیح نہیں ہے ہاں ،
بعض راستے اچھے توضر ور ہیں لیکن سب سے اچھار استہ سلف الصالحین کاراستہ ہے۔ باقی میں بہت ساری خرابیاں ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کشف اور
فوق سے بہتر ہیں اہل الظاہر کیکن اہل الظاہر سب سے بہتر ہیں۔

کیا فہم سلف سے بھی بہتر ہیں؟ میں نے چند مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں اگران پہ ہم عمل کر ناشر وع کر دیں تودین کی بہت ساری چیزیں چلی جاتی ہیں ہاتھ سے۔ توسلف الصالحین کی فہم سے بہتر کوئی فہم نہیں ہے۔

<u>سوال - جواب:</u> اس میں بہت ساری چیزیں ہیں لیکن جملتاً اس میں جملتاً یہ ہے کہ اہل الظاہر جو ہیں وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہی ہیں۔ داو دالظاہری جو ہیں جو ان کے بانی تھے انہوں نے تواصول میں غلطی نہیں کی لیکن ابن حزم کے اصول میں غلطیاں ہوئی ہیں بعض غلطیاں ہوئی ہیں۔اساءوصفات کے باب میں ان سے

Page 142 of 164 www.AshabulHadith.com

غلطیاں ہوئی ہیں لیکن جملتاً ابن حزم بھی اہل سنت والجماعت میں سے ہیں۔ اگرچہ اصل مقصد میر ایہ نہیں ہے کسی کو گرانا، اصل مقصد یہ ہے کہ اس راستے کو دیکھیں کہ کیا یہ راستہ جو ہے صبیح ہے۔ ہم فہم کی بات کر رہے ہیں، نصوص کی فہم اس راستے کی بات کر رہے ہیں کہ صبیح ہے یا نہیں۔ میر ہے بھائی! اگر میں علماء کے اقوال لے کر آتا ابن حزم پر تو لمبی بات ہو جاتی کہاں پر اصول میں غلطی کی ہے بھر reference بھی۔ میرے پاس سب پچھ ہے لیکن میں نے صرف بعض چیزیں بیان کی ہیں بہت پچھ ہے لیکن میں صرف to the point بعض۔ میرے پاس سب پچھ ہے تاکہ ہم اس سے خارج نہ بعض چیزیں بیان کی ہیں بہت پچھ اس حالے ہوں اور جو ہمارا موضوع ہے تاکہ ہم اس سے خارج نہ ہوں۔ یہ اللّک موضوع ہے کہ ابن حزم کی جو غلطیاں ہیں، بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ابن حزم جمعی کہا ہے لیکن جمال پر اصول کی خور میں اور شیخ عثیمیں تو خالے اور دہاں پر اصول کی غلطی ہوئی ہے کوئی شک نہیں کہ غلطی تھی اصول کی لیکن حیسا کہ جہمید ، محضۃ ہیں یا مرجیہ ہیں یا دو سرے جو باطل گردہ ہیں اس محتز لہ ہیں ان سے بیں محتز لہ ہیں اس کے تاریخ ہیں اور وقت میں ان شاء اللّٰہ ان کی کو پچھ غلطیاں ہوئی ہیں اگر مورت پڑی تو بیان کریں گیا۔ باطل گردہ ہیں محتز لہ ہیں ان سے بیر حال الم تھے ہی ہیں لیکن کسی اور وقت میں ان شاء اللّٰہ ان کی کو پچھ غلطیاں ہوئی ہیں اگر ضرورت پڑی تو بیان کریں گیا۔ باطل گردہ ہیں اس محتز لہ ہیں ان سے بیر مال المورد تیں لیکن کسی اور وقت میں ان شاء اللّٰہ ان کی کو پچھ غلطیاں ہوئی ہیں اگر موروز کی کو بیر اس کے کہ اس کے کہ کی سے کہ کردہ ہیں اور جہاں کی کو بیر کی کو بیر کی کو بیر کو بیر کی کو بیر کی کی کو بیر کو بیر کو بیر کو بیر کو بیر کو بیر کی کو بیر کی کو بیر کو بیر کی کو بیر کو بیر

Page 143 of 164 www.Ashabul/Hadith.com

### 19: فہم سلف کے انکار میں کیا خرابی ہے؟

اب ہم ایک نئے موضوع سے آغاز کرتے ہیں۔ فہم سلف کے انکار میں کیا خرابی ہے؟جولوگ یہ کہتے ہیں کہ فہم سلف جحت نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں جحت ہے، پچ میں تیسرے لوگ بھی آگئے کہتے ہیں یار کیوں جھڑتے ہو تم لوگ جحت ہے جحت نہیں ہے کوئی بات ہے اس میں کیوں اختلاف کرتے ہو؟! فہم سلف کے انکار میں خرابی کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جحت ہے توقر آن وحدیث تو ہے ناکا فی ہے ناتو ٹھیک ہے مسلمان کو یہی کافی ہے۔

توایک غلط فہمی چیمیں آگئ کہ ''فہم سلف کے انکار میں کوئی خرابی نہیں ہے ، کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کے فہم سلف جحت ہے یانہیں ہے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ بس بات کولمباکر ناجانتے ہیں، چھوٹی سی بات ہے لمباکر دیابات کو''۔

آ پئے دیکھتے ہیں پیہ بات کہاں تک درست ہے؟ فہم سلف کے انکار میں صرف خرابی نہیں بلکہ بہت خطرناک اور خوف ناک خرابیاں ہیں۔

1۔ فہم سلف کے علاوہ باقی سارے فہم کے راستے اور طریقے غلط ہیں، جیسے پہلے بیان کر چکے ہیں۔اس سے پہلے والے در وس جو تھے، یہی تھے ناکہ اگر فہم سلف نہیں ہے تو پھر ہمارے پاس باقی کیار ہتا ہے ؟اند ھی تقلید ہے،کشف، ذوق، وجد،خواب، رائے اور ظاہر، لغت کیار ہتا ہے ہمارے پاس؟ اور ثابت کیا قرآن و سنت کی ہی روشنی میں اور سلف کے ہی اقوال سے کہ یہ سارے راستے غلط ہیں، سبل ہیں۔ توسب سے پہلی خرابی ہیہ ہے کہ اس فہم سلف کے بغیر سارے کے سارے ہی سارے داستے ہی خراب ہیں غلط راستے ہیں۔

2\_فہم سلف کا نکار گمراہی ہے، دلیل،الله تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَإِنَّ امَّنُوْ الِمِثْلِ مَا امَّنُهُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوُ ا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ﴾ إلى آخر الآية (البقرة/137)سورة البقرة كي معروف آيت.

﴿فَإِنْ الْمَنُوْا﴾ (الروه ايمان كے آتے) ﴿ يَمِثُلِ مَا الْمَنْتُمْ بِهِ ﴾ (جيساكه تم لوگ ايمان كر آئي بو) ﴿فَقَدِ اهْتَدَوْ ا ﴾ (پسوه جن كا يمان تمهار ب

تو ہدایت کو کس چیز سے جوڑ دیا؟ ایمان سے۔اورایمان بغیر فہم کے ممکن ہے کیا خیال ہے؟ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ایمان بغیر فہم کے ممکن نہیں ۔ ہے۔﴿فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَاۤ اِللّٰهُ ﴾ (محمد/19) بغیر علم بغیر فہم کے آپ دین کے کسی بھی جھے پر عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ اسے سمجھیں گے نہیں۔اورا گر کوئی شخص ایمان تولے کر آتا ہے لیکن صحابہ کرام ﷺ نئے کے ایمان جیسا نہیں تو پھر گمراہ ہے کہ نہیں؟ اگراس کی فہم صحابہ ڈوکا لُڈی کے فہم جیسی، سلف کے فہم جیسی نہیں ہوتوہ گمراہ ہے کہ نہیں؟ اگراس کی فہم صحابہ ڈوکا لُڈی کے فہم جیسی، سلف کے فہم جیسی نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے کہ نہیں؟ گمراہ ہے۔اور دوسری خرابی کیا ہے؟ کہ فہم سلف کا انکار گمراہی ہے۔

3- تيسرى خرابى، فهم سلف كا انكار مشاقت الرسول ﷺ كى بنيادى وجه بـ دليل، الله تعالى فرمات بين ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلْى وَيَعْدِ مِنْ اللهُ عَلَيْ وَاللهُ عَنْدُ سَبِينِي الْمُؤْمِدِيْنَ نُولِيهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمٌ وَسَأَءَتُ مَصِيْرًا ﴾ (انساء / 115)-

یہ آیات ہم بار بار وہی دہرارہے ہیں لیکن اس آیت کے فوائد بہت زیادہ ہیں تو ہم کیا کریں ایک سے زیادہ پیغام ہیں ان آیات کے اندر ، انہی پیغام کو ہم دوسرے انداز میں بیان کررہے ہیں یہی آیات ہی کافی ہیں۔واللہ! بیدایک آیت ہی کافی ہے۔لیکن جس کو سمجھ نہیں آتی تو سمجھاناتو ہے نا باقی دل کو پھیر ناہمارے بس کی بات نہیں ہے، ہاں!رہنمائی کرنااللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم کررہے ہیں سمجھا بھی رہے ہیں۔

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ ﴾ (جو بھی مشاقت کرتاہے)۔ مشاقت کا مطلب ہے شدیداختلاف۔ مشاقت کس کی ہور ہی ہے؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغیر کھی کی ہور ہی ہے۔ وجہ کیا ہے اس مشاقت کو کس چیز سے جوڑ دیا گیا ہے؟ ﴿ وَیَتَّبِعُ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ ہدایت کاراستہ تو دکھا دیا گیا ہے نااسے پتہ چل گیا ہے اسے سبیل المؤمنین کا بھی پتہ چل گیا ہے لیکن اتباع اس کی نہیں کر رہا ہے ، کوئی اور راستہ اسے چاہیے یہ راستہ اسے پیند نہیں ہے یا اس پر عمل نہیں کر ناچا ہتا یا چلنا نہیں چاہتا ہے۔ کیا زور زبر دستی ہے؟ نہیں، ﴿ نُولِّ ہِ مَا تَوَلَّ ﴾ لیکن مشاقت ہوئی کہ نہ ہوئی؟ وجہ کیا ہے مشاقت کی؟ ﴿ وَ یَتَّبِعُ غَیْرَ سَبِیل الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ اور سبیل المومنین منہ السلف ہے منہ السلف بغیر فہم کے ممکن ہے؟ ناممکن ہے۔ منہ السلف بغیر فہم السلف کے ممکن بی نہیں ہے۔ میں سَبِیٹل الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ اور سبیل المومنین منہ السلف ہے منہ السلف بغیر فہم کے ممکن ہے؟ ناممکن ہے۔ منہ السلف کے ممکن بی نہیں ہے۔ میں

Page 144 of 164 www.AshabulHadith.com

ثابت کر چکاہوں پہلے بھی کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ کس راستے پر چل رہے ہیں ، آپ کو پیتہ ہی نہیں ہے کہ کہاں جارہے ہیں آپ؟ کبھی گھرسے نکلے ہیں آپ کو نہیں پیتہ کہ کس راستے پہ آپ نے جاناہے اور کہاں پہنچناہے؟ میں دنیا کی بات کر رہاہوں ، دین کی بات نہیں کر رہاہوں میں۔ بغیر فہم کے اور بغیر سمجھ کے آپ کو نہیں پیتہ کہ کس راستے سے آپ نے جاناہے؟ آپ کو سمجھ ہے اور دین کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں؟ گھرسے نکلتے ہیں، آپ نے دیوٹی پہ جاناہے توراستے کا پیتہ ہے کہ کس راستے سے آپ نے جاناہے؟ آپ کو سمجھ ہے اور دین کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ منہج السلف اور چیز ہے۔ سبحان اللہ۔

4۔ فہم سلف کا انکار سنت تقریری کا انکار ہے۔ کیا مطلب ہے؟ فہم سلف کا منکر حدیث کا بھی منکر ہے دوسرے لفظوں میں۔ کیا مطلب ہے؟ کیااللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی خاموثی کسی صابی کے قول یا فعل پر ہوئی ہے پیارے پیغمبر ﷺ کی خاموثی کسی صابی کے قول یا فعل پر ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی اسے کیا کہتے ہیں؟السنة التقریر بة۔ حدیث کا تیسرا حصہ ہے میرے بھائیو۔

حدیث کیا ہے؟ آپ گھا کافرمان یا فعل یا قراریا تقریر جے کہتے ہیں۔اس صحابی کے فہم کی تصدیق ہے یا نہیں؟ صحابی نے جو کہایا کیا، قول ہے یا فعل ہے اس نے قرآن وسنت کو سمجھنے کے بعد کیایایوں ہی کر دیا ہیں؟ فہم تھا ناصحابی کا۔ دین کی بات ہم کر رہے ہیں، دنیا کی بات ہم نہیں کر رہے، دین کے تعلق سے ہم بات کر رہے ہیں فعل کی۔ تو صحابی نے جو تجھ کہا ہے اور آپ گھٹا نے خاموشی اختیار کی ہے یعنی یہ ٹھیک ہے جو آپ نے کیا ہے تو یہ صحابی کی فہم تھی کہ نہ تھی تو آپ گھٹا نے قوم حوابی کی تھی پہلے فہم تھی اب کیا بن گئی؟ وہ حدیث رسول گھٹا بن گئی۔ فہم سلف کی آپ نے اہمیت دیکھی ہے کہ کیا ہے؟ وہی فہم آپ گھٹا کی حدیث ہو صحابی کی حدیث ہے۔ دیکھی ہے کہ کیا ہے؟ وہی فہم آپ گھٹا کی حدیث ہو گئی ہے، آپ گھٹا کی حدیث ہو افرار ہے نااور صحیح حدیث ثابت ہو گئی ہے، آپ گھٹا کی حدیث ہو افرار ہے نااور صحیح حدیث ثابت ہو گئی ہے، آپ گھٹا کی حدیث ہو افرار ہے نااور صحیح حدیث ہو تابال سے؟ سیمان اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر ﷺ فرماتے ہیں (تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے رالا یہ کہ بنی قریظہ میں )۔ صحابہ کرام ﷺ خاطب ہوئے جنگ بنی قریظہ میں یہ قصہ پہلے بھی گرر چکا ہے کہ نہ پڑھو نماز رالا کہ بنی قریظہ میں۔ ظاہر لفظ کیا ہے؟ نماز نہیں پڑھنی صرف بنی قریظہ میں پڑھنی ہے۔ اگر وقت نکل جاتا ہے نماز کون سی ہے؟ عصر کی نماز ہے۔ جمع ہو سکتی ہے دو سری مغرب کے ساتھ؟ نہیں ہو سکتی۔ تو کیا کرنا ہے نماز قضاء پڑھ لیں؟ آپ ﷺ کافرمان ہے تھم ہے کہ نماز نہ پڑھیں والا کہ بنو قریظہ میں۔ بعض صحابہ نے بنو قریظہ میں جانے دیا، آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ ظاہر سے مراد بنی قریظہ ہے۔

فہم سے اس حدیث کے معنی کیا ہیں؟ کہ جلدی کروجانے میں نماز جو ہے بے شک بنو قریظہ میں جا کر پڑھو۔ یعنی جلدی کرو، جلدی نکلو، جلدی پہنچو گے تو پڑھو گئے ہے عمل کے وہاں پر۔ کیا یہ مطلب تھا کہ نماز کو قضاء پڑھو؟ لیکن ظاہر میں کیوں کہ لفظ موجود ہے تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی ہے۔ تمہارا کام بھی ٹھیک ہے عمل ٹھیک ہے ، تمہارا بھی عمل ٹھیک ہے۔ جنہوں نے وہاں پر پڑھی ظاہر نص پر عمل کیا ہے لیکن جو راستے میں پڑھے ظاہر کے خلاف ہے کہ نہیں؟ جو ظاہر کے خلاف تھا آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کرتے اگر غلط ہو تا؟ تو اس خلاف تھا آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کرتے اگر غلط ہو تا؟ تو اس لیے یہ حدیث کہ دونوں طریقے ہے عمل کرنا جو ہے صبحے تھا کہ نہیں؟ سجان اللہ۔

سلف کی سمجھ حدیث ہے اور ججت ہے ،جواب میں کہتے ہیں کہ ''یہ آپﷺ کااقرار ہے ججت ہے سلف کی فہم ججت نہیں ہے بلکہ آپﷺ کااقرار ہی ججت ہے خامو شی اختیار کرناہی ججت ہے ''۔

جواب: بالکل درست کہتے ہیں، ہم بھی یہی کہتے ہیں لیکن جس چیز کی تصدیق اور اقرار آپ ﷺ نے کیا تو آپ کیوں نہیں کرتے ؟ آپ ﷺ نے اقرار فہم سلف کا کیا چر آپ کیوں نہیں کرتے ؟ ہم بھی یہی تو کہہ رہے ہیں صبح ہے، کیا کہہ رہے ہیں ہم لوگ ؟ کہتے ہیں "نہیں! وحی نے اقرار کیاہے، آپ ﷺ پروحی نازل ہوتی ہے تو اقرار وحی نے کیا ہے "۔ تو ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ جو فہم جت ہے وہ ہے جو نص کے مخالف نہ ہوا ور جو نص کے مخالف نہ ہوا ور جو نص کے مخالف نہ ہوا ور جو نص کے مخالف ہے تو ہمارے نزدیک وہ فہم ہی نہیں ہے، غلط ہے۔ ہم میں سے کس نے کہاہے، کسی مالم نے کہاہے کہ فہم سلف اگر نص کے مخالف بھی ہوتب بھی جت ہے؟

Page 145 of 164 www.AshabulHadith.com

سبحان اللهـ

اور نصوص جوہیں صحیح اور صریح محفوظ ہیں۔ جت ہے نانص؟

اورا گریہ فہم اجماع کے مخالف بھی نہیں ہے، نص کے مخالف نہیں ہے، اجماع کے مخالف بھی نہیں ہے، تب تو جت ہو ناچا ہے نا؟ اجماع بذات خود ججت ہے۔ نہیں؟ تو پھر آپ اس فہم سلف کا انکار کیوں کرتے ہو جس پر ان کا اجماع ہے؟ ہم توبیہ بات کر رہے ہیں کہ اگر ان کا فہم اجماع کے مخالف ہو تب تو فہم کی کوئی حیثیت نہیں ہے آپ تواس فہم کا بھی انکار کر رہے ہیں جس پر ان کا اجماع ہوچکا ہو۔

5۔ تواس سے پانچواں پوائٹ ثابت ہوتا ہے، پانچویں خرابی فہم سلف کا انکار آثار صحابہ اور سلف کا انکار ہے۔ صحابہ اور سلف الصالحین کے آثار جو ہیں احادیث کی کتابوں میں جو صحاح ستہ اور یگر احادیث کی کتابوں میں جو آثار موجود ہیں، قرآن مجید کی تفییر میں، عقید ہے کی کتابوں میں جو آثار موجود ہیں ان سب کا انکار ہے۔ جب کوئی صحابی یاکوئی تابعی یاسلف الصالحین میں سے کوئی محدث یاکوئی فقیہ ،امام ، کوئی عالم اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی تفییر میں ، تفییر ککھتا ہے یا انکار ہے۔ جب کوئی صحابے تواس کی فہم نہیں ہے وہ کیا؟ توجب آپ فہم سلف کا انکار کررہے ہیں تو پھر یہ اثر گیا۔ سنداً صحیح ہے ، آپ سے گئی بات نہیں کر رہے ، تب بات کررہے ہیں اس فہم کی جواس صحابی نے یاسلف نے سمجھا ہے قرآن اور حدیث سے۔

نفی کررہے ہیں تواس کا کیا مطلب ہوا کہ جتنا بھی ذخیرہ ہے واللہ،ایک بڑاز خیرہ ہے اورایک بڑا خزانہ ہے آثار السلف کا جوایک جھکے میں آپ لوگ ختم کر دیتے ہیں، پس پشت ڈال دیتے ہیں کہ فہم السلف جحت ہی نہیں ہے۔ تو آثار سارے گئے کہ نہ گئے؟ نہیں ہم نے تو نہیں کہا۔ آپ لوگ زبان سے تو نہیں کہتے تو عمل تو آثار کیسے جت ہو گئے؟ سند ٹھیک ہے توسند کی بات کون آپ کا یہی ہے نا۔ آپ کی بات سے لازم ہے کہ جب آپ کہ جب آپ کہ فہم سلف جت نہیں ہے تو پھر یہ آثار کیسے جت ہو گئے؟ سند ٹھیک ہے توسند کی بات کون کر رہاہے بھی ؟ سند تو ٹھیک ہے توان کا قول ٹھیک کیوں نہیں ہے؟ ان کا فہم کیوں ٹھیک نہیں ہے؟ جو وہ کہہ رہے ہیں، وہ فہم غلط ہے۔ اب اس معے کو کون حل کرے گا؟ تو آپ کی بات سے یہ لازم آتا ہے کہ ان کا جب فہم غلط ہے، جت نہیں ہوں جوت نہیں ہوں، جا در جتنے بھی آثار ہیں چاہے وہ تفسیر کی کتابوں میں ہوں، چاہے عقیدے کی کتابوں میں ہوں، احادیث کی کتابوں میں ہوں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں وہ سارے ضائع ہوگئے۔

6۔ فہم سلف کا انکار کرنے میں جو خرابی ہے کہ فہم سلف کا انکار اجماع کا بھی انکار ہے۔ اجماع کیا ہوتا ہے ؟ اجماع کسی ایک مسئلے پر علائے اُثر جو خاص طور پر ہم سلف صالحین اور اور بہترین زمانوں کی بات کر رہے ہیں اس مسئلے پر ان علاء کا اجماع ہو جائے بغیر فہم کے ممکن ہے ؟ تو فہم پہلے اس عالم نے سمجھا ہے مسئلے کو پھر اس نے کہا ہے ، دوسرے نے بھی سمجھا ہے مسئلے کو پہلے سمجھا ہے اس نے کہا ہے ، دوسرے نے بھی سب نے مسئلے کو پہلے سمجھا ہے اور پھر ایک سودس والے نے بھی سب نے مسئلے کو پہلے سمجھا ہے اور پھر ایک زبان سے اقرار کیا ہے کہ نہیں ؟ لازم ہے کہ نہیں ؟ سبحان الدّہ۔

7۔ ساتویں نمبر پر کہتے ہیں کوئی خرابی نہیں ہے۔ چھ بڑی خرابیاں ہو گئیں خطر ناک ساتویں خرابی کہ فہم سلف کا انکار قرآن مجید کی صحیح فہم اور حدیث کی صحیح فہم کا انکار مجی ہے۔ امام شاطبی عُیتالیّہ فرماتے ہیں کہ جو و قاع اور نواز ل اور انکار بھی ہے۔ امام شاطبی عُیتالیہ فرماتے ہیں کہ جو و قاع اور نواز ل اور جو حادثات اس زمانے میں صحابہ کرام اِللَّهُ اَلَّهُ کُو پیش آئے آپ ﷺ کے زمانے میں اور وحی کے نازل ہوتے ہوئے کتاب اور سنت کی شکل میں یعنی قرآن مجید اور اصادیث کی شکل میں توصحابہ کرام اِللَّهُ اَلَٰ کُو بیش آئے آپ ﷺ کے زمانے میں اور وحی کے نازل ہوتے ہوئے ان قرآئن کو بھی جانتے تھے اور اسباب النزول کی معرفت بھی جانتے سے اور اسباب النزول کی معرفت بھی جانتے سے اور اسباب النزول کی معرفت بھی جانے کے کہ یہ آیت کیوں نازل ہوئی اور یہ حدیث آپ ﷺ نے کیوں بیان فرمائی ہے۔

صرف حدیث کی روایت کو نہیں جانتے تھے بلکہ اس سے ایکٹر اایک اور علم بھی تھا۔ کیا تھا؟ کہ یہ آیت نازل کیوں ہوئی اور حدیث کیوں بیان کی جار ہی ہے؟ تو علم میں اضافہ ہے کہ نہیں اور فہم میں اضافہ ہے کہ نہیں؟ جو بعد میں آنے والے تھے وہ اس چیز سے محروم ہیں کہ نہیں؟ جتناہی بڑا عالم کیوں نہ ہو۔ اب تابعین کا علم صحابہ کے علم حبیبا ہے؟ اس چیز کی علم میں کمی ہے کہ نہیں؟ حدیثیں دونوں نے س کی ہیں لیکن اس حدیث کا ماحول کیا تھا، کس ماحول میں بی

Page 146 of 164 www.AshabulHadith.com

حدیث بیان کی گئی اور کس ماحول میں یہ آیت نازل ہوئی ؟اور ان چیز وں کاوہ ادراک کر پچکے ہیں جو بعد میں آنے والے نہ ادراک کر سکے اور جو شاہد ہے وہ،وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا۔

توامام شاطبی بیشانیہ فرماتے ہیں کہ جب کسی مطلق کی نقید آجائے صحابہ سے یا کسی عام کی تخصیص آجائے کسی صحابہ سے تواس پر عمل کر ناصواب ہے اور حق ہے ۔ کیوں؟ کیوں کہ وہ صرف حدیث میں کہ جب کسی دکھر ہے ، وہ ہید دکھر ہے ، وہ ہید دکھر ہے ہیں کہ یہ جو عموم ہے کسی اور چیز کی قید کی لگائی ہے۔ اور وہ قید کیا تھی وہ جانتے تھے کیوں کہ اس کے زمانے میں یہ آیت نازل ہوئی، ان کے زمانے میں یہ حدیث بیان کی گئے۔ اور یہ اس وقت شخصاحب فرماتے ہیں کہ درست ہے صواب ہے اگر ان میس سے اس مسئلے میں کسی مسئلے کا اختلاف نقل نہ کیا جائے۔ اگر اس مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو شخصاحب بیات کی مسئلے ہیں اختلاف ہو جائے تو شخصاحب بیات کی ، دوسرے نے اپنی بات کی ، تیسرے نے اپنی بات کی تو مسئلہ اجتہادی ہے۔ جس مسئلے پر اتفاق ہو جائے تو پھر اس کا یہ قول یہ جو کہ رہا ہے اس مسئلے پر اتفاق ہو جائے تو پھر کیوں غلط ہے ؟ جب مخالف بھی کوئی نہیں ہے۔ اجماع سکوتی پر پہلے ہم بات کر بچے ہیں یہ تو پھر کیوں نہیں مان رہے یہ غلطی کہاں پر ہے؟ کیا وہ جھوٹ باندھ رہے ہیں کیاوہ بغیر علم کے بات کر رہے ہیں؟ تو پھر آپ یہ تہت لگارہے ہیں صحابہ پر کہ وہ بغیر علم کے بات کر رہے ہیں؟ تو پھر آپ یہ تہت لگارہے ہیں صحابہ پر کہ وہ بغیر علم کے بات بھی کرتے ہیں بغیر علم کے بات نہ کریں تو آپ تو بات ہی صحابہ کر ام افرائی گئی گئی گئی گئیں۔ کی کر سے ہیں سے اور میرے جیسا مسکین اور حقیر شخص ، ہمیں شرم آتی ہے کہ اس شریعت میں بغیر علم کے بات نہ کریں تو آپ تو بات ہی صحابہ کر ام افرائی گئی گئی گئیں۔ کی کر سے میں سے اور اس کریں تو آپ تو بات ہی صحابہ کر ام افرائی گئیں۔ کی کر سے میں سے اور ادارات

تواس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام النائج ثینا ور سلف الصالحین جوان کے بعد میں آئے ہیں ان کے پاس ایک مزید خصوصیت تھی فہم کی مضبوطی کی وہ یہ تھی کہ اسباب النزول کے علم سے وہ واقف تھے۔

اب مثال کے طور پر اسباب النزول کاعلم لے لیں آپ، امام ابن دقیق العید عمین کو سیحھنے میں کہ ''اسباب النزول کا جاننا جو ہے وہ قر آن مجید کے معنی کو سیحھنے میں ایک قوی طریقہ ہے مضبوط طریقہ ہے ''۔ قرآن مجید کواگر آپ نے سمجھنا ہے اور اسباب النزول بھی آپ جانتے ہیں تو پھر آپ کے فہم میں اور آپ کو معنی کو سمجھنے میں مضبوطی حاصل ہو جاتی ہے۔ امام ابن تیمیہ مجھنا شرماتے ہیں کہ ''سبب نزول کو جاننا جو ہے وہ آیت کو سمجھنے میں اعانت کر دیتا ہے وہ مدد گار ثابت ہوتا ہے۔''۔

اورایک مثال میں دیتا ہوں صرف ایک مثال ،اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَيِلَّهِ الْمَشْرِ قُ وَالْمَغْرِبُ فَآيُنَهَا تُوَلُّوا فَهُمَّ وَجُهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ (البفرة/115)

(الله تعالیٰ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب (سب کامالک الله تعالیٰ ہے نا؟)جہاں پر اپنا چہرہ کر ووہیں الله تعالیٰ کو پاؤگے، بے شک الله تعالیٰ واسع ہے،خوب علم والاہے)

اس آیت کریمہ سے اگر کوئی شخص یہ کھے مرادیہ ہے کہ نمازی چاہے جس طرف اپناچپرہ کرکے نماز پڑھ لے کوئی فرق نہیں پڑتایہ آیت دلیل ہے یعنی قبلے کی طرف رخ کر ناشرط نہیں ہے نماز کے لیے۔

آيت كياب؟ ﴿فَأَيْنَهَا تُوَلُّوا فَهُمَّ وَجْهُ اللهِ ﴾ ليكن كيايه درست ب؟ غلط بـ

کس نے کہاہے؟ سید ناعبداللہ بن عمر رہالٹنیُ صحیح بخاری، مسلم کی روایت ہے ، فرماتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی سفر کی حالت میں نفل کی نماز جب سواری پر سوار ہو کر پڑھی جائے۔

سجان اللّدبه

وضاحت ہوئی کہ نہ ہوئی؟ مکمل وضاحت ہے۔ تو کس نے متعین کیااس آیت کی صحیح فہم کو؟ صحابی رسول اللہ ﷺ نے۔اور کس اعتبار سے؟ کہ یہ آیت نازل کب ہوئی اور اس وقت حالت کیا تھی، صورت کیا تھی، کیا آپﷺ جو ہیں سواری پر سوار جسے اور جب ہم سواری پر سوار ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ سواری کو تو یہ

Page 147 of 164 www.AshabulHadith.com

نہیں پتہ کہ قبلہ اس طرف ہے اس طرف ہی جانا ہے وہ دائیں ، کبھی بائیں ، کبھی آگے ، کبھی پیچیے اور رخ قبلے کی طرف سے ہٹ جاتا ہے تو صحابی رسول اللہ ﷺ فرمار ہے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے مرادیہ ہے اور آیت کے نزول کی وجہ بھی یہی ہے۔اب کوئی اختلاف کی گنجائش باقی رہتی ہے؟ یہ صحابی کے فہم میں ایک مزید اضافہ ہے کہ نہیں؟ سجان اللہ۔

8۔ آٹھویں خرابی فہم سلف کے انکار میں۔ فہم سلف کا انکار پر ویزیوں سے مشابہت ہے منکرین حدیث سے مشابہت کا باعث ہے۔جواحادیث کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ ان کو ججت سیر ہے منکرین حدیث کی ججت کیاہے وہ یہ کہتے ہیں کہ احادیث میں صحیحاور ضعیف احادیث بھی ہیں تو ساری کی ساری غلط ہیں ان پر بھر وسہ نہیں کیاجا سکتااور وہ ججت ہیں ہی نہیں۔

منکرین حدیث کے پاس کیا جمت ہے؟ وہ یہ کہتے ہیں کیوں کہ حدیث میں ضعیف بھی ہے اور صحیح بھی ہے تو کس کے پاس وقت ہے بھی دیکھو کہ صحیح کیا ہے اور ضعیف کیا ہے ور صحیح کیا ہے اور ضعیف کیا ہے ور محد ثین کے جو قواعد ہیں وہ بھی تو بشر ہیں ان سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں تو پھر حدیث کو میاں چھوڑ و سرے سے چھوڑ و حدیث کو، قرآن ہی کافی ہے۔

یمی کہتے ہیں نا؟اوران کے نزدیک امت میں افتراق اورانتشار کی وجہ حدیث ہی ہے۔ پر ویز یوں کے نزدیک ، منکرین حدیث کے نزدیک جو اپنے آپ کواہل القرآن کہتے ہیں جھوٹے ہیں اہل القرآن ہوتے تواہل الحدیث بھی ہوتے کیوں کہ ممکن ہی نہیں ہے کہ جو اہل القرآن ہو وہ اہل الحدیث نہ ہو۔اہل حدیث ہونا قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔ یہ ہماراموضوع نہیں ہے لیکن وہ صرف لوگوں کو دھوکادینے کے لیے اہل القرآن ور نہ پر ویز یوں کوسب کو پیتہ ہے کہ بُرے لوگ ہیں۔ منکرین حدیث اس سے بھی بُر الفظ ہے۔ نہیں! تواہل القرآن قرآن کا لفظ آتا ہے نیج میں تواچھا لگتا ہے۔اگر اہل القرآن ہوتے تو واللہ اہل الحدیث ہوتے ۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔الغرض، توان کے نزدیک امت میں افتراق اورانتشار کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ حدیث ہے۔ اب جو فہم سلف کا انکار کرتے ہیں ان کو دیکھیں ذرا۔ وہ کہتے ہیں فہم سلف کا انکار کرنے والے بھی کچھ ایسانی کہتے ہیں ، کیا کہتے ہیں؟ کہ فہم سلف کیوں کہ صحیحاور غلط بھی ہے تو وہ سارا ہی غلط ہے ، ان پر محیم وسہ نہیں کیا جاسکتا اور وہ ججت ہے ہی نہیں اور امت میں افتراق اور انتشار کی بنیادی وجہ فہم سلف ہی ہے۔

یہ کہا کہ نہ کہا؟ دونوں میں کوئی فرق ہے؟ صرف ایک لفظ کا فرق ہے۔ وہ حدیث کہتے ہیں یہ فہم سلف کہتے ہیں۔ باقی وہی جملے ہیں۔ میں نے عبارت میں کوئی تند میں کوئی فرق ہے؟ کہ نہیں؟ جو وہ کہتے تھے، آج کچھ ایساہی یہ لوگ بھی کہتے ہیں۔ اور عجب بات ہے کہ وہ اپنے آپ کو''اہل القرآن' کہتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو''اہل القرآن' کہتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو اہل الحدیث کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں اہل الحدیث '' کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں توسب جانتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اہل حدیث کادعوی کرتے ہوئے بھی آپ سے اتنی بڑی غلطی ہوگئی؟ میں اللہ تعالی سے دعاکر تاہوں اللہ تعالی ہم سب کو صبحے سمجھ عطافر مائے اور ان مسائل کو بہترین طریقے سے سمجھنے کی توفیق عطافر مائے۔

جو منکرین حدیث ہیں جانے ہیں کون ہیں؟ جو کہتے ہیں کہ حدیث کوئی بھی نہیں ہے صرف قرآن مجید پر عمل کرو۔ انہیں پرویزی کہتے ہیں، قرآنی بھی کہتے ہیں، ایک اور بھی نام ہے ان کا بہر حال، یہ لوگ یہ کہتے ہیں ان کی جت یہ ہے کہ حدیث کیوں چپورٹرنی ہے وجہ کیا ہے ساری احادیث؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث کیوں کہ صحیح بھی ہے اور ضعیف بھی ہے تو پھر ساری کی ساری چپورٹردیں ضعیف ہیں ساری کی ساری احادیث، کیاضر ورت ہے صحیح دیکھنے کی یاضعیف دیکھنے کی۔ کیوں کہ جو قوانین بنانے والے ہیں محدثین وہ بھی تو بشر ہیں، ان سے غلطی کا امکان بھی ہے اور شریعت کیوں کہ یقین پر قائم ہے، ظن پر قائم ہے ہی نہیں تو یقین تو ممکن ہی نہیں جب تک کہ قرآن نہ ہو صرف، حدیث ظن ہے اور قرآن کے سامنے یقین کے سامنے ظن کچھ بھی نہیں ہے تو اس لیے ساری احادیث کو چپورٹر دیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ امت میں آج جینے تفرقے موجود ہیں، فرقے موجود ہیں ان فرقوں میں انتشار کی بنیادی وجہ حدیث ہی ہے مدیث نہ ہوتی اور صرف قرآن ہوتاتو سب قرآن پر جمع ہو جاتے۔

یہ ان کی غلط فہمی ہے وہ یہ کہتے ہیں۔اب جو فہم سلف کے منکر ہیں وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ فہم سلف کیوں کہ صحیح بھی ہے۔ کیوں کہ صحیح غلط دونوں موجود ہیں اس لیے سارے کاساراغلط ہے۔اورامت میں انتشار اور تفرقے کی بنیاد کی وجہ فہم سلف ہی ہے۔کسی امام نے کچھ سمجھا ہے اس کے

Page 148 of 164 www.AshabulHadith.com

followers بن گئے، کسی امام نے پچھ کہاہے،اس کے followers بن گئے توہر امام پچھ سمجھتار ہااپنے فہم کی بنیاد پر اور لوگ اس کے پیچپے لگتے گئے، امت میں تفرقہ ہو گیا۔

ہم اسے فہم سلف کہتے ہیں یابیہ فہم آ حاد السلف ہے جو جحت نہیں ہے؟ یہ پہلے بھی گزر چکا ہے آ حاد السلف جحت نہیں ہے لیکن جو فہم السلف جس پر اجماع ہو جو ان کامذ ہب ہو جوان کامنچ ہو وہ جحت کیوں نہیں ہے؟!

9۔ نویں خرابی فہم سلف کے انکار کی کہ فہم سلف کا انکار امت میں تفرقے کی بنیادی وجہ ہے،امت میں تفرقے کی بنیادی وجہ فہم سلف کا انکار ہے۔
میر اسوال ہے کیاامت میں تفرقے ہیں کہ نہیں؟ تفرقے ہیں۔ کسنے کہا ہے دلیل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیر ﷺ فرماتے ہیں کہ (میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ساری کی ساری جہنم میں سوائے ایک فرقے کے)۔ دلیل واضح ہے افتراق الامم کی دلیل اور واقع جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں یہ گواہی دے رہاہے، آپ ﷺ کے فرمان کی تصدیق آج ہو گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ بنیادی وجہ کیا ہے؟ اسی حدیث کے آخر میں کیا ہے؟ "مّا أمّا عَلَيْهِ وَ سُجُوہِ وَ مَی ہم میں سوائے ایک فرقے کے۔وہ کون سافرقہ ہے؟ جس پر میں قرآن اور حدیث ہے و تی ہے، میرے صحابہ قرآن وحدیث کے وقع ہو ہی۔

صحیح سمجھ کس کی ہے؟ صحابہ اور سلف کی صحیح سمجھ ہے۔ توامت میں تفرقے کی بنیادی وجہ صحیح سمجھ سے دوری ہے اور صحیح سمجھ کامطلب ہے فہم سلف، فہم السلف سے دوری ہی تفرقے کی بنیادی وجہ ہے۔

10۔ دسویں خرابی فہم سلف سے انکار کی، فہم سلف کے بغیر وحدت امت ممکن نہیں ہے۔ امت کوا گرآپ جمع کر ناچاہتے ہیں، امت کی وحدت کے خواہش مند ہیں تو آپ کے پاس ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے فہم السلف کا۔ کیا صرف قرآن پر وحدت امت ممکن ہے ؟ کہ بس صرف قرآن پر ہی جمع ہو جاتے ہیں سارے۔ پورادین قرآن ہے بس۔ کیاخیال ہے؟ ﴿ وَاقِیْہُوا الصَّلُوةَ ﴾ پراختلاف ہو جاتا ہے۔ آپ نماز فجر کی چار پڑھناچاہتے ہیں اور میں دوپڑھناچاہتا ہوں، آپ تین پڑھناچاہتا ہے وحدت ممکن ہے؟ نماز پر ہی اتفاق نہیں ہو سکتا ہمارا باقی چھوڑ دیں آپ ممکن ہے کیا؟ نہیں۔ اچھا، صرف حدیث پر ہی اکتفاکر لیتے ہیں اور صرف حدیث پر امت وجے نااکھی ہو سکتی ہو سکتی ہے ممکن ہے؟ حدیث بہترین ترجمان ہے قرآن مجید کی اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن حدیث یہ ممکن ہے؟ حدیث بہترین ترجمان ہے قرآن مجید کی اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن حدیث:

ا۔ صحیح ثابت ہونا۔

۲۔ پھر صرتے ہو، صرتے لیعنی جس مسئلے کے لیے میں بیان کر رہا ہوں وہ اس کے مطابق ہواور مناسب ہواس مسئلے کے لیے۔ کیا ممکن ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہو جائے؟ تصبح و توضیح میں اختلاف ہوا ہے اور پھر اس حدیث کو بطور جمت پیش کرنے میں بھی اختلاف ہوا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ فہم۔ جب میں نے حدیث کو سمجھا اپنے مطابق، آپ نے اپنے مطابق،اس نے اپنے مطابق تو پھر وحدت کیسے ہو سکتی ہے کیا خیال ہے ممکن ہے؟!

سے صرف قرآن و حدیث پراور حدیث بغیر قرآن کے تو نہیں ہوسکی ناتو صرف قرآن اور حدیث، و حدت امت ممکن ہے؟ "عَلَی مَا آنا عَلَیْهِ وَأَصْحَابِی" یادر کھیں اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں کیوں کہ صرف قرآن و حدیث کی بات بہتر فرقے سارے کر رہے ہیں بلکہ تہتر فرقے سارے کر رہے ہیں۔ آپ علیہ کے امتی ہیں کہ نہیں اور امتی وہ ہیں جو قرآن اور حدیث کو مانیں کہ نہ مانیں ورنہ امتی کیسا ہے پھر؟! امت میں سے ہیں ناآپ تھی کی توقرآن اور حدیث کی سب بات کریں گے کہ نہیں کریں گے؟ توقرآن اور حدیث صرف کافی ہوتا تو"وَاصْحَابِی" کی قید نہ ہوتی۔ دوسری روایت میں "الْجَمَاعَةِ" کی قید نہ ہوتی۔ وسری روایت میں "الْجَمَاعَةِ" کی قید نہ ہوتی۔ امت اگر مقصود ہے، صرف 'الْجَمَاعَةِ" کیا ہے؟ وحدت ہے کہ نہیں؟ کیا خیال ہے؟ تو حدیث سے واضح ثابت ہوتا ہے کہ امت کواگر جمع کرنا ہے، وحدت امت اگر مقصود ہے، صرف زبانی نہیں حقیقتا تو پھرا یک ہی راستہ ہے صرف قرآن اور حدیث اور صحح فہم یعنی صرف قرآن و حدیث اور فہم سلف ہی ایک راستہ ہے جس کی بنیاد پر امت اکشی ہوسکتی ہے اور وحدت ہوسکتی ہے اور وحدت ہوسکتی ہے اور وحدت ہوسکتی ہے اور وحدت ہوسکتی ہوسکتی ہے اور وحدت ہوسکتی ہے در لیل نہیں جو سکتی ہوسکتی ہوسکت ہوسکتی ہوسکت ہوسکت ہوسکتی ہوسکت

1 - الله تعالى فرماتے ہيں:

Page 149 of 164 www.AshabulHadith.com

﴿فَإِنْ امّنُوا بِمِثْلِ مَا امّنُتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْ اوَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ﴾ (البقرة/137)-

﴿ شِيعَاتِ ﴾ (شديد تفرقه ) اگروهاس فهم سے مند موڑتے ہيں توشقاق لازم ہوگا۔ ميں نے بيان کيا ہے کہ ايمان لانے کی بنياد صحیح فهم ہے۔ تو فهم کی بنياد پر ہی آپ کا ايمان ہے، آپ کا عمل ہے بغير فهم کے نہ توآپ کا ايمان ہے اور نہ آپ کا عمل ہے تو سمجھنالاز می ہے اور يہاں پر شقاق کس کا ہور ہاہے شقاق کب ہوگا؟ ﴿ وَإِنْ تَوَلَّوْ اَ ﴾ جب وہ اس فهم سے مند موڑيں گے جيسا آپ کا ايمان ہے ان کا ايمان ايسانہ ہوگا توشقاق ہوگا کہ نہ ہوگا واضح الفاظ ہيں کہ نہيں؟ واضح الفاظ ہيں۔ اور پھر حديث "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي " وَاضْحَ ہے کہ جب وہ "آصُحَابِي " کی قيد لگادی توآخری فرقہ جو ہے جنت ميں جائے گا۔

تواجماع کہاں ہے یہاں پر؟ میں نے کہا کہ صرف قرآن نہیں، صرف حدیث نہیں، صرف قرآن اور حدیث تب بھی نہیں جمع ہو سکتے، قرآن اور حدیث اور صحح فہم آپ نے کہا گھیک ہے اس پراتفاق ہو گیاتوا جماع کہاں ہے؟ سجان الله فہم سلف خودا جماع ہے، بارک الله فیک کہ فہم سلف اجماع پر ہی قائم ہوتا ہے۔ دلیل آپ فیم سلف اجماع پر ہی قائم ہوتا ہے۔ دلیل آپ فیم سلف خودا جماع ہے، بارک الله فیک کہ فہم سلف اجماع پر ہی قائم ہوتا ہے۔ دلیل آپ فیم سلف خودا جماع کہاں ہے؟ سجان الله فہم سلف خودا جماع ہے، بارک الله فیک کہ فہم سلف اجماع پر ہی قائم ہوتا ہے۔ دلیل آپ فیم سلف فیم سلف کہاں ہے۔ دلیل سلم کی کہاں ہے کہاں ہو سکتے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہو سکتے کہا ہو سکتے کہاں ہو سکتے کہا ہو سکتے

آخر میں درس کا ختتام کر لیتے ہیں آخراس غلط فنہی کی بنیادی وجہ کیاہے کہ فنہم سلف ججت نہیں ہے؟ فنہم سلف کاانکار کون کرتاہے کون کہتاہے کہ فنہم سلف بدعت ہے؟ یادر کھیں فنہم سلف کی قید کاانکار کرنے والے پرا گرغور کیاجائے تووہ تین میں سے ایک ضرورہے:

1۔ فہم سلف کے صحیح معنی سے ناواقف ہے یعنی جاہل ہے وہ جانتاہی نہیں ہے کہ فہم سلف سے صحیح مراد کیاہے اوراسے چاہیے کہ وہ علم حاصل کرے۔

2۔ یاتو وہ خود بدعتی ہے اور وہی کہتاہے فہم سلف کی کوئی ضرورت ہی نہیں بھٹی کیاضرورت ہے فہم سلف کی بس ہمارے امام نے کہہ دیا بات ختم ہو گئی ہم نے تو امام کے مطابق ہی سمجھا ہے نامسکلے کو۔

3۔ یاضر ور وہ اپنی کسی بدعت کو چھپانے کے لیے یہ شبہ بیان کر رہاہے کیوں کہ اسی قید نے اس کی ناک میں دم کر رکھاہے۔ اپنے آپ کو اہل سنت میں سے بھی کہتا ہے، سنی بھی کہتا ہے یااہل حدیث بھی کہتا ہے لیکن کوئی بدعت چھپار ہاہے۔ اگر بدعت ظاہر کرتا ہے تو پھر یہ قید ہے نافہم سلف کی۔ تو پہلے اس کو گرادیاتا کہ اپنی بدعت جب سامنے لائے تو فہم سلف کی ضرورت ہی نہیں ہے نا پھر توان تینوں میں سے ایک ضرور ہے۔ مثال لے لیں آپ بدعتیوں کی مثال سے شروح کرتے ہیں خوارج نے کیا کیا؟

كها ﴿إِن الْحُكُمُ إِلَّا لِللهِ ﴾ (يوسف: 40) آيت بقرآن مجيد كي-

صحابہ کرام النَّانيُّ أَمْنَا نے اس آیت کو سمجھا کہ نہ سمجھا ؟ سمجھا۔ سلف کے فہم کی مخالفت ہوئی اور کیا بنے ؟ خوارج بنے۔ نہیں!

روافض کود کیولیں آپ، قدریہ کود کیولیں تقذیر کے منکر، جہمیہ کود کیے لیں، جہمیہ کود کیے لیں میں چند مثالیں دے رہاہوں:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (السورى:11) كَتِمَ بِيل ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾ الله جيسى كوئى چيز بھى نہيں ہےاس كامطلب ہے كہ سارے اساء وصفات كاانكارہے اگر ہم اللہ تعالیٰ كے اساء وصفات كو ثابت كرتے ہيں تواس آيت كے خلاف جاتے ہيں ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾۔

ارے،آگے توپڑ ھوناجواب آگے ہے۔ نہیں،آگے نہیں پڑھتے یہاں پراکتفا کرتے ہیں کہ ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ﴾ ہمارے ليے كافى ہے۔

صحابه كرام الله والمائية أن في سلف في كيابرها؟

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ هَنِي ۗ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ جہال پر مثلیت کا انکار ہے وہال پر اثبات بھی ہے اساء وصفات کا کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے اساء وصفات کو ثابت کرتا ہے وہ مثلیت کا ہر گزافر ار نہیں کر سکتا۔ تو مثلیت کا انکار کرنے کے بعد ہی وہ ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اساء وصفات کیوں کہ جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اساء وصفات کنلوق کے جیسے ہیں وہ دائر وَ اسلام سے خارج ہے۔

Page 150 of 164 www.AshabulHadith.com

معتزلہ ہیں، کلابیہ، اشاعرہ ہیں، ماتریدیہ ہیں، جبریہ ہیں، جبریہ کہتے ہیں ﴿وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلَکِنَ اللّٰهَ رَلَمِی ﴿الانفال/17) (اوراے اللّٰہ کے پیارے پیغیبر ﷺ ! تم نے نہیں پھیکا لیکن اللّٰہ نے ہی پھیکا ہے توانسان تو سے مجبور بے چاراانسان تو پھی کہ میں سناسب کچھ اللّٰہ تعالیٰ ہی کررہاہے۔

کفر؟ کہتے ہیں کفر بھی اللہ تعالیٰ ہی کررہاہے کوئی چیز انسان کر نہیں سکتا (نعوذ باللہ) توانسان تو پچھ کرنے والا نہیں ہے ثبوت یہ آیت ہے۔ یہ آیت صحابہ کرام والنظم نہیں پڑھتے تھے جبر کاعقید دان کا کیوں نہ تھا؟!

سجان الله

﴿ وَمَا تَشَاءُ وَنَ إِلَّا أَنْ يَّشَأَءَ اللهُ رَبُّ الْعُلَمِينِ ﴾ (التكوير 29) بيرآيت كهال كن ؟

په چندمثالین تھیں جو بدعتی ہیں۔

اپنی برعت کو چیپانے والوں کی مثال جو اپنے آپ کو سلفی اہل حدیث کہتے ہیں خوارج عصر جو حزبی آج کے زمانے میں ہیں جن میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو ہیں استعمال ہوں کہتے ہیں، طالبان کو دیکھ لیں ، اخوان المسلمین کو دیکھ لیں مفلسین جو ہیں، جماعت اسلامی کو دیکھ لیں یہ سارے جو ہیں انتخار طیبہ جو ہیں یا جماعت الدعوۃ والے ہیں یہ اپنے آپ کو اہل حدیث بھی کہتے ہیں اور اپنے اندر برعت کو بھی چھپاتے ہیں۔ تو فہم السلف کا انکار اس لیے کرتے ہیں کہ اپنی برعت کو چھپانے ہیں۔ تو فہم السلف کا انکار اس لیے کرتے ہیں کہ اپنی برعت کو چھپانے کے لیے کیوں کہ جب فہم سلف سامنے آتا ہے تو ظاہر ہے برعت توسامنے نہیں آتی نابھر وہ تو فوراً ختم ہو جاتی ہے۔ اور تیسرے نمبر پر وہ علماء یاطالب علم یاعوام الناس جو ان کو اچھا سمجھتے ہیں اس کے باوجود کہ یہ کہتے ہیں کہ فہم سلف جمت نہیں ہے تو ان کے اندر جہالت ابھی موجود ہے اس اعتبار سے۔ تو تینوں میں سے ایک ضرور ہے یا جائل ہے علم کی ضرور ت ہے ، یا برعت سے تو بہ کی ضرور ت ہے یاوہ اپنے آپ کو سلفی بن جائے علی الجادۃ سلفی بن جائے۔ اللہ حدیث کہتا ہے ، اپنی برعت کو چھپار ہاہے تو اسے جائے کہ وہ سلف کے راشتے کو اختیار کر لے اور سیااور یکاسلفی بن جائے علی الجادۃ سلفی بن جائے۔

Page 151 of 164 www.AshabulHadith.com

## 20: كيااية آپ كوسلفى كهناجائز ي؟

کیاا پنے آپ کوسلنی کہناجائز ہے؟ یہ سوال بار بار پوچھا گیا ہے اور مختلف انداز سے پوچھا گیا ہے، جس انداز سے پوچھا گیا ہے ہیں وہ بتا تاہوں پھراس کا جواب دیتے ہیں ان شاءاللہ ۔ ایک شبہ ہے غلط فہنی ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں وہ مَنی اَحْسَنُ قَوْلًا قِبْتَی دَعَا آلِیَ الله وَ عَمِلَ صَالِحًا وَ قَالَ إِنَّیٰی مِن الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الله سُلِمِیْنَ وَ رَجِے میں اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہا ہو قَالَ وَ قَالَ اللّهِ عَنِ الله سُلِمِیْنَ وَ (اوریہ کہو کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں)۔

قال اور قُل میں کیا فرق ہے ؟ قال فعل ماضی ہے ، اس نے کہا ہے اور قُل فعل امر ہے لازماً کہواور یہ بات غلط ہے آپ انصاف سے کام لیں۔ اگر آپ کا یہ نظر یہ ہے کہ اس فعل امر ہے لازماً کہوا وریہ بیش کریں جن کی بنیاد پر لیکن اگر آپ آیت کریمہ میں تحریف نہ کریں، آپ اپنا نظریہ بیش کریں جن کی بنیاد پر لیکن اگر آپ آیت کریمہ میں جو ان ہا آپ بین جو از ہے اور قُل میں کیا فرق ہے ۔ دونوں میں کیا فرق ہے ؟ قالَ میں جواز ہے اور قُل میں فعل امر وجو بے۔ دونوں میں کیا فرق ہے ؟ قالَ میں جواز ہے اور قُل میں فعل امر وجو ہے۔ دونوں میں کیا فرق ہے ؟ قالَ میں مواز ہے اور قُل میں فعل امر وجو ہے۔

دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿يَا يُنْهَا الَّذِيْنَ امّنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُطْتِهِ وَلَا تَمُوُتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾(آل عمران/102)(اور ہر گزنہ مرناتم وفات پانلالا بیر کہ تم مسلمان ہو)۔

الله تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایالا کہ تم حنی ہو یاشافعی یامالکی یاوہابی ہواور کسی اور نے کہا کہ یاسلفی ہواس کا نام بھی شامل کر دیا۔ تواللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿الَّا وَالنَّهُ وَالنَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ عَالَىٰ نَے فرمایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو مرتے دم تک۔

کسی اور شخص نے کہا (اور بیہ سب سے زیادہ خطر ناک شبہ ہے جو مجھے موصول ہوا ہے ، جو میں نے دیکھا ہے ) کہ میں مسلمان ہوں ، جوان ہوں ، اللہ تعالی نے مجھے تو فیق عطافر مائی ہے کہ میں نے منہج سلف کو سمجھا ہے ، اہل سنت والجماعت کے عقیدے کو بھی دیکھا ہے اور میں اس نتیج پر پہنچا ہوں غور و فکر کرنے کے بعد (
اب سنیں ذراطالب علم ذراغور و فکر بھی کرتا ہے بے چارا) کہ میں اپنے آپ کو صرف سلفی کہنا پیند نہیں کرتا اور صرف مسلمان کہنا پیند نہیں کرتا تو میں اپنے آپ کو سے اپنے آپ کو اپنانے والا تواس میں کیا خرابی ہے ؟ میں اپنے آپ کو یوں کہتا ہوں ، دونوں فریقین خوش ہو جائیں جو کہتے ہیں ، میں صرف مسلمان ہوں وہ بھی خوش ہو جائے ، جو کہتا ہے میں سلفی ہوں وہ بھی خوش ہو جائے تو یہ میں نے انصاف کاراستہ اختیار کیا ہے ، نے والاراستہ۔

جواب: تقريباً تھ يوائن ميں جواب ہے پہلا بوائن نوٹ كرليں:

1 ـ اس ایک سوال سے دس سوال نکلتے ہیں دس بتاؤں گاکہ کون سے ہیں۔

2۔ان آیات کریمہ کی دلالت کیاہے؟ جو تین آیتیں بیان کی گئی ہیںان کی دلالت کیاہے ان کے اندر کیاپیغام ہے؟ کیااپنامسلمان کے علاوہ کو ٹی اور نام مت رکھنا کیایہ دلالت ان آیات کریمہ میں ہے یا پچھ اور ہے؟ یعنی ان آیات کریمہ کوجب ہم پڑھتے ہیں تو کیاان آیت کریمہ میں جو پیغام ہمیں دیاجارہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیاوہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو، کو ٹی اور لقب کو ٹی اور نام مت دواپنے آپ کو یا پچھ اور پیغام ہے؟

3۔مسلمان کے علاوہ دوسرے نام رکھنے کے دلائل پامسلمان کے علاوہ دوسرے ناموں کے جائز ہونے کے دلائل، جائز ہیں کیادلائل کیا ثبوت ہیں؟

4۔اہل سنت والجماعت ،اہل سنت اور اہل حدیث ناموں پالقاب کے جائز ہونے کے دلا کل پاثبوت بیہ بیان کریں گے ان شاءاللہ۔

5۔ یہ نام جو بتائے گئے ہیں یہ شرعی نام جو بتائے گئے ہیں اہل سنت والجماعت، اہل سنت اور اہل حدیث وغیرہ کیا یہ ان آیات کریمہ سے مکراتے ہیں اور کیاان ناموں کی وجہ سے مسلمان کا نام ختم ہو جاتا ہے۔ان شرعی ناموں یا القاب جو بیان کیے گئے ہیں جو تین میں نے بیان کیے ہیں اہل سنت والجماعت، اہل سنت اور

Page 152 of 164 www.AshabulHadith.com

اہل حدیث،اہل اُثریہ جو نام ہیں کیایہ ان آیات کریمہ سے ٹکراتے ہیں جن میں ذکر ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہویاان کے ہونے سے مسلمان کانام ختم ہو جاتا ہے؟

6۔ سلفی پاسلفیت نام پالقب کے جائز ہونے کے دلائل کیاہیں یاثبوت؟

7۔ کیا صرف مسلمان نام میں کوئی نقصان یا کوئی خرابی ہے؟ صرف مسلمان نام میں ،ایک شخص اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتا ہے،اس میں کوئی خرابی ہے؟

8۔اختلاف کی صورت میں ہمیں کیا کرناچاہیے؟ا گرا بھی بھی کوئی مخالفت کرتاہے اور ماننے کے لیے تیار نہیں توہم کیا کریں؟

يه آمه يوائث بين، پهلايوائث كه اس ايك سوال د س سوال نكتے بين:

1 \_ پہلا سوال بیہ ہے کہ ان آیات کریمہ کی دلالت کیا ہے؟ کیاا ہے آپ کو صرف مسلمان کہواور مسلمان کے علاوہ کو کی اور نام پالقب مت رکھو۔

2۔ دوسر اسوال، کیا کوئی ایسی دلیل موجود ہے قرآن اور سنت میں جس میں یہ منع کیا گیاہو کہ تم اپنانام مسلمان کے علاوہ کوئی اور مت رکھنا۔

3۔ تیسر اسوال، کہ کوئی دلیل موجود ہے جس میں مسلمانوں کو بغیر مسلمانوں کے نام سے بیان کیا گیا ہو بغیر مسلمان لقب کے ؟

4۔ چوتھاسوال ہے کہ کیا کوئی اور نام مسلمان کے علاوہ ثابت ہے؟ جبیبا کہ اہل سنت،اہل حدیث،سلفی وغیرہ یہ ثابت ہیں کہ نہیں؟

5۔ پانچواں سوال میں جار سے پہلے ان ناموں کو کس نے ایجاد کیا؟ اسلام کے علاوہ بھی جو دوسرے نام موجود ہیں بیہ نام کب رکھے گئے؟ سب سے پہلے کس نے بیہ نام رکھے؟ اسی سوال میں چار سوال ہیں، اس ایک سوال کے اندر کہ سب سے پہلے بیہ نام کس نے رکھے؟ بیہ کہاں سے آئے؟ کب آئے؟ کیوں آئے؟ اور کیاان کے وجود کا کوئی سب تھایا نہیں اور کیاوہ سب آج موجود ہے کہ نہیں؟ دوبارہ کہوں؟ بیہ جو نئے نام ہیں اسلام کے علاوہ، مسلمان کہنے کے علاوہ، سب سے پہلے کس نے نام رکھے؟ بیہ نام کہاں سے آئے؟ کب آئے وجود میں؟ کیوں وجود میں آئے؟ کیا کوئی سبب تھاان ناموں کے وجود کا یا بغیر سبب کے یوں ہی بس آگئے اور کیا بیہ سبب آج موجود ہے کہ نہیں؟ وہ سبب جو اس زمانے میں موجود تھاجب بیہ نام ایجاد کیے گئے مسلمان کے علاوہ، بیہ سبب آج موجود ہے کہ نہیں؟

6۔ کیاسلف نے پاہل علم نے جو سلف کی احسان کے ساتھ پیروی کرنے والے ہیں انہوں نے ان نئے ناموں کی مخالفت کی ہے؟

7۔ کیایہ جو نام ہیں مسلمان کے علاوہ یہ مسلمان کے نام سے ٹکراتے ہیں، مخالفت کرتے ہیں؟

8۔ کیاان نئے ناموں سے اسلام کے نام میں کوئی فرق پڑتا ہے ، کوئی نقصان ہوتا ہے مسلمان کے نام میں ؟ کوئی کہتا ہے کہ میں اہل حدیث ہوں مثال کے طور پر کیااسلام کے نام میں کوئی فرق پڑتا ہے ، کوئی کمی ہوتی ہے ؟

9۔ ہمیں کیاضر ورت پڑ گئی ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کسی اور نام سے پکار ناچاہتے ہیں؟

10۔ دسوال سوال، آخر کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہناچاہتے ہیں؟ آخراس میں کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہناچاہتے ہیں؟ آخراس میں کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہناچاہتے ہیں؟

یہ دس سوال ہیں۔ان سوالوں کے جوابات نے ہیں سب آئیں گان شاءاللہ۔دوسرے پوائٹ پر آتے ہیں کہ ان آیات کریمہ میں جویہ تین آیتیں بیان کی گئی ہیں ہی ہو تھی سکٹھ الْہُ سُلِمِیْن کہ ﴿ وَ قَالَ إِنَّیْنَ مِنَ الْہُ سُلِمِیْن کہ اور ہو کر آئے ٹو گئی آپ و گئی ٹی الْہُ سُلِمِیْن کہ اور ہو کہ اللہ کا اللہ سالہ کے تول بغیراپنے آپ کو کوئی اور نام اور لقب مت رکھنا یا کچھ اور ہے دلالت ؟ آپ کوئی تفسیر کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں، تفاسیر موجود ہیں نا، علماء کے اتوال سلف کے تول موجود ہیں کہ کہا کہ اس آیت کریمہ سے مرادیہ ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو کوئی اور نام مت رکھو نہیں ملے گا آپ کو سلف کی تفاسیر دیکھ لیس اور ان کی اتباع باحسان کرنے والے خلف کی تفاسیر بھی دیکھ لیس آپ ہی مفہوم ان آیات کے اندر ہے ، ہی نہیں کہ آپ اپنے آپ کو صرف مسلمان کے علاوہ کچھ اور مت کہنا، نہیں موجود ۔ تو پھر کیام رادیہ ہم کہ یہ جو تمہاری پیچان ہم اسلام کی یہ پیچان تمہاری بنیاد ہے ،اصل ہے ۔ یہ ہر گزنہیں ہے کہ اگر کوئی اور نام رکھتے ہوا پنا جس کے دلائل موجود ہیں قرآن اور سنت میں تواب یہ اصل بیچان آپ کی ختم ہو جائے گی۔ یہ پیغام ہر گزنہیں ہے کہ اگر کوئی اور اپنانم مت رکھنا یہ بالکل پیغام اس میں نہیں ہے۔

Page 153 of 164 www.AshabulHadith.com

3\_مسلمان کے علاوہ دوسرے ناموں کے جائز ہونے کی دلیل کیاہے ؟آ ہے دیکھتے ہیں۔

پہلی دلیل نفی کی دلیل ہے۔ نفی سے کیامر ادہے؟ یعنی کوئی دلیل نہیں موجود کہ اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کوئی اور چیز مت کہنا۔ کوئی دلیل نہیں ہے۔ نہ ان آیات میں ہے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور آیت میں کو بیان ایسی حدیث میں دلیل موجود ہے کہ ان آیات میں ہو نہیں ہے کسی اور آیت میں کوئی دلیل یا کسی حدیث میں دلیل موجود ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان بی کہنا کوئی اور لقب مت دینا تو ہم کہتے ہیں کہ ﴿ قُلُ هَا تُوْ ا بُرْ هَا اَکُمُهُ اِنْ کُمُتُمُ طُوقِیْنَ ﴾ (البقرۃ / 111)۔ کیا ثبوت ہے؟ تو پہلی دلیل ہے نفی کی دلیل، اگر کہیں پر یہ آیت یاحدیث ہوتی کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو، پچھ اور مت کہنا یہ تم پر لاز م ہے ور نہ تمہاری پپچان ختم ہو جائے گی تب تو ہم ماننے کے لیے تیار ہیں اور صرف مسلمان بی کہیں گے کوئی اور لقب نہیں دیں گے بھی بھی بھی ہم گر نہیں۔ پہلی دلیل ہے نفی کی ، دو سری دلیل آثبات کی ہے بلکہ دلائل موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہو تا ہے کہ اللہ تعالی نے اور اللہ تعالی کے پیارے پیغیر ﷺ نے مسلمانوں کے بغیر اسلام کے نام رکھ ہیں۔ اسلام کے لفظ کے علاوہ کوئی اور لفظ ہے اور مر اد مسلمان بی ہیں اور یہ دلائل تین قتم کے ہیں:

1۔ پہلی دلیل قرآن مجید میں سے ہے کہ قرآن مجید میں ایسے دلائل موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کچھ اور نام بھی آپ بیان کر سکتے ہیں رکھ سکتے ہیں اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے جیسا کہ المومنین ،الصاد قین ،المحسنین ،الصا نمین ،الصابرین ،المہاجرین ،الانصار آخر تک ۔ان سے کون مراد ہیں کوئی اور قوم مراد ہے ، کوئی اور ملت یا کوئی اور امت مراد ہے یا مسلمان ہی مراد ہے ؟لیکن نام مسلمان کا ہے یا کوئی اور سے ؟اور نام ہے۔

اب ذراایک بنیادی بات سمجھیں جو میں کہنے جارہا ہوں کہ المسلمون بنیاد ہے دائراۂ اسلام میں داخل ہوا مسلمان ہے تو مومن کون ہے؟مومن میں equation بنایس آپ کھیے،المورمنین = المسلمین + صفت الایمان \_

مسلمان جب ایمان کی صفت سے متصف ہوئے ،ان کا یمان مضبوط ہوااب مسلمان سے وہ مومن بن گئے۔ کیوں مومن کب مومن سنے ؟ جب ان کی پیچان اس صفت سے ہوئی جس کی بنیاد پر نام رکھا گیا۔ ایمان کا نام رکھا گیا یا ایمان سے مراد مومن کہا گیا نا، مومنین کہا گیا نال تو یہی صفت ان کی پیچان تھی تواس سے ثابت ہو جاتا ہے اور اس نئ ثابت ہو جاتا ہے اور اس نئ صفت اور خوبصورت صفت غالب ہو جاتا ہے سے کسی مسلمان پر اب یہ مسلمان ایک در جہ بلند ہو جاتا ہے اور اس نئ صفت اور اس نئ خوبی کی وجہ سے اس کی پیچان بدل جاتی ہے اور مسلمان سے مومن ہو جاتا ہے۔ واضح ہے ؟

دوسری مثال بلکہ یہی نام مسلمان کے نام پر غالب ہو جاتا ہے۔ یہی نام جو نیانام ہے مومن کا، مسلمان کے نام پر غالب ہو جاتا ہے اور مسلمان کے نام پیل مزید مضبوطی آتی ہے یا کمزوری ہوتی ہے ؟ مضبوطی آتی ہے۔ تو یہ چیز مد نظر رکھیں ہمیشہ آگے جتنی بات بھی آئے گی اس کو ہمیشہ مد نظر رکھنا کہ بنیاد مسلمان ہے پھر ایک خوبی ہے نئی صفت ہے ،اسلام کے نام میں تقویت ہوئی ہے مضبوطی ہوئی ہے اور اس نئے نام سے پیچانا گیا ہے المحسنین ۔ کون بتائے گا؟ المحسنین = المسلمین +صفت الاحسان ۔اسلام کے نین مراتب ہیں ناکہ اسلام ہے،ایمان ہے،احسان ہے بلند ترین مرتبہ ۔ایسا ہے نا؟ اب اللہ تعالی نے فرمایا ہے، حیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ،حیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ،حیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ،حیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ،حین کون اللہ تعالی نے فرمایا ہے ،ویسا ہے ؟ جو صبر کرتا ہے اور تقوی کاراستہ اختیار کرتا ہے ۔اب محسنین جو ہیں کون ہیں یہ مسلمان ؟ المسلمین +صفت الاحسان ۔ایمان نہیں ،احسان کی صفت آگئی نا

محسن کیوں کہا گیا ہے؟ اب ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوا، صبر اور تقویٰ بھی ساتھ شامل ہو گیا اسلام ہے، ایمان ہے، صبر ہے، تقویٰ ہے۔ کیا نکلا؟ صفت الاحسان۔ جب بیہ صفت غالب آگئ تواسلام کے نام میں مزید مضبوطی ہوئی کہ نہیں؟ اس لیے یہ نہیں فرمایا کہ "فَانَّ اللّٰہ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُسْلِمِینُ" نہیں! فرمایا کہ فواق الله کو گی نہیں ہوگئ کہ سکتا ہے کہ اس سے مسلمان انہیں رہے محسن ہوگئے؟ کوئی ہے و قوف بھی نہیں کہہ سکتا۔ اور اسی طریقے سے جتنے بھی متقین ہیں، صاد قین ہیں اور صائمین ، صابرین ہیں۔ صائمین کود کیھ لیں آپ جب روزے کی صفت غالب آئی تو مسلمون سے صائمین ہوگئے، جب ہجرت کی تو مہاجرین ہوگئے، نصرت کی توانصار ہوگئے۔ اسلام کے نام میں مضبوطی آر ہی ہے کہ نہیں آر ہی؟

Page 154 of 164 www.AshabulHadith.com

دوسری دلیل سنت میں سے ہے حدیث میں سے اور اس میں آپ ﷺ کی سنت میں سے بعض دلا کل نوٹ کرلیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں 'کا تزالُ طَافِقةٌ مِنْ أُمَّتِي طَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَعْمُوهُمْ مَنْ خَلَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ''- صحح مسلم كى روايت ميں آپ ﷺ فرماتے ہیں (مير كى امت ميں ایک طائفہ ایک گروہ رہے گا'طاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ" دق پر ہمیشہ قائم اور ظاہر رہیں گے ،جوان كى مخالفت كرے گاوہ ان كوكوئى نقصان نہيں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آتا اور وہ اسى پر قائم رہیں گے)۔

اس حدیث میں لفظ کیاہے مسلمانوں کاہے یاطا کفہ کاہے ؟ طائفةٌ ، پوری امت میں سے طا کفہ کواستثناء کیا۔ توطا کفہ کالفظ آیا کہ نہیں آیا؟ طا کفہ کاہو گیا۔ اور وہ طا کفہ وہ گروہ جس کی نصرت اللہ تعالی نے کرلیاسے کہتے ہیں الطائفة المنصورة۔اب دیکھیں طائفة المنصور ة کون ہیں؟ اہل سنت =مسلمین۔

صفت کون سی ہوئی غالب؟ حق پر ان کا کٹھا ہو نااور دوسرے فرقوں سے جدائی اختیار کرنا۔ فرقہ ہے نا؟ ایک ساتھ جع ہوگئے نا باقیوں کو چھوڑ کر۔اور دوسری جو صفت غالب ہوئی اللّٰہ تعالٰی کی نصرت ان کے ساتھ ہے کہ نہیں؟ یہ خوبی ہے کہ نہیں؟ خوبی ہے ان خوبصورت صفات سے پھر ان کی پہچان ہے ہن گئی کہ نہیں ؟ الطائفة المنصورة پہچان ہے کہ نہیں؟ اور ہر گروہ کہتاہے کہ میں ان میں سے ہوں میں طائفة المنصورة ہوں۔ دعوے سے کام نہیں بنے گا حقیقت اور عمل سے کام سے کام سے کام سے کام نہیں بنے گا حقیقت اور عمل سے کام سے کا

دوسرى حديث كود بكيرلس آپ ﷺ فرماتے ہيں 'وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاثِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةَ ''(ميرى امت تهتر فرقوں ميں بٹ جائے گی)' کُلُهَا فِي النّارِ إِلّا وَاحِدَةً''( سب جہنم ميں سوائے ایک کے)۔' فِرْقَةَ ''،' وَاحِدَةً ''۔

وہاں پر کیاطائفۃ المنصورۃ تھانا؟اب یہاں پر 'فِزِقَةُ''، 'وَاحِدَةً ''آگیاہے کہ ایک فرقہ انہیں کہتے ہیں الفرقۃ الناجیہ کیوں کہ جہنم سے یہی نجات پائیں گے نا۔ کیا کہتے ہیں انہیں؟الفرقۃ الناجیہ۔ کون بتائے گالفرقۃ الناجیہ کیاہیں؟=مسلمین۔ساتھ کس چیز پر اکٹھے ہوئے الْجَبَاعَةُ کالفظ بھی لے لیں آپ۔ فہم السلف الصالح 'علی مَا أَمّا عَلَیْهِ وَأَصْعَلِی ''جمع ہوئے صحابہ کرام اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰ عَلَیْهِ وَأَصْعَلِی ''جمع ہوئے صحابہ کرام اللّٰ اللّٰ اللّٰ عَلَیْهِ وَأَصْعَلِی '' عَلَی مَا أَمّا عَلَیْهِ وَأَصْعَلِی ''

اور دوسری خوبی کیاہے؟ نجاۃ من النار۔ جہنم سے نجات ملی کہ نہیں' إلّا وَاحِدَۃٌ ''؟ دوخوبیاں آگئیں کہ نہیں؟ یہ خوبی ان کہ پہچان بن گئی کہ نہیں؟ اب نام مسلمان سے کیاہو گیا؟ الفرقة الناجیہ۔

تیسری دلیل دیچه لیس، آپ ﷺ فرماتے ہیں "بَدَأَ الإسلامُ عَرِیبًا ، وَسَیعُودُ عَرِیبًا" (اسلام کی ابتداء اجنبیت سے ہوئی "غَرِیبًا") "وَسَیعُودُ غَرِیبًا" (اور والسوقت آئے گاجب بیا جنبیت دوبارہ آئے گی) "فطوبی لِلْفُرَبَاءِ" (توخوشخبری ہے غرباء کے لیے جواجنبی ہیں)۔

غرباء کون ہیں مسلمان ہی ہیں کہ نہیں یا کوئی اور قوم ہے یا کوئی اور امت ہے؟ مسلمان ہی ہیں۔ غرباء کیوں کہا گیا؟ اب دیکھیں، مسلمان ہیں +صفت کون سی ہے؟ الغرباء۔ اجنبیت کی صفت یائی جاتی ہے کہ دوسروں سے الگ حق پر قائم۔ خوبی ہے کہ نہیں پہچان بنی کہ نہیں بنی؟ بہچان بن گئی۔

ا يك اور دليل، آپ ﷺ فرماتے ہيں " حَيْر التَّابِعِينَ أَوَيْسًا الْقَرْنِيَّ "-" حَيْرِ التَّابِعِينَ "سب سے بہترين تابعين ميں سے كون ہيں؟" اويس القرني تَعْاللهُ "-

تابعین کون ہیں؟ صحابہ کے بعد میں آنے والے تابعین ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔اب تابعین مسلمان ہیں کہ نہیں؟ صفت کیا ہے؟ مسلمان + صحابہ کرام سے ملاقات اور آپ ﷺ پرایمان اور اسی پروفات انہیں تابعین کہتے ہیں۔خوبی ہے کہ نہیں؟خوبی ہے۔ پیچان بنی کہ نہ بنی ؟اب "التابعین"، کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ بیان میں مضبوطی آئی ہے کہ نہیں آئی؟

پانچویں دلیل، سلف الصالحین نے اپنے نام اسلام کے بغیر کچھ اور رکھے مسلمان کے علاوہ، مثال دیکھتے ہیں۔ بڑا بیارا قصہ ہے صحیح بخاری میں اور اس پر میں پورا در س دوں گاان شاءاللہ۔صحابہ کرام الٹین میٹائور تقدیر پر ایمان کافی عرصے ہے pending ہے،ان شاءاللہ اس پر بات کریں گے۔

سید ناعمر بن خطاب رٹھائنڈ کے زمانے میں plague کی بیاری''طاعون عمواس''معروف بیاری ہے شام میں پھیلی تھی اور اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ جب سید ناعمر رٹھائنڈڈ وہاں پہنچے کیوں کہ شام فتح ہو گیا تھا ہیں۔ المقدس فتح ہو گیا تھا، جب وہاں پر پہنچے تو یہ معلوم ہوا کہ طاعون پھیل چکا ہے plague کی بیاری پھیل چکی ہے اور بڑی اچھوت بیاری ہے ، خطرناک بیاری ہے۔ توسید ناعمر مڑھائنڈ اندر داخل نہیں ہوئے انتظار کیا باہر۔سید ناعبر اللہ بن عباس رٹھائنڈ کو بھیجا اور یہ حکم دیا

Page 155 of 164 www.AshabulHadith.com

"ادعُ لي المهاجرين الأوَّلين" (جاكر بلاكر لاوَمها جرين اولين) مهاجرين توقرآن مين بهي بين، حديث مين بهي بين الأوَّلين كهال سے آيا؟ اچھا، اب مهاجرين اولين آگئے۔ تو پچھ نے مشورہ دیا"فاختلفُوا" ( پچھا نستلاف ان كاہوا)"قال: ادعُ لي الأنصَار "(انصار كوبلايا)۔

ایک اور لفظ ہے دیکھیں، مہاجرین اولین میں صفت اور تھی۔ سب مسلمان ہیں کہ نہیں؟ اب جب پہچان لاز می آگئ ہے کہ کس کو بلانا ہے تواب صرف مسلمان ہیں کہ نہیں ؟ اب جب پہچان لاز می آگئ ہے کہ کس کو بلانا ہے تواب صرف مسلمان ہو کہ جہ تو کون آتا پھر سب ہی آجاتے ایک وقت میں تواب ایک پہچان مطلوب ہے۔ کیا پہچپان ہے ؟ ''المهاجرین الأوّلین''۔ وہ آئے پھر انصار آئے پھر کہتے ہیں 'ادْعُ لِی مَنْ کَانَ هاهُنَا مِنْ مَشْیَعَةِ قُریشِ مِنْ مُهَاجِرَةِ الفَتْح''(قریش کے وہ سر دار جو فَتْح مَلہ کے موقعے پر مسلمان ہوئے''مُهَاجِرَةِ الفَتْح''جو ہیں)۔ تو عجب بات ہے کہ ان میں سے دولو گوں کا اختلاف نہیں ہوااور انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپ واپس چلیں اور اندر نہ جائیں وہاء پھیلی ہوئی ہے۔ پھر سید ناعبد الرحمٰن بن عوف دُٹائُنُّ آئین کے ایک آپ کے کہ آپ گھٹ نے فرمایا ہے (اگر طاعون کی بیاری کسی ملک میں ، کسی جگہ میں پھیل جائے تو آپ لوگ اندر نہ جائیں باہر والے اور اندروالے باہر نہ نکلیں)۔ جے آج ہم Quarantine کہتے ہیں میڈ یکل زبان میں۔ تواس حدیث میں یہ ثابت ہوا ہے کہ دو سرے مختلف نام بھی صحابہ کرام وَالْحَانُ اَنْ مُنْ کُنُ کُنُ مُنْ کُنُ اِن مِیں، سلف کے زمانے میں بیان کیے جاتے تھے۔ تو کیا یہ نام صحیح ہیں یاغلط ہیں؟ نام صحیح ہیں۔

4۔ اپنے آپ کواہل سنت والجماعت ، اہل سنت اور اہل حدیث کہنے کے دلا کل کیاہیں ؟ اپنے آپ کواہل سنت والجماعت ، اہل سنت اور اہل حدیث ناموں یا لقاب کے جائز ہونے کے دلا کل :

الله تعالى فرماتے ہیں ﴿ یَوْ مَدَ تَبْیَضُ وُ جُوْ ہُ وَ تَسُو دُو ہُو ہُ ﴾ (آل عمران/106)۔ سیدناعبداللہ بن عباس رفائٹی فرماتے ہیں ﴿ تَبْیَضُ وُ جُوْ ہُ ﴾ اھل السنة و المجاعة، که سفید، چمکدار چبرے ہوں گے قیامت کے دن اہل سنت والجماعت کے ﴿ وَ تَسُو دُو جُوٰ ہُ ﴾ اُھل البدعة و الفرقة، اور کالے سیاه چبرے ہوں گے اہل بدعت اور تفرقے کے ۔ مسلمان کیوں نہیں فرمایا ؟ کیوں کہ مسلمانوں میں بھی ایسے اہل بدعت ہوں گے جن کے چبرے سیاہ ہوں گے، سجان اللہ۔ تو لفظ کیا ہے؟ اُھل السنة و الجماعة سین ثابت ہواسلف کے قول سے۔

اور جس حدیث میں الطائفة المنصورة کاذکرہے "لَا تَوَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِینَ عَلَی الْحَقِّ " خرتک امام احمد بن حنبل مُتَّاللَّة فرماتے ہیں کہ اگریہ لوگ اہل الحدیث نہیں ہیں تھر میں نہیں جانتا کہ کون لوگ ہیں)۔سید ناعبداللّه بن الحدیث نہیں ہیں تھر میں نہیں جانتا کہ کون لوگ ہیں)۔سید ناعبداللّه بن عباس خوالله میں میں میں کیانام آیا؟الهل السنة و الجاعة امام احمد بن حنبل مُتَّاللة کے اس فرمان سے کیاسامنے آیا؟اہل الحدیث۔

قال قاضی عیاض، قاضی عیاض و الله فرماتے ہیں "انا ار اداحمد اهل السنة والجماعة ومن یعتقد مذهب اهل الحدیث "امام احمد بن صنبل و الله و الله الحدیث عیاض و الله و الله

امام ابن سیرین مین مین الله صحیح مسلم کے مقدمے میں فرماتے ہیں کہ لوگ سند کے تعلق سے سوال نہیں کرتے تھے اور جب فتنہ واقع ہوا، اہل بدعت نے بھی بعض روایات بیان کرنی شروع کردیں تو پھر ہم نے یہ کہا کہ دکھاؤتمہارے راوی کون ہیں؟ "فینظر الی اهل السنة فیؤخذ حدیثهم" (پید لفظ نوٹ کرلیں) تودیکھاجاتا ہے اہل سنت کو کہ کون اہل سنت میں سے ہیں۔ "وینظر الی اهل البدع فلا یؤخذ حدیثهم" اور بیہ دیکھاجاتا کہ اہل بدعت میں سے ہیں توان کی حدیث کورد کردیا جاتا۔

کسی نے مخالفت کی ہے سلف میں سے ان تین یاچار سلف کا جن کا میں نے نام لیا؟ کسی عالم نے مخالفت کی ہے کہ آپ لوگوں نے غلط نام رکھے ہیں؟ ثبوت ہمارے پاس موجود ہے یہ نام ملط ہے اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو، یہ پاس موجود ہے یہ نام ملط ہے اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو، یہ سارے نام غلط ہیں۔ کسی کے پاس کوئی ثبوت ہو توایک و کھادے اللہ آپ کو جزائے خیر دے اگر نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر اجماع سکوتی ہے سارے نام غلط ہیں۔ سلف کا کہ یہ جتنے بھی نام ہیں اور القاب ہیں سارے کے سارے صحیح ہیں۔

Page 156 of 164 www.AshabulHadith.com

5۔ یہ جوشر عی نام ہیں ثابت ہو گئے توشر عی نام ہو گئے ناکون سے ہیں ؟اس وقت تک تین ہو گئے ہیں۔اہل سنت والجماعت ،اہل حدیث اور اہل السنة ۔امام ابن سیرین کے قول میں اہل السنة اور اہل بدعة ہے۔ تو تین نام آگئے نا۔اہل سنت والجماعت ہیں،اہل السنة ،اور اہل الحدیث ہیں۔اب ہم کہتے ہیں کہ یہ شرعی نام ہیں۔ شرعی نام ہیں ؟ اب یہ جوشرعی نام ہیں یہ اسلام یا مسلمان کے نام یالقب سے طراتے ہیں یاان کی نفی کرتے ہیں یاکوئی تعارض پیدا ہوتا ہے یااس نام اور لقب سے مزید مضبوطی پیدا ہوتی ہے ؟ کیا خیال ہے ؟ جیسے الموسمنون کے لفظ میں میں نے بتا یا الموسمنون میں کیا ہے ؟ مسلمان ہے اور ایمان کی صفت ہے ، مضبوطی ہے ، محسنین میں ہی ہے کہ نہیں ؟

توکیافرق ہے اہل سنت والجماعت میں ؟ جب اہل سنت ، سنت پر عمل کرنے والے آپ کی کاراستہ اختیار کرنے والے ، جماعت مسلمین میں شامل ہونے والے اور اہل سنت اور اہل الحدیث جو ہیں یہ جو نام ہیں کیافرق ہے مؤمنین میں ، محسنین میں اور ان ناموں میں کوئی فرق ہے ؟ اب اہل الحدیث کون ہیں ؟ مسلمین اور اہل سنت اور اہل الحدیث کو نہیں چم ہو جانا۔ ہم مسلمان ہیں ، کسی اور است کو اختیار کرنا، پیروی کرنااور اس پر جمع ہو جانا۔ ہم مسلمان ہیں ، کسی نے نہیں کہا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں لیکن جب اس خوبصورت نام میں کوئی اور ضوئی سامنے آجاتی ہے ، کوئی اور خوبی سامنے آجاتی ہے اور وہی پیچان بن جاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے نام کو مسلمان کے علاوہ کوئی اور نام رکھ لے۔

6۔ سلفی نام یالقب کے جائز ہونے کے دلائل۔ اب سلفی نام تو نہیں ہے نااہل حدیث تک بات آئی ہے، اہل سنت تک بات آئی ہے اور اہل سنت والجماعت تک یہ بات آئی ہے۔ اب ہمار ااصل موضوع کیا ہے سلف ہی کاموضوع ہے ناکہ اپنے آپ کوسلفی کہنا جائز ہے کہ نہیں ؟ سلفیون ہویا اُثریون ہوا یک ہی بات ہے جیسے اہل علم نے بیان کیا ہے۔ ان کے دلائل نوٹ کرلیں قرآن مجید ہے۔

1-الله تعالى فرمات بي ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنُ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُلَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُولِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَمَّمٌ وَسَأَءَتُ مَصِيْرًا ﴾ وَمَنْ يُسَلِم عَلَيْ وَنُصْلِهِ جَهَمَّمٌ وَسَأَءَتُ مَصِيْرًا ﴾ عَير مؤمنين كراست كواپنايا مَصِيْرًا ﴾ (النساء / 115) - شاہد كيا ہے؟ ﴿ وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُولِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَمَّمٌ وَسَأَءَتُ مَصِيْرًا ﴾ غير مؤمنين كراست كواپنايا سے بلاك بواہد۔

تو مؤ منین کے رائے کو اپنانالاز می ہے مؤ منین صحابہ ہیں، صحابہ سلف ہیں گزرے ہوئے ہمارے ایجھے لوگ ہیں ان کی اتباع کر ناواجب ہے اور ان کی اتباع کرنے والے کو کیا کہاجاتا ہے؟ سلفی یاء نسب جو ہے نسبت جس ہے ہوتی ہے سلف میں وہ لگاد یاجاتا ہے اور سلفی کہاجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہدواضح دلیل نہیں ہے۔ 2۔ دوسری آیت سور ۃ التوبہ آیت نمبر 100۔ کہتے ہیں کہ اس میں اتباع تو ﴿ عَلَيْهُ سَدِيْكِ الْهُؤُ مِدِيْنَ ﴾ کی ہوئی ہے تواس میں مؤمنین کی اتباع براہ راست کا لفظ نہیں ہے تو شھی ہے وہ دلیل بیان کرتے ہیں جس میں اتباع کا لفظ واضح ہے ، اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿ وَ السّٰیدِ قُونَ الْاَوَّ وَ وَن مُواَ عَنْهُ مُو اَعَنْهُ وَ اَعَنَّ لَهُمْ جَنَّتُ ہِ تَجْدِیْ تَحْمُهَا الْاَنْهُ وَ کَلِیْنَ فِیْهَا اَبْکَا لَا فَوْنَ الْاَوْ وَالْوَى مِن الْهُ عَنْهُمْ وَ وَ صُوْاً عَنْهُ وَ اَعَنَّ لَهُمْ جَنَّتُ ہِ تَجْدِیْ تَحْمُهَا الْاَنْهُو کُلُونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ صُواَ اللّٰهِ مِنْ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ صُوْاً عَنْهُ وَ اَعَلَّ لَهُمْ جَنَّتُ بَعْمُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ صُواً اللهُ عَنْهُمُ وَ وَ صُواَ اللهُ عَنْهُمُ وَ وَ صُواَ عَنْهُ وَ اَعَلَیْ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ صُواَ عَنْهُ وَ اَعْلَامُ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ صُواَ عَنْهُ وَ اِللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ مِن اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ وَ وَ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَلْهُ وَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا لَهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَلَا عَلَامُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَلَامُ وَلَا مُعَلِّمُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا عَلَامُ وَلَا وَلَا عَلَامُ وَلَامُ وَلَا مُعَلِيَا وَ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَلَا عَلَامُ وَلَامُ وَاللهُ وَلِيَا عَلَامُ وَلَا الل

شاہد کیا ہے ؟﴿ النَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ﴾ ﴿ النَّبَعُوْهُمْ ﴾ (ان کی اتباع کی )۔کون؟ ﴿ السّٰبِقُونَ الْاَوَّلُونَ ﴾ ۔ سلف کون ہیں؟ گزرے ہوئے پہلے لوگ۔السابقون الاولون کالفظ آیا کہ نہیں؟ لفظی معنی کیا ہے؟ گزرے ہوئے لوگ۔﴿ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُونَ ﴾ گزرے ہوئے ہیں کہ نہیں گزرے ہوئے اور اتباع کرنے والے۔ کس کی ؟ سلف کی۔ کیا کہتے ہیں اسے یاء کون سی ہے یہ ? نسب کی۔لگائیں سلف کے ساتھ کیا بنتا ہے؟ سلفی بنتا ہے کہ نہیں؟ اچھا، ابھی بھی واضح نہیں ہے۔

Page 157 of 164 www.AshabulHadith.com

دوسرى دليل، حديث سے ہے حديث گزر چكى ہے آپ ﷺ كافرمان كه ميرى امت تهتّر فرقول ميں بٹ جائے گى سارے كے سارے جہنم ميں سوائے ايك فرق كي كافرمان كه ميرى امت تهتّر فرقول ميں بٹ جائے گى سارے كے سارے جہنم ميں سوائے ايك فرقے كے ايك روايت ميں آيا ہے ''الْجَمَاعَةُ''اور دوسرى روايت ميں آيا ہے ''عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''۔

"الْجَمَاعَةُ ' کالفظ پھر الگ سے آیا ہے ' عَلَی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَأَصْعَابِی ' ' ' اَصْعَابِی ' اور ' الْجَمَاعَةُ ' ' کو آپ نوٹ کریں ذرا۔ ' عَلَی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَأَصْعَابِی ' وحی ہے۔ ' وقی ہے۔ ' وقی ہے۔ ' وقی ہے۔ اس وحی کو براہ راست آپ ﷺ سے سمجھ والے۔ یہ قید ہے صحیح سمجھ کی ، صحابہ رفن اُلَّذُمُّ نے صحیح سمجھ لیااور جو صحابہ کرام اللَّنِ اُلْمَانُ کُی سمجھ کے مطابق قرآن وسنت کو سمجھ بیں ، ان کی پیروی کرتے ہیں۔ صحابہ ہمارے گزرے ہوئے ایجھے لوگ ہیں سلف ہیں۔

ان کی پیروی کرنے والے اتباع کرنے والے کون ہیں؟ سلفی ہیں۔

کتے ہیں کہ ابھی بھی واضح دلیل نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تیسری دلیل، قرآن کے دلائل، حدیث کے دلائل، تیسراا جماع،اجماع بھی ہے۔

' بی بال الله ما بن تیمیه و الساله ما بن تیمیه و الله و اعتری الیه و اعتری الیه (اور مذہب سلف کی طرف اینی نسبت کرتا ہے اپنااعتزی کرتا ہے )' بل یعب قبول ذلك منه مذہب سلف کو ظاہر کرنا چاہے )' وانتسب الیه و اعتری الیه و اعتری الیه و کرتا ہے ، سلفی اپنے آپ کو کہلواتا ہے واجب ہے کہ اس کی اس بات کو قبول کر لیں اور اس پر الاتفاق ' در ابلکہ ان سے یہ قبول کرنا کہ وہ اب سلف کی طرف کرتا ہے ، سلفی اپنے آپ کو کہلواتا ہے واجب ہے کہ اس کی اس بات کو قبول کر لیں اور اس پر اجماع ہے بالاتفاق ) دیوں ؟ ' فیان مذہب السلف لا یکون الاحقاد نہیں ہوا۔ سلف حق کے سوا کچھ اور ہے ہی نہیں ، موہی نہیں سکتا ) ۔ مذہب سلف سے مراد جس پر ان کا سلف کا اجماع ہوا ہے جن میں ان کا اختلاف نہیں ہوا۔

دوبارہ سے، شیخ الاسلام فرماتے ہیں مجموع الفتاوی، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 149 میں (کوئی عیب نہیں کسی پر بھی جو سلف کے مذہب کو ظاہر کر ناچاہے اوراس کی طرف اپنی نسبت کر ناچاہے بلکہ سب پر واجب ہے کہ اس کی اس نسبت کو قبول کرلے اور اس پر اجماع ہے بالا تفاق)۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سلفی ہوں اب اس کی اس بات کومان ایس کیوں کہ دلائل کی روشنی میں یہی حق ہے۔ وجہ کیاہے؟ کہ مذہب سلف حق کے سوانچھ بھی نہیں ہے۔

چوتھی دلیل' اقوال السلف' (سلف کے بعض اقوال)۔

امام احدين حنبل ومثالله فرماتي بين:

''اصول السنة عندنا''(وین کے اصول ہمارے نزدیک کیاہیں)' النمسك ہماکان علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، والاقتداء بہم وترك البدع ''۔
امام احمد بن صنبل عُیّاتُند کی اصول السنة ہم پڑھ کے ہیں معروف تصنیف ہے چھوٹی سی پیاری سی عقیدے کے اصول کے تعلق سے ابتداء کہاں سے ہوئی ذراغور
کریں کہ ''اصول السنة عندنا''(ہمارے نزدیک سنت کے ، دین کے اصول کیاہیں)۔ یہاں سنت سے مراد دین اسلام ہے۔''التمسك''(مضبوطی سے تھا می رکھنا، پکڑنا) کیا؟''ہما کان علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ''(جس پر آپ سی کے صحابہ کرام اللہ عنی والاقتداء ہم ''(اوران کی اقتداء کرنا)''وترك البدع''(اور بدعت کو چھوڑ دینا)۔ کیوں کہ حق راستہ کے سنت کاراستہ ہواوراس سے جدابد عت کاراستہ ہو توجو سنت کے راستے کو صحابہ کراستہ کو ساف کے راستے کو اختیار کرتے ہیں انہیں سافی کہاجاتا ہے۔

"وقل بما قالوا " (جوانہوں نے کہاتم بھی وہی کہو) "وکف علی کفوا" (جوانہوں نے چھوڑاوہ تم بھی چھوڑو) "واسلك سبيل سلفك الصالح" ((واضح لفظ ہیں) اور راستہ اختيار كروائي الحج سلف كا گزرے ہوئے لوگوں كا)۔

"واسلك سبيل سلفك الصالح "امام اوزاعي عِينالله كى بات مين كرر بابول آج كرامان كى بات نبين بهترين زمان كى بات مين كرر بابول

Page 158 of 164 www.AshabulHadith.com

"واسلك سبيل سلفك الصالح فإنه يسعك ما وسعهم" (جوان كے ليے كافى تھاوہ آپ كے ليے بھى كافى ہے)۔ اور دوسرى جگد پر فرماتے ہيں امام اوزاعى تَعْدَاللّٰهُ "عليك بآثار من سلف" (تم پرواجب ہے كہ جو گزرے ہوئے اچھے لوگ ہيں سلف جو ہيں ان كے آثار ان كے راستے كواپناؤ)

"وان رفضك الناس" (ا گرچيلوگ تههين دهتكاردين جمثلادين)

"واقاك وآراء الرجال "(ميس تهميس آگاه كردول لوگول كى رائ كى طرف مت جانا)

"وان زخرفوها لك بالقول "( اگرچه وه تههيس خوبصورت اندازيس باتيس كرتے رئيس)-

اوراس کاحوالہ لے لیں سشسرے اُصول اعتقاد اُہل السنة والجماعة امام للا لکا کی سینیت کی امام اوزاعی عِیشتہ کے دونوں قول وہاں پر موجو دہیں۔

دلائل توہم نے دیکھ لیے سلفیت کے دلائل اپنے آپ کوسلفی کہنے کے دلائل کیا ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کوسلفی کیوں کہتے ہیں وجہ کیا ہے؟

1 کیوں کہ منع کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اپنے آپ کوسلفی مت کہناا گر کوئی دلیل ایک ہے تو ہمیں دکھادیں، ہم آج سے اپنے آپ کوسلفی نہیں کہیں گے۔اگر منع کی کوئی دلیل آپ کومل جاتی ہے قرآن وسنت،اجماع سلف کے کسی قول سے ہمیں دکھادیں کہ اپنے آپ کوسلفی مت کہو، نہیں کہیں گے ہم۔اور منع کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔
دلیل ہی نہیں ہے۔

2۔ دوسری دلیل ہے اثبات کی کہ دلائل موجود ہیں کہ اپنے آپ کوسلفی کہو جیسے میں بیان کر چکاہوں۔

3 - تیسری دلیل ہے اجماع کی جو میں بیان کر چکاہوں امام ابن تیمیہ ویشات کا جماع واضح ہے کہ نہیں؟

تین ہو گئے، یہ تین وجوہات ہیں کہ اپنے آپ کوسلفی کیوں کہناچاہیے۔

د وسرے رکھے گئے تھے مسلمان کے علاوہ نہ کو کی اہل حدیث تھا، نہ کو کی اہل السنہ تھا، نہ کو کی سلفی کو کی بھی نہیں تھا، صحابہ کرام اللَّهُ اللَّهُ عظم، نہ کو کی فتنہ نہیں تھا ابتداء میں آپ ﷺ کے زمانے میں اور سیر ناابو بکر صدیق ڈکاٹنڈ کے ابتدائی وقت میں مسلمان تھے سارے۔ پھر جب فتنے آئے اور لوگ اس ایک مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوناشر وع ہوئے تو پھر کیا ہوا؟ تو مسلمانوں میں جب تفرقہ ہوااور لوگ جداجدا ہوتے گئے ہیں تو پھراس زمانے سے بیہ نئے نام آہتہ آہتہ شر وع ہو گئے۔اہل سنت والجماعت کالفظ آیا پھر اہل حدیث کالفظ آیا پھر اہل سنت کالفظ آیا،اہل اُثر کالفظ آیا پھر سلفی کالفظ آیا اور بیہ آج بھی موجود ہیں۔ اس بہترین زمانے میں جب فتنے کا آغاز ہواتو مسلمانوں نے ، مومنوں نے ،اس زمانے کے بہترین لو گوں نے اپنی پیچان کو قائم کرنے کے لیے اپنے نام بدلے نہیں ہیں بلکہ اپنے نام کو جواسلام کانام تھااس کو مزید مضبوط کیا ہے۔ اب جہمیہ آئے انہوں نے کہا کہ ہم جہمی ہیں۔ جہمی نام سے اسلام میں مضبوطی آتی ہے؟ کیا خیال ہے؟ جمی نام سے اسلام میں مضبوطی آتی ہے یااسلام کی بنیاد سے تکر اتا ہے۔ معتزلی، کلابی، قدری، اشعری، ماتریدی سب دیکھتے ہیں، ان سب کی تاریخ ہے ، وجود کی تاریخ ہے۔ جہم بن صفوان سے پہلے جہمی نہیں تھے۔ تھے؟ نہیں تھے۔ تو تاریخ ہے، موجود ہے۔ اہل سنت والجماعت ہمیشہ سے موجود ہیں، آپ ﷺ کے زمانے سے موجود ہیں لیکن ان کو مسلمان کہا جاتا تھااس وقت ۔جب فرقے بنے رافضیوں نے کہا کہ ہم زافضی ہیں، خوارج نے کہا کہ ہم خوارج ہیں، جمیوں نے کہا کہ ہم جہمی ہیں پھر معتزلی پھر اشعری پھر ماتریدی، کلابی سارے آتے رہے وہ سب کہتے ہیں کہ ہم مسلمان بھی ہیں۔ تواس زمانے میں اپنی پیچان کو باقی رکھنے کے لیے انہوں نے کہا کہ ہم اہل سنت والجماعت،اہل حدیث ہیں۔آج جو شخص پیراعتراض کرتاہے وہ سبب جو اس وقت تھاآج موجو د ہے کہ نہیں ؟ تفرقے آج کم ہوئے کہ بڑھے ہیں؟ کیاخیال ہے؟ بڑھ چکے ہیں کہ نہیں؟ تصوف کے فرقے ہینے۔ بریلویت، دیو ہندیت اس زمانے میں تھی، قادیانیت تھی د وسرے فرقے تھے؟ نہیں تھے یہ۔ توفرقے اور بڑھے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ توا گر صرف مسلمان کہتے ہیں تو جیسے اس زمانے میں لاز می تھا ا پنی پیچان کو بر قرار رکھنے کے لیے کوئی ایسی صفت جو مسلمانوں میں خوبی کی صفت ہواوراسی سے ان کی پیچان ہو وہی نام مقرر کر دیا گیا۔ تو آج یہ راستہ کیوں غلط ہےاور کس وجہ سے ہم اپنے آپ کواہل حدیث پلاہل سنت پاسلفی نہ کہیں وجہ کیا ہے؟

Page 159 of 164

5 - پانچوال پوائٹ ، یہ پانچ وجوہات ہیں کہ اپنے آپ کوسلفی کیوں کہناچا ہے ؟ جیسا میں نے بتایا ابھی ۔ چھٹا پوائٹ تھا کیوں کہ وہ سبب جواس وقت موجود تھااس زمانے میں آج بھی موجود ہے۔ اس زمانے میں اہل حدیث کہتے تھے، آج ہم اپنے آپ کوسلفی کہتے ہیں، وہی وجہ ہے۔ اور یہ نام بھی اسی زمانے سے ہے۔ پانچویں وجہ ہے اپنی پہچان کو بر قرار رکھنا تھا ہم بھی یہی راستہ اختیار کر کے اپنے آپ کواہل سنت والجماعت، اہل اثر، اہل حدیث اور سلفی کہہ کراپنے اس نام کو بر قرار رکھنا چاہتے ہیں، اپنی پہچان کو بر قرار رکھنا چاہتے ہیں، اپنی پہچان کو بر قرار رکھنا چاہتے ہیں، اپنی پہچان کو بر قرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اسلامی مسلمان ہوں عجب بات دیکھیں، ٹھیک ہے۔ تبلیغی جماعت والے ، اسلامی مسلمان ہوں۔ اشعری ، ماتریدی ، بریلوی ، دیو بندی ، قادیانی بھی جماعتیں ہیں آپ گنتے جائیں سب کہتے ہیں، میں مسلمان ہوں۔ اچھا، میں بھی مسلمان ہوں۔ اسلامی مسلمان ہوں۔ اسلامی مسلمان ہوں۔ اسلامی مسلمان ہوں کیا ہے ؟

بعض لوگ کہتے ہیں، ہر بندہ اپنے کر دارسے پیچانا جائے گا۔ سبحان اللہ پھر توامت ساری کو علماء ہونا چاہیے تاکہ کر دارسے پیچان لیں۔ نہیں! میں بھی جاہل ہوں
کیا پیتہ چلے گاکہ کون حزب التحریر والے ہیں۔ حزب التحریر والے کون ہیں جانتا ہے کوئی ؟ حزب التحریر کون ہیں کہاں کے ہیں کیا کرتے ہیں ؟ کیاان کی
اُئیڈیالوجی ہے نظریات کیاہیں جانتا ہے کوئی؟ وہی جانتے ہیں جواس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

آج یہ جو جماعتیں نکلی ہیں طالبان اور دوسرے القاعدہ اور دوسرے، تیسرے نکلے ہیں جو،اگرہم بھی کہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہم بھی کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ تو پہچان کیسے ہو گی؟ اپنی پہچان کو بر قرار کیسے رکھیں گے ہم ؟ وہ تو یہی چاہتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہو۔ پتہ ہے؟ اہل بدعت کی ایک میں نشانی بتادوں آپ کو۔ اہل بدعت جو اپنے کو چھپاناچا ہتا ہے وہ کہتا ہے کہ بھٹ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہو بس۔ وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ جب وہ اہل بدعت کے ساتھ ماتا ہے یاان کے لیے زم گوشہ رکھتا ہے الولاء والبراء کا معاملہ جو عقیدے کے اصول میں سے ہے اس میں جو کمزوری ہوتی ہے تو پھر پکڑ ہوتی ہے سلفیوں کی پکڑ ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہوکافی ہے۔

جوبہ کہتا ہے تو جان لو کہ اس کے اندر کوئی گر بڑ ہے، کوئی خرائی ہے، منہ میں کوئی خرابی ضرور ہے۔ ورنہ کس طریقے سے اپنی بہچان کو ہم باقی ہر قرار رکھنے کے لیے صرف خواہش مند نہیں بلکہ اپناز ور اور طاقت بھی استعال کر رہے ہیں۔ اب ٹائٹل کھا آتا ہے نیچے نا اب عجب بات ہے کہ رافضی ہیں، وحدت المسلمین جماعت ہے Ispokesman تا ہے کوئی بات کرنے والا ہوتا ہے، مولوی صاحب بیٹھا ہوتا ہے ان کا کوئی اور وحدت المسلمین کھا آتا ہے ٹائٹل اس کا یا جماعت ہے الا ہوتا ہے کوئی ان Spokesman جماعت اسلامی کھا آتا ہے یا فلانہ ہوتا ہے۔ یہ کیا چیزیں اور وحدت المسلمین کھا آتا ہے ٹائٹل اس کا یا جماعت اسلامی والا ہوتا ہے کوئی ان کا تعلق نے کہ نہیں ؟! وہ کیوں نہیں کھتے مسلمین کیوں نہیں لگھتے ؟ صرف مسلمان کھیں نا کیوں نہیں لگھتے ؟ وہ سینہ تان کے کہتے ہیں کہ ہم یہ ہیں اور ہمیں کہا جاتا ہے، سافی نہ کہو مسلمان ہی کہوا ہے آپ کو۔ ناانصا فی ہے کہ نہیں ؟ ان کو نہیں کہا جاتا یار، تم کیوں اپنانام غلط رکھ رہے ہو ؟ تو کہونا کہ میں مسلمان ہوں بسے وہیں۔

6۔ چھٹی وجہ، کسی نے کہا کہ ٹھیک ہے بھٹی آپ کی بات درست ہے مان لیتے ہیں تم یوں کہو میں مسلمان ہوں، اہل سنت والجماعت کاراستہ اختیار کرنے والا یا مسلمان ہوں جو سلف کی اتباع کرنے والا ہوں، یوں کہو ٹھیک ہے۔ کس کے پاس اتناوقت ہے کہ آپ کی بیہ لمبی بات سنے گا آپ کی جب بہچان آپ جب بیان کریں گے ، جھے بتائیں پہلے ؟ یہ جو جملہ آپ بتارہے ہیں نال پورالمبایہ ساراایک ہی لفظ میں ساچکاہے ''سلفی سے کیام ادہے ؟ وہ مسلمان جو موحد ہے ، متنع سنت ہے ، سلف الصالحین کے راستے اور منہ کو اپنانے والا ہے۔ یہ لمبی بحث ضرورت ہے کرنے کی ؟ ویسے شارٹ کٹ ڈھونڈتے ہیں، پوری شریعت میں شارٹ کٹ چاہیے یہاں پر جب نام کی بات آئی تو لمبانام رکھناچا ہے۔ پہتے کہ وجہ کیا ہے ؟ صرف مخالفت کرنی ہے اور پچھ وجہ بھی نہیں ہے۔

7۔ ساتویں وجہ، صحابہ اور سلف کی دعوت کیا تھی ؟ دین حق کی طرف، واضح اور پاک دین کی طرف جو خالص ہے۔ جو آج اسلام موجود ہے کیاوہ پاک اور خالص اسلام باقی ہے ؟ آج جو اسلام موجود ہے کتابی شکل میں یا مدارس میں یہ جو پڑھا یا جارہا ہے کیاا پنی اس پاکیزگی کے ساتھ جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھا، صحابہ وٹٹائٹیڈئم کے زمانے میں تھا آج وہی اسلام ہم حاصل کررہے ہیں، وہی تعلیمات ہمارے بچوں کو دی جارہی ہیں یااس میں کچھ اور چیزیں بھی شامل کر دی گئی ہیں ؟ کیا

Page 160 of 164 www.AshabulHadith.com

الغرض، آگے اس کا جواب بھی آئے گا۔ لیکن جب ایسے اہل حدیث آئے جو کہتے ہیں، فہم سلف بدعت ہے توان سے جدائی اختیار کرنے کے لیے ہم نے کہا کہ ہم سلفی ہیں۔ بات واضح ہو گئ ہے یا وہ اہل حدیث جو اہل بدعت کے ساتھ مل کر جیسا کہ لشکر طبیبہ والے دوسر سے ہیں، جماعت الدعوۃ والے ، منہج خوارج اختیار کرکے کہتے ہیں، ہم اہل حدیث ہیں۔ توان سے دوری اختیار کرنے کے لیے ہم نے کہا، ہم سلفی ہیں۔ اگر تم اہل حدیث ہو، اس کو اہل حدیث ہتے ہو تم جو غلط ہے، اہل حدیث ان سے بری ہیں تھے بات ہے۔ جو صحیح اہل حدیث ہیں ان سے بری ہیں ان سب سے یہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں، ہم حق پر ہیں، ان کار د بھی تو انہوں نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔

صحابہ ہی اہل سنت ہیں وہی سلف الصالحین ہیں اور نسبت اہل سنت ۔ اہل سنت کی نسبت کیا ہے؟ جو اہل سنت کے ساتھ منسوب ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ سنّی ، سنّی کہتے ہیں اساقی کہتے ہیں؟ سانی ۔ اگر سنّی کہنا جائز ہے توسلفی کہنا جائز کیوں نہیں ہے؟

یہ وہی ساتویں وجہ ہے جب میں نے کہا کہ دعوۃ السلفیۃ اور صحابہ کرام النظام النظا

8۔ آٹھوال پوائٹ، کیاایسے فرقے موجود ہیں جواپئے آپ کوسٹی کہتے ہیں اور حقیقتاً سنت سے دور ہیں سنت کی مخالفت کرتے ہیں، اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں، اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔ برصغیر میں اگر کوئی ہیں؟ عقیدہ منبج میں مخالفت کرتے ہیں کوئی ایسا گروہ موجود ہے؟ کون ہیں؟ بریلوی۔ بریلوی کیا کہتے ہیں اپنے آپ کو؟ اہل سنت کہتے ہیں۔ برصغیر میں اگر کوئی کے ناکہ میں اہل سنت میں سے ہوں یامیں سنّی ہوں تو فور آسنے والا کہے گا بریلوی ہے۔ وہاں پر آپ کی پیچان اہل حدیث ہے سنی نہیں ہے، سمجھیں۔ برصغیر میں ، انڈیا، پاکستان میں ، بنگلہ دیش میں آپ کی پیچان سن نہیں ہے ، یہاں پر آپ کی پیچان سن ہے یعنی اہل حدیث ہیں آپ سلفی ہیں، سعودی عرب میں یا گلف میں ۔ انڈیا، پاکستان میں ، برصغیر میں آپ کی پیچان اہل حدیث ہے۔ یہ پیچان آپ کی نہیں ہے سنّی یااہل سنت میں سے ۔ تو یہی وجہ ہے کہ ہمیں سلفی کہنا پڑا کیوں کہ اہل سنت میں سے ۔ تو یہی وجہ ہے کہ ہمیں سلفی کہنا پڑا کیوں کہ اہل سنت میں جوٹے گھی موجود ہیں۔

Page 161 of 164 www.AshabulHadith.com

9۔ اپنے آپ کوسلنی کہنا کیوں جائز ہے اگر کوئی کافر دائر کا اسلام میں داخل ہونا چاہے۔ کافر مسلمان ہور ہے ہیں کہ نہیں ہور ہے ؟ اور وہ اسلام کو سمجھنا چاہتا ہے جس پر سلف سخے وہی اسلام پاک ہے ، وہی صاف ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ بہت سارے گروہ ہیں مسلمانوں میں رافضی ہیں، صوفی ہیں، اسلام کو قبول فساد والے ہیں، فساد ی ہیں، خوارج کی سوچ رکھنے والے دوسرے تیسرے مختلف گروہ ہیں تووہ کس کی بات مانے گا اور ان جماعتوں میں سے کس اسلام کو قبول کرے گا؟ اگر ہم اسے کہتے ہیں بھی دیکھو ہم مسلمان ہیں کوئی بھی گروہ لے لوانصاف ہوا اس کے ساتھ ؟ بھے تیابی جھے، یہاں پر ڈنڈی نہیں چلے گی اب؟

ایک شخص کر بھی ہی ہے ہور آپ کے آفس میں کام کرتا ہے ، وہ اسلام میں داخل ہو ناچا ہتا ہے آپ اسے کیا کہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں، آپ داخل ہو جاؤ کوئی بھی ان میں سے جو جماعت یافر قد ہے کوئی بھی افتیار کر لو؟ آپ نے تھیجت کی ہے اسے ، حق ادا کیا ہے تھیجت کا؟ 'الدین النصیحہ" نسلی ہی نہیں ہی تو جہ بے بیں جو بہت سائی ہی نہنا ہے بہی حق ہے اور آپ بہی حق ہیں کہنا ہے بہی حق ہے اور آپ کے تائیل حدیث یا سلنی کہا کیوں ؟ جب یہاں پر کہنا جائز ہم اللہ حدیث یا سلنی کہا کیوں ؟ جب یہاں پر کہنا جائز ہم حالی کہنا کو ایک بہتا ہاں کہنا کو اور آپ کہی حق ہیں کہنا کو قبیجت کی ہے تو پھر یہاں پر کیوں اپنانام مسلمان سے بدل کر اہل حدیث یا سلنی کہا کیوں ؟ جب یہاں پر کہنا جائز نہیں ہے ؟

10۔ دسویں وجہ ، یہ بھی واضح نہیں ہے یہ خطر ناک بات ہے آخری۔ اگر کوئی شخص آپ کی بیٹی سے رشتہ کر ناچا ہتا ہے تو آپ کیا کہیں گے کہ مسلمان ہے کافی ہے۔ بس! نہیں دیکھیں گے کہ کس گروہ سے کس جماعت سے تعلق ہے اس کااپنی بیٹی کاہاتھ پکڑ کر اسے دے دیں گے ؟ اس سے شادی کر دیں گے نکاح کر دیں گے انصاف ہے ؟ جو کہتے ہیں نال کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو وہ اس حد تک کہتے ہیں نام کی حد تک ، جب کام کی بات آتی ہے نال تووہ بھی یہال پہ پوچھتے ہیں، بھی آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہو؟

یہاں پر پھر کیوں صرف مسلمان کہناکافی نہیں ہے؟ اپنے سر پر پڑی تو ہمیں پوچھتے ہو کہ کس جماعت سے تعلق ہے؟ اور امت کے ٹکڑے ٹکڑے ہورہے ہیں، عام بے چارے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے اسلام کے نام پر اور کہتے ہیں کہ اپنے آپ کوسلفی مت کہو، اہل حدیث مت کہو۔ یہاں پر کیوں کہہ رہے ہو؟ ایک رافضی آتا ہے، اپنی بٹی کو بیاہ دوگے اس کے ساتھ رافضی کے ساتھ؟ کیوں؟

اچھا، پتہ کیے چلے گاکہ یہ رافضی ہے کہ نہیں کیا یہاں پر ماتھے پہ لکھا ہے کہ رافضی ہے وہ یاکالی پگڑی پہن کر آئے گااس لیے وہ رافضی ہے؟ نہیں پہن کر آیاکالی پگڑی وہ suited booted آیا آپ کے پاس۔اگر آپ سوال کرتے ہوتب بھی مارے جاتے ہو، نہیں کرتے تب بھی مارے جاتے ہو۔ کرنے میں کیوں مارے جاتے ہو؟ کیوں کہ آپ خود تو منع کرتے ہو کہ صرف مسلمان کہوا پنے آپ کو، ہم تو کہتے ہیں سلفی کہوسید ھے ہو جاؤ، اہل حدیث کہوا پنے آپ کو۔ ہم ابھی بھی کہتے ہیں اور ایو چھتے ہیں۔لوگوں کو اندھیرے میں نہیں رکھتے۔

توبيدس وجوہات ہيں كه اپنے آپ كوسلفى كہناكيوں جائزہے واضح ہے كہ نہيں؟

ساتوال پوائنٹ تھا کہ آخر کیا حرج ہے کیا خرابی ہے اگر ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتے ہیں؟ بہت ساری خرابیاں ہیں:

1-"كِنهُ عَقِ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلِ" (بات توحق ہے ليكن اس كے پيچے باطل چها ہوا ہے)۔ كيامطلب ہے مسلمان كہنے ميں باطل چها ہوا ہے جو وہ چها نا كہنے ميں باطل چها ہوا ہے جو وہ چها نا كہنے ميں بات توحق ہے كہ ہم مسلمان ہيں اس كے پيچے بعض لو گوں نے جو يہ كہتے ہيں كہ ہم صرف مسلمان ہيں اس كے پيچے ايك شرہ جو وہ چها نا كہ ہم صرف مسلمان ہيں اس كے پيچے ايك شرہ جو وہ چها نا كہ ہم صرف مسلمان كے نام ميں سب كو پكھلا كرسب كوايك چاہتے ہيں، باطل ہے۔ كيسے ؟ جو بھى برعتی جماعتيں ہيں وہ الدعوۃ السافيۃ ہے جو بھى دشمنى رکھتے ہيں وہ اس مسلمان كے نام ميں سب كو پكھلا كرسب كوايك ساتھ جمع كرناچا ہے ہيں۔ مسلمان كہد ديا توسب جماعتيں ختم ايك ہى نام ايك ہى ٹائنل ہے ، اہل بدعت بھى شامل وہ تو و يسے باطل پر بدعتی ہے اور جو اہل حق ہيں وہ بھى اس ميں شامل ہو جائيں گے تو پيچان اہل حق كى ختم ہو جائے گى اہل بدعت كى تو و يسے پيچان ہے ہى نہيں۔

2۔ دوسری خرابی،اہل سنت والجماعت کی مخالفت ہوتی ہے،سلف کی مخالفت ہوتی ہے جنہوں نے اپنی پیجان کو بر قرار رکھنے کے لیے اسلام کے علاوہ اپنا کو کی اور نام ر کھااور ٹائٹل دیا۔

Page 162 of 164 www.AshabulHadith.com

3- تيسرى خرابى، حق اور باطل ميں تقريب كى وجه كا باعث بنتا ہے۔ ہم سب مسلمان ہيں، اہل حق اور اہل باطل دونوں ايك ساتھ ہو گئے كہ نہيں برابر ہو گئے كہ نہيں برابر ہو گئے كہ نہيں برابر ہو گئے كہ نہيں ہو سكتے، اللہ تعالی فرماتے ہيں كہ ﴿وَقُلُ جَأَءً الْحُقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلُ كَانَ ذَهُوُقًا﴾ (الاسراء/81)۔

4۔ چوتھی خرابی، اہل حق اہل سنت والجماعت کے دشمنوں سے موافقت، اہل بدعت وضلالت سے موافقت کی وجہ ہے آپ کس گروہ میں شامل ہوناچاہتے ہیں اہل سنت کے گروہ میں شامل ہوناچاہتے ہیں تو پھر سلفی کہو، اگر اہل بدعت کی طرف جاناچاہتے ہیں تو پھر سلفی کہو، اگر اہل بدعت کی طرف جاناچاہتے ہیں تو پھر سلفی مت کہوا بنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہتے رہوآ ہے کی مرضی ہے۔

امام احمینی اللہ تھے کہ مخلوق نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اہل بدعت معتزلہ کہتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے کہ نہیں تواس وقت دوگروہ ہوگئے تھے۔ اہل سنت والجماعت کہتے تھے کہ مخلوق ہے۔ نہیں ہوا کا کلام ہے اور اہل بدعت معتزلہ کہتے تھے کہ قرآن جو ہے وہ مخلوق ہے۔ نہیں لوگ آئے اور انہوں نے کہا یار یہ کیا بات ہے کیا جھڑا ہے ہم کہتے ہیں قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یہ مخلوق ہے کہ نہیں یہ نہیں جانتے ہم یہ بات مت کریں آپ کہ قرآن نہ مخلوق ہے نہ نہیں ہوا ؟ نقصان ہوا ؟ نقصان ہوا کیوں کہ حق سے آپ نے دوری اختیار کی ہے اور اہل باطل کی مخلوق نہیں ہے یہی بات کرتے ہیں ہم ۔ تواس سے کیا فائدہ ہوا یا نقصان ہوا ؟ نقصان ہوا کیوں کہ حق سے آپ نے دوری اختیار کی ہے اور اہل باطل کی ۔ تقویض کا در وازہ ہوا ور ہمیشہ سے تقویض آئے ساء والصفات کے باب میں انہوں نے کہا کہ ''یار ، اللہ تعالیٰ کے نام مانتے ہیں صفات مانتے ہیں انہوں نے کہا کہ ''یار ، اللہ تعالیٰ کے نام مانتے ہیں صفات مانے ہیں معنی کیا ہیں ، یہ نہیں جانتے ہم معنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ''۔ یہ کیا بات ہوئی ؟!

5۔ پانچویں خرابی، منہج سلفی جوحق ہے اس کے نور کو طمس کرناہے اور مٹانے کی وجہ ہے۔

6۔ چھٹی خرابی، بعض لو گوں نے سلف کانام لے کر بہت خرابیاں پیدا کی ہیںا پئے آپ کو سلفی بھی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں سلفی نہیں ہیں وہ صرف دعوے دار ہیں اور انہوں نے جہاد کے نام پر دہشت گردی پھیلائی ہے اور اپنے آپ کو سلفی بھی کہتے ہیں۔ وجہ کیاہے ؟ صرف اس جماعت کو یاجو سلف الصالحین یہ جوٹائٹل ہے اسے مسٹح کرنے کی کوشش کی ہے اور ان سے بھی دوری اختیار کرنا۔

1۔اختلاف سے پہلے تنازع سے پہلے کیا ہے؟﴿أطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا اللّٰہِ وَأَطِیْعُوا اللّٰہِ وَأَطِیْعُوا اللّٰہِ وَاللّٰہِ مِی ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں ۔ 2۔ دوسری بات طاعت اولی الامر اور ان میں سے علماء ہیں،اولی الامر میں سے حکمر ان اور علماء دولوگ ہیں اور علماء کے اقوال بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے خالفت نہیں کی ہے۔

3۔ تیسرے نمبر پراگراختلاف ہو (اختلاف سے پہلے کے دو پوائٹ ہیں یہ بتا چکاہوں میں )اب اختلاف ہو گیا ہے اس کے باوجود بھی تو کیا کریں ؟واپسی ہے قرآن اور سنت کی طرف قرآن اور سنت کی طرف دیکھا تو یہی دلائل ہمیں نظر آئے ہیں جن میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنانام مسلمان کے بغیر دوسرانام رکھو۔
4۔اور چوشھے نمبر پر ، جب سلف کے اقوال کی طرف دیکھا جنہوں نے ان دلائل کو اور اختلاف کے وقت قرآن وسنت کی طرف واپس لوٹے ہیں ان کی بھی یہی فہم تھی کہ اپنے آپ کواہل حدیث اور سلفی کہنا ہے اور یادر کھیں کوئی ایسی نئی بات مت کریں جو سلف میں موجود نہ تھی۔امام احمد تحییٰ اتبیٰ بعض شاگردوں کو

Page 163 of 164 www.AshabulHadith.com

کہتے ہیں کہ کوئی ایسا قول مت کہنا جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کہا۔ آپ کاسلف کوئی ہونا چاہیے۔اب اپنے آپ کو صرف مسلمان کہوسلفی مت کہواہل حدیث مت کہو کون ہے آپ کاسلف اس میں ایک نام تو بتادو کس نے کہا ہے ؟قرآن اور حدیث کو آپ نے صحیح سمجھا ہے یا نہوں نے صحیح سمجھا ہے ؟جب انہوں نے صحیح سمجھا ہے توانہوں نے تو یہ کہا کہ ہم کون ہیں اپنی پیچان کو بر قرار رکھا ہے اور اسلام کے علاوہ دو سرے ناموں سے بر قرار رکھا ہے۔ تو پھر جوان کے لیے کافی تھا آپ کے لیے کافی کیوں نہیں ہے؟ا گر پھر بھی کوئی مخالفت کرتا ہے تب کیا کریں؟
پھر دعا ہی کر سکتے ہیں ،اللہ تعالی سے سے دعا ہے کہ:

''اللَّهُمَّ أَرِنَا الحَقَّ حَقَّا وَارْرُقْنَا اتَّبَاعَهُ، وَأَرِنَا البَاطِلَ بَاطِلاً وَارْرُقْنَا اجْتِنَابَهُ''۔ ''اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، وَإِسْرَافِيلَ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَخْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، فاهْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمِ''۔

والثداعكم

"سُبُحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْرِكَ، أَشُهَلُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ«



یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیودروس (فہم سلف کی شرعی حیثیت)
سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے
گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے توضر ور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو
جائیں۔

رروس